بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوٰة والسلام علیك يا رسول الله ﷺ

Zikr e Shahe Khurasan Peer Saifur Rehman Mubarak [rah]

Praises of Pir Saifur Rehman Mubarak [rah] by Islamic scholars (ulema e Ahle sunnat)



compiled by:

syed Hammad raza- FIDAI saifi(Canada)

Edition #1

English & Urdu book

Upload & made by: Syed Hammad Raza – Fidai saifi (Canada)



Table of Contents:

Table of Contents:

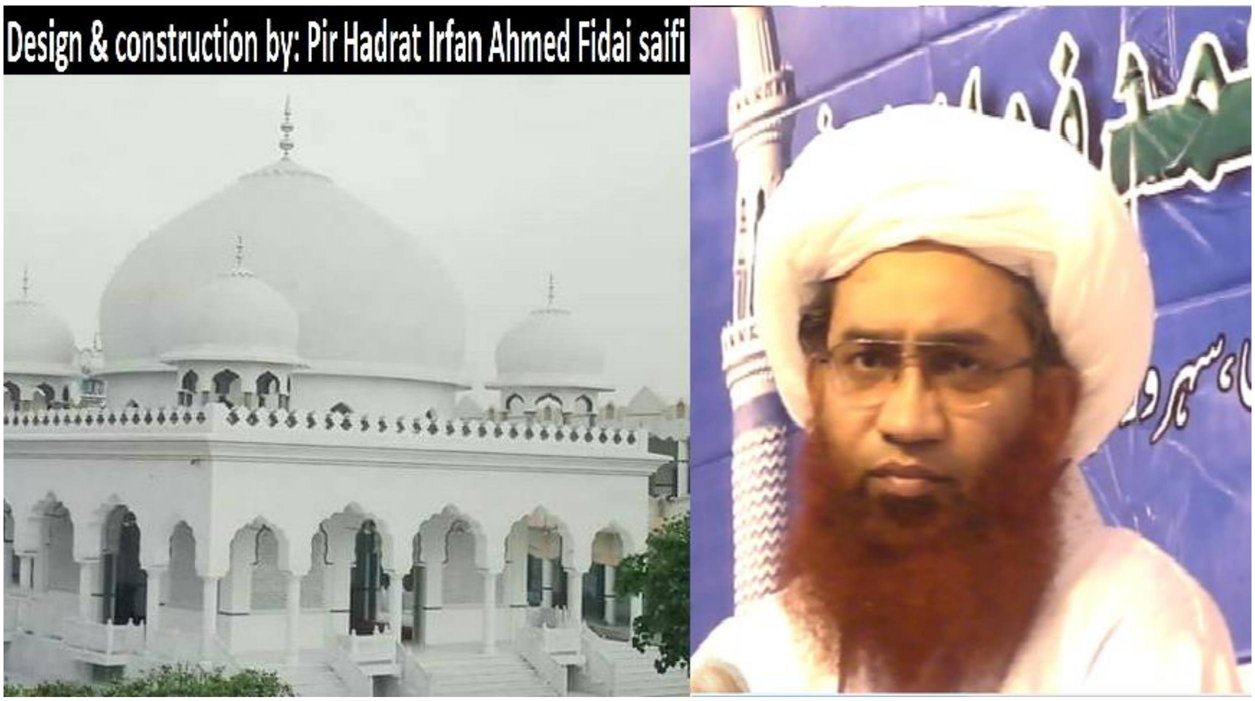


Mujjadad e Doran Peere Archi Mubarak Hadrat Pir Saif ur Rehman Mubarak [rah] and his Closest Khalifa Pir e Tareeqat Rehbare Shariyat Hadrat Kibla Sultanul Awliya Murshidina Pir Irfan Ahmed Fidai Saifi Mubarak (aleh Rehma)

Design & Consturction of Shrine of Mubarak [rah] (Mazar e Pur Noor)

by

Pir Irfan Ahmed Fidai Saifi Mubarak [rah]



The Shrine of Hadrat Mujaddad Pir Saifur Rehman Mubarak is an Architectural and Engineering Wonder in Pakistan . Very Few Shrines of Spiritual personalities . This Shrine is Designed and Constructed from First Stone to the last by his Closest And most Sadiq Khalifa Hadrat Pir Irfan Ahmed Fidai saifi Mubarak [alehrehma].

Just as Shrine of Hadrat Hashim Samanghani who is Murshid of Hadrat Pir Saif ur rehman Mubarak [rah]   Was Building By Hadrat Peere Archi Mubarak [rah] similarly following His Ways & Amal Khalifa Hadrat Pir Irfan Ahmed Fidai saifi Mubarak [alehrehma] has Constructed and designed the Shrine of His Murshid Hadrat Pir Sai fur rehman Mubarak

[rah]

A Short Introduction of Pir e Archi Mubarak [rah].

Akhundzada Pir Saif ur Rahman Mubarak known as Mubarak Sarkar (1925–2010) was one of Greastest Sufi Shaikh (Guide) of the Naqshbandi Mujaddadi Tariqa, the founder of the Naqshbandi Mujaddidi Saifia Tariqa. He adhered to the Sunni Maturidi aqeedah (belief set) and practised the Hanafi school of Islam. He was born in a small village named Baba Kalai, about 20 km (12 mi) from Jalalabad on Muharram 20, 1344 AH (August 10, 1925 CE) His father, Sufi Hafiz Qari Muhammad Sarfraz Khan, a disciple of Sheikh Haji Muhammad Amin, a sheikh from Qadiriyah sufi order.
He has millions of Mureeds around the world today. The Silsila Named after him which is Saifi Silsila is also part of Chisti , Qadria and Saharwardia Silsila. His Mureeds live in every corner of the world today and strictly follow Quran, Sunnah shariah and Tareeqah (Tasawwuf) .

The follow book will have Several Fatwas from Sunni scholars of Islam (ulema e Ahle sunnat) Praising Hadrat Pir Sai fur rehman Mubarak [rah] and proving that indeed He was one of greastest Islamic personality of Last Century.

Praise of Ulema e Ahle Sunnah for Pir e Archi Mubarak [rah]

Praise by Pir Syed Muhammad Farooq Al Qadir

مصنفِ کتب کثیرہ عظیم سکالر اور روحانی پیشوا

پیر سید محمد فاروق القادری مدظلہٗ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ شاہ آباد شریف، گڑھی اختیار خان

ملک عزیز میں اس وقت بہت کم ایسے علمی جرائد و رسائل ہیں اور مزید کم ہو رہے ہیں جو اعلیٰ اخلاقی اقدار اور اسلامی نظریہ حیات کے چراغ ان تند و تیز ہواؤں میں بھی جلائے ہوئے ہیں۔ ورنہ اس اسلامی نظریاتی مملکت میں بیشتر نتائج ہونے والا لٹریچر رطب و یابس کے ساتھ ساتھ ایسی فضا پیدا کر رہا ہے جو اخلاقی انارکی، بے راہ روی اور زندگی کی مادی لذتوں کے فروغ کا باعث ہے۔

بحمد اللہ ماہنامہ ''انوارِ رضا'' ابتدا ہی سے اعلیٰ اخلاقی اقدار اور اسلامی طرزِ حیات کی شمع روشن کیے ہوئے ہے اگر اس میں شخصیات کا ذکر ہوتا ہے تو وہ بھی بے جا عقیدت کی تبلیغ کے لیے نہیں بلکہ مینارۂ ہدایت شخصیات کو بطور نمونہ پیش کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

ہمارے فاضل دوست ملک محبوب الرسول قادری جو خود صاحب علم و دانش، پاکستان کی اساس سے اچھی طرح باخبر اور خوبصورت قلم کے مالک ہیں ابتدا ہی یہی چراغ جلائے ہوئے ہیں۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش تو نے جے دے ہیں ...... خسروانہ

ملک صاحب کی ادارات میں شائع ہونے والے دوسرے جرائد بلکہ ان کے قلم سے کھلنے والا تمام لٹریچر نیکی، خیر، انسان سازی اور بھلائی میں اضافے کی اپنی حد میں بہترین کوشش ہے۔ جب بے مقصد اور بعض لوگوں کی مدول مداحی اور قصیدوں پر مبنی شائع ہونے والا لٹریچر جس پر بلاوجہ لاکھوں روپے ضائع ہوتا ہے کے مقابلے میں ہم انوار رضا اور

Praise by Shahibzada Hafiz Hamid Raza

مستند ہے آپ کا فرمایا ہوا

تحریر: صاحبزادہ حافظ حامد رضا (وزیر ٹرانسپورٹ)
عشر و زکوٰۃ آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر مظفر آباد

کتنے ہی خوش بخت ہیں وہ افراد جنھیں ورثۃ الانبیاء ہونے کا شرف ہو کتنی ہی عظیم المرتبت ہیں وہ شخصیات جنھوں نے اپنی زندگی مستعار کا لحہ لحہ قال اللّٰہ وقال الرسول میں گزار دیا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کا نور ان صوفیائے کرام کی تبلیغی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ جنھوں نے زمانے اور حالات کی مشکلات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہر حال میں رضائے خدا اور رضائے مصطفیٰ ﷺ کو اپنے پیش نظر رکھا یہ داعیان اسلام اپنے سیرت و کردار کے اعتبار سے اس مقام پر فائز تھے کہ ان کے ارشادات زمانے کی نظر میں مستند ٹھہرے ان کا پیغام دکھی انسانیت کے لیے امن و راحت کا پیغام بن گیا جسے اُن کی محبت نصیب ہوئی وہ رشد و ہدایت پا گیا۔ ملت اسلامیہ کے ان خدام میں سے ایک اہم نام شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن مدظلۂ العالی کا بھی ہے۔ حضرت موصوف کا شمار ان مردان خدا میں ہوتا ہے۔ جن پر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان صادق آتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ ہم کن لوگوں سے مجلس رکھا کریں۔ آپ نے فرمایا جو تم میں زیادہ خیر و برکت کے حامل ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ وہ کون اور کن علامات کے مالک ہیں۔ تو آپ نے فرمایا جس کے دیکھنے سے تمھیں اللہ یاد آ جائے جس کے قول و بیان سے تمھارے عمل میں اضافہ ہو جائے جس کا عمل تمھارے اندر دنیا کی بجائے آخرت کی فکر دوبالا کر دے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ملت اسلامیہ پر تادیر سلامت رکھے۔ ناچیز کو آپ کے فیضان سے فیض یاب فرمائے۔ آمین ثم آمین

Praise by Mufti Dr Muhammad Sarfaraz Naeemi

سرچشمۂ فیوض و برکات

مفتی ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ازھری

ناظم اعلیٰ، تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، مہتمم: جامعہ نعیمیہ لاہور

اسلامی تعلیمات سے دوری روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اس کے اگرچہ بہت سے اسباب ہو سکتے ہیں۔ مغربی ثقافتی یلغار، ہندوانہ تہذیب وتمدن کے بڑھتے ہوئے اثرات الیکٹرونک میڈیا اپنی پوری تاوانی کے ساتھ امت مسلمہ پر ایک یلغار کی شکل میں حملہ آور ہے جس کے نتیجے میں یہ بگاڑ نظر آ رہا ہے۔ اس بگاڑ کو دور کرنے کی اصل ذمہ داری العلماء ورثۃ الانبیاء اور ان کے ساتھ ساتھ رشد و ہدایت کے علم بردار اربابِ روحانیات بھی اس فریضے میں شامل ہونے چاہئیں۔ لیکن بدقسمتی سے ہر دو طبقے کی اکثریت کسی نہ کسی اعتبار سے جلب زر کی مکروہ آرزو میں مبتلا نظر آتی ہے لیکن مستثنیات ہر مقام پر موجود ہوتی ہیں چنانچہ اسی اصول اور ضابطے کی روشنی میں مختلف مقامات پر باعمل اربابِ اہل علم اور عمائدین رشد و ہدایت اپنے اپنے طور پر تعلیماتِ اسلامیہ کے فروغ میں مصروف عمل نظر آتے ہیں۔ ان جیسی شخصیات میں پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت قبلہ پیر اخوندزادہ سیف الرحمان زید مجدہ جن کا مولد اگرچہ افغانستان ہے لیکن سرچشمہ فیوض و برکات پاکستان میں فروزاں نظر آتا ہے اور اسی طرح آپ کے خلیفہ مجاز حضرت قبلہ پیر میاں محمد حنفی سیفی زید مجدہ نا صرف اس سلسلے کو آگے بڑھا رہے ہیں بلکہ جہاں کہیں موقع ملتا ہے خانقاہ سے نکل کر رسم شبیری ادا کرتے ہوئے اسلام کی درخشاں اور تابناک تاریخ کی جلوہ نمائی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ ہر دور کے پیروکار ظاہری اور باطنی اعتبار سے دین اسلام اور اس کی تعلیمات کے فروغ میں ہمہ تن مصروف عمل ہیں۔ بارگاہِ صمدیت میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فروغ اسلام میں ان کی کوششیں مزید سے مزید بار آور فرمائے۔ (آمین)

سوئے حجاز قسم کے جرائد دیکھنے میں تو دل سے آواز نکلتی ہے اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔
انوار رضا کا یہ خصوصی شمارہ ایسے لوگوں کے ذکر سے آراستہ ہے جن کی زندگیاں
پڑھ کر بحمداللہ دینی و اخلاقی اقدار اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ محبت وعقیدت
میں اضافہ ہوگا میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبولیت عامہ عطا کرے اور ہمارے اہل قلم کو
خیر پھیلانے کی اسی روش کی توفیق عطا کرے۔

Praise by Ameer Ahle Sunnat Pir Mian Abdul khaliq Qadri

امیر اہل سنت حضرت پیر میاں عبدالخالق قادری مدظلہٗ

مرکزی امیر، مرکزی جماعت اہلسنّت پاکستان...... سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ بھرچونڈی شریف (سندھ)

شریعت اسلامیہ کا یہ خاصا ہے کہ وہ اپنے ساتھ وابستہ ہو جانے والے کو بھی عزت و وقار اور تقدس و احترام عطا کر دیتی ہے سلسلۂ صوفیاء اسلام کے سفیروں کی نورانی جماعت ہے جو پیغمبرانہ مشن کی ترویج و ابلاغ اور فروغ کے لیے مصروف عمل ہے اس رشک ملائکہ جماعت کا سفر چند عشروں پر نہیں بلکہ ساڑھے چودہ صدیوں پر محیط ہے۔

شیخ کامل کے اثرات ساری جماعت پر گہرے نقوش کی صورت میں نمودار ہوتے ہیں اور یوں جماعت کا کوئی بھی فرد، اپنے شیخ کے عظیم مشن کا نمائندہ قرار پاتا ہے روحانیت کے تمام سلاسل برحق اور ان میں سے کسی کے ساتھ بھی مخلصانہ وابستگی روحانی استحکام اور اخروی نجات کا باعث بنتی ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے موسس اعلیٰ جامع المنقول والمعقول حضرت اخند زادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ سے میری براہِ راست تو کوئی ملاقات نہ ہوئی ہے اور نہ ہی میں انھیں جانتا ہوں۔ البتہ ان کی جماعت کے وابستگان کو میں کافی عرصہ سے پہچانتا ہوں۔ خصوصاً جولائی 2008ء میں موصوف کے پنجاب میں خلیفۂ اعظم حضرت پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی ماتریدی مدظلہٗ سے راولپنڈی میں تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان کے مرکزی انتخابات کے موقع پر مختصر مگر جامع ملاقات ہوئی ان کی جماعت کے تقریباً تمام وابستگان پُرنور سنت سے مزین چہروں والے ہیں اور سفید عمامے سروں پر سجائے خانقاہی تربیت کا عمدہ نمونہ محسوس ہوتے ہیں۔ سفید لباس کا باقاعدہ اہتمام بھی سنت سے پیار کا عملی اظہار ہے۔ معاشرے میں ایسی کوششیں دارین

میں کامیابی کے لیے جاری کی جاتی ہیں اور مادی مشینی دور میں بھی خوش بختوں کو دل کی دنیا آباد کرنے اور آخرت و عاقبت سنوارنے کے مواقع مل جاتے ہیں سالکین کے لیے ایسا ماحول یقیناً نعمت غیر مترکبہ قرار پاتا ہے۔

حضرت اخند زادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کی علمی وجاہت، قابلیت اور لیاقت کے علاوہ عملی حیثیت کا اعتراف تو بڑے بڑوں کو ہے۔ میرے لیے یہ خبر خوشی کا باعث ہے کہ ہمارے ملک کے نامور دینی صحافی اور میرے دیرینہ دوست عزیز گرامی ملک محبوب الرسول قادری (اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں اپنی خاص برکتیں شامل حال فرمائے) حضرت اخند زادہ صاحب مدظلہٗ کی دینی و علمی، فکری و نظری، روحانی و جماعتی اور ملی و سماجی خدمات کے اعتراف میں اپنے مؤقر علمی جریدہ سہ ماہی ''انوار رضا'' جوہر آباد کا ''خاص نمبر'' شائع کر رہے ہیں میری نظر میں ان کا یہ کام جہاں حسب سابق دیگر خصوصی اشاعتوں کی طرح مقبول ہوگا وہاں اہل سنت میں وحدت فکر پیدا کرنے کے حوالے سے بھی کلیدی کردار ادا کرے گا۔ غلط فہمیاں دور ہوں گی۔ فاصلے گھٹیں گے اور دین کی بنیاد پر محبتیں بڑھیں گی۔ ملک صاحب باصلاحیت ہیں اور زرخیز دماغ کے مالک ہیں اللہ نے ان کے کام اور وقت میں بھی برکتیں رکھ دی ہیں۔ میں دعا گو ہوں کہ وہ اسی انداز میں اپنے کام کو آگے بڑھاتے رہیں اور ہم اتحاد اہل سنت کے ذریعے پاکستان میں نفاذ نظام مصطفیٰ ﷺ کی منزل کے قریب تر ہوتے جائیں۔

مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کے خادم کی حیثیت سے میری اہل اسلام سے گزارش ہے کہ وہ ایک دوسرے پر تنقید کی روش ترک کر کے حضور اقدس ﷺ کی محبت و غلامی کی بنیاد پر اکٹھے ہوں اور حضور ﷺ کا پرچم تھام لیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وہ ایسا کر لیں تو دونوں جہانوں میں کامیابیاں ان کے استقبال کے لیے منتظر ہوں گی۔

والسلام

فقیر عبدالخالق قادری

سجادہ نشین، خانقاہ قادریہ بھرچونڈی شریف (سندھ)

مرکزی امیر، مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان

۱۷ اگست ۲۰۰۸ء

نزیل لاہور

Praise by Pir syed Sabit Hussain Shah Bukhari

پیر سید صابر حسین شاہ بخاری القادری

برہان شریف ضلع اٹک، ایڈیٹر: مجلہ الحقیقہ

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اہلسنّت کی زبوں حالی عروج پر ہے، ہمارے اکابرین نے پاکستان بنایا لیکن بعد میں ان کی اولاد سیاست سے کنارہ کش ہوکر گوشہ تسکین ہوگئی اور وہ لوگ برسر اقتدار ہو گئے جن کے بڑوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں تحریک ختم نبوت میں ہمارے بزرگوں کا کردار نہایت روشن اور نمایاں رہا لیکن ''عالمی تحفظ ختم نبوت'' کے چیمپئن وہ لوگ بن گئے جن کے بڑوں نے مرزا کو ''مرد صالح'' قرار دیا تھا اور ''تحذیر الناس'' لکھ کر مرزا قادیانی کی راہ ہموار کی تھی۔ برصغیر پاک و ہند میں اولیاء کرام کی تبلیغ سے اسلام پھیلا لیکن آج وہ لوگ جن کے بڑے ہمارے بزرگوں کے ہاتھوں مسلمان ہوئے تھے۔ وہ ہمیں ہی پھر ''کلمہ'' پڑھانے نکل پڑے ہیں۔

المختصر اہلسنّت کے مخالفین ہر لحاظ سے ہر میدان میں متحرک اور فعال ہیں اور ہم پر ابھی تک جمود طاری ہے۔ اہلسنّت کو بیدار کرنا آخر کس کی ذمہ داری ہے؟ ہم آپس میں ''فروعات'' پر لڑ رہے ہیں معمولی معمولی باتوں باتوں پر ایک دوسرے کو نشانہ بناتے ہیں اور اہلسنّت سے خارج کر دیتے ہیں۔ اگر یہی سلسلہ جاری رہا تو پھر ہماری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں۔

اتحاد اہلسنّت کی جتنی آج ضرورت ہے اتنی کبھی نہ تھی۔ ہمارے علماء و مشائخ اور دردمندان اہلسنّت کو وقت کی نزاکت کے پیش نظر اس کا احساس کرنا چاہیے اور باضابطہ طور

پر اتحاد اہلسنّت کی تحریک چلا کر کسی ایک قیادت اور پرچم تلے جمع ہو جانا چاہیے۔ یہی ''نوائے وقت'' ہے اور اسی میں اہلسنّت کی بقا ہے۔

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن مبارک پیر ارچی صاحب مدظلہٗ اہلسنّت کے ایک فرد فرید ہیں، شیخ طریقت ہیں۔ مبلغ ہیں، مصلح ہیں آپ کی تبلیغ سے ہزاروں بدعقیدہ لوگ راہِ راست پر آتے ہیں۔ ایک عرصہ سے آپ کے بارے میں مختلف حلقوں میں کچھ غلط فہمیاں تھیں۔ اہلسنّت کی محبوب شخصیت ملک محمد محبوب الرسول قادری رضوی نے ''سوئے حجاز'' میں پیر صاحب کا ایک تفصیلی انٹرویو شائع کر کے ان غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی سعی کی ہے۔ بعدازاں پیر صاحب کا ''علماء و مشائخ کے نام ایک پیغام'' بھی شائع ہوا جس میں غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا تھا۔ اس پیغام میں آپ واضح الفاظ میں فرماتے ہیں۔

''مجھے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے تمام فتاویٰ جات سے اتفاق ہے اور یہ افترا کی بازی کی گئی کہ میں معاذ اللہ گستاخ رسول کو کافر قرار نہیں دیتا تو فقیر نے بارہا یہ بیان کیا کہ میرے نزدیک اجماعی قاعدہ جو میرے سمیت تمام علماء اہلسنّت کا اجماعی قائدہ ہے کہ اگر کوئی ضروریات دین میں سے انکار کرے تو کافر ہے اور اگر کوئی گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتکب ہوا تو اگر وہ دیوبند کا ہو یا غیر دیوبندی کافر ہے۔

اس کے باوجود جب میرے سامنے حفظ الایمان کی وہ عبارت جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی گئی تھی پڑھی گئی تو میں نے اس کے مصنف قائل مصحح کو کافر قرار دیا اور میرا آج بھی یہی فتویٰ ہے اور الحمدللہ میں کتاب ''حسام الحرمین'' کی بھی مکمل تائید کرتا ہوں۔

حضرت پیر صاحب کے خلفاء مریدین احباء ایک عظیم انقلاب برپا کرنے میں معروف ہیں۔ آپ کے ایک نادر خلیفہ ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی کے ہاں آئے۔ ماشاء اللہ آپ ایک راسخ العقیدہ ظاہر ہیں، حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے فدائی اور اعلیٰ حضرت کے شیدائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل یہ سب کو صراط مستقیم پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

Praise by Allama Mufti Hidayat Allah

حضرت استاذ العلماء علامہ مفتی ہدایت اللہ پسروری

نائب صدر جمیعت علمائے پاکستان

مولای صل وسلم دائما ابداً علی حبیبک خیر الخلق.

قسام ازل نے کچھ لوگوں کے مقدر میں لکھ دیا ہے کو وہ زنگ آلودہ دلوں کو نور معرفت سے صیقل کریں۔ اپنے خالق و مالک سے جو بیگانہ ہو چکے ان کو عشق رسول ﷺ کی دولت سے یگانہ بنائیں۔ نام و نمود اور ذاتی شہرت کے دلدل سے نکل کر محض رضائے الٰہی کے لیے مخلصانہ جدوجہد کریں۔ گم گشتہ راہ انسانوں کو صراط مستقیم پر لائیں۔ دور حاضر میں بہت سی خوش بخت خوش نصیب شخصیات ایسی ہیں۔ جنھوں نے اپنی زندگی کو ان مقاصد کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ ان کے لیل و نہار اور صبح و شام اسی کام کے لیے بسر ہو رہے ہیں۔ ہمارے دور میں دینی اور روحانی افق پر طلوع ہونے والے شریعت و طریقت کے جامع، عزیمت و استقامت کے پیکر، ہزاروں لاکھوں انسانوں کو پیارے مصطفےٰ کریم ﷺ کے چہرۂ زیبا، بدر منیر سے مستنیر کرنے اور ان کی زلف عنبرین کا اسیر بنانے والے روحانی پیشوا حضرت شیخ طریقت اخند زادہ سیف الرحمٰن ارچی، خراسانی دامت برکاتہم العالیہ کی شخصیت ہیں جو سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری، امام ربانی مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا خان بریلوی کی سرزمین، افغانستان خراساں سے ابر کرم بن کر اُٹھے۔ روحانیت کے گلستان آباد کیے، علم و عمل کے پرچم لہرائے جن کی مہک سے ہر طرف فضا معطر اور منور نظر آئی ہے۔ حضرت والا سے براہِ راست نیاز مندی کا ابھی تک موقع نہیں ملا۔ مگر آپ کے نامور خلیفہ پیر طریقت حضرت میاں محمد سیفی حنفی مدظلہٗ جن کی وجہ سے صرف مجھے ہی تعارف نہیں ہوا بلکہ پنجاب میں بالخصوص اور پاکستان میں بالعموم سلسلہ عالیہ سیفیہ متعارف ہوا، پھیلا اور پھیلتا جا رہا ہے۔

ملتان شریف میں سلسلہ عالیہ سیفیہ کے دو عظیم مجاہد حضرت میاں محمد صاحب کے تربیت یافتہ خلفاء محترم جناب ڈاکٹر عمران محمدی سیفی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ اور عزت مآب جناب سردار پیر محمد انور ڈوگر محمدی سیفی بڑی لگن اور شوق سے اس روحانی مشن کو عام کر

رہے ہیں۔

حضرت قبلہ میاں محمد صاحب کی ایک خصوصیت جو ان کے مرشد کریم کی تربیت کے بدولت حاصل ہے کہ وہ کبھی تندیٔ بادِ مخالف سے گھبراتے نہیں بلکہ یہ محمدی سیفی عقاب اپنی پرواز فضائے بسیط میں جاری رکھے ہوئے ہے۔ اللہ کریم ان کو مزید تحمل، تدبر اور دانش مندی سے اپنے روحانی پروگرام کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ عظمتوں کے افق پر ہمیشہ چمکتا، دمکتا رکھے۔

یہ بات میرے لیے باعث مسرت ہے کہ میرے دیرینہ رفیق محترم ملک محبوب الرسول قادری سہ ماہی مجلہ ''انوار رضا'' میں حضرت کی شخصیت، خدمات کے بارے میں خصوصی نمبر شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں اس خدمت کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

Praise by Tahir hussain Tahir Sultani Shahib

جناب طاہر حسین طاہر سلطانی

مدیر ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' ''جہانِ حمد'' انچارج و بانی مکتبہ سید الشہدا سیدنا امیر حمزہ، بزم جہانِ حمد پاکستان، جہانِ حمد پبلی کیشنز

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے موسس اعلیٰ حضرت پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مدظلہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کا شمار راسخ العلم اور باعمل صوفیاء میں ہوتا ہے۔ آپ کے خلفا اور مریدین لاکھوں کی تعداد میں ملک اور بیرون ملک تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ۵ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ بروز ہفتہ آپ کے خلیفہ خاص حضرت میاں محمد حنفی سیفی صاحب بھائی ملک محبوب الرسول قادری اور اپنے کچھ مریدین کے ہمراہ ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' اور ''جہانِ حمد'' کے دفتر اردو بازار تشریف لائے۔ اس موقع پر راقم مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''ارمغانِ حمد'' طاہر سلطانی اور نائب مدیر حافظ نعمان طاہر نے انتہائی گرمجوشی سے مہمانانِ ذی وقار کا استقبال کیا۔ آپ سے اور آپ کے مریدین سے مل کر مسرت ہوئی۔
ایک خیال ذہن میں ابھرا کہ جب خلیفہ اور مریدین کا یہ عالم ہے تو پھر پیر طریقت حضرت اخند زادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کا کیا عالم ہوگا۔ چونکہ راقم کی حضرت صاحب سے

بالمشافہ ملاقات نہیں ہے لیکن روحانی طور پر محسوس کر رہا ہوں کہ باعمل باکمال اور راسخ العلم پیر کامل ہیں۔ عمر قریباً ۸۲.....۸۵ برس ہوگی آپ زندگی بھر ان گنت شعبوں میں مخلوق خدا کی رہنمائی فرماتے رہے ہیں۔ ہنوز فیضانِ نقشبندیہ جاری ہے دعا ہے کہ حضرت کا سایہ ہم سب پر تادیر قائم رہے اور مخلوقِ خدا آپ سے فیضیاب ہوتی رہے۔ جیسے کہ پہلے عرض کیا ہے کہ آپ کے مریدین کو دیکھ کر قلب شاداں ہوتا ہے کہ نورانی چہروں پر سفید عمامے اور شرعی داڑھی سبحان اللہ سبحان اللہ۔ یہ فیضان ہے آپ کی حسن ترتیب کا۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ برادر ملک محبوب رسول قادری حضرت پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کے کمالات و روحانی فیضان، علمی کوششوں اور کاوشوں کے حوالے سے ''سوئے حجاز'' کے خصوصی شمارے کا اہتمام کر رہے اس موقع پر راقم اور حافظ محمد نعمان طاہر مکتبہ سید الشہداء، ماہنامہ ارمغانِ حمد اور جہانِ حمد پبلی کیشنز کی جانب سے پیر طریقت رہبر شریعت حضرت پیراخند زادہ سیف الرحمٰن احی خراسانی کے خلفاؤ مریدین بالخصوص ملک محبوب الرسول قادری صاحب کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ راقم حضرت پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی اور ان کے خلفاء سے درخواست گزار ہے کہ مجھ حقیر و فقیر اور حافظ محمد نعمان طاہر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

> میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ پیر (اخند زادہ سیف الرحمٰن ارچی) صاحب کے بارے میں جو باتیں منسوب کی گئیں ہیں۔ وہ تمامی لغو اور بے بنیاد ہیں۔ آپ مسلکا اہل سنت و جماعت حنفی، ماتریدی ہیں۔ حضرت غوث اعظم الشیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بالواسطہ اپنا شیخ اور پیر مانتے ہیں۔ ہر شام ختم خواجگان میں سرکار غوث اعظم پر ختم برائے ایصال ثواب کرتے ہیں۔ قبلہ پیر صاحب شریعت محمدی کی ترقی اور ترویج کے لیے شبانہ روز کوشاں ہیں۔ علاوہ ازیں جو کچھ رسائل و جرائد میں قبلہ پیر صاحب کے بارے میں مجھ سے منسوب کی گئی تحریریں (ہیں وہ) بے بنیاد ہیں۔ میں ایسی ہستی کا دلی طور پر احترام کرتا ہوں۔
>
> (استاذ الاساتذہ جامع معقول ومنقول مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی)

Mujjadad e Doran Peere Archi Mubarak Hadrat Pir Saif ur Rehman Mubarak [rah] and his Closest Khalifa Pir e Tareeqat Rehbare Shariyat Hadrat Kibla Sultanul Awliya Murshidina Pir Irfan Ahmed Fidai Saifi Mubarak (aleh Rehma)



Praise by Allama Syed Riaz Hussain Shah

حضرت پیر معظم اخند زادہ سیف الرحمان ماتریدی

مفکر اسلام حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان

تعریف کا ہر لفظ اللہ کے لیے اور سلام اُس ہستی پر جو بسیط کائنات کا سرِ دروں ہے۔
وہ لوگ جنہوں نیک اس خاکدانِ ارضی میں بامقصد زندگی بسر کی اور محبتوں کا چراغاں کیا۔ وہ اس لائق ہوتے ہیں کہ عقیدتیں ان کے نام کی جائیں۔ دورِ حاضر میں افغانستان کی طرف سے جہاں بارود اور دھوئیں نے فضاؤں کو سیاہ اور مسموم کیا۔ ایک خبر اچھی بھی ابھری کہ اسلاف کے نقش قدم پر مو بر مو کام کرنے والے عظیم صوفی بزرگ حضرت المحترم پیر سیف الرحمان ماتریدی حنفی پاکستان منتقل ہوئے۔ آپ کی آمد آمد کیساتھ لگا جیسا چمنستانوں میں بہار آگئی ہے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے ٹوٹے ہوئے رشتے جوڑنے کی سعی فرمائی۔ ایک طویل عرصہ آپ نے زہد و ریاضت ذکر و فکر اور سعی و عمل میں گزارا۔ آپ کی زندگی کا عرق سنت رسول ﷺ کی پیروی ہے۔

متلاشیاں حقیقت کے لیے آپ راز رہنے کی بجائے آشکار ہوگئے۔ ہزاروں لوگ آپ کی صحبت میں آکر تائب عن الذنوب ہوئے۔ آپ کی زندگی کا طرۂ امتیاز دینی حمیت اور غیرت ہے۔ باطل، جھوٹ اور کذب کی طرف آپ تھوڑی دیر کے لیے بھی خواہ کتنی ہی اُس مصلحت ہو دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھاتے۔ بلکہ اُن کی خواہش ہوتی ہے کہ بے حمیت ہاتھوں کو وہ کاٹ دیں۔

تصوف کو تجریدی علم دائرے سے نکال کر عملی سپرٹ بنانے میں آپ کا ایک خاص کردار ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ آج انسانوں کی اصل ضرورت اللہ کی محبت اور معرفت ہے اور بلا جھجک میں کہوں گا کہ پیر صاحب کے پاس یہ دولت فراواں ہے۔

حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن کے عظیم صاحبزادوں کے علاوہ اُن کے خلفاء

میں حضرت میاں محمد حنفی سیفی اور حضرت ڈاکٹر محمد سرفراز بڑے حکمت والے لوگ ہیں۔ اگر احتیاط کے ساتھ دینی کام جاری رہا تو امت اس دینی تحریک سے مستفید ہوسکتی ہے۔

حضرت پیر معظم سے میری چار ملاقاتیں ہوئیں۔ باڑہ میں آپ نے شفقت سے نوازا اور اپنے جملہ مریدین کو جماعت اہلسنت کا لشکر قرار دیا۔ سنی کانفرنس ملتان میں شرکت فرمائی تو محبت اور عقیدت دونوں کو ملاپ بخشا۔ ڈاکٹر محمد سرفراز سیفی کے گھر چکلالہ میں شرف زیارت حاصل ہوا تو راہ خدا میں وارفتگی کا عجب منظر دیکھا۔ عبادت کے لیے راہوران کے دولت خانہ پر حاضری ہوئی تو سنوروگداز اور دومندی کے سمندر میں ڈوبا پایا۔ آپ کے صاحبزادگان میں جناب حمید جان سیفی اور حیدری صاحب اور آپ کے چھوٹے صاحبزادے مہمانوں کی خدمت میں کمر بستہ دیکھے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ خود مراعات درد کے پاسبان ٹھہرے ہیں۔

حضرت پیر صاحب کے بارے میں لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ آپ جنگل کی سیاہ رات میں جیسے روشنی کا ایک نقطہ ہوں اور آپ نے بہت سے لوگوں کو پیٹھ سے فسق و فجور کے بوجھ ہلکے کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُنھیں صحت و سلامتی سے نوازے۔

تائید حضرت علامہ سید تراب الحق شاہ قادری امیر جماعت اہلسنّت صوبہ سندھ، کراچی

محترم المقام پیر طریقت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلۂ العالی کے سلسلے میں ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنّت پاکستان، حضرت علامہ مولانا سیّد شاہ ریاض حسین شاہ صاحب کے تحریر کردہ خیالات کی تائید اور اس سے اتفاق کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ پیر صاحب قبلہ کو مسلک اہلسنت کی خدمت، تبلیغ اور ترویج کے لیے صحت و عافیت اور طویل عمر عطا فرمائے، موصوف سے اور ان کے خلفاء و مریدین سے مسلک اہلسنّت کو اسی طرح فائدہ پہنچتا رہے۔

تائید جگر گوشۂ غزالی زماں علامہ سید مظہر سعید کاظمی امیر جماعت اہلسنّت پاکستان مہتمم جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان

گزشتہ دنوں سیفی حلقہ کے چند معزز احباب میرے پاس آئے اور حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کے بارے میں میری تحریری رائے لینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب سے میری صرف ایک ملاقات ہوئی ہے اور وہ بھی ہجوم میں انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان منعقدہ اپریل 2000ء کے موقع پر۔ اس لیے میری معلومات ان کے بارے میں بہت محدود ہیں۔

میں نے اس مختصر ملاقات میں حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب کو نہایت متین، خلیق اور باوقار پایا۔ وہ بڑی خندہ پیشانی، گرم جوشی اور محبت سے مجھ سے ملے۔ انھوں نے اس موقع پر جماعت اہلسنّت کے ساتھ بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور اپنے تمام مریدین کو جماعت اہلسنّت کا لشکر قرار دیا۔ آپ کا حلقۂ ارادت وسیع ہے۔ اور آپ کے تمام مریدین ماشاءاللہ متشرع اور دینی امور میں سرگرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص، دیانت و امانت اور ذوق و شوق کے ساتھ دین و مذہب اور مسلک و ملت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم.

> فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی
> یا بندۂ صحرائی یا مردِ کوہستانی
>
> کسی بھی استاد کی پہچان اس کے شاگردوں سے ہوتی ہے اور کسی بھی پیر طریقت کا پتہ اس کے مریدین باوفا سے چلتا ہے حضرت پیر طریقت اخوندزادہ پیر سیف الرحمان صاحب دامت برکاتہم کے حلقہ ارادت میں جو بھی آتا ہے خوبصورت عمامہ شریف اور سنت کے مطابق داڑھی شریف اس کے سر اور چہرے کی زینت ہوتے ہیں ہماری اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ اس عشق مصطفیٰ ﷺ کی علمبردار جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے تاکہ یہ جماعت اہل سنت و جماعت کی نمائندہ بن کر مقاصد فطرت کی نگہبان بنے آمین۔
>
> (حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث محمد ریاض صدر مدرس دارالعلوم محمدیہ غوثیہ چک شہزاد اسلام آباد)

Praise by Shahibzada Hafiz hamid raza

مستند ہے آپ کا فرمایا ہوا

تحریر: صاحبزادہ حافظ حامد رضا (وزیر ٹرانسپورٹ)
عشر و زکوٰۃ آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر مظفر آباد

کتنے ہی خوش بخت ہیں وہ افراد جنھیں ورثۃ الانبیاء ہونے کا شرف ہو کتنی ہی عظیم المرتبت ہیں وہ شخصیات جنھوں نے اپنی زندگی مستعار کا لحہ لحہ قال اللّٰہ وقال الوصول میں گزار دیا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کا نور ان صوفیائے کرام کی تبلیغی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ جنھوں نے زمانے اور حالات کی مشکلات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ہر حال میں رضائے خدا اور رضائے مصطفیٰ ﷺ کو اپنے پیش نظر رکھا یہ داعیان اسلام اپنے سیرت و کردار کے اعتبار سے اس مقام پر فائز تھے کہ ان کے ارشادات زمانے کی نظر میں مستند ٹھہرے ان کا پیغام دکھی انسانیت کے لیے امن و راحت کا پیغام بن گیا جسے اُن کی محبت نصیب ہوئی وہ رشد و ہدایت پا گیا۔ ملت اسلامیہ کے ان خدام میں سے ایک اہم نام شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہٗ العالی کا بھی ہے۔ حضرت موصوف کا شمار ان مردان خدا میں ہوتا ہے۔ جن پر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان صادق آتا ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ ہم کن لوگوں سے مجلس رکھا کریں۔ آپ نے فرمایا جو تم میں زیادہ خیر و برکت کے حامل ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ وہ کون اور کن علامات کے مالک ہیں۔ تو آپ نے فرمایا جس کے دیکھنے سے تمھیں اللہ یاد آ جائے جس کے قول و بیان سے تمھارے عمل میں اضافہ ہو جائے جس کا عمل تمھارے اندر دنیا کی بجائے آخرت کی فکر دوبالا کر دے۔

اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ملت اسلامیہ پر تادیر سلامت رکھے۔ ناچیز کو آپ کے فیضان سے فیض یاب فرمائے۔ آمین ثم آمین

Praise by Allama Abdul AlTawaab Sidiqui

صاحب کمالات ہستی حضرت اخندزادہ مبارک

مناظر ابن مناظر حضرت علامہ عبدالتواب صدیقی صاحب
شیخ الحدیث: جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

نبی کریم رحمۃ اللعالمین سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے بعد علماء حق کو اللہ تعالیٰ نے وارث بنایا جیسا کہ آقائے دوعالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے العلماء ورثۃ الانبیاء میرے نزدیک اس مراد وہ علماء نہیں جو صرف علم رکھتے ہوں بلکہ وہ علماء ہیں جو علم دین کے ساتھ ساتھ عمل صالح کے حامل ہیں اور یہی علماء حق اللہ کے ولی ہوتے ہیں۔ بے عمل عالم بھی ولی نہیں ہوتا اور جاہل زاہد بھی وامی نہیں ہوتا بلکہ اگر کوئی جاہل قربت الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو علم لدنی عطا فرما دیتا ہے تاکہ میرا ولی علم دین سے مالا مال ہو اس کی وضاحت کشف المحجوب میں حضور سیدی داتا گنج بخش رضی اللہ عنہ نے بھی کی ہے حضرت قبلہ اخوندادہ پیر سیف الرحمان پیر ارچی خرسانی حنفی مبارک مدظلہ العالی عالم دین اور باعمل ہیں نہ صرف خود باعمل ہیں بلکہ ہزار عقیدت مندوں کو آپ نے صراط مستقیم پہ چلایا باشرع بنایا دین کی محبت ان کے دلوں میں ڈالی شریعت مطہرہ کا پابند بنایا جو یقیناً قلوب انسانی میں انقلاب ہے۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ کا فرمان ہے **فلولا نفر من کل فرقۃ منھم طائفۃ لیتفقھوا فی الدین ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون.**

یقیناً اس طائفہ سے مراد بھی یہی علماء حق ہیں جو ولی اللہ ہیں بلکہ ولایت کے اعلیٰ درجوں پر فائز ہیں جیسے قطب، ابدال، اوتاد، اغیاث۔

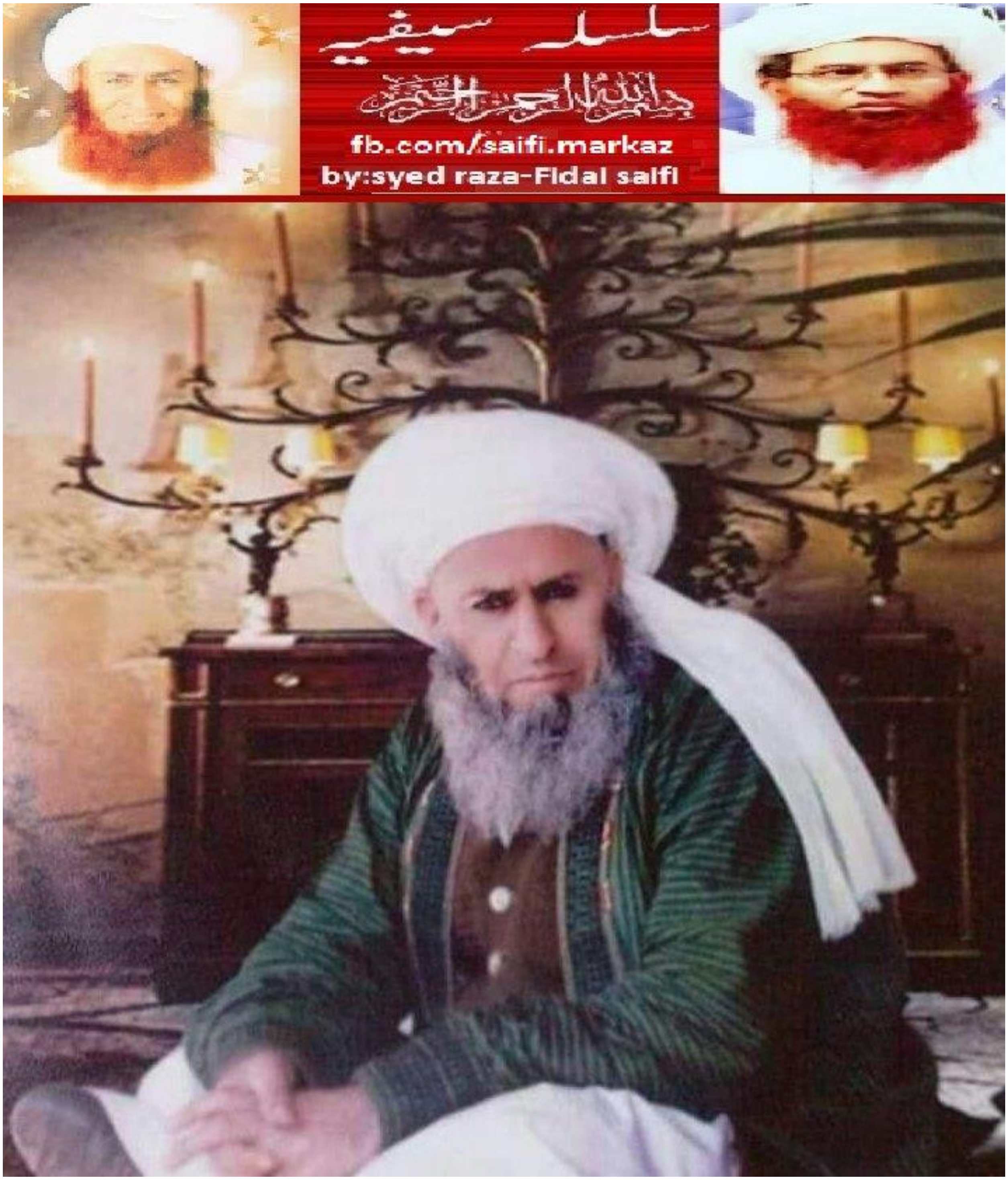
انہی متبعین حق کی وجہ سے آج دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرا رہا ہے اور انہی کے

ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مشن نبوت کو چلایا ہے۔ پھر ان لوگوں نے ہزار لوگوں کو اس مشن کے چلانے کے لیے تیار کیا اور ان خادمان اولیاء نے اس کام کو بطریق احسن ادا کیا حضرت پیر سیف الرحمان حنفی ماتریدی نے جس طرح انسان کو اتباع سنت کا درس دیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے پیچھے کسی بہت بڑے ولی کا ہاتھ ہے۔ جس نے آپ میں یہ تمام کمالات پیدا فرمائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج دنیا کے کونے کونے میں سیفی حضرات چہرے پر سنتیں سجائے نظر آتے ہیں اللہ کریم اس سلسلہ کو تا قیامت قائم رکھے اور ان کے فیوض و برکات کو مزید جاری فرمائے۔

اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت مذکور کے بے شمار خلفاء ہیں جو اتباع دین پر لوگوں کو لا رہے ہیں مگر یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ سلسلہ سیفیہ کو سب خلفاء سے زیادہ حضرت پیر طریقت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ العالی نے متعارف کرایا ہے بلکہ یہ کہنا بھی صحیح ہوگا حضرت پیر صاحب کے بعد سب خلفائے سیفیہ میں میاں صاحب کے مریدوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لیے میری دعا ہے اللہ کریم حضرت میاں صاحب کے درجات کو مزید بلند فرمائے اور ان کے فیوض برکات کو عام فرمائے۔

قرآن و حدیث سے مسئلہ ماخوذ ہے نبوت و رسالت کا دروازہ بند ہے۔ ولایت کا دروازہ تا قیامت مفتوح ہے۔ فلھذا اس زمانہ کے اولیا میں اللہ تعالیٰ نے شیخ المشائخ اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتھم العالی کو خصوصی شرف عطا فرمایا ہے کہ مریدین معتقدین میں شریعت مصطفویہ کے انوار تجلیات نظر آتے ہیں شیخ مرشد کے مقام کا پتہ مریدین معتقدین سے چلتا ہے کہ شریعت پاک کتنے اثرات حاصل ہیں۔ الحمدللہ حضور والا کے مریدین معتقدین میں خصوصی امتیازی شریعت پاک اثرات موجود ہیں۔ سنیوں بریلویں کو اللہ تعالیٰ ایسے بزرگوں سے وابستہ فرماتے رہیں آمین ثم آمین

(غلام محی الدین فیضی صدر مدرس جامعہ سعیدیہ فیض المدارس ضلع رحیم یار خان)


سلسلہ سیفیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
fb.com/saifi.markaz
by:syed raza-Fidai saifi



Picture : Mujjadad e Doran Peere Archi Mubarak Hadrat Pir Saif ur Rehman Mubarak [rah] and his Closest Khalifa Pir e Tareeqat Rehbare Shariyat Hadrat Kibla Sultanul Awliya Murshidina Pir Irfan Ahmed Fidai Saifi Mubarak (aleh Rehma)

Praise by Mufti Muhammad Abdul AlNaeem Al Qadir

اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

مفتی محمد عبدالعلیم القادری

دارالعلوم قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی نمبر ۵ کراچی نمبر ۲۵

الاون اولیاء اللہ لاخوف علیھم ولاھم یحزنون.

عرصہ دراز سے شریعت وطریقت کے دریاؤں سے خلق خدا کو فیض یاب فرمانے والے دین متین اور مسلک اہلسنّت و جماعت کا علم لہرانے والے، میری مراد بابا سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی پیر خراسان دامت برکاھتم العالیہ ہیں) کی حیاتِ طیبہ پر چند حروف لکھنے کے لیے حضرت علامہ خلیفہ مخلص السید احمد علی شاہ نقشبندی جو پیر خراساں حضرت السید علی ترمذی عرف (پیر بابا) رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں تو اس جانب پیر خراساں کے خلیفہ شجاع وخلیفہ اعظم و کتب کثیرہ کے مؤلف بھی ہیں۔ بنفس نفیس چند خدام کے ساتھ ہمارے آستانہ عالیہ قادریہ و دارالعلوم قادریہ سبحانیہ میں قدم رنجا فرما ہوئے اور بابا صاحب دامت برکاتھم العالیہ کی حیاتِ طیبہ پر لکھنے کا حکم فرمایا۔

درحقیقت یہ تو وہ نفوسِ قدسیہ ہیں۔

جن کی تشہیر خود خداوند قدوس نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ جبرائیل امین علیہ السلام زمینوں و آسمانوں میں ان نفوسِ قدسیہ کی محبت وتشہیر کی ندا بلند کرتا ہے۔

جی ہاں؟ یہ وہ نفوس قدسیہ ہیں۔

کہ جنھیں اللہ جل جلالہ نے زمین کے وارث بنایا ہے۔ زمین ان کی ملک ہے۔ قیوم زماں بابا سیف الرحمٰن مجددی دامت برکاتھم العالیہ جو منصب تقویٰ، منصب محبت منصب تصرف پر باذن اللہ فائز ہیں۔

قیوم زماں کی ذاتِ بابرکات جس کے علمی وقار اور روحانی فیوض و برکات سے اہلسنت مستیز و مستفیض ہوئے اور ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے...... اتباع سنت آپ کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ عبادت و ریاضت، تلاوت و تسبیح، تعلیم و تعلم، رشد و ہدایت، ایثار و کرم، تبلیغ و اشاعت اسلام، احیائے دین، انقلابِ ایمانی پیدا کرنا، مخلوقِ خدا کو خالق حقیقی سے ملانا...... آپ کا کام ہے۔

اللہ اللہ کرنے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

آپ نے سیف الٰہی سے مفسدات کا قلع قمع کر ڈالا۔ آپ کی اصلاحی مساعی اور روحانی قوت سے ہزاروں گم کردۂ راہ صراطِ مستقیم پر گامزن ہوئے۔

میں نے حضرت پیر صاحب دامت بر کاتہم العالیہ کی زیارت کی۔ ایک مرتبہ کراچی میں پیر طریقت سید احمد علی شاہ صاحب کے آستانہ عالیہ میں...... اُس دور میں سید صاحب عالم شباب میں تھے...... بلکہ حضرت کا ظاہری و باطنی شباب شباب پر تھا...... شاہ صاحب نے دعوت دی کہ میرے مرشد کریم تشریف لائے ہیں...... میں حاضر ہوا...... دیدار ہوا قدم بوسی کی...... چہرہ مبارکہ پر جن انوار کی بارشیں تھیں۔ وہ صاحبانِ حال جانتے پر قال کو دخل نہیں۔

پھر حضرت علامہ مولانا فضل اللہ نقشبندی شیخ الحدیث دارالعلوم محمدیہ سیفیہ لنڈی شاہ متہ مردان، کے ساتھ حضرت صاحب کی باڑہ پشاور میں آستانہ عالیہ میں زیارت کی۔ حضرت قبلہ نے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا...... حضرت قبلہ میرے خاندان کے بزرگوں، مفتی اعظم سرحد مفتی شائستہ گل القادری رحمتہ اللہ مفتی عبدالحنان القادری رحمۃ اللہ علیہ سے بہت عقیدتو محبت رکھتے ہیں...... اور ہمارے جد امجد کے علمی و روحانی خدمات کا نہایت محبت و عقیدت سے تذکرہ فرماتے ہیں۔ دادا حضور رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی کتب کا مطالعہ بھی فرماتے ہیں بلکہ ایک مرتبہ دادا جان کی مشہور کتاب "المقاصد النسیة فی تردید الخرافات الوھابیه" چھپوا کر مسلمانوں میں مفت تقسیم فرمائی۔ اللہ تعالیٰ پیارے محبوب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم رکھے۔ آمین

Praise by Allama Muhammad Iqbal Azhari

ابھی کچھ لوگ باقی ہیں جہاں میں!

تحریر: علامہ محمد اقبال اظہری مہتمم مدرسہ محمدیہ اظہر العلوم شجاع آباد صدر جمعیت العلماء پاکستان پنجاب

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی مایہ ناز عظیم المرتبت روحانی شخصیت حضرت پیر اخوند زادہ محمد سیف الرحمٰن نقشبندی دامت بر کاتہم العالیہ۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اُمت میں صحابہ کرام اور اہلبیت عظام کے بعد اولیاءِ کرام اور صالحین کاملین کا سلسلہ جاری فرمایا ہے۔ جو تا قیامت دین اسلام کی سربلندی اور شریعت مصطفےٰ ﷺ کی حفاظت کے لیے جدوجہد فرماتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے امروز
چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

(علامہ اقبال)

اس نازک، پرفتن اور لادینیت کے دور میں اُن وفا پرور اور ایثار پیشہ نفوسِ قدسیہ، اہل محبت، اہل حق، اہل استقامت اور دیدہ ور اہلِ اخلاص میں قدرۃ السالکین، زبدۃ العارفین، فخر الکاملین، فخر المشائخ، آفتابِ طریقت حضرت پیر محمد سیف الرحمٰن نقشبندی مدظلہ کا نام نامی اسم گرامی نمایاں نظر آتا ہے۔

قندیل نورانی حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت حضرت امام احمد رضا بریلوی قادری علیہ الرحمۃ کی طرح

حضرت قبلہ سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ بھی افغانستان سے ہجرت فرما کر سرزمین پاکستان میں تشریف لائے۔ حضرت پیر صاحب مجسم عشق ومحبت، سوز وساز کا پیکر، ذوق ومستی کا قلزم، وجدان وکیف کا مواج سمندر اور پیکر خاکی میں عشق کا نور ہیں۔ بے شمار لوگ آپ کے فیوضِ باطنی سے سیراب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کے طفیل اپنے روحانی اور نورانی خزانوں کی جو خاص نوازشات آپ کو عطا فرمائی ہیں۔ وہ اپنی سے جھولیاں بھر بھر کر مخلوقِ خدا کو دے رہے ہیں۔ آپ تقویٰ شعار مرشد ہیں۔ محض کشف وکرامات والے نہیں بلکہ صاحب کردار پیر ہیں۔ وضع قطع میں بردباری ہے۔ آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہونے والے شریعت وطریقت کے پروانے اور سنت مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پابند ہو جاتے ہیں۔ سیرتو صورت میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ اسوۂ رسول ﷺ کا عملی نمونہ نظر آتے ہیں۔ آپ نے اور آپ کے مریدین ومتوسلین نے خصوصاً صوبہ سرحد میں لادینیت اور بدعقیدگی کے خلاف عملی جہاد فرمایا اور عوام الناس کے دلوں کو عشق رسول ﷺ سے منور فرمایا۔ مسلک حق اہلسنّت وجماعت کے فروغ کے لیے انتھک محنت فرمائی۔ آپ کے مریدین اعتقادِ صحیح اور عمل صالح کا پیکر بن جاتے ہیں۔ غرضیکہ حضرت صاحب قبلہ مدظلہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اکابر علما اور صلحا میں شامل ہیں۔ آپ کے تمام خلفاء اسلام کے مبلغ اور شریعت مصطفیٰ ﷺ کے سچے خادم ہیں لیکن حضرت سے خاص طور پر فیض حاصل کرنے والے باعمل، باکردار، ملنسار اور پرہیزگار اور کامل شخصیت، رہبر شریعت حضرت قبلہ میاں محمد حنفی سیفی نقشبندی قادری مدظلہ کی ذلت نے فقیر کو بیحد متاثر کیا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بطفیل نبی پاک علیہ السلام تمام مسلمانوں کو نظام مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لیے منظم اور متحد ہو کر جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یہی میری جماعت ''جمعیت علماء پاکستان'' کا نصب العین اور میرے قائد امام شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمۃ کا مشن ہے۔

Praise by Hafiz Muhammad Farooq Khan Saeedi

وہ چراغ اپنا جلا رہا ہے

تحریر: حافظ محمد فاروق خان سعیدی

امیر جماعت اہلسنت پاکستان ضلع ملتان: خطیب جامعہ اسلامیہ انوار العلوم نیو ملتان

یہ ایک ناقابل تردید و انکار حقیقت ہے کہ رسولِ اکرم تاجدارِ دو عالم ﷺ اس دنیا میں معلم اخلاق بن کر تشریف لائے اور اعلان فرمایا۔ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُ تَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاق. "مجھے تمہارے اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔" آپ ﷺ نے صحابہ کرام کی اس طرح تربیت فرمائی کہ ایک ایک صحابی کو اخلاق حسنہ کا مثالی نمونہ بنا دیا۔ قرآن مجید میں حضور سرورِ کونین کی بعثت کا ایک مقصد تزکیہ قرار دیتے ہوئے فرمایا گیا۔

هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ یَتْلُوْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ وَالْحِکْمَةَ.

یعنی "اللہ وہی ہے جس نے اَن پڑھ لوگوں میں ایک رسول مبعوث فرمایا جو ان کو آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ فرماتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔"

اسی تزکیہ نفس اور اصلاحِ قلب کا نام "تصوف" ہے۔ اسلام میں بار بار قلب کی صفائی، پاکیزگی اور تزکیۂ نفس پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ سلسلۂ نقشبندیہ جو کہ حضرت خواجۂ خواجگان محمد بہاؤ الدین نقشبند کی طرف منسوب ہے کو عرب و عجم میں شہرتِ دوام اور قبولِ عام کا درجہ حاصل ہوا۔ برصغیر کے علاوہ افغانستان میں اس سلسلہ نے بہت مقبولیت حاصل کی۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد نے افغانستان میں دین حق کی لازوال خدمات انجام دیں۔ افغانستان سے پاکستان کی سرزمین پر تشریف لانے والے عظیم روحانی پیشوا پیر سیف الرحمٰن ماتریدی حنفی سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے روح رواں حضرت مجدد الف ثانی کی معنوی اولاد ہیں۔ پاکستان میں سلسلۂ سیفیہ نقشبندیہ آپ ہی کے نام نامی سے منسوب ہے۔ آپ نے ہزاروں گم گشتگان کو بادیۂ ضلالت سے نکال کر جادۂ مستقیم پر گامزن کر دیا۔ آپ کی زندگی سنت رسول ﷺ کی چلتی پھرتی تصویر ہے۔ ہزاروں

لوگ آپ کی صحبت میں آ کر گناہوں سے تائب ہوئے۔ راقم کو جماعت اہلسنّت پاکستان کے زیر اہتمام ملتان میں انٹرنیشنل سنی کانفرنس پر آپ کی زیارت اور دست بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کا سراپا اتباع سنت کا مظہر اور پُروقار چہرہ جلال و جمال کا حسین نمونہ ہے۔ حضرت کی شخصیت میں مقناطیسی کشش ہے جو ایک بار دیکھتا ہے گرویدہ ہو جاتا ہے۔ آپ نرم دم گفتگو اور گرم دمِ جستجو ہیں۔ ''قلندرانہ ادائیں، سکندرانہ جلال'' کے مصداق ہیں۔ حضرت کے خلفاء میں حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ کا اسم گرامی سرفہرست ہے۔ آپ بھی خلق و مروت کی تصویر کامل اور علماء پر بے پناہ شفقت و عنایت فرمانے والی ہستی ہیں۔ جماعت اہلسنّت سے آپ کا پُرجوش، مخلصانہ تعاون و سرپرستی ہر اعتبار سے لائق تحسین و آفریں ہے۔ حضرت میاں محمد حنفی سیفی کے خلفاء میں بالخصوص سرزمین ملتان پر ڈاکٹر محمد عمران سیفی اور سردار محمد انور ڈوگر اپنے شیخ کی تعلیم و تربیت کا حسین نمونہ ہیں۔ سلسلۂ سیفیہ روز بروز ارتقاء پذیر ہے۔ یہ سب حضرت اخندزادہ صاحب کی روحانیت کا فیض ہے ۔

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیے ہیں اندازِ خسروانہ

خواجہ خواجگان اخند زادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک دامت برکاتہم عالیہ شریعت مطہرہ میں امام اعظم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد امام ابومنصور ماتریدی کے تابع اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ رحمہ کے ساتھ اتفاق رکھنے والے طریقت اپنے شیخ خواجہ محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ سے چاروں سلاسل میں سند خلافت حاصل کرنے والے اور امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ عنہ کے نائب ہیں۔ حضرت خواجہ رشد ہدایت کے چراغ ہیں آپ کا شمار علمائے راسخین میں ہوتا ہے۔ آپ مجمع البحرین یعنی دونوں علوم کا مجموعہ ہیں آپ کی ذات بابرکات علم ظاہر اور علم باطن کا جامع نسخہ ہے۔ احیا سنت کے لیے آپ کی کاوشیں قابل صد احترام ہیں۔ آپ کی ایک نظر سے حیات قلبی و روحی حاصل ہوتی ہے۔ آپ کو دیکھ کر خدا یاد آتا ہے۔ آپ کے مریدوں کی تعداد لاکھوں میں الحمد للہ سب کے سب سراپا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پابند ہیں۔

(الحاج صوفی محمد بشیر مانچسٹر چیئرمین اسلامک فاؤنڈیشن)



Picture : Mujjadad e Doran Peere Archi Mubarak Hadrat Pir Saif ur Rehman Mubarak [rah] and his Closest Khalifa Pir e Tareeqat Rehbare Shariyat Hadrat Kibla Sultanul Awliya Murshidina Pir Irfan Ahmed Fidai Saifi Mubarak (aleh Rehma) . And Murshid of Pir Archi Mubarak Hadrat Hashim Samanghani [rah]

Praise by Shahibzada Muhammad Afzal Al Rehman Okarvi

ایک شیخ کامل اور ولیٔ کامل

تحریر: صاحبزادہ محمد فضل الرحمٰن اوکاڑوی مہتمم: جامعہ اشرف المدارس اوکاڑہ پرنسپل جامعہ حنفیہ دارالعلوم اشرف المدارس اوکاڑہ

پیر طریقت رہبر شریعت شمس المشائخ حضرت علامہ پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی دامت برکاتھم العالیہ ایک بلند پایہ شیخ کامل اور ولی کامل ہیں ان کی ذات کا الفاظ میں مکمل احاطہ کرنا تو ممکن نہیں ہے بس اتنا کہ سکتا ہوں کہ آپ موجودہ دور میں ایک بہت بڑی شخصیت ہیں نہ صرف پیر طریقت ہیں بلکہ ایک بہت بڑے عالم دین ہیں اور آپکی تعلیمات میں مسلک حق اہلسنت و جماعت کے عقائد پر پختگی نظر آتی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ اور آپ کے مریدین سچے عاشق رسول ﷺ نظر آتے ہیں۔ بے ادبوں اور گستاخوں سے قطع تعلق رکھتے ہیں اور اپنوں سے انتہائی پیار و محبت سے پیش آتے ہیں۔ میرے نزدیک ان کی ایک زندہ کرامت یہ ہے کہ ایک دفعہ میں (راقم)، پیر محمد افضل قادری، الحاج امجد علی چشتی اور صاحبزادہ غلام صدیق نقشبندی کے ہمراہ ان سے ملنے کے لیے گئے وہ انتہائی بخت سے ملے اور ہماری خوب خدمت کی جب واپس آنے لگے تو تو حضرت پیر صاحب نے تین جبے منگوائے اور میرے ساتھیوں کو ایک ایک جبہ عنایت فرمایا میرے دل میں ملول ہوا اور میں نے سوچا کہ نہ جانے مجھے کیوں محروم رکھا گیا ہے کہ اچانک حضرت نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب آپ کیوں مغموم ہوتے ہیں آپ کو دراصل میں اپنا ذاتی جبہ دینا چاہتا ہوں یہ کہا اور اپنا جبہ اتار کر مجھے پہنا دیا میں بہت خوش ہوگیا۔

والد گرامی قبلہ شیخ القرآن مولانا غلام علی اوکاڑوی قادری رحمتہ سے بھی آپ گہری محبت وعقیدت رکھتے ہیں اور والد گرامی مرحوم بھی ان کا بے حد ادب واحترام کرتے تھے آپ بھی والد گرامی مرحوم کے سالانہ عرس مبارک میں آپ کے صاحبزادے اور خلفاء، کثیر مریدین کے ہمراہ ہر سال شرکت فرماتے ہیں۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کا سایہ تادیر مسلمانوں پر قائم رہے اور زیادہ سے زیادہ لوگ آپ سے مستفید ہوتے رہیں۔

Praise by Mazhar Fareed Shah

مجمع البحرین، علوم ظاہری و باطنی کے عظیم سپوت

الشیخ مبارک سرکار دامت برکاتہم العالیۃ

تحریر: محمد مظہر فرید شاہ، نائب مہتمم جامعہ فریدیہ ساہیوال

خدا رسیدہ ہونے کے لیے دو تحریکات درکار ہوتی ہیں۔۱۔تحریک ظاہری ۲۔تحریک باطنی
تحریک ظاہری کی اصلاح علم فقہ سے ہوتی ہے اور تحریک باطنی کی اصلاح علم تصوف سے ہوتی ہے۔ کسی ایک علم سے بھی بے نیاز ہو کر کامل استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جس طرح پانی مطلوب ہو تو دو گیسوں (آکسیجن اور ہائیڈروجن) کی مخصوص مقدار ضروری ہے ورنہ ایک کی موجودگی سے پانی دستیاب نہ ہو سکے گا اسی طرح جب انسان کی کامل اصلاح مقصود ہو تو دو علوم (علم الفقہ اور علم التصوف) کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ پاکستان میں مختلف خانقاہوں اور متعدد درسگاہوں سے نفوس انسانیہ کی اصلاح کا کام جاری ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے یہ سلسلہ یونہی جاری و ساری رہے گا۔

صوفی باصفا ولی کامل پیر طریقت رہبر شریعت علم و عمل کے حسین پیکر حضرت علامہ مولانا الشیخ اخونزادہ سیف الرحمٰن المعروف مبارک سرکار مدظلہ آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف لاہور کی تحریک تزکیہ نفوس نہایت ہی منظم اور تصوف کی دنیا میں خوبصورت اضافہ ہے۔ شیخ طریقت کی پیرانہ سالی مستزاد یہ کہ جُہد تسلسل اور سالکین کی باقاعدہ تربیت کے باعث آپ آستانہ عالیہ سے باہر کے دوروں کو زیادہ جاری نہ رکھ سکے ہیں یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگ آپ کے اسم گرامی سے تو متعارف ہیں مگر زیارت سے مشرف نہیں ہو سکے۔ ایسے لوگ آپ کی نظر التفات سے میدان عمل میں اترنے والے روشن ستاروں کی زندگیوں سے آپ کی ولولہ انگیز قیادت و سیادت کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں۔

حضرت شیخ کامل کی تصفیہ قلوب اور تزکیہ نفوس کی اس مقدس تحریک کو مدارس عربیہ کے قیام اور علوم و فنون اسلامیہ کی ترویج سے مزید فروغ دستیاب ہو رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی بارگاہ میں بہ صد عجز و نیاز دعا ہے کہ یہ تحریک شیخ طریقت کی ولولہ انگیز قیادت میں علوم ظاہری و باطنی کا حسین امتزاج پیش کرے۔ آمین

Praise by Allama Shahibzada Hafeez ullah Shah

حضرت اخندزادہ پیرارچی کی شخصیت...... ایک مشاہدہ

تحریر: علامہ صاحبزادہ حفیظ اللہ شاہ مہروی جامعہ حامدیہ مہرویہ حفیظ العلوم

امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ اور ان کی امانتوں کے امین اور ان کے مشن و افکار کے سچے علمبردار سرخیل نقشبندیت و ارث مسند مجددیت مخدوم الاولیا سلطان و سالکین حضرت قبلہ پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب خراسانی مدظلہ العالی سے راقم الحروف کی پہلی ملاقات اور شرف زیارت مرکز انوار و تجلیات ربانی حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس مقدس پر دوران خطاب ہوئی حضرت میری تقریر کے دوران اس نشست میں بطور مہمان خصوصی تشریف لائے تو مریدین عقیدت مندوں اور شرکاء عرس نے اور اسٹیج پر موجود اکابرین علماء اہلسنت و عمائدین ملک و ملت بشمول مشائخ طریقت نے جس انداز سے آپ کو خوش آمدید کہا اور شرکاء محفل نے جس طرح افکار استقبال کیا وہ اپنی مثال آپ تھا فضاء نعرہ تکبیر اور نعرہ رسالت اور ذکر اللہ سے گونج اٹھی آپ کے سر مبارک پر منفرد قسم اور نوعیت کی دستار نورانی چہرہ اور چمکیلے جبہ شریف نے پوری محفل کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر لیا اور یوں محسوس ہونے لگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں اس کے چند دن بعد سید ظفر علی شاہ صاحب ممبر قومی اسمبلی مرحوم کی دعوت پر میلاد کانفرنس سے خطاب کرنے پشاور جانا ہوا تو اگلے روز آپ کے آستانہ عالیہ پر صوفی محمد اقبال صاحب کے ہمراہ محض زیارت کی نیت سے حاضر ہوا تو حضرت نے کمال محبت و شفقت کا اظہار فرمایا اور جو خوبیاں اور وصف مقبولان بارگاہ خداوندی میں ہونا چاہیے آپ کو ان اوصاف سے متصف پایا اور پھر ملتان میں انٹرنیشنل سنی کانفرنس میں جب آپ مریدین اور خلفاء کے جھرمٹ میں اسٹیج پر تشریف لائے تو پورا اسٹیڈیم آپ کی طرف متوجہ ہو گیا اور

آپ کرسی پر رونق افروز ہوئے تو ایک عجیب سماں بندھ گیا اہلسنّت کے اکثر پیران عظام میں مذہبی غیرت بہت کم دیکھنے میں آتی ہے وہ محض اپنی پیری مریدی کو فروغ دینے میں مصروف عمل نظر آتے ہیں اور علماء سے خود اور اپنے حلقہ ارادت کو دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں الحمد للہ حضرت موصوف جہاں روحانیت کے علمبردار اور شریعت مطہرہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا سمجھتے ہیں وہاں مسلک حق اہلسنّت و جماعت کے بول بالا اور پرچار کے ساتھ ناموس رسالت کے لیے مر مٹنے کا جذبہ رکھتے ہیں اور دشمنان دربار رسالت کی سرکوبی کے لیے خلفاء و مریدین سمیت ہر وقت سر پر کفن باندھے رکھتے ہیں اور اپنی عزت و عظمت جاہ و جلال کو رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس پر قربان کرنا سعادت مندی گردانتے ہیں گویا کہ جو کام انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سونپے گئے اور پھر وہ اولیاء کرام کو منتقل ہوئے آپ صدق دل اور اخلاص کے ساتھ انجام دے رہے ہیں اوامر کی پاسداری اور نواہی سے باز رہنے کی بھرپور اور مؤثر طریقہ سے تلقین فرما رہے ہیں آپ کے مریدین کے سر پر دستار اور سنت رسول سے سجا ہوا چہرہ تبلیغ اسلام کی روشن دلیل ہے، اگرچہ اس سے چند سال قبل ۱۰ محرم الحرام کے موقع پر کندیاں شہر میں ذکر حسین کی محفل میں کرسی صدارت پر موجود آپ کے محبوب ترین خلیفہ جو آپ کی طرح مذہب اور دین کا درد رکھنے والے اور علم و علماء کے دلدادہ زینت بزم عاشقاں رونق محفل سالکاں حضرت میاں محمد سیفی حنفی مدظلہ سے ملاقات ہوئی اور میری تقریر جو ذکر حسین کے حوالہ سے تھی کے دوران جس طرح حب اہلبیت میں ڈوب کر آنکھوں سے آنسو بہا رہے تھے اس سے اندازہ ہو رہا تھا کہ ان کے سر پر کسی قلندر وقت کا سایہ اور دل پر کسی عظیم روحانی شخصیت کا قبضہ ہے۔

معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ وہ ہستی حضرت سیف الرحمٰن صاحب اخندزادہ کی ہے جو ایک اللہ کی ضرب سے دلوں کی کیفیت کو بدل دیتے ہیں اور روحانی انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ یہی صورت تین سال قبل کراچی گلشن جدید کی جامع مسجد میں مفتی رفیق صاحب کے جلسہ میں خطاب کیا گیا تو صوفی محمد سہیل وکیل سے ملاقات ہوئی اور انھوں نے اگلے روز

مجھے اپنے آستانے پر ماہانہ محفل ذکر اللہ میں خطاب کی دعوت دی اور یہ منظر میرے لیے نیا
تھا کہ میری تقریر کے دوران جس مرید پر نظر کرتے اس کا دل خود بخود وجد آفرین ہو جاتا
خیال آیا کہ یہ جس ہستی کے مرید اور فیض یافتہ ہیں ان کا مقام کیا ہوگا اور پھر گزشتہ سال
حضرت میاں محمد سیفی حنفی کو حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کے عرس مبارک کی دونشتوں
میں علماء کرام سے محبت و الفت کر کے دیکھا وہ اپنی مثال آپ تھا ان کی عجز و انکساری
ملنساری شریعت کی پاسداریاں کے فقر اور ولایت کی مظہر تھی ان کی زندگی کا مرکز محور اور مطمع
نظر ناموس رسالت کا تحفظ اور روحانی انقلاب اور معاشرہ کو بے حیائی عریانی فحاشی اور
بدعقیدگی کی لعنت سے اور طوفان سے پاک کرنا ہے یہی وجہ ہے کہ انھوں نے گذشتہ سالوں
میں مرشد کے حکم پر صرف ملتان میں نہیں پہنچا بلکہ پاکستان بھر میں مرتدین دربار رسالت اور
گستاخان بارگاہ ولایت کے خلاف علم جہاد بلند کرتے ہوئے ہنگامی طور پر یارسول اللہ
کانفرنسوں کا انعقاد کیا اور حکومتی ایوانوں کو ہلایا اور بتایا کہ یہ ملک رسول کے غلاموں کا ہے
مسلک حق اہلسنت جماعت کے جید علماء خطباء اور اکابرین و عمائدین ملک کے پاس خود اور
اپنے خلفاء کے وفود بھیج کر احساس ذمہ داری دلائی۔ میرے انتہائی محترم دوست صوفی سردار
محمد انور ڈوگر سیفی اور ڈاکٹر محمد عمران سیفی کو ملتان کے علماء و مشائخ سے ملاقات کے لیے تجویز
کیا ان لوگوں نے جس لگن، درد اور جذبہ کے ساتھ ملتان یارسول اللہ کانفرنس کے لیے جو
طوفانی دورے کیے اور جس خلوص کا مظاہرہ کیا وہ یقیناً قبلہ میاں صاحب کی تربیت کا اثر ہے
قبلہ سردار صوفی محمد انور ڈوگر جو ایک اہم دنیاوی معروف ترین عہدہ رکھتے ہیں کے باوجود
دن رات ذکر رسول کی محافل میں حاضری کو روحانی غذا سمجھتے ہیں ان کے گھر گذشتہ برس
ایک تجی محفل میں میاں صاحب قبلہ کی روحانی میٹھی باتوں کی لذت آج تک محسوس کر رہا
ہوں مگر یہ سب کچھ شیخ کامل کی نگاہوں کا مرہونِ منت ہے۔ یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سردار کا عالم کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان چند سطور کو میرے لیے اور قارئین کے لیے نجات کا
ذریعہ اور بخشش کا سبب بنائے آمین۔



نقشہ لطائف سبعہ، زیرِ قدم و مقام

نمبر شمار	نام لطیفہ	تعلق	نور کا رنگ	زیر قدم	مقام	مختصر تشریح
1	قلب	عالم امر	زرد	حضرت آدم علیہ السلام	بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر۔	لطیفہ کا حرکت کرنا دافع غفلت اور دافع شہوت ہے
2	روح	عالم امر	سرخ	حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام	دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر۔	اس کی حرکت سے غصہ وغضب کی کیفیت اعتدال اور طبیعت میں سکون پیدا ہوتا ہے
3	سر	عالم امر	سفید	حضرت موسیٰ علیہ اسلام	بائیں پستان کے اوپر دو انگشت کے فاصلے پر۔	یہ مشاہدہ اور دیدار کا مقام ہے
4	خفی	عالم امر	سیاہ	حضرت عیسیٰ علیہ اسلام	دائیں پستان کے اوپر دو انگشت کے فاصلے۔	حسد، بخل، کینہ، غیبت وغیرہ سے نجات ہوتی ہے
5	اخفیٰ	عالم امر	سبز	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ	وسط سینہ سر اور خفی کے درمیان۔	تکبر، فخر و غرور اور خود پسندی وغیرہ سے نجات ملتی ہے
6	نفسی	عالم خلق	خاک کی مانند	.....	پیشانی کے اوپر بالوں کی جڑ سے۔	عجز و انکساری کا مادہ پیدا ہوتا ہے
7	قالبی	عالم خلق	آتش نما	.....	وسط دماغ۔	رذائل بشریہ اور علائق دنیویہ سے مکمل رہائی پالینے کے بعد ظاہر ہوتی ہے

Praise by Qari Muhammad Azam Noorani

اسلاف کے زمانے کا عظیم بزرگ

تحریر: استاذ القراء قاری المقری قاری محمد اعظم نورانی

سلسلہ عالیہ سیفیہ کے موسس اعلیٰ شیخ طریقت حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب ارچی خراسانی نقشبندی مجددی کی علمی روحانی شخصیت سے میں ذاتی طور پر بہت متاثر ہوں۔ آج کل شیوخان طریقت میں وہ صفات کم ہی نظر آتی ہیں جو حضرت موصوف میں پائی جاتی ہیں۔ حضرت کی تربیت کی وجہ سے لاکھوں حاملین اسلام نے اپنا آپ نظام مصطفیٰ ﷺ کے سانچے میں ڈھالا ہے۔ مجھے متعدد بار آپ کے خلفاء کی مجالس میں قرآن پڑھنے کا شرف حاصل ہے جس طرح قرآن سے یہ لوگ محبت فرماتے ہیں یقین جانیے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ قرآن کو باتجوید پڑھنے پڑھانے کا رواج بھی اسی سلسلہ میں زور شور سے دیکھا گیا ہے۔ ولایت کی ابتدائی کڑی قرآن کی تلاوت یا تجوید ہے جن کا ان کے ہاں خوب اہتمام ہے۔

حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب **مدظلہ العالی** کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ انھوں نے افغانستان سے پاکستان منتقل ہو کر دین و مسلک حقہ کا جو کام صوبہ سرحد، اس کے ملحقہ علاقے اور پھر پورے پاکستان میں جس جانفشانی، لگن اور جدوجہد کے ساتھ کیا ہے وہ بذات خود ایک ضخیم مقالہ کا متقاضی ہے۔ افغانستان اور صوبہ سرحد کی حدود میں توپ و تفنگ بم و بارود کے دھوؤں اور دہشت گردوں کی خونریزی اور ظالمانہ طرز عمل کی مسموم فضاؤں میں جس طرح عشق رسول ﷺ کا سبق جوانمردی اور استقلال سے دیا ہے وہ اللہ جل شانہٗ اور اس کے رسول مکرم ﷺ پر ان کے غیر متزلزل ایمان کا بیّن ثبوت ہے۔ آج الحمدللہ ان مریدین باصفا، خلفاء و تلامذہ ملک پاکستان کے کونے کونے میں ان کا یہ پیغام بطریق احسن پہنچا رہے ہیں، دارالعلوم قائم ہو رہے ہیں اور خانقاہی نظام اسلاف کرام کے نمونہ پر ترقی پذیر ہو رہا ہے، حزب اللہ کی فوج تیار ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ پیر اخوندزادہ صاحب دامت برکاتہم عالیہ کی عمر اور علم و فضل میں برکت عطا فرمائے تاکہ مسلک اعلیٰ حضرت عظیم البرکت قدس سرہٗ کو ان سے مزید تقویت پہنچے۔

راقم آخر میں محبی و محترمی ملک محبوب الرسول قادری زید عنایۃ کو حضرت پیر صاحب قبلہ کی حیات اور کارناموں پر "انوار رضا" کی خصوصی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔

Praise by Allama Ghulam Rasool Faisal Abadi

امت کے لیے غنیمت وجود

تحریر: علامہ محمد غلام رسول فیصل آبادی

حضرت اخوند زادہ مبارک پیر سیف الرحمٰن صاحب پیر ارچی و خراسانی ان مقدس ہستیوں میں سے ہیں جن کا وجود مسعود امت کے لیے رحمت اور غنیمت ہے۔ علمی میدان ہو یا روحانی، عقائد کا میدان ہو یا اعمال کا، فقہی مسائل ہوں الغرض جس فضیلت والے میدان میں دیکھیں آپ شاہسوار نظر آتے ہیں۔ اتباع سنت کی تکمیل میں آپ کی ساری زندگی بیت گئی آپ کی علمی تحقیق اتنی مستحکم ہے کہ مخالف کو سکوت کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ بہت سے مسائل میں آپ کو میں نے خود دیکھا کہ کتابوں کے انبار لگا دیتے ہیں آپ کی فقاہت بھی کرامت سے کم نہیں اس سلسلہ میں خداداد حافظہ یا کمال کے مالک ہیں۔ عقائد اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں آپ کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی فرقِ باطلہ کے لیے آپ کی ذات شمشیر بے نیام ہے عقائد کے سلسلہ میں ہم نے دیکھا کہ کوئی لچک نہیں۔ صلح کلیوں کے لیے آپ حق کی ننگی تلوار ہیں جس طرح عقائد اہلسنّت کی آپ نے حفاظت فرمائی آپ کے دور میں شاید ہی کسی نے کی ہو رفاہ عامہ کے کاموں میں بھی آپ کی خدمات نا قابل فراموش ہیں غریبوں کے لیے سائلین کے لیے آپ حاتم وقت ہیں میں نے آپ کی شخصیت کا جائزہ انتہائی قریب سے لیا ہے میں سنی سنائی باتوں پر کفایت نہیں کرتا۔ میرا آپ سے تعلق نیا نہیں جہاد افغانستان کے دور میں جب آپ علاقہ کھجوری منڈی کس میں تشریف لائے اس وقت سے آپ سے تعلق ونسبت ہے شب زندہ دار دن کو اللہ کی مخلوق کے لیے رشد و ہدایت ذکر وفکر کی محافل، مخلوق کی خدمت میں مصروف رات کو عبادت شب بیداری حتی الامکان ساری زندگی اسی کاوش میں آپ نے گزار دی ہے۔ طریقت شریعت حقیقت معرفت میں کامل مکمل اکمل ہیں صرف یہی چیز ہی آپ کے فضائل و کمالات میں کافی ہے کہ آپ کا کوئی مرید کوئی خلیفہ بے عمل نہیں۔ ننگے سر نہیں بے نماز نہیں بلکہ نفلی قیام وصیام سے فارغ نہیں۔ جسے دیکھیے متبع سنت ہی نظر آئے گا جس کی صحبت میں اتنا اثر ہے ان کے باقی کمالات کا کیا عالم ہوگا۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو صحت و شفاء کاملہ عاجلہ سے نوازے تا دیر آپ کا سایہ سلامت رکھے۔ آمین ثم آمین

Praise by Allama Ghufran Mahmood

ظلمت کدے میں ایک ہالہ نور کا

تحریر: حضرت علامہ مولانا غفران محمود سیالوی
ناظم تعلیم و تربیت، جماعت اہلسنّت راولپنڈی

یاایھا الذین امنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واو الامر منکم.
(النساء آیت 59)

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور اطاعت کرو صاحبان امر کی مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ کسی نے کہا اولی الامر سے مراد حاکم وقت ہے۔ (ابن وہب ابن جریر وغیرہ) کسی نے کہا اولی الامر سے مراد اصحاب فقہ ہیں۔ (ابن عباس مجاہد، عطا بن سالک وغیرہ) کسی نے کہا اولی الامر سے مراد صوفیا ہیں۔ (اہل تصوف)

علماء محققین نے تینوں اقوال کو یوں تطبیق دی کہ اللہ نے اپنے ساتھ اطیعوا کا لفظ لگایا اور رسول ﷺ کے ساتھ بھی اطیعوا کا لفظ لگایا لیکن اولی الامر کے ساتھ اطیعوا کا لفظ نہیں لگایا جبکہ اولی الامر کی اطاعت بھی واجب ہے۔ چنانچہ علماء فرماتے ہیں۔

اولی الامر کا عطف الرسول پر ڈالا اور اولی الامر کو رسول اللہ ﷺ کے تابع کر دیا۔ اب چاہے حاکم ہو یا اصحاب فقہ ہوں یا صوفیا ہوں۔

اطاعت و تابعداری اسی کی ضروری و واجب ہے جو رسول اللہ ﷺ کا سچا تابع فرمان ہے۔ جاننا چاہیے کہ ولایت نام ہے قرب خداوندی کا اور خدا کا قرب شریعت مصطفےٰ ﷺ پر عمل پیرا ہونے سے ملتا ہے، چنانچہ خود اولیا کا بھی یہی فرمان ہے جس طرح حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اَلطُّرُقُ اِلَی اللّٰہِ تعالٰی بِلادَ اَنْفَاسِ الْخَلائِقِ وَکُلُّھَا مَسْدُوْدَۃٌ عَمَلَ الْخَلْقِ اِلَّا مَنِ اقْتَفٰی عَلٰی اَثَرِ الرَّسُوْل.

یعنی اللہ کا قرب پانے کے لیے بے شمار راستے ہیں مگر تمام راستے مخلوق خدا پر بند ہیں۔ صرف اتباع رسول ﷺ وہ واحد راستہ ہے جو اس پر مستقیم المزاج ہو گیا وہ خدا کا قرب پا گیا۔

نہ عالموں سے نہ علم فلسفی سے ملتا ہے — خدا کا پتہ خدا کے نبی ﷺ سے ملتا ہے
ان کو چھوڑ کر جو جنت جا سکو تو جاؤ — وہ رستہ بھی ان کی گلی سے ملتا ہے

اور حدیث قدسی میں بھی منشائے خدا اور فرمانِ مصطفےٰ ﷺ یہی ہے۔

مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ الخ. (بخاری شریف کتاب الرقاق باب التواضع جلد 2 ص 963)

یعنی جو میرے کسی بھی ولی سے عداوت رکھے (معلوم ہوا تمام سلاسل طریقت کے بزرگوں کا احترام کرنا چاہیے) میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ اور میرے بندے نے میرا قرب نہیں حاصل کیا کسی ایسی چیز سے جو مجھے سب سے زیادہ پیاری ہو میرے مقرر کردہ فرائض سے اور ہمیشہ میرا بندہ نفلی عبادات سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ میرا محبوب ہو جاتا ہے۔ حدیث بخاری طویل ہے آمدم برسر مطلب کہ ولی فرائض واجبات سنن کا دائمی پابند ہوتا ہے بلکہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدوں کو فرمایا کہ ایک شخص نے ولایت و صدیقیت کا دعویٰ کیا ہے اس کی زیارت کو چلتے ہیں جب آپ مریدوں سمیت شخص مذکور کی طرف گئے تو اتفاق سے وہ بندہ مسجد کی طرف جا رہا تھا اس نے مسجد کی طرف ہی منہ کیے دانستہ یا غیر دانستہ تھوک دیا تو حضرت خواجہ صاحب بغیر سلام و کلام واپس پلٹے اور فرمایا جو شخص شریعت مصطفےٰ ﷺ کے مستحبات سے لاعلم ہے وہ کیسے ولی ہو سکتا ہے۔ معلوم ہوا ولایت نام اتباع مصطفےٰ ﷺ کا۔

لیکن عام طور پر جب ہم اولیا کرام کا ذکر کرتے ہیں تو اس میں زیادہ تر ان کے خوارق عادات اور کرامات پر زور دیتے ہیں۔

اسی طرح جب ہم اولیاء کرام کے زہد و عبادت کو بیان کرتے ہیں تو اس سے ترکِ علائق دنیوی مراد لیتے ہیں۔

بلاشبہ اولیائے کرام صاحب کرامت ہوتے ہیں مگر ان میں سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ وہ صاحب علم و عمل ہوتے ہیں۔ تقویٰ و طہارت کی سعادت انھیں حاصل ہوتی ہے احکام شرعی انھیں جان سے زیادہ پیاری ہوتی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کے نزدیک شریعت کی حدود سے تجاوز کرنا کفر ہوتا ہے اور محبت خدا و محبت رسول میں مرمٹنا عین اسلام۔

چنانچہ یہی وہ کرامت ہے جس نے ان کی ذات کو بابرکت بنا دیا اور ان میں بلا کی جاذبیت اور غضب کی دلکشی و کشش پیدا کی۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زبان سے جو نکلتا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ گفتہ او گفتہ اللہ بود۔ گرچہ از حلقوم عبداللہ بود۔

جس طرح نگاہ کرتے ہیں تصفیہ قلب کا سامان کرتے ہیں کیونکہ وہ **بصرہ الذی یبصربہ** کا مصداق ہوتے ہیں۔ تنہاں خانۂ دل سے اٹھنے والی ہوک کو سن لیتے ہیں کیونکہ **کنت سمعہ الذی یسمع بہ** کا مظہر ہوتے ہیں۔

جب ہاتھ بڑھا دیں تو فاصلوں کی طنابیں کھینچ لیتے ہیں کیونکہ وہ **ویدہ التی یبطش بہا** کا مظہر ہوتے ہیں۔ پاؤں اٹھا دیں تو فاصلے سمٹ جاتے ہیں کیونکہ وہ **رجلہ التی یمشی بہا** کا پیکر ہوتے ہیں۔ دست سوال دراز کر دیں تو خزانے ہوتے ہیں کیونکہ وہ **ولئن سئلنی لا عطینہ** کے حقدار ہوتے ہیں کیونکہ اولیا نے کبھی دنیا کو دین پر ترجیح دی نہ دنیا سے ترکِ تعلق کیا ہے۔ ایک طرف کا ہو کے رہ جانا آسان لیکن دونوں طرف رہ کر ایک کے لیے اک ہونا بڑا مشکل ہے اور یہ مقام محبوبیت ہے۔ **رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ.** وہ تجارت میں بھی لگے ہوں لیکن ان کے دل یاد الٰہی سے معمور ہوتے ہیں۔ جو بزرگانِ دین کثرت سے عبادت و ریاضت کرتے ہیں ہر وقت خدا کا ذکر کرتے ہیں اور خلائق کو ذاکر بناتے ہیں یہی وہ نفوس قدسیہ ہیں جنھیں اللہ کی محبت میں فنا ہو کر بقا ملی مگر جن لوگوں نے اولیا کرام کو سطحی نگاہ سے دیکھا وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ دنیا سے ترک تعلق ولایت کی پہلی شرط ہے۔ چنانچہ ایسے لوگوں نے گویا رہبانیت کو اختیار کر لیا جس سے ان کی تمام ریاضت و عبادت بے نتیجہ رہتی ہے۔

جو لوگ اولیا کرام کی حیات مبارکہ میں ان کے خوارقِ عادات و کرامات کو تلاش کرتے ہیں اور انہی کو اولیائے کرام کی ولایت کی دلیل سمجھتے ہیں وہ سخت دھوکے میں ہیں۔ ان کی نگاہوں سے اولیا کرام کی سیرت کے وہ پہلو اوجھل ہو جاتے ہیں جن کے باعث اسلام پھیلانے میں انھیں اکثر ناساعد حالات میں کامیابی ہوئی ہے۔ حقیقت میں یہی اولیائے کرام کی سب سے بڑی کرامتوں میں سے ایک کرامت ہے۔

اس تناظر میں اگر سابقہ خراسان سے اگر کوئی واقف ہے تو وہ جانتا ہے کہ وہاں کفر و ارتداد کے سرغنوں نے کس طرح اپنی بدعقیدگی کے جال بچھا رکھے تھے اور قرآن و سنت کا نام لے کر سادہ لوح مسلمانوں کو تعظیم رسالت و ولایت اور تعلیمات تصوف سے دور رکھا ہوا تھا سلام عقیدت شہنشاہِ خراساں قبلہ پیر اخند زاد سیف الرحمان علیہ رحمۃ الرحمٰن کو جنھوں نے اس ظلمت کدے کو نورِ ولایت سے منور فرمایا اور حقیقی معنوں میں قرآن و سنت کا نور بکھیرا۔ آپ نے بیک وقت کئی محاذ پر جہاد جاری فرمایا۔

کبھی خوارج و روافض کی بیخ کنی فرماتے نظر آتے ہیں۔ کبھی قرآن و سنت کا نور بکھیرتے نظر آتے ہیں۔ کبھی تقریر و تحریر سے بدعقیدہ لوگوں کے بدعقیدگی کے تابوت پر آخری کیل ٹھونکتے نظر آتے ہیں اور کبھی پتھر دلوں کے سنگستان کو خشت الٰہی اور حدیث الٰہی میں پگھلاتے نظر آتے ہیں اور متلاشیان خدا کو ذکر الٰہی اور محبت رسول کے جام تطہیر آنکھوں سے پلاتے نظر آتے ہیں۔ چند تصاویر دیکھنے کو ملیں کہیں آپ درسِ قرآن دے رہے ہیں کہیں درسِ حدیث دے رہے ہیں۔ کہیں فقر کے مسائل سمجھا رہے ہیں اور تشنگانِ دین کے جھرمٹ میں اسے معلم و مربی کو دیکھ کر حضور ﷺ کی طرف صحابہ کا دین متین کے فہم کے لیے لپکنا یاد آتا ہے۔ مرشد ہوتا ہی وہی ہے جسے دیکھ کر اور جس کے مریدوں کو دیکھ کر دور مصطفیٰ ﷺ یاد آئے۔ جس کی اداؤں سے سیرت مصطفیٰ دکھائی دے جو چلے تو سنت رسول کا حسن نظروں کے سامنے ہو جو بولے تو سخن رسول یاد آئے بلکہ جس کا چہرہ دیکھو تو خدا یاد آئے اسی لیے کریم آقا نے فرمایا۔

مَنْ ذِکرَکُمْ باللّٰہِ رُؤیتہُ۔ کہ انھیں دیکھنے سے خدا یاد آئے۔

من ذکر کم بالاخرہ عملہ۔ جن کا عمل دیکھ کر قیامت یاد آئے۔

من زاد فی علمکم۔ جن کے لب حرکت کریں تو تمھارے علم میں اضافہ ہو۔

دنیا والو یہی وہ لوگ جو حضور ﷺ کے سچے وارث ہیں جو بھٹکے ہوؤں کو راہِ مستقیم پر لا رہے ہیں جو راہِ سنت سے ہٹنے والوں کو حامی سنت بنا رہے ہیں۔ جو بے نمازی ہے وہ نمازی بن گیا۔ جو ننگے سر تھا عمامہ اس کے سر سجا دیا۔ ذکر الٰہی کی لذت سے آشنا کر دیا۔ یہی وہ عظیم لوگ ہیں جن کو ہم اللہ والا کہتے ہیں۔

اللہ رب العزت حضرت قبلہ پیر اخند زادہ سیف الرحمان صاحب کی زندگی میں برکتیں دیں اور تادیر ہمیں ان سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

Praise by Allama Professor Habib ullah Chisti

آباد خدا رکھے ساقی ترا میخانہ

تحریر: حضرت علامہ مولانا پروفیسر حبیب اللہ چشتی، لیکچرار: ایف جی کالج H-8 اسلام آباد

میں آج تک پیر طریقت، شہباز شریعت، امام معرفت حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن ماتریدی حنفی مدظلہ العالی کے زیارت کی سعادت سے محروم ہوں اور سچی بات یہ ہے کہ تصوف کے اس عظیم قائد و سپہ سالار کے متعلق میری معلومات بھی تقریباً نہ ہونے کے برابر ہیں لیکن بعض حقائق اتنے واضح اور عیاں ہوتے ہیں کہ جن کے اثبات پر دلائل کا مطالبہ کرنا اپنا وقت برباد کرنے کا دوسرا نام گردانا جاتا ہے۔ اسی اصول کے تحت میں یہ عرض کرنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتا ہوں کہ باوجود شرف زیارت کی محرومی اور معلومات کے فقدان کے میرے دل کی گہرائیوں سے یہ آواز اٹھ رہی ہے کہ عصر حاضر میں حضرت کا وجود مسعود طالبان راہِ حقیقت کے لیے ایسے ہی ہے جیسے

بیاباں کی شب تاریک میں قندیل رہبانی

اور یہ دعویٰ محض کسی جذباتی کیفیت کا

اظہار نہیں بلکہ میں نے یہ رائے بڑے گہرے تجزیے اور حالات کا بغور مشاہدہ کرنے کے بعد قائم کی ہے۔ مجھے ایک مرتبہ حضرت کے مریدین کی ایک محفل میں حاضری کا موقعہ ملا وہاں ذکر وفکر اور یاد الٰہی کی جو کیفیات میں نے دیکھیں۔ یقین فرمایئے انھوں نے میرے دل پر دور رس اثرات مرتب کیے۔

میں بہت سے ایسے لوگوں سے واقف ہوں جو پہلے عجیب و غریب زندگی بسر کرتے تھے لیکن یونہی وہ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب **مدظلہ العالی** کے سلسلہ میں بیعت ہوئے ان کے چہروں پر سنت رسول ﷺ کا حسن و جمال رقص کرنے لگا۔ عمامہ شریف ان کے سروں کی زینت بن گیا ان کی چال میں بندہ مومن کا وقار اور تمکنت جھلکنے

گئی اور اللہ تعالیٰ کی یاد ان کی زبان سے ہوتی ہوئی دل میں اتری اور پھر نہ جانے کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔

اللہ اللہ کرتے کرتے ہو نظر آیا مجھے
ہو میں جب میں گم ہوا پھر تو نظر آیا مجھے

کا منظر حضرت کے مریدین میں بڑی شدت سے دیکھا جا سکتا ہے۔ قال اور حال میں ایک فرق یہ بھی ہوتا ہے کہ قال کا ماہر صرف لفظوں کے موتی رولتا ہے عقلی موشگافیاں سلجھانے میں زندگی تمام کر دیتا ہے۔ اس کے متعلقین لفظوں کو سلجھانے کا فن جانتے ہوں گے عقل کی تشفی کا مداوا بھی ان کے پاس ہوگا لیکن ان کی آنکھیں ندامت کے آنسوؤں سے محروم اور دل ذکر کی لذتوں سے خالی رہتے ہیں۔ حضرت پیر صاحب مخلوق خدا کو صرف قال تک ہی نہیں لے جاتے بلکہ آپ کا اصل میدان تو ہے ہی حال، میرا ایک عزیز جو حضرت کے مریدین میں سے ہے مجھے بتا رہا تھا کہ جب کوئی بھی بندہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو تو بے شک آپ اس بندے کو کچھ بھی نہ فرمائیں لیکن انسان کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف پھر جاتا ہے۔ زبان کو ذکر الٰہی کی حلاوتیں نصیب ہو جاتی ہیں اور جبین بے تاب سجدوں کے لیے مچلنے لگتی ہے۔

اللہ کے محبوب بندے وہی تو ہوتے ہیں جن کی زیارت سے بندوں کو اللہ یاد آ جائے جب میں اس پہلو سے حضرت کی شخصیت کو دیکھتا ہوں تو میرا دل پکار پکار کے صدا لگاتا ہے کہ آپ صرف ولی کامل ہی نہیں بلکہ آپ کی خدمت میں حاضری دینے والے بھی ولایت و معرفت کے نہ جانے کتنے جہان پی جاتے ہیں۔

جس طرح بہار کی ہوا اپنا تعارف کروانے میں کسی کی محتاج نہیں ہوتی، پھول کبھی پکار کے صدا نہیں لگاتا کہ لوگو مجھ میں خوشبو ہے چاند کبھی ہو کے نہیں نکالتا کہ مجھ میں چاندنی ہے بلکہ ہر زیرک انسان ہواؤں کو بہار کے نقیب سمجھتا ہے کرنوں سے چاند کی عظمتوں کا اندازہ لگا لیتا ہے۔ اسی طرح حضرت کے بے شمار مریدین، سنت نبوی سے مزین ان کے چہرے، یاد الٰہی سے تر زبانیں اس چیز کا بین ثبوت ہے کہ ان کے شیخ اور مربی و مرشد قرب الٰہی کی بے پناہ منزلیں طے کر چکے ہیں اور ان کے شیخ طریقت کی کیفیت میں ہے کہ ان کے لیے۔

ہر لحظہ نیا طور نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

آپ کی زندگی کا حاصل ذکرالٰہی کی جوت جگانا ہے اور قسام ازل نے آپ سے یہ کام اتنی شدت سے لیا ہے کہ جس کا اندازہ لگانا مجھ جیسے ناقص انسان کے بس سے باہر ہے۔ ابھی چند دن پہلے آپ کے ایک مرید کے گھر بچی پیدا ہوئی۔ وہ میاں بیوی دونوں آپ کے مریدین میں شمار ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ یقین فرمائیں مجھے ایک دوست نے اس بچی کے رونے کی ریکارڈنگ سنائی ہے۔ وہ بچی جب روتی ہے تو اس ''اللہ، اللہ'' کی آواز بالکل صاف سنائی دیتی ہے۔

ذکر کی یہ سب بہاریں حضرت پیر صاحب کے خون جگر سے پروان چڑھ رہی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو عمر خضر عطا فرمائے اور ذکر وفکر کا یہ میخانہ سدا آباد رہے۔

آباد خدا رکھے ساقی! تیرا میخانہ

Praise by Allama Ghulam Bashir Naqshbandi

صاحبِ نگہِ کیمیا اثر

علامہ غلام بشیر نقشبندی جامعہ صفۃ المدینہ گجرات

فلکِ نیلی بام مدتوں محوِ خرام رہتا ہے تب کہیں ایسی نابغہ روز گار شخصیتیں منصۂ شہود پر آتی ہیں جو نہ صرف وقت کی آواز پہ چلنے والی بلکہ وقت کی آواز دینے والی ہوتی ہیں جو حالات کے سیلاب کے آگے تنکے کی طرح بہہ نہیں جاتیں بلکہ مضبوط چٹان بن کر حالات کا رخ موڑ دیتی ہیں۔ ایسی یگانہ روزگار ہستیوں میں سے ایک ہستی یادگار اسلاف جامع الشریعۃ والطریقۃ حضرت سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی ہیں جن کی نگاہ کیمیا اثر نے لاکھوں لوگوں کی زندگی بدل کر رکھ دی ہے اور جن کی صحبت فیض اثر لاکھوں راہ گم کردہ لوگوں کے لئے خضرِ راہ کا کام دے رہی ہے۔

ماضی قریب میں چند جاہل لوگوں نے تصوف و طریقت کو بازیچہ اطفال سمجھ لیا۔ اور بیگانوں کے ساتھ ساتھ بعض اپنوں نے بھی اس راہ کو بدنام کیا۔ لیکن حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم العالیہ جامع شریعت وطریقت ہیں۔ ایک طرف شریعت کے باریک ترین مسائل پر گہری نظر ہے اور دوسری طرف طریقت کے بلند ترین مقامات زیبِ نظر ہیں۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

اسی لئے بہت سارے علماء نے حضرت صاحب سے استفادہ کیا۔ گویا آپ بیک وقت مرجع العلماء اور صدر نشین بزم صوفیاء ہیں۔

آپ کا پیغام بڑی تیزی سے شرق و غرب میں پھیل رہا ہے۔ گویا یہ دریا اب سمندر بن چکا ہے۔ جو گوہر ہائے نایاب لٹا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ شریعت و طریقت کی اس جامع شخصیت کا فیض ہمیشہ جاری و ساری رکھے! آمین۔

Praise by Professor Dr Muhammad Sharif

امید کی ایک کرن...... حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف سیالوی

امت مسلمہ کے لئے یہ انتہائی ابتلاء اور آزمائش کا دور ہے، مادیت پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحانات اسلام کے روحانی نظام اور اقتدار کے لیے بڑا خطرہ ہیں۔ حضرات صوفیاء کرام اسلامی کی روحانی اقدار کی ہمیشہ حفاظت کرتے رہے۔ آج کے دور میں تصوف کو اسلام کے متوازی نظام فکر قرار دیا جا رہا ہے۔ امت مسلمہ کو روحانیت سے دور کرنے کی یہ ایک مذموم سازش ہے۔ لمحہ موجود میں اسلامیان پاکستان کے لئے شیخ طریقت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن کا وجود امید کی ایک کرن ہے۔ "خانقاہ" جو روحانی تربیت کا موثر ترین ادارہ ہے بدقسمتی سے اخلاص و لایت کے اس ترجمان ادارہ میں بھی مادیت پرستی اور ریاء کاری گھس آئی ہے، اس کے منہاج تربیت کے احیاء کی ضرورت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

ہر چند کہ حضرت صاحب سے شرف ملاقات و زیارت نہیں رہا لیکن آپ کے فیض یافتگان سے مختلف مواقع پر ملاقات ہوئی تو ایسے لگا کہ حضرت پیر صاحب اپنے ارادتمندوں پر خوب توجہ دیتے ہیں انہیں توجہات قلبی کے نتیجہ میں مجددی فیض اور نور ان کی پیشانیوں پر چمک رہا ہے، سنت رسول ﷺ اپنانے کا یہ ولولہ روحانیت میں درجہ کمال پر پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ ان عظیم روحانی ہستیوں سے اسلامیان پاکستان کو اصلاح فکر و عمل کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ (آمین)

Praise by Shahibzada Muhammad Latif Sajid Chisti

جداگانہ رنگ کے حامل سیفی حلقے

تحریر: صاحبزادہ محمد لطیف ساجد چشتی سجادہ نشین آستانہ چشتیہ حضرت علامہ صائم چشتی فیصل آباد

عمدۃ الصالحین قدوۃ السالکین حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک مدظلہ العالی وہ عظیم روحانی شخصیت ہیں جو بیک وقت متبحر عالم دین بھی ہیں اور عظیم فقیہہ بھی ، مجاہد اسلام بھی ہیں غازی بھی، روحانی طبیب بھی ہیں اور بہترین خطیب بھی، آپ گلشن روحانیت کی بہار بھی ہیں اور اولیائے عصر کے سردار بھی ،علم وفضل کا بحر نا پیدا کنار بھی ہیں اور روحانیت کے شہسوار بھی، آپ شیخ طریقت بھی ہیں اور صاحب علم وحکمت بھی۔

منبع فیض و کرامت مرکز فیضان صدیقت، شہنشاہ خراسان تاجدار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک مدظلہ العالی وہ عظیم مبلغ اسلام ہیں جو فیض نظر سے اسلام نافذ کر رہے ہیں۔

عاشقِ سرکار ہیں رحمٰن کی تلوار ہیں
رہنمائے اولیاء ہیں صاحب کردار ہیں

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شریعت کی پابندی پر بڑا زور دیا جاتا ہے مجاہد ملت حضرت مبارک صاحب مدظلہ العالی کے مریدین شریعت مطہرہ پر کامل طور پر کار بند نظر آتے ہیں فی الحقیقت اس پرفتن دور میں یہ تجدید دین بھی ہے اور روحانی انقلاب بھی۔

میں نے حضرت سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک مدظلہ العالی کی زیارت کا شرف اپنے نہایت ہی محترم ومکرم دوست حضرت وکیل سرکار مدظلہ العالی کے توسط سے آپ کے پیر ومرشد ولی کامل ومکمل واکمل حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب مدظلہ العالی کے محبوب خلیفہ حضرت میاں محمد حنفی سیفی مدظلہ العالی کے معیت میں حاصل کیا۔

آپ کی زیارت میری زندگی کا یادگار لمحہ تھا میں اُس عظیم شخصیت کو دیکھنا چاہتا تھا اُس ولی کامل کی زیارت کرنا چاہتا تھا جن کے فیض نظر سے دُنیا دار دین کی طرف آ رہے ہیں میں اُس عظیم شخصیت کا دیدار کرنا چاہتا تھا جو اللہ کے بندوں کی ظاہری اور باطنی اصلاح کرکے اُنہیں کامل طور پہ اللہ کا بندہ بنا رہے ہیں۔

میں نے دیکھا کہ آپ کے ہزاروں مریدین صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ آپ کی توجہ سے باطنی غلاظتیں دور ہو رہی ہیں اور قلوب ذکر الٰہی کے نور سے منور ہو رہے ہیں۔ عقائد کی اصلاح ہو رہی ہے ذکر کی دعوت دی جارہی ہے۔ آپ دن رات ذکر و تبلیغ میں مصروف تھے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے ہزاروں خلفاء پوری دنیا میں دین کی تبلیغ و دعوت کے ذکر و نعت کی محافل کا اہتمام کرتے نظر آنے لگے۔

میں نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ کی محافل کا رنگ جداگانہ دیکھا حضرت مبارک صاحب مدظلہ العالی جو نظر کا فیض تقسیم فرما رہے ہیں وہ سلسلہ در سلسلہ کئی پشتوں تک پھیل چکا ہے عہد حاضر میں نوجوانوں کی بڑی تعداد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کی طرف مائل ہو رہی ہے اس کی سب سے بڑی وجہ روحانیت کا فیض عام ہے گذشتہ دوار میں روحانیت کا حصول بہت مشکل تھا اور جسے یہ گراں مایہ دولت عطا کی جاتی تھی اُسے بہت سخت ریاضت اور مشقت سے گذرنا پڑتا تھا لیکن عہدِ حاضر کی ضرورت کے عین مطابق حضرت مبارک صاحب مدظلہ العالی نے یہ فیض عام فرما دیا آپ نے سخاوت کمال ہے۔ آپ کا فیض بحر بیکراں کی طرح رواں ہے اور جو بھی خلوص دل سے طلبگار فیض ہوتا ہے اُسے نواز دیا جاتا ہے۔ لوگوں کی ظاہری اصلاح کے ساتھ ساتھ باطنی اصلاح بھی ہو رہی ہے۔ اہل سنت کا وہ تعلیم یافتہ طبقہ جسے اپنے عقیدہ پر شک گذرنے لگا تھا کہ خبر نہیں کہ روحانیت کی کچھ حقیقت بھی ہے یا نہیں اُنہوں نے جب اخندزادہ مبارک صاحب کی شخصیت کو دیکھا، آپ کی روحانی کمالات کا واضح اظہار دیکھا اور روحانیت کے اثرات سے قلوب کا زندہ ہونا دیکھا تو اُن کو ماننا پڑا کہ اہل سنت ہی سچا مذہب و مسلک ہے۔

حضرت مبارک صاحب مدظلہ العالیٰ کے کمالات کا احاطہ محالات میں سے

ہے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کو جو عروج و کمال آپ کی ذات سے حاصل ہوا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی بلکہ یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ آپ نے سلسلہ مجددیہ کو حیات تازہ عطا فرمائی ہے۔ آپ کی نگاہ پر اثر نے اسرار باطنی کو ظاہر فرمادیا ہے۔

آپ بے مثال و باکمال ہیں۔

آپ کی شخصیت اُسوۂ رسول کا کامل نمونہ ہے۔

تقویٰ و ورع، تسلیم و رضا، علم و عمل، آپ کے خصائص میں سے ہیں۔ جلال و جمال کے اس پیکر دلنشیں نے لاکھوں لوگوں کے دلوں کو اسم ذات سے منور کردیا ہے اور یہ سلسلہ آپ کے خلفاء متوسلین کے ذریعے جاری و ساری ہے اور میری معلومات کے مطابق دُنیا کے ہر گوشہ میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے وابستگان موجود ہیں۔

حضرت اخندزادہ مبارک صاحب مدظلہ العالیٰ کی دعوت ذکر و عمل کے اثرات کو دیکھتے ہوئے بڑے بڑے آستانوں کے سجادگان و مجاورین آپ سے شدید حسد کرنے لگے ہیں اور بجائے اس کے کہ اپنی اصلاح کریں اور اپنے اسلاف کے سلسلہ رُوحانیت کی ترویج کریں مخالفانہ پراپیگنڈہ کرنے لگے ہیں اور اُن کی ہمنوائی آستانوں پر لنگر انداز مولویوں نے شروع کر رکھی ہے میری تمام مشائخ اور علماء سے گذارش ہے کہ اُنہیں چاہئے کہ وہ اس نادر روزگار شخصیت کے قدموں میں حاضر ہو کر رُوحانیت کے کمالات حاصل کریں تاکہ جس مسند پر وہ بیٹھے ہیں اُن کا حق ادا کرسکیں۔

آپ کے بعض ارشادات و اقوال اور خوابوں کے حوالہ سے لوگوں کو متنفر کرنے والے لوگوں کو چاہیے کہ وہ کوئی بات آگے کرنے سے پہلے تصدیق کرلیا کریں اور اس عظیم روحانی شخصیت کی نفرت دِل میں رکھنے کی بجائے محبت رکھیں کیونکہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

"جس نے میرے والی کو اذیت دی اُس سے میری جنگ ہے"

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں اس عظیم روحانی شخصیت کے کمالات و فیوضات سے مشرف فرمائے اور ان کے پیغامِ عشق کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین و علیٰ آلہِ الطیبین الطاہرین

Praise by Makhdoom Ghulam Ali Gilani

شانِ سکندری کا مالک شیخ طریقت

تحریر: مخدوم غلام علی جیلانی
سجادہ نشین دربار عالیہ حضرت خواجہ محمد جمال اللہ ملتانی

عرصہ حاضر میں جبکہ لادینیت کا سانپ اپنے پورے جوبن سے پھن نکالے مسلم اُمہ کی تہذیب کی مغربی کلچر کی بیہودگی سے زہر میں ڈبو کر سلمان رشدی جیسے گستاخان رسول ﷺ اور مرتدین کو جنم دے رہی ہے اور ہر گھر میں شیطان ناچتا نظر آ رہا ہے۔ بد مذہبیت اپنے تمام اوزاروں کے ساتھ نوجوان نسل کو راہِ ہدایت سے گمراہ کرنے کے لیے میدانِ عمل میں اتر چکی ہے۔ فرائض و سنن سے بے رغبتی عام نظر آتی ہے۔ مایوسیوں کی چھاؤں اور گمراہیوں کے اندھیروں میں افق عالم پر عمل کا نور، احیائے قرآن و سنت سے اپنے ظاہر و باطن کو سنوارے۔ ایک قافلہ حریت تاج طریقت پہنے ملک پاکستان پر سایہ فگن ہو کر دم توڑتی امت کو سہارا دیتے آگئے آخر وہ کون ہیں؟

جن کی شانِ سکندری ہم نے دیکھی 2000ء انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان میں سٹیج پر جلوہ افروز ہستی کہ جسکے ایک ابروئے اشارہ پر ہزاروں عاشقانِ رسول ﷺ جانیں قربان کرنے کے لیے بے تاب نظر آئے تھے۔ میری مراد آبروئے سنیت، آفتاب ولایت، حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک حنفی ماتریدی ہیں کہ جنکی تعلیمات نے صوبہ سرحد کی سنگلاخ چٹانوں اور وادیوں پر صدائے یا رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے لہرادیئے۔

اللہ رب العزت آپکو، آپ کے خانوادے اور آپ کے مریدین و معتقدین کو عروج دوام عطا فرمائے کہ جنکی تعلیمات سے طریقت کو پھر اپنا وقار نصیب فرمائے (آمین)

Praise by Professor Mazhar Hussain Qadri

آفتابِ شریعت وطریقت

تحریر: پروفیسر مظہر حسین قادری

اللہ رب العزت کا ارشاد پاک ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (القرآن)

تحقیق جس نے اپنے نفس کو پاک کرلیا۔ وہ کامیاب ہوگیا اور جس نے اپنے نفس کو خراب کرلیا ہے۔ وہ تباہ برباد ہوگیا۔

دوسرے مقام پر ارشاد الٰہی جل جلالہ ہے۔

يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ (القرآن)

اللہ تعالٰی کے پیارے رسول ﷺ ان (مسلمانوں) پر اسکی (اللہ تعالٰی کی) آیات کی تلاوت فرماتے ہیں۔ اور ان (مومنین کے نفوس کو) پاک کرتے ہیں۔

پہلی آیہ مبارکہ میں دنیا و آخرت کی کامیابی نفس کا تزکیہ کرنے میں ہے۔ ورنہ انجام ٹھیک نہ ہوگا۔

دوسری آیہ مبارکہ کے حصہ میں امام انبیاء تاجدار کائنات حضرت محمد ﷺ کی دو شانوں کا بیان ہے ایک اہل ایمان پر قرآن حکیم کی آیات بینات کی تلاوت فرماتے ہیں۔ دوسری اپنی نگاہ اطہر سے اہل ایمان کے نفوس کا تزکیہ فرماتے ہیں۔

گویا بارگاہ رسالت ﷺ سے جہاں ہزاروں لاکھوں فیوض برکات کے چشمے پھوٹے۔ وہاں نفوس کی پاک کرنے کے وہ چشمے جاری ہوئے۔ جو تادم قیامت بہتے رہیں۔ نفوس کو پاک کرنے کا وہ عالی شان فیض جو بارگاہ الٰہی سے اللہ تعالٰی

کے حبیب مکرم ﷺ نے ذریعے جاری ہوا۔ اس کے امین اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور عاشقان مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اسی سلسلہ نور علی نور میں کہیں سیدنا ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اجمعین نظر آتے ہیں۔ تو کہیں بلالو اویس و حسن بصری نظری آتے ہیں کہیں جنید و بایزید و عبد الرحمٰن، حاجی نظر آتے ہیں تو کہیں۔ سیدنا محی الدین عبد القادر و شاہ نقشبند و شاہ سہرور و شاہ چشت رضی اللہ عنہم اجمعین نظر آتے ہیں۔

موجودہ دور میں ہر سلسلہ طریقت میں ہزاروں اولیاء آسمان ولایت پر ستارے بن کر جگمگا رہے ہیں۔ اسی طریق پر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ المشائخ آفتاب شریعت و طریقت حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہٗ العالی اپنی مثال آپ ہیں۔ آپ کا سلسلہ دن دگنی رات چگنی ترقی کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو یونہی شاد و آباد رکھے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کے تمام بزرگوں کو بشمول بقیہ سلاسل کے اخلاص کے ساتھ دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین! بجاہ سید المرسلین ﷺ

محترم المقام حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن کا دامت برکاتھم العالیہ سے میری ایک ملاقات پشاور (باڑہ) میں اور ایک لاہور میں ہوئی۔ میں نے آپ میں پرانے بزرگوں کی طرح تقویٰ اور پرہیزگاری دیکھی اور آپ کے مریدین میں جو دین سے وابستگی دیکھی وہ اپنی مثال آپ ہے۔

(الحاج امجد علی چشتی مرکزی چیف آرگنائزر جماعت اہلسنّت پاکستان)

بلاشبہ آپ اپنے زمانہ کے وہ مرد قلندر ہیں جن کی نگاہِ ولایت سے لاکھوں بے نور سینے نورِ ہدایت سے منور ہو گئے۔ آپ مدظلہٗ کا وجود مسعود عالم اسلام کے لیے نعمت ہے اللہ تعالیٰ حضور قبلہ پیر صاحب مدظلہٗ العالی کا سایہ مسلمانوں کے سروں پر تادیر سلامت با کرامت رکھے۔

(علامہ مفتی مطلوب احمد سعیدی عفی عنہ مدرسہ رشیدیہ ماڈل ٹاؤن A بہاولپور)

Praise by Professor Muhammad Jafar qamar Chisti Sialvi

عصر حاضر کی عظیم روحانی شخصیت

تاثرات: پروفیسر محمد جعفر قمر چشتی سیالوی
شعبہ عربی گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد

حضور نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں جس طرح آپ سے پہلے نبی نبی کے نائب ہوتے تھے اسی طرح آپ ﷺ کے بعد آپ کے امتی آپکے نائب ہو کر اسی فیض کو پھیلاتے ہیں فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ یہ نبی نہیں ہوتے مگر کام کرتے ہیں جو انبیاء بنی اسرائیل ہیں ایسا کیوں نہ ہوتا کہ خود نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"علماء امتی کا بنیاد بنی اسرائیل"

"یعنی میری امت کے علماء کرام بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہوں گے"

نبی اکرم ﷺ کے فیض نبوت کا ایک بہت بڑا سلسلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے چلا جس کو سلسلہ عالیہ چشتیہ، قادریہ اور سہروردیہ کے ناموں سے پہچانا جاتا ہے۔ اسی طرح سرکار کے فیض بے مثال کا دوسرا بڑا سلسلہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے چلا جسکو سلسلہ نقشبندیہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اگر چہ ان تمام سلاسل کے بزرگان دین پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں مگر خاص طور پر برصغیر پاک و ہند اور افغانستان کے علاقوں میں ان بزرگان دین کی خصوصی توجہ ہوئی حضور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم ترین بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ کے بہت سے بزرگوں نے دنیا میں فیض نبوت پھیلانے میں اپنا کردار ادا فرمایا، مگر ان میں جو مقام عمدۃ الصالحین قدوۃ السالکین حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک مدظلہ العالی کو حاصل ہوا وہ عصر حاضر میں کسی کو حاصل نہ ہوسکا آپ وہ روحانی شخصیت ہیں جو بیک وقت تبحر عالم دین اور فقیہہ بھی ہیں اور مجاہد و نمازی بھی ہیں روحانی طبیب بھی ہیں اور عظیم خطیب

بھی ہیں آپ وہ عظیم مبلغ اسلام ہیں جو فیض نظر سے اسلام اور فیض نبوت کو قلوب تک پہنچا رہے ہیں۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی خصوصیت پابندی شریعت ہے جو مجاہد ملت حضرت مبارک صاحب کے سلسلہ سیفیہ میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہے آپ اس پر فتن دور میں مجددی کردار ادا کرتے ہوئے روحانی انقلاب برپا کر رہے ہیں۔ اس دور میں جہاں بھی جائیں سلسلہ عالیہ سیفیہ کا فیض نظر آتا ہے۔ جو نوجوان بدکردار تھے صاحب کردار بن گئے۔ جو بد نظر تھے صاحب نظر بن گئے جو اولیاء شیطان تھے اولیاء رحمٰن بن گئے۔

حضرت سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک **مدظلہ العالی** اس دور کے وہ غوث ہیں جن کے ہزاروں خلفاء پوری دنیا میں پھیلے ہوئے جن میں ان کے محبوب خلیفہ حضرت میاں محمد حنفی سیفی **مدظلہ** نے خصوصاً پنجاب میں تبلیغ اسلام اور اصلاح معاشرہ کے لئے بہت کردار ادا فرمایا ہے۔ آپ سرکار کے خلفاء ہی نہیں آپ کے فیض کا بحر بیکراں ہر مرید بلکہ ہر ملاقات کرنے والے کے دل میں موجزن ہو جاتا ہے تقوی و طہارت، تسلیم و رضا، علم و فضل اور سنت پر عمل آپ اور آپ کے سلسلے کے خصوصیات میں سے ہے دینی غیرت آپ کی وہ خصوصیات ہے جس میں آپ بہت سے سجادہ نشین حضرات پر بازی لے گئے ہیں باجوڑ میں منیر شاکر گستاخ رسول کے خلاف آپ اور آپ کے مریدین نے علمی اور با قاعدہ جہاد کیا آپ نے نام نہاد لشکر اسلام کے خلاف با قاعدہ فوجی کاروائی کرتے ہوئے جہاد فرمایا اور اب لاہور تشریف لے آئے ہیں مگر ابھی تک اس نام نہاد جہادی تنظیم کے خلاف جہاد جاری ہے جو امریکہ کو یہ جواز فراہم کر رہی ہے کہ پاکستان دہشت گردی کا مرکز ہے اور اسکے خلاف اتحادی فوجیں حملہ کریں۔ یہی وجہ ہے کہ پاک فوج اس لشکر اسلام نامی جہادی تنظیم کو خلاف قانون قرار دے کر اسکے خلاف کاروائی کر رہی ہے۔

حضرت سرکار سیف الرحمٰن وہ عظیم روحانی شخصیت ہیں جو ایک نظر سے ہزاروں کی تقدیر بدل کر رکھ دیتے ہیں اللہ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ انکے علم و عمل اور زندگی میں برکتیں عطا فرمائے اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔





Mujjadad e Doran Peere Archi Mubarak Hadrat Pir Saif ur Rehman Mubarak [rah] and his Closest Khalifa Pir e Tareeqat Rehbare Shariyat Hadrat Kibla Sultanul Awliya Murshidina Pir Irfan Ahmed Fidai Saifi Mubarak (aleh Rehma) At Astana Alia IrFania FIDAI saifi Rawalpindi


مبارک
13 4 2009


مبارک
13 4 2009

Praise by Dr Khadim Hussain Khursheed

زمانہ قدر کر ان کجکلاھانِ محبت کی

تحریر: ڈاکٹر خادم حسین خورشید، خطیب جامع مرکزی مسجد ڈونگا باغ سیالکوٹ

زمانہ قدر کر ان کجلاھانِ محبت کی
کہ پیدا اس نمونے کے جواں ہر دم نہیں ہوں گے

بظاہر تو تمام انسان ایک جیسے ہوتے ہیں جسم و جسد اور قد و خد ایک ہی طرح معلوم ہوتے ہیں لیکن اپنے قرب و جوار کے ماحول سے بھی ناواقف ہوتے ہیں یعنی زمین پر رہتے ہوئے بھی زمین سے بے خبر ہوتے ہیں۔ اور کچھ وہ بھی ہوتے ہیں جو زمین پر بیٹھ کر لوحِ محفوظ کی تحریر پڑھتے ہیں۔ کچھ اپنا آپ باوجود لاکھ کوشش و محنت کے نہیں بدل سکتے اور کچھ ایسے کہ نگاہ اُٹھائیں تو ہزاروں انسانوں کے دل اپنے قبضہ میں لے لیں اور اشارہ کریں تو لاکھوں کی دنیا بدل ڈالیں۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
کہ بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

ان بندگانِ خدا کی عظمت و جلال کا یہ عالم ہوتا ہے کہ زمانہ برف کی طرح پگھل کر ان کے سامنے پانی ہو جاتا ہے اور مکاں کی وسعتیں ہمہ دم ان کے سامنے سمٹی نظر آتی ہیں۔ بقول اقبال ؎

یہ غازی یہ تیرے پُراسرار بندے
جنھیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

ان کی روحیں سیاح لامکاں رہتی ہیں ان کا حال لاہوتی فضاؤں میں محو پرواز رہتا ہے پھر یہ صاحب نظر صرف قرب کے جلوے دیکھتے ہی نہیں بلکہ دکھانے پر بھی قدرت رکھتے ہیں یہ تنہا ہو کر بھی انجمن آراء ہوتے ہیں یعنی زمانے کے انسانوں کے دکھ درد کو اپنا سمجھتے

ہیں۔ خودی اور استغناء کی حد بریں ہر وقت ان کے لیے دروازہ کھلا رکھتی ہے۔ ان کی آنکھیں صرف منور ہوتی ہی نہیں بلکہ منور کر بھی دیتی ہیں۔ یہ خدائی جلوؤں کے کھلی کتاب سے تلاوت کا شوق ہر دم پورا کرتے ہیں نور کی غذا ان کی بھوک ختم کر دیتی ہیں۔ یہ قناعت کے پہاڑ ہوتے ہیں۔ دنیاوی حرص کی بھوک و پیاس ان کو ستا نہیں سکتی۔ خودی و استغناء ان کے اخلاقِ حسن کا ایک ادنیٰ سا پرتو ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اس جہاں میں رہ کر بھی ان کا تعلق اُس جہاں سے ہوتا ہے۔ یہ انسانوں میں ہو کر اور بندوں میں رہ کر بھی خدا کے زیادہ قریب ہوتے ہیں کیونکہ ان کی زندگی کا ہر لحہ رضائے الٰہی میں گزرتا ہے۔ ان کی نگاہوں میں دنیا کا کاروبار نہیں بلکہ جلوۂ یار ہوتا ہے ان کی توجہ آسائش و راحت کے سامان پر نہیں بلکہ رحمٰن پر ہوتی ہیں۔ پھر یہ لوگ کہیں بھی بیٹھ جائیں انہیں بتانا نہیں پڑتا، اشتہار نہیں دینا پڑتا، کہ فلاں جگہ کوئی ولی کامل آ چکا ہے کیونکہ جب اشتہار آئے گا ولایت نہ رہے گی پھر دکانداری ہوگی کیونکہ پھول کو اشتہار دینے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اس کی خوشبو اپنا پتہ خود دیتی ہے۔

یہ ولایت بھی ایک ایسا باب جس میں تمام اولیاء پھولوں کی طرح ہیں۔ رنگ اور خوشبو مختلف، گلاب، چنبیلی، نرگس وغیرہ۔ جیسے پھول ماحول کو معطر کرتا ہے اسی طرح ولی کامل بھی انسان کے وجود کو منور کر دیتا ہے۔ پھول کی خوشبو لوگوں کو بدبو سے بچاتی ہیں اسی طرح ولی کامل اپنی روحانیت اور صحبت کے فیض سے ہزاروں لوگوں کو کفر کی بدبو سے جہالت، حسد، شرک و بدعت اور بدعملی و دنیا پرستی کی بدبو سے نجات دیتا ہے۔

خالق کائنات کی معرفت کا درس دیتا ہے۔ باغ ولایت کا یہ پھول کبھی سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی صورت میں بغداد میں کھلتا ہے تو دین محمدی کا سہارا بنتا ہے اور کبھی برصغیر (پاک و ہند) میں یہ پھول خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں کھلے تو نوے لاکھ لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں اور کبھی یہ پھول امام اہل سنت، مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی صورت میں کھلا تو لاکھوں فرزندانِ توحید کے دلوں میں عشق محمدی کی شمع فروزاں کر گیا یہ پھول کبھی تاجدار گولڑہ کا نام پاتا ہے تو کبھی محدث اعظم پاکستان کا اور کبھی غزالی زماں کی صورت میں بدعقیدہ لوگوں کے زہر میں بجھے کانٹوں سے عشاقانِ مصطفےٰ کو محفوظ کرتے نظر آتے ہیں۔ کچھ لوگ سمجھتے ہیں ولی صرف وہ

ہوتا ہے جو اپنا دامن بچا کے کسی کونے میں بیٹھا رہے۔ صرف دامن بچانے والا ولی نہیں ہوتا بلکہ لاکھوں لوگوں کو اپنے دامن میں چھپانے والا ہی عارف کامل ہوتا ہے۔

آج کے اس پرفتن دور میں ایک خوشبو پھر افغانستان سے اُٹھی جو تقریباً ساڑھے نو سو سال اسی دھرتی سے اُٹھنے والی خوشبو کی صدائے بازگشت تھی۔ یہ خوشبو افغانستان سے اُبھری تو پشاور کے بلند و بالا پہاڑوں کا انتخاب کیا، سنگلاخ چٹانوں میں بدعقیدگی کی گندگی کو صاف کرنے میں مصروف ہو گئی اور منیر شاکر جسے غلیظ فکر اور سرحد کے نام نہاد توحید پرستوں کو خوف خدا اور عشق مصطفےٰ کی مے پلانے کی کوشش کی لیکن پتھر دل انسان اور دنیا پرست حکمران حق کی آواز کو قبول کرنے قاصر رہے۔ بھلا امریکہ و یورپ کے مے خانوں سے سیراب ہونے والے کیا جانیں کہ نگاہوں سے پلائے جانے والے جام میں کیا اثر ہوتا ہے۔

طیبہ سے منگائی جاتی ہے
سینوں میں چھپائی جاتی ہے
توحید کی مے پیالوں سے نہیں
نظروں سے پلائی جاتی ہے

وہاں سے بالآخر اس ولایت کے پھول کو ہجرت کرنا پڑی۔ حسن اتفاق دیکھئے کہ جس دھرتی میں غزنی کے سید علی بن عثمان الجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ جلوہ فرما ہوئے تھے اسی دھرتی میں یہ عارف کامل فروکش ہو گئے۔ لاہور کے علاقہ لکھوڈیر میں ڈیرہ لگایا اور اس کو فقیر آباد میں بدل دیا لیکن اس کی مہک تھی کہ پورے ملک میں پھیلتی چلی گئی۔ لوگ جوق در جوق آنے لگے، انسانوں کے دل کھنچنے لگے، دیکھتے ہی دیکھتے انسانوں کا سمندر نظر آنے لگا احباب ایک دوسرے سے پوچھ رہے تھے یہ کون ہے؟ کیا ہے؟ کہاں سے آیا ہے؟ کس لیے آیا ہے؟ تو اسی گلشن کا ایک پھول راوی ریان کا درویش پیر میاں محمد حنفی سیفی بولا کہ یہ داتا علی ہجویری کے ملک سے آیا ہے۔ اس کو سینچنے میں عظیم صوفی شیخ المشائخ حضرت خواجہ شاہ رسول طالقانی اور قطب دوراں حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی نے اہم کردار ادا کیا ہے اور دنیا اسے آفتاب ولایت، فخر طریقت و شریعت حضرت اخندزادہ محمد سیف الرحمٰن پیر ارچی وخراسانی کے نام سے جانتی ہے۔

Praise by Mufti Abdul Alim Qadri

اہل سنت کی پہچان پیر سیف الرحمٰن

مفتی عبدالعلیم قادری قادریہ سبحانیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

عصر حاضر میں سلسلہ نقشبندیا مبارک کے بادشاہ وقت حضرت پیر خرسان حضرت علامہ بابا سیف الرحمٰن اخندزادہ دامت برکاتھم عالیہ کمال تقوئی کمال محبت اور کمال تصرف کے مناصب پر فائز ہیں حضرت کی ذات میں ہم اپنے اسلاف کے بیان کردہ عالم وارث اوصاف جمیلہ کو موجود پائے ہیں۔ یعنی مشائخ ؒ نے مرشد کامل کے اور جو شرائط بیان کئے ہیں۔ 1-مرشد اکمل کا مفسر ہونا ضروری ہے 2- مرشد اکمل کا محدث ہونا لازی ہے۔3- مرشد اکمل کا سلسلہ بیعت رسول اللہ ﷺ تک یہ آجائے بیعت متصل ہو۔4- وہ علم مناظرہ کا بھی ماہر ہو5- وہ علم عدد کو جانتا ہو یہ تمام شرائط بیک وقت بابا سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتھم العالیہ میں موجود ہیں۔ حضرت کی ذات اہل سنت و جماعت کی پہچان ہے۔ پورے پاکستان میں حضرت کی خدمات اظہر من الشمس ہیں۔ حضرت سے میری پہلی ملاقات حضرت سید احمد علی شاہ نقشبندی سیفی دامت برکاتھم عالیہ کی آستانے عالیہ کراچی میں اس وقت ہوئی تھی جب کہ حضرت کا عالم شباب تھا۔ ان کے چہرے مبارکہ پر انوار کی جو بارشیں تھیں۔ وہ الفاظ میں بیان کرنے سے قاصد ہوں۔ مگر ظاہری آنکھوں سے میں نے دیکھا اور باطنی آنکھوں سے محسوس کیا اُسی ملاقات نے مجھے حضرت کا گرویدہ بنایا اور ہر علماء اہل سنت کی معیت میں باڑا پشاور حضرت کے آستانہ عالیہ میں دُعاؤں سے حصول کے لیے حاضری دی وہ کیف وہ منظر بھی عجیب تھا۔ کہ حضرت کرسی پر تشریف فرما تھے اور چاروں طرف دیوانوں کا جم غفیر تھا۔ حضرت صاحب دھیرے دھیرے توجہ فرماتے تھے۔ جن دیوانوں پر حضرت کی توجہ پڑتی۔ وہ بے اختیار حالت وجد میں تڑپ جاتے۔ اللہ تعالٰی سے دعا ہے کہ اللہ جل جلالہ پیارے محبوب ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کی عمر میں برکت عطا فرما کر حضرت کا سایا تادیر ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ اور حضرت کے خلیفہ اعظم سید احمد علی شاہ نقشبندی مجددی سیفی کی خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہِ اقدس میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ (آمین)

Praise by Shahibzada Haji Muhammad Afzal Karim Rizvi

لاکھوں افراد کا مرجع

صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم رضوی MNA

تاریخ اسلام میں بہت سی ایسی مقتدر شخصیات پیدا ہوئی ہیں جنھوں نے تجدید و اشاعت دین کے لیے فریضہ سرانجام دیا ہے اور انہی ہستیوں کے نتیجے کی وجہ سے آج اسلام کی شمع اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں کے قلوب میں موجود ہیں۔ حضرت خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے لے کر تمام .... نے جہاں پر دین متین کی شمع کو روشن فرمایا وہاں پر تصوف، حقیقت اور معرفت میں بھی بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ کہیں ان لوگوں نے علمی پیاس کو بجھانے کے لیے آئمہ مجتہدین جن میں سید امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ، سیدنا امام شافعی سیدنا امام حنبل اور سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ جیسے علمی شخصیات کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور انھوں نے قال قال رسول اللہ ﷺ کے درس سے فیض یاب ہو کر تشنگان علم کو سیراب کیا اور جن کی فقاہت کی بالادستی مسلمہ ہے اور قیامت تک مسلمان ان سے استفادہ کرتے رہیں گے۔ اسی طرح ولایت کی دنیا میں حضور سیدنا غوث پاک رضی اللہ عنہ، سیدنا معین الدین چشتی اجمیری، حضور داتا گنج بخش، امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت باقی باللہ اور اعلیٰ حضرات امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے قلوب کو عشق مصطفوی ﷺ کی شمع سے روشن فرمایا۔ الحمدللہ اہلسنّت کے صوفیا، علماء، محققین، مجتہدین نے جو خدمات سرانجام دیں وہ بے مثل اور بے مثال ہیں۔ بعینہ دور حاضر میں حضرت پیر طریقت علامہ مولانا صوفی باصفا حضرت اخوند زادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک نے دین متین، دین فقہ کی خدمات بطریق احسن انجام دی ہیں۔ جس سے لاکھوں مسلمانوں نے استفادہ کیا۔

Praise by Allama Syed Shah Hussain

ایک فیض رساں شخصیت

از: حضرت استاذ العلماء علامہ سید شاہ حسین گردیزی کراچی

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں رجال کی کمی نہیں رہی۔ ہمیشہ اصحاب مجاہدہ اور مراقبہ کی ایک جماعت موجود رہی جو اپنے عزم وعمل کی قدرت سے سالکین کی ہمت پر چاند کی طرح نور افشانی کرتی رہی اور انھیں پستی سے بلندی کی طرف لے جاتی رہی اس طرح افادے اور استفادے کا یہ سلسلہ عروج پر رہا۔ لیکن چند شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جو قرنوں اور صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں اور آب وگل کی اس دنیا کو اپنے قلوب کی نورانی کہکشاؤں سے ایسا پر بہار اور بارونق بناتی ہیں کہ اس میں ان کے "اجسام مثالیہ" دیر تک جگمگاتے رہتے ہیں اور سالکین "ظلماتِ نفس" کے سفر میں ان کے نور کی روشنی میں آگے بڑھتے ہیں اور بَاطِنُ فِیْہِ الرَّحْمَۃُ کی سرمدی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔

شیخ المشائخ حضرت اخوند زادہ سیف الرحمٰن دامت برکاتہم العالیہ کا وجود مسعود ہمارے اس دور میں اللہ جل جلالہ کی ایک بڑی "نعمت و رحمت" ہے۔ آپ افغانستان سے ہجرت کر کے پاکستان میں تشریف فرما ہوئے ہیں۔ آپ کی ذات ستودہ صفات سے پاکستان میں ایک روحانی انقلاب برپا ہوا۔ تصوف کے نظام میں روایتی لوگوں کی آمیزش اور "میراث پدری" کے تصور نے جمود پیدا کر دیا تھا۔ جس سے صوفیاء کرام کے عظیم الشان مزارات تو قائم ہو گئے۔ مریدین کی کثرت بھی ہو گئی۔ اعراس میں "ہجوم مومنین" بھی ہونے لگا۔ لیکن اس میں "روح بلالی" اور "تلقین غزالی" نام کی کوئی چیز نہ رہی جس طرح "بے روح نماز" ہمارے ہاں موجود ہے اسی طرح "بے روح تصوف" ہر جگہ اپنے مناظر پیش کر رہا ہے۔ اس وقت جو مشائخ کرام منظر پر ہیں ان کی اکثریت شریعت کے ظاہر سے بھی آراستہ نہیں ہے۔ اگر "ترک شیرازی" کہیں ہے بھی تو وہ تصوف کے

Praise by Professor G.A Haq Muhammad

ممدوح محترم...... ایک محقق اور دانشور کی نظر میں

تحریر: جی اے حق محمد بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

چند برسوں سے واجب التعظیم شیخ الاسلام حضرت قبلہ اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک مدظلہ العالی کا اسم گرامی سماعت نواز ہوتا رہا۔ آپ افغانستان سے تشریف لائے اور مہکتی ہواؤں کے ساتھ مطر نور بن کر قلوب واذہان کی بنجر اراضی کو سرسبز وشاداب مرغزاروں میں تبدیل کرنے لگے یہ انقلاب ہے جو حضرت ختم المرسلین ﷺ نے دنیا میں برپا کر دکھلایا اور پھر اس کے ثمرات و فیوض و برکات کو حضرات صوفیاء کرام نے کرۂ ارضی کے کونے کونے تک پھیلایا۔ میں نے سب سے پہلے لندن کے ایک دینی اجتماع میں حضرت والا کے تربیت یافتہ مریدین کو دیکھا جو سراپا اخلاص، عشق الٰہی کا درد اور حب نبی ﷺ کا سوز لیے ہوئے اسلاف کا نمونہ بنے ہوئے تھے دل نے گہرا اثر لیا اور حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عارفانہ کلام روح میں گنگنانے لگا۔

بے حجابانہ درا از در کاشانہ ما
کہ کسے نیست بجز درد تو درخانہ ما

پھر پاکستان میں چونگی نمبر 22 راولپنڈی کی جامع مسجد میں محترم ومکرم ڈاکٹر سرفراز صاحب سے شرف ملاقات کا موقعہ ملا۔ دل میں موجود اثرات اور گہرے ہو گئے پھر کئی مرتبہ جناب میجر محمد شریف صاحب سے ملنا جلنا ہوا دل کی گہرائیوں میں جذباتی وابستگی پختہ ہوتی گئی اور پھر حضرت مولانا شاہ رحمٰن سعیدی سیفی، حضرت مولانا نذیر محمد سیفی اور حضرت مولانا محمد شفاقت صاحب کی صحبت میں بیٹھنے کا موقعہ ملا تو پھل دیکھ کر درخت کی پہچان قوی سے قوی تر ہو گئی۔ یقین ہوا کہ حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک مدظلھم العالی کی شخصیت اس دور پرآشوب میں امت مسلمہ کی دینی روحانی امراض کے لیے طبیب مشفق و کامل کا درجہ رکھتی ہے۔ آج اہل دنیا تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ اگر انسانیت، محبت، وحدت اور اخوت کا درس کہیں سے مل سکتا ہے تو وہ صرف صوفیاء عظام کے آستانے ہیں اور حضرت اخندزادہ صاحب ان میں چمکتا ستارہ ہیں جن کی روشنی دنیا پرستی کے ظلمتکدوں میں امت کے لیے نور ہدایت ثابت ہوگی۔ انشاء اللّٰہ العزیز.

Praise by Allama Shaikh ul hadis wa tafsir Abdul Razak

ایک عظیم مصلح

تحریر: حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث والتفسیر عبدالرزاق بھترالوی
خطیب جامعہ مسجد غوثیہ اسلام آباد مہتمم جامعہ جماعتیہ مہرالعلوم راولپنڈی

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے بندوں کی راہنمائی کے لیے علماء و مشائخ کو یہ توفیق بخشی کہ وہ بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہ راست پر لانے کی حتی الوسع سعی بلیغ فرما رہے ہیں۔ ان ہستیوں میں حضرت پیر سیف الدین افغانی صاحب بھی ہیں جو اپنی طرف سے لوگوں کو صحیح العقیدہ بنانے کی طرف اکثر اوقات صرف کر رہے ہیں اور ان کے خلیفہ مجاز حضرت ڈاکٹر محمد سرفراز صاحب بھی ہیں جو اپنے پیر و مرشد کی طرح سے کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ علماء و مشائخ کی مساعی کو قبول فرمائے اور ان مزید ہمت و توفیق عطاء فرمائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دنیا کی سربلندی کے لیے اپنے کام کو جاری رکھیں۔ اگرچہ راقم کی ملاقات دونوں حضرات سے نہیں۔ نام سنے ہوئے کام کے متعلق احباب کے ذریعے علم حاصل ہے۔ تاہم اکابر علماء کرام کی تحریرات کو دیکھ کر سمجھا کہ اتنے بڑے بڑے علماء کرام کی تحریرات کے سامنے مجھ ہیچمدان کی تحریر کی چنداں ضرورت نہیں تھی۔ البتہ آنے والے احباب کے اصرار پر یہ چند سطور تحریر کر دیں۔

اللہ تعالیٰ علماء و مشائخ کو متفق و متحد رکھے اختلاف سے بچائے رکھے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین۔

Praise by Allama Professor Afzal Johar

حامیٔ سنت و ماحیٔ بدعت

تحریر: حضرت علامہ مولانا پروفیسر افضل جوہر صاحب مہتمم جامع حنفیہ مہریہ راولپنڈی وائس پرنسپل ایف جی کالج اسلام آباد

حضرت شیخ طریقت حامیٔ سنت ماحیٔ بدعت قبلہ پیر سیف الرحمان صاحب قدس سرہ العزیز کے روحانی سلسلہ فیض کو گذشتہ 18 سال سے دیکھنے کا موقعہ میسر آیا۔ میاں صاحب کے ہاں راوی ریان حاضری کا موقعہ بھی ملا۔ بندۂ عاصی نے جو تین خوبیاں ان کے متوسلین میں دیکھیں وہ بہت کم مراکز میں اب نظر آتی ہیں۔

پہلی یہ کہ عملاً متصوفین کا اندازہ اور طریقہ اختیار کرتے ہیں لباس، اندازِ گفتگو اور معمولاتِ زندگی میں سادگی کے ساتھ اسلاف کی پیروی اس دور میں اللہ کا بڑا انعام ہے۔ گویا تصوف کی روح کو عملاً قائم رکھا ہے۔

دوسری اہم خصوصیت مشائخ اور نبی علیہ السلام کی ذات کے ساتھ ایسی بے ساختہ محبت جس پر سخت ترین مخالفین کو بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ یہ لوگ اہل اللہ کی روش پر قائم ہیں۔ میں یقین سے کہا کرتا ہوں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں تصنع اور ریاکاری کرنا آتا ہی نہیں۔ ایک مرتبہ راولپنڈی میں یارسول اللہ ریلی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر ان حضرات کے نعروں اور جذبات کو دیکھ کر مجھے رشک ہی نہیں بلکہ آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ یہ ایسا منظر تھا جو سادگی، بے ساختگی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں وارفتگی کے انمٹ نقوش میرے قلب و ذہن پر قائم کر گیا۔ فیضانِ سیفی کے قسم محترمی کرنل صاحب سے شرف نیاز و ملاقات بھی قلب کے جلد اور ایک ایسی قلبی کیفیت کا ذریعہ ثابت ہوئی جو سرمایہ زیست ہے۔

تیسری اہم خصوصیت کیفیت ذکر سے نوع انسانی کے قلوب کو جلا بخشنا ہے اگرچہ فقیر کو تقسیم وتفویض ذکر کی صرف دو محافل میں شرکت کا موقعہ ملا۔

Praise by Pir Muhammad Amin Al Hasanat Shah

مرد درویش کی بارگاہ میں حاضری

تحریر: جانشین ضیاء الامت حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ

اخوند زادہ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب نقشبندی حنفی ماتریدی زید مجدہٗ ان رجال عظیم میں سے ہیں جنھیں قدرت زوال پذیر معاشروں کے احیاء کے لیے منتخب فرماتی ہے۔ دور قحط الرجال سے گزرتے ٹوٹی ہوئی تسبیح کے دانوں کی طرح بکھرے اہل سنت والجماعت کے لیے آپ کی شخصیت عظیم ترین سہارا ہے۔ گزشتہ چند دہائیوں میں افق مغرب سے تشکیک و اضطراب اور بدعقیدگی کے اٹھتے طوفانوں نے ہمارے ماحول کو مکدر کرنا شروع کیا تو قدرت نے حضرت اخوند زادہ جیسی جلیل القدر ہستی کو علوم و معرفت کا امین بنا کر اصلاح احوال کے لیے مقرر فرمایا۔ جتنی مدت آپ آزاد قبائل میں قیام فرما رہے آپ کی خانقاہ مرجع خلائق رہی جب وہاں حالات ناسازگار ہوئے تو آپ نے داروغہ والہ (لاہور) کے قریب بستی فقیر آباد میں سکونت اختیار فرمائی اور اس علاقہ کو اللہ تعالیٰ کے ذکر و فکر سے نیا رنگ و روپ عطا فرمایا۔

حضرت قبلہ پیر صاحب کی شفقت و محبت اہل سنت والجماعت کے تمام حلقوں کے لیے عام ہے لیکن ہمارے ساتھ آپ کے قلبی لگاؤ اور تعلق کا انداز نرالا ہے۔ آپ کے لخت جگر قبلہ شیخ الحدیث حمید جان صاحب **مدظلہ العالی** ہر سال اپنے بے شمار مریدین کے جلو میں حضرت ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس پاک کے موقع پر تشریف لا کر اپنے پند و نصائح سے بھی نوازتے ہیں اور دعاؤں کی سوغات بھی عطا فرماتے ہیں۔

گزشتہ دنوں مجھے قبلہ پیر صاحب کی خانقاہ معلٰی میں آپ کی مزاج پرسی کے لیے حاضری کا شرف حاصل ہوا جونہی اس وادی ایمن میں قدم رکھا ہر طرف نور نور چہروں کی بارات نظر آئی جو اللہ تعالیٰ کے بابرکت اور پاک ناموں کے ذکر سے فضاؤں کو روحانی مسرتوں سے مالا مال کر رہے تھے۔ اس مرد درویش کی بارگاہ میں حاضری کے وقت یہ احساس بڑی شدت کے ساتھ دامن گیر ہوا کہ فی الحقیقت یہی وہ ہستیاں ہیں جو اسلاف کی یادگار اور اس زمین پر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لیے شجر سایہ دار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ انہی نفوس قدسیہ کی برکت سے یہ ظاہری جہاں بھی قائم ہے اور انہی کے فیوضات سے دلوں کی دنیا آباد ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیضان کو تادیر جاری و ساری رکھے۔

یوں تو سلسلہ سیفیہ کے صداقت و مروت سے چمکتے چہروں میں سے ہر ایک شخص اپنی مثال آپ ہے لیکن آپ کے خلیفۂ مجاز حضرت محمد میاں سیفی حنفی اپنے مرشد گرامی کی عظمتوں کے محافظ اور آستانہ کے جملہ متوسلین کے لیے مینارہ نور ہیں۔ حفظ مراتب کی اعلیٰ روایات کے امین اس مرد کامل سے جب بھی شرف ملاقات حاصل ہوا باطنی تازگی اور روحانی شادمانی کے نئے ولولے نصیب ہوئے وہ نہ صرف دوستوں کے دوست ہیں بلکہ دلداری کے جملہ رموز سے کماحقہ آشنا بھی ہیں۔ مجھے یہ کہنے میں باک نہیں کہ حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی سے ہمارے تعلقات کی استواری میں آپ ہی کا کردار بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت پیر سیف الرحمٰن نقشبندی زید مجدہٗ اور آپ کے صاحبزادگان کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے اور آپ کے متوسلین اور عقیدت مند آپ کی منشاء کے مطابق اتحاد اہل سنت اور باطنی اصلاح کی ذمہ داریاں باحسن وخوبی سرانجام دیتے رہیں۔

Praise by Allama Muhammad Maqsood Ahmad

ایک انقلابی روحانی شخصیت

علامہ محمد مقصود احمد سابق خطیب جامع مسجد داتا گنج بخش لاہور

راقم نے حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمتہ کے سالانہ عرس مبارک پر اجلاس کی صدارت کے لیے حضرت قبلہ پیر طریقت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب زید مجدہ کو جناب مولانا پیر عابد حسین سیفی کے توسط سے مدعو کیا۔ آپ نے کمال شفقت دعوت کو قبول فرمایا اور تشریف لا کر ہمیں ممنون و مشکور فرمایا۔ حضرت صاحب سے استدعا کی گئی کہ آپ تمام مغرب کی امامت سے ہمیں مشرف فرمائیں لیکن آپ نے راقم کو ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتخاب ہیں۔ لہذا ہم آپ کی اقتداء میں نماز ادا کریں گے۔ نماز سے قبل حضرت صاحب نے اپنا جبہ مبارک بطور تبرک راقم کو پہنایا۔ نماز کی ادائیگی کے بعد ذکر الٰہی کی باوقار محفل منعقد ہوئی۔ اس محفل سے متاثر ہو کر کثیر تعداد میں فساق اور بے راہرو افراد نے گناہوں سے توبہ کی اور صالح اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا عہد کیا۔ ان افراد کو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں میں نے اس سے اندازہ لگا لیا کہ حضرت صاحب واقعی ایک روحانی شخصیت ہیں جن کی صرف ایک نگاہ سے ایسے بدقماش لوگوں کی سیرت سیئہ سیرت حسنہ میں تبدیل ہوگئی۔ حالانکہ ایسے لوگوں کو اس وقت تک صحبت میسر نہیں آئی تھی۔ کسی نے کیا خوب کہا۔

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

دوسرے دن صبح کے ناشتہ میں ملاقات ہوئی تو راقم نے آپ سے مختلف مسائل پر عربی میں گفتگو کی۔ اس گفتگو کے دوران اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت مولانا احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمتہ کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے وقت کے عظیم فقیہہ،

محدث، مفسر جامع المعقول والمنقول اور صحیح عاشق رسول اللہ ﷺ تھے۔ میں ان کی شخصیت سے انتہائی متاثر ہوں اور ان کے تمام فتاوی جات کی تائید کرتا ہوں۔ آپ نے اس محفل میں طریقت کی اہمیت پر گفتگو فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمتہ کا ارشاد "لولا السنتان لهلک النعمان" میں حرف سین مضموم ہے یعنی اسے السنتان پڑھا جائے تو اس میں ایک سنت سے مراد طریقت ہے اور دوسری سے شریعت بنابریں اس قول سے واضح ہوا کہ حضرت امام صاحب نے حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ سے شریعت اور طریقت کے اسباق حاصل فرمائے۔

حضرت صاحب موصوف نہ تو میرے مرشد ہیں اور نہ ہی استاد۔ میں نے عرس کے حوالہ سے ان دو مجلسوں سے اندازہ لگایا کہ آپ اپنے وقت کے معتبر عالم دین ہیں۔ انتہائی متقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے عظیم پیکر ہیں۔ آپ اسلامی دنیا کی ایک انقلابی اور روحانی شخصیت ہیں۔ ہر دور میں اچھے لوگوں کی مخالفت ہوتی رہی ہے۔ آج کل بعض حضرات اپنی کم علمی یا تعصب کی بناء پر ان کی مخالفت کر رہے ہیں جو کہ سراسر انصاف کے منافی ہے۔

پیر طریقت رہبر شریعت پیر ارچی خراسانی حضرت سرکار سیف الرحمٰن دامت بوکاتهم العالیه کے مریدوں کو کامونکی میں میں نے دیکھا وہ دین کا کام کر رہے ہیں۔ لوگوں کو قرآن وسنت کی دعوت دے رہے ہیں ان کے اہلسنّت ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور کل شئی یرجع الی اصلہ کہ ہر چیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے۔ اگر ان کے مریدوں کا یہ عالم ہے کہ وہ قرآن وسنت کی تعلیمات پر کاربند ہیں تو حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن صاحب کی شخصیت کا عالم کیا ہوگا۔ یہ سلسلہ نقشبندی مجددی ماتریدی سیفی ہیں۔ ان کی خانقاہ میں عین شریعت کے مطابق کام ہوتا ہے۔

(سید امداد حسین شاہ بخاری خطیب مرکزی جامع مسجد فیض مدینہ کامونکی ضلع گوجرانوالہ)

Praise by Allama Shahibzada Ghulam Mortaza Shazmi

یادگار اسلاف

تحریر: حضرت علامہ صاحبزادہ غلام مرتضٰی شازی مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن شیخوپورہ

مخدوم السالکین حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی مدظلہ وہ نابغہ عصر شخصیت ہیں۔ جنھیں دیکھ کر اسلاف کا دور یاد آ جاتا ہے۔ موصوف سالکین کے سرخیل ہیں جو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کمال محبت و متابعت سے تصوف کے اعلیٰ و ارفع مقام اور بلند ترین مراتب پر فائز ہو کر خلافت الٰہیہ اور آقا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی نیابت کبریٰ کے منصب پر متمکن ہوتے ہیں۔

پیر صاحب سے میری کافی نشستیں رہیں۔ ہر مجلس میں محبت الٰہی، ذکر الٰہی کے جلوے بکھرے جنھیں متلاشیاں سمیٹ سمیٹ لیتے۔ قبلہ والد گرامی دامت برکاتھم سے ایک علمی نشست کے دوران میں بھی حاضر تھا۔ یوں لگتا تھا کہ علم کی برکھا برس گئی یوں جو تھمنے کا نام نہیں لے رہی۔ اطمینان قلب کی وہ دولت جو حکمت، فلسفہ اور کلام کی کتابوں کے انبار سے تلاش بسیار کے باوجود نہیں ملتی وہ جو قبلہ والد گرامی مدظلہ اور پیر صاحب کی چند لمحات کی صحبت میں حاصل ہو گئی۔

تصوف و سلوک کے راہ نوردوں کے سرخیل تصوف و سلوک کے طالبوں کی طرف یوں توجہ فرماتے ہیں کہ بقول کسے

اے پناہ من حریم کوئے تو
من بامیدے رمیدم سوئے تو
آہ زاں در دے کہ در جاں و تن است
گوشہ چشم تو دار دے من است
تیسرام را تیز گرداں کہ من
محسنتے دارم فزوں از کوہکن

Praise by Allama Muhammad Bashir Al Din Sialvi

صاحب علم و آگہی

تحریر: استاذ العلماء علامہ **محمد بشیر الدین سیالوی** مہتمم: قمر العلوم قمر سیالوی روڈ گجرات

20 صفر المظفر کا دن قمر العلوم جامعہ معظمیہ گجرات کی تاریخ کا ناقابل فراموش دن ہے، ظہر کی نماز کے لیے جامعہ کی نظامی مسجد میں حاضر ہوا تو مسجد کو پرنور پایا۔ روحانی لوگوں کی کثیر تعداد صف بستہ باادب نماز کا انتظار کر رہی ہے۔ سب کے سروں پر سفید عماموں کے تاج سجے ہیں پرسکوں چہروں پر چمنستان کا سبزہ آنکھوں میں شراب محبت کا نشہ کسی کامل مرشد کی صحبت کے فیضان کی نشاندہی و غمازی کر رہا ہے یہ سب مرید اور خلیفے تھے اور امامت فرما رہے تھے ان کے پیر طریقت ملجا و ماوی حضرت پیر سیف الرحمٰن **قدس سرہ** تھے۔ نماز کے بعد فقیر کے کمرے میں تشریف لائے۔ مختصر مگر پرلطف اور یادگار نشست ہوئی۔ پیر سیف الرحمٰن گفتگو فرما رہے بلکہ علم و حکمت کے موتی لٹا رہے تھے زبان سے چشمہ دانش جاری تھا اور آنکھوں سے مئے وحدت پلا پلا کر سب کو مست و بے خود بنا رہے تھے۔ مریدین باصفا کہہ رہے تھے۔

ملتا نہ عمر بھر مجھے مفہوم زندگی
لیکن تیری نظر کے اشارہ سے مل گیا

ان کے مریدین میں کمال درجے کی عقیدت اور محبت اور ادب دیکھنے میں آیا ہر ایک کا حال پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔

باغ بہشت سایہ طوبٰی و مقر حور
با خاک کوئی دست برابر نمی کم

مخلصین کی جماعت کو دیکھا تو سید عالم ﷺ کا ارشاد گرامی یاد آیا **ان العالم یستغفرلہ من فی السموات والارض والحیتان فی جوف الماء** اور آپ نے فرمایا **ان اولیاء ورثۃ الانبیاء**۔ حضرت پیر صاحب علم و آگہی کے جن بلندیوں پر خیمہ زن ہیں وہاں ہر ایک کا پہنچنا ناممکن و محال ہے اس کے ساتھ ساتھ اللہ کریم نے ذکر کی نعمت جو قسام ازل نے بڑی فیاضی سے عطا فرمائی ہے قابل رشک ہے کیونکہ ذکر کرنے والے کو **ھم اشوقی من عندہ** اور **ھم القوم لا یشقی بھم جلیسھم** کی سوغات سے ملتی ہے۔

حضرت پیر **سیف الرحمٰن** صاحب عالم باعمل ہر راہ نورد شوق ہر باذوق ہر نظافت پسند ہر بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار کے مالک پیران پرخمار آسوں پر بلا جادو ہے۔ روحانی کشش اور جاذبیت ہے غضب کی مستی ہے اور مست و بیخود کرنے کی صلاحیت ہے۔ صیاد نخچیری سکھانے کا فن خوب ہے ان کی بزم محبت بحر عقیدت مندوں پر اسرار جہانگیری لکھتے ہی قصہ مختصر بندہ کو مولا تک پہنچانے کی سعی بلیغ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے فیض کو عام فرمائے۔

> دین اسلام میں اہل شریعت اور طریقت آفتاب و ماہتاب کی مانند ہیں۔ شریعت انسان کے ظاہر کو سنوارتی ہے جبکہ طریقت حقیقی معنوں میں باطن کو چمکاتی اور من کی دنیا کو جگمگا دیتی ہے۔ اصحاب شریعت اور اصحاب طریقت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایسا طبقہ جو شریعت اور طریقت کا جامع ہو مجمع البحرین کہلاتا ہے۔ ہر دور اور زمانہ میں ایسی جامع شخصیات نے ہی خلق خدا کی رہنمائی فرمائی اور اسے حق آگاہی کی منزل تک پہنچایا دلوں میں حب نبی ﷺ اور عشق رسول ﷺ کی شمع روشن فرمائی۔ ان مردانِ حق میں ایک مرد قلندر حقیقت و معرفت کا بے کنار سمندر حضرت خواجہ اخونزادہ سیف الرحمٰن صاحب حنفی دامت **برکاتھم العالیہ** ہیں۔ جن کی نظر اور توجہ سے بے شمار دل "**وجلت قلوبھم**" کا مصداق بنے اور پہاڑ ان کی اللہ کی ضرب سے "**وان منھا لما یھبط من خشیۃ اللہ**" کا منظر پیش کرتے ہیں وابستگان کی ظاہری اور باطنی پاکیزگی کا انتظام اور تربیت فرماتے ہیں اور ہزاروں ذرے فیضیاب ہو کر آفتاب بن کر دلوں کی دنیا کو منور کر رہے ہیں۔
>
> (مفتی مختار احمد غوثوی)

Praise by Moulana Syed Shabir Hussain Shah Hafiz

شیخ مجدد کی جھلک

تحریر: خطیب پاکستان مولانا سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی

بندہ ناچیز کی ابھی تک اخوندزادہ صاحب سے ملاقات تو نہیں ہو سکی مگر دیکھنے میں آیا ہے جب بھی کوئی ایسا موقع آیا ہے جس میں کسی حوالہ سے بھی حضور نبی کریم ﷺ کی ناموس کا موقع آیا ہے تو سلسلہ سیفیہ کا کردار نمایاں نظر آیا ہے اور اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب کے مریدین اور خلفاء نے من حیث الجماعت بھرپور طریقہ سے شمولیت اختیار کی ہے اور باڑہ کے علاقہ میں بھی انھوں نے ایک ایسا کردار ادا کیا ہے جس میں شیخ مجدد کی جھلک نظر آتی ہے یہی سلسلہ عالیہ مجددیہ کی خصوصیت ہے کہ باطل کے سامنے ڈٹ جانا اور حق بات کرنا ان کی وراثت ہے چاہے مقابلہ میں وقت کا جہانگیر ہی کیوں نہ ہو میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کردار باطل کے سامنے ادا کرنا اللہ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں جبکہ باطل کے پاس ظاہری وسائل وافر مقدار میں ہوں اس کے باوجود باطل قوتوں کی پرواہ نہ کرنا اللہ کے خاص بندوں کی صفت بیان کی گئی ہے لہٰذا بندہ دعاگو ہے کہ حضرت اخوندزادہ صاحب کو اللہ کریم حضور نبی کریم ﷺ کے صدقے تمام فتنوں سے محفوظ فرمائے اور اپنے خاص فضل کرم سے نوازے اور دین حقہ کی مزید خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائیں اور آپ کا فیضان عام فرمائے آمین ثم آمین۔



Mujjadad e Doran Peere Archi Mubarak Hadrat Pir Saif ur Rehman Mubarak [rah] and his Closest Khalifa Pir e Tareeqat Rehbare Shariyat Hadrat Kibla Sultanul Awliya Murshidina Pir Irfan Ahmed Fidai Saifi Mubarak (aleh Rehma)

Praise by Mufti Muhammad Hussain Siddiqui Kiyani

ارمغانِ نیاز

نیاز کیش: مفتی محمد حسین صدیقی کیلانی دارالعلوم نعمانیہ گوجرانوالہ

عالم شریعت، سالک راہِ طریقت، شیخ العلماء، سید العرفاء، حجتہ اللہ فی زمانہ، آیۃ اللہ فی اعوانہ، حامل نسبت نقشبندیہ، پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت اخوند زادہ پیر سیف الرحمٰن دامت برکاتہم القدسیہ (پیر ارچی مبارک) آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف کے حضور ارمغانِ نیاز

چند یوم قبل دورانِ سفر "راوی ریحان" کے پاس سے گزر ہوا۔ نمازِ ظہر کا وقت قریب تھا فیصلہ کیا کہ نمازِ ظہر اہل سنت کے عظیم روحانی آستانہ عالیہ "راوی ریحان شریف" پر باجماعت ادا کی جائے اور ساتھ ہی سجادہ نشین پیر طریقت، رہبر شریعت حضور میاں محمد حنفی سیفی دامت برکاتھم العالیہ کی زیارت بھی ہو جائے گی۔ الحمدللہ دونوں سعادتیں نصیب ہوئیں۔ اس موقع پر آستانہ عالیہ کے بہت سے خصوصی خدام سے ملاقات بھی ہوئی۔ میرے ساتھ صاحبزادہ قاری غلام سرور حیدری اور قاری محمد اعظم چشتی صاحب بھی تھے۔ حضرت صاحب نے علماء کے ساتھ بڑی محبت وعقیدت کا عملی نمونہ پیش کیا۔ بعض خدام سے پتہ چلا کہ حضرت قبلہ اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب کی دینی وملی خدمات کے پیش نظر آپ کے حالات زندگی پر ایک کتاب لکھی جا رہی ہے۔ مجھے بھی اپنے تاثرات قلمبند کرنے کو کہا گیا۔ لہٰذا "ذکر الانبیاء عبادۃ و ذکر الاولیاء کفارۃ" کو پیش نظر رکھتے ہوئے چند حروف قطعہ قرطاس پر رقم کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

چونکہ تاحال بندہ کو حضرت قبلہ پیر صاحب سے ملاقات کا اتفاق نہیں ہوا مگر چند علمائے اہل سنت جنھیں آپ سے ملاقات اور آپ کی زیارت کا موقع نصیب ہوا (جن میں قابل ذکر" شارح مکتوباتِ امام ربانی، عاشق رسول جناب علامہ پیر محمد سعید احمد مجددی علیہ الرحمہ اور استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد نصرت اللہ مجددی صاحب ہیں) کی زبانی حضرت پیر صاحب کا تعارف ہوا جس کی روشنی میں یہ چند سطور سپردقلم کر رہا ہوں۔ روایت علماء سے معلوم ہوا کہ آپ کے سر میں دماغ عالمانہ، سینے میں دل صوفیانہ، لباس میں جھلک درویشانہ، اندازِ سخن محققانہ اور طرزِ حیات مجاہدانہ ہے۔ آپ بیک وقت عالمانہ جلال، صوفیانہ جمال اور درویشانہ کمال کے وارث ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ جیسی شخصیات اپنے جلیل القدر اور اعلیٰ کارناموں کی بدولت تاریخ کے ماتھے کا جھومر ہوتی ہیں اور جو قیامت تک زندہ رہتی ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان تاریخ ساز شخصیات کی سیرت و کردار اور اعلیٰ کارناموں پر کچھ لکھنا بڑا جاں گسل اور محنت طلب کام ہوتا ہے۔

تاریخ برصغیر کے اوراق کو اُلٹ کر دیکھا جائے تو انبیاء کرام علیہم السلام کے علمی اور روحانی فیضان کے امین بزرگان دین اسلامی اقدار کی نگہداری اور عظمت رسول ﷺ کی پاسداری کا حق ادا کرتے رہے اسی افق ولایت کے نیر تاباں حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن صاحب ہیں جن کی زندگی شریعت مطہرہ کی پابندی کے ساتھ ساتھ، تزکیہ نفس، مجاہدہ اور ضبط نفس کا اعلیٰ نمونہ بھی ہے۔ آپ کی شخصیت حقیقت سے آشنا اور مظہر نورِ خدا ہے۔ آپ کی ذات بے یار و مددگار لوگوں کے لیے امید کی کرن ہے۔

سنا ہے کہ بڑے بڑے علماء کرام و مشائخ عظام اور دیگر اہل علم حضرات بھی آپ کی مجلس میں حاضر ہو کر اپنے اپنے حال اور ظرف کے مطابق آپ کے فیوض و برکات سے فیض یاب ہوتے ہیں یہ بھی سنا ہے کہ آپ نے ضرورتِ زمانہ کے باعث ردِ ارتداد و ردِ مذاہب باطلہ کو اپنا نصب العین بنا رکھا ہے اور امام اہلسنت، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین وملت حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "حدائق بخشش" کے ان اشعار

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل
یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں چھیڑنا
شیطاں کی عادت کیجئے

کی عملی تصویر پیش کی ہے۔ حقیقت بات ہے کہ ایسی علمی، عملی اور روحانی شخصیات کا وجود اللہ رب العزت جل مجدہٗ کی رحمت اور سرکار دو عالم شفیع معظم **علیہ الصلوٰۃ والسلام** کا معجزہ ہوتی ہیں۔ اس پرفتن دور میں ایسے رجال علم وتقویٰ کی اشد ضرورت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت بطفیل مصطفےٰ کریم ﷺ ایسی روحانی شخصیات اور ان کے آستانوں کو تاابد الآباد قائم رکھے اور ان روحانی آستانوں سے منسلک خوش نصیب حضرات کو تادم آخر اکتساب فیض کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن **مدظلہ العالی** کے روحانی فیض کی ایک کرن ''راوی ریحان شریف'' کا آستانہ بھی تھے۔ جہاں قبلہ میاں صاحب نے ایک عظیم مسجد تعمیر کی۔ جس کے ستون کسی حد تک مسجد نبوی شریف کے ستونوں کا نقشہ پیش کرتے ہیں اور ساتھ ہی مختصر وقت میں دارالعلوم للبنات کا قیام اور طلباء کی تعلیم کے لیے علیحدہ دارالعلوم بھی زیر تعمیر ہے وابستگانِ آستانہ عالیہ کے سروں پر سفید دستار مبارک اور چہروں پر سنت کے مطابق ڈاڑھی مبارک ایک منفرد اور خصوصی پہچان ہے۔

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

Praise by Mufti Abul Hassan Muhammad Ashraf Qadri

ایک نعمت خداوندی

مفتی ابوالحسن محمد اشرف قادری بانی ومتولی جامعہ اشرفیہ رضویہ مظہر الاسلام شیخوپورہ

پیر طریقت اخونزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کا وجود مسعود فی زمانہ اہل سنت و جماعت کے لیے نعمت خداوندی ہے یہ امر خوش آئین ہے پیر صاحب حسام الحرمین شریف وتمہید الایمان مع تکمیل الایمان کے موید و عامل ہیں یہ کثیر مشائخ کے لیے قابل تقلید ہے پیر صاحب تقویٰ وطہارت امانت و دیانت علم و عرفان کا خزینہ ہیں اپنے باڑہ کے علاقہ میں دین حقہ کے فروغ کے لیے جو خدمات انجام فرمائیں نا قابل فراموش ہیں آپ کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ جس کو حق سمجھتے ہیں اس میں تصلب اختیار فرماتے ہیں اور لامتہ لائم سے بے خوف ہیں اور خوف خدا کے امین ہیں یہی وجہ ہے کہ مذاہب باطلہ دیابنہ و وھابیہ کی تکفیر میں تساھل نہیں فرماتے۔

آپ کے ہزاروں خلفاء لاکھوں مریدین اہلسنّت و جماعت کی اشاعت میں کوشاں ہیں۔ یہ روحانی تربیت کا اثر ہے آپ کے مریدین میں ادب و احترام ومحبت ہے نظم ونسق علمبردار ہیں ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ جو بھی حسام الحرمین شریف کے فتاوی شرعیہ کو تسلیم نہیں کرتا ہم سنی تصور ہی نہیں کرتے۔

میرے استاذ محترم حضرت شیخ الحدیث علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ سے گفتگو میں انھوں نے فرمایا حسام الحرمین شریف سے حضرت مبارک صاحب مکمل اتفاق کرتے ہیں یہ دور پرُآشوب ہے فحاشی وعریانی کا سیلاب اُمنڈ آیا ہے۔ بدمذاہب بھی اپنے سیلاب میں سادہ لوگوں کو بہا لے جانا چاہتے ہیں ایسے دور میں اتفاق واتحاد و بھائی چارہ کی ضرورت ہے احتیاط کا راستہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے خلیج کو دور کرنا ہے۔

سیفی برادران چلتے پھرتے علماء و مشائخ کی جماعت معلوم ہوتے ہیں نیز اہلسنّت کے اجتماعات کی رونق ہیں اور اتباع سنت پر گامزن ہیں علماء اہلسنّت سے انتہائی محبت واحترام ان کا شعار ہے۔

Praise by Mufti Muhammad Bashir Ahmad Ghazi

اعترافِ حق

تحریر: مفتی محمد بشیر احمد غازی

بندہ ناچیز نے پیر محمد سیف الرحمٰن مدظلہ العالی کے خلاف ایک کاغذ پر دستخط کیے تھے اس وقت تحریر ایک ایسی نظر سے گزری جس پر حکم لگانا شرعی حکم تھا لیکن جب پیر صاحب قبلہ نے اس بات کی وضاحت کر دی کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ حضرت قبلہ کا یہ فرمان اظہر من الشمس ہے کہ میں غوث اعظم ﷜ ہوں لہٰذا مسئلہ صاف و شفاف ہو گیا۔ ان سے فیض یاب ہوں۔ اہل سنت کے وفد نے ملاقات کی اور مسئلہ واضح ہو گیا۔ لہٰذا میں اس گذشتہ تائیدی بیان سے رجوع کرتا ہوں۔ پیر محمد سیف الرحمٰن کو درجنوں اولیاء کا رہنما د پیشوا مانتا ہوں۔ مسلک حق اہل سنت کے مطابق پیر صاحب کے عقائد ہیں۔ استاذ المکرم شیخ الحدیث والتفسیر مولانا غلام فرید ہزاروی علیہ الرحمۃ کا ان کے سلسلہ میں مرید ہونا ان کے حق پر ہونا ثابت کرتا ہے۔

ہر کسی کو ضال مضل کہنا یا کافر و مشرک بدعتی کہنا اتنا آسان نہیں جتنا آسان اس دور کے علماء نے سمجھ لیا ہے۔

شیخ المشائخ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب مبارک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور و معروف بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب اور آپ کے خلفاء بڑی جان فشانی سے باڑہ کے علاقوں میں اہلسنت کے تشخص پر قائم ہیں۔ ان کا مشن لوگوں کو راہ راست پر لانا ان کی راہنمائی کرنا شریعت مطہرہ پر عمل کرنا اور سب سے پہلے اسلامی شعار کو اپنی ذات پر لاگو کرنا ہے اللہ تعالیٰ ان حضرات کے اس مشن کو تا قیامت جاری و ساری رکھے۔ آمین

(حافظ محمد ارشاد صدر مدرس جامعہ منظور الشائخ)

Praise by Shahibzada Razae Mustafa Naqshbandi

سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے ایک عظیم روحانی پیشوا

تحریر: علامہ صاحبزادہ رضائے مصطفیٰ نقشبندی ناظم اعلیٰ جامعہ رسولیہ شیرازیہ بلال گنج لاہور

رسول کریم ﷺ نے جس طرح علوم ظاہریہ عطا فرمائے۔ اس طرح علوم باطنیہ بھی عطا فرمائے۔ محدثین کرام اور فقہائے عظام نے علوم ظاہریہ شرعیہ کی اشاعت میں بے مثال خدمت سرانجام دی۔ اولیائے کرام اور صوفیائے عظام نے علوم باطنیہ کی خوب ترویج کی جس پر ان کی تعلیمات اور ان کی مشہور زمانہ کتب شاہد ہیں۔

علوم شرعیہ سے انسان کے ظاہر کو طہارت حاصل ہوتی ہے اور علوم طریقت سے انسان کے باطن کو طہارت ملتی ہے۔ سلسلہ عالیہ، نقشبندیہ، مجددیہ کے عظیم روحانی پیشوا پیر طریقت اخند زادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی مدظلہ عالی عالم دین بھی ہیں اور اپنے سلسلہ کے عظیم بزرگ بھی ہیں۔ راقم کو چند مرتبہ ان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ راوی ریان میں ایک مرتبہ ان کو سننے کا اتفاق ہوا وہ اپنے مریدین کو خاص نشست میں وعظ و تلقین کر رہے تھے بڑی عمدہ مثال کے ساتھ باطن کی حقیقت کو واضح کر رہے تھے اور فرمایا کہ "گھر میں اگر کوئی موجود ہو تو ایک دستک پر دروازہ کھل سکتا ہے اگر کوئی نہ ہو تو طویل دستک پر بھی دروازہ نہیں کھل سکتا۔ بڑی عمدہ مثال قبلہ پیر صاحب نے بیان فرمائی۔"

کہ اگر آنے والے کا ضمیر برا نہ ہو عقیدہ درست ہو اس پر اسلام کا گہرا رنگ چڑھ سکتا ہے۔ اگر ضمیر ستھرا نہ ہو اس پر ہزار تبلیغ بھی اثر نہیں کرتی آپ کے صاحبزادگان بھی عالم ہیں۔ آپ کے بیٹے حضرت پیر حمید جان سیفی کا ایک بیان جامعہ نعیمیہ میں سننے کا موقع ملا۔ آپ حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات شریف پر بڑی عمدہ آسان اور واضح انداز میں تصوف کے موضوع پر بیان فرما رہے تھے۔ آج جوں جوں فتنے بڑھ رہے ہیں۔ کئی آستانے اور مدارس ان کی لپیٹ میں آ گئے ہیں۔ دستار مبارک جو رسول ﷺ کی سنت

ہے۔ اس کی اہمیت بہت کم ہوتی جا رہی ہے جبکہ حدیث پاک میں ہے کہ "اپنے علم کو دستاروں کے ساتھ زینت دو" او کما قال کئی سارے علمائے کرام جمعۃ المبارک کے خطبہ اور نماز جمعہ اور عیدین کی امامت میں بھی دستار شریف سر پر رکھنے میں شرماتے ہیں۔ بعض آستانوں پر داڑھی منڈے سجادگان جو نہ صرف اپنے بزرگوں کی مسند پر ہی بدنما دھبہ ہیں بلکہ وہ پورے سلسلہ طریقت کے لیے بھی خطرہ کا باعث ہیں۔ ان سے وابستہ اکثریت داڑھی منڈوں کی ہے جو کچھ داڑھی شریف والے تھے وہ بھی داڑھی شریف کے قتل کے مرتکب ہو گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون. حضرت قبلہ پیر صاحب خود تو بہت بڑے صوفی عالم بزرگ ہیں۔ ان سے وابستہ کچھ حضرات کو علماء کے بارے میں کہتے ہوئے سنا گیا کہ "علماء کرام کے دل غافل ہیں۔" حضرت قبلہ پیر صاحب سے توقع ہے کہ اپنے ایسے مریدوں کو علماء کی صحیح معانی میں عزت و تکریم کی تلقین فرمائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ پیر صاحب کو صحت و عافیت کے ساتھ سلامت رکھے ان کا وجود بہت بڑی غنیمت ہے۔

آفتاب ولایت، ماہتاب شریعت، رہبر شریعت پیر سیف الرحمٰن، حفظ اللہ تعالیٰ کی شخصیت ان کی دینی خدمات میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے مجھ جیسا گناہگار ان کی دینی خدمات پر تبصرہ کرنا اپنے لیے باعث فخر سمجھتا ہے میری اتنی جرأت و جسارت نہیں کہ آپ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کروں ان کے بارے میں بس اتنا ضرور کہوں گا کہ ان جیسے بزرگ اس نفسا نفسی افراتفری، نشست و برخاست کے دور میں نعمت خداوندی ہیں۔

روحانی فیض، فہم فراست علمی آگہی سے پوری دنیا میں مختلف مذاہب کے لوگ دین اسلام میں داخل ہوئے جن میں زیادہ تعداد عیسائیوں اور ہندوؤں کی ہے ہر وقت، اسلام کا پرچم اپنے ہاتھ میں لیے اللہ اکبر کا نعرہ پوری دنیا میں بلند کیا اور یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں ان کا روحانی فیض جاری و ساری ہے۔

(چوہدری محمد الیاس گجر (گولڈ میڈلسٹ) صدر ڈسٹرکٹ اینڈ سٹی جرنلسٹ ایسوی ایشن شیخوپورہ)

Scan of Darul Uloom Jamia Rizvia

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ (الحدیث) ○ علم پڑھو اور اسے لوگوں کو پڑھاؤ (مشن نبوی)

دارالعلوم **جامعہ رضویہ** (ٹرسٹ)

خانقاہ قادریہ نوریہ سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور ۔ پاکستان ۔ ۰۴۲(۵۸۳۶۲۶۱-۶۳)

محترم ... السلام علیکم ورحمۃ اللہ [illegible] تاریخ 31.8.2008

حضرت رہبر شریعت ... اخوند سیف الرحمن صاحب ... سلسلہ ... [illegible]

قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... غوث اعظم ... [illegible]

[illegible] ... (مکتوب ۳۰/۳۸۵) [illegible]

الغرض حضرت ... اخوند زادہ ... [illegible]

[illegible]

ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری ... خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان و قطب مدینہ ... المدنی [illegible]

مہتمم جامعہ رضویہ ماڈل ٹاؤن لاہور

بانی دارالعلوم ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری خلیفہ (بریلی شریف و مدینہ منورہ و مکہ معظمہ و بغداد شریف)

[illegible]

علم وعمل اور شریعت وطریقت کا قطب مینار

تحریر: شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی، سرگودہا

الحمدللہ حمد الشاکرین والصلوٰۃ والسلام علی احمد الحامدین و محمد المحمودین و علی آلہ و اصحابہ الطیبین والطاہرین والتابعین لهم بالاحسان الی یوم الدین اما بعد!

اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ کے طفیل اس امت پر بہت بڑا فضل وکرم ہے اور کئی امتیازی خصوصیات کے ساتھ اس کو نوازا ہے اور دوسری امتوں پر فوقیت اور برتری عطا فرمائی منجملہ ان کے یہ خصوصیت بھی ہے کہ اس میں بیشمار اولیاء کرام اور علماء اعلام پیدا فرمائے جو صدیوں سے اس دین کی ترویج و اشاعت میں مشغول ہیں اور مخالفین و منکرین کے شکوک و شبہات اور دسیسہ کاریوں کا توڑ اور دفاع کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے جیسے کہ مخبر صادق ﷺ نے فرمایا۔

لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق. (الحدیث)

اور ان حضرات سے تبلیغ اسلام اور اشاعت دین کا وہی کام لے رہا ہے جو کہ انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام کرتے تھے۔

قال النبی ﷺ ان نبی اسرائیل کانت تسوسهم الانبیاء کلماهلک نبی خلفه نبی (الحدیث)

یعنی بنی اسرائیل کی نگرانی اور اصلاح احوال انبیاء علیہم السلام کیا کرتے تھے جب کبھی ایک نبی کا وصال ہوتا تو دوسرا اس کا خلیفہ اور قائم مقام بن جاتا۔

لیکن

انا خاتم النبین لا نبی بعدی و سیکون خلفاء
لیکن میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا اور خلفاء ہوں گے۔

قرآن مجید نے بھی اس خلافت کی شان اور ثمرات ونتائج بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملو الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم و لیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم الآیه.

اللہ تعالیٰ نے تم میں سے اہل ایمان اور صالحین کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ انھیں ضرور بالضرور زمین میں خلافت اور حکومت اور امارت عطا کرے گا جیسے کہ ان سے پہلے لوگوں کو عطا کی اور ضرور بالضرور اس خلافت و نیابت کے ذریعے ان کے اس دین کو مضبوط اور مستحکم فرما دے گا جو ان کے لیے پسند کیا اور اختیار فرمایا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حسب الوعدہ خلافت ظاہری اور خلافت باطنی کے ذریعے اس دین کے استحکام اور پائیداری اور ترویج و اشاعت کا اہتمام فرمایا کہیں دونوں خلافتیں یکجا فرما کر جس طرح کہ خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم کے اور دیگر ارباب علم اور متشرع حکام و سلاطین کے ذریعے اور کبھی صرف اور صرف خلافت باطنہ اور نیابت روحانیہ کے ذریعے جیسے آئمہ مجتہدین علیہم الرضوان نے اپنے اجتہادی کارناموں کے ذریعے اور اولیاء کرام علیہم الرضوان نے اپنے روحانی تصرفات کے ذریعے ایمان سے محروم لوگوں کے لیے ایمان اور ایقان کی راہیں ہموار کیں اور فساق و فجار کو فسق و فجور اور عصیان وطغیان سے باز رکھنے کا سامان اور اہتمام فرمایا۔

انہی مقدس ہستیوں کے مستفیدین اور مستفیضین میں سے اخوندزادہ حضرت پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ بھی ہیں جو علم وعمل کے زیور سے آراستہ ہیں اور شریعت و طریقت کے انوار سے منور ہیں اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو اس زینت اور نورانیت سے مزین فرما رہے ہیں اور منور و مستفید فرما رہے ہیں اور خیر امت کا جو طرۂ امتیاز اور سرمایہ فخر و ناز ہے اس کو اپنا فرض منصبی اور ایمانی اور روحانی مقصد و مدعا سمجھتے ہوئے

سرانجام دے رہے ہیں قال اللہ تعالیٰ

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنكر (الآیۃ)

تم سب امتوں سے افضل اور بہترین امت ہو جس کو لوگوں کی منفعت اور بھلائی کے لیے پیدا کیا گیا ہے تم لوگوں کو معروف و مستحسن امور کا حکم دیتے ہو اور منکر اور ناپسندیدہ امور سے منع کرتے ہو اور (بذات خود بھی) ایمان کامل رکھتے ہو تو اس امت کی امتیازی شان یہی ہے کہ خود بھی اسلام و ایمان کے تقاضے پورے کریں اور دوسروں کو بھی کار خیر پر لگائیں اور کارشر سے باز رکھیں۔

حضرت والا درجت نے اولاد امجاد، خویش و اقرباء اور خلفاء و نائبین اور مریدین و مسترشدین کو بلا کسی تفریق و امتیاز کے معروف پر کاربند اور منکرات سے متنفر اور مجتنب رہنے پر بھرپور توجہ صرف کر رکھی ہے اور صرف زبانی کلامی وعظ و تبلیغ پر اکتفا نہیں فرماتے بلکہ جہاں ہاتھ سے امور سیئہ اور منکرات کی تغیر ممکن ہو وہاں زور بازو سے بھی کام لیتے ہیں اور اس ارشاد نبوی پر عمل درآمد کا حق ادا کرتے ہیں۔

من رای منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ ان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ.

جو شخص تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو ہاتھ سے تبدیل کرے اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر زبان سے روکے اور یہ دونوں ممکن نہ ہوں تو پھر دل سے نفرت اور کدورت اور ناپسندیدگی کو اپنائے اور ایسے لوگوں سے دوستی اور محبت والفت سے گریز کرے۔

تو بحمدہ تعالیٰ آپ اس فرمان مصطفوی پر کامل و اکمل طور پر عمل پیرا ہیں اور فرمان رسول ﷺ العلماء ورثۃ الانبیاء علماء کرام انبیاء علیہم السلام کے وارث ہوتے ہیں۔ ان

ان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولادرهما ولكن ورثو العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر.

بیشک انبیاء علیہ السلام نے کسی کو دراھم اور دنانیر کا وارث نہیں بنایا لیکن انھوں نے لوگوں کو اپنے علوم اور شرائع کا وارث بنایا ہے لہٰذا جس نے یہ علم دین ان سے حاصل کرلیا تو اس نے ان کی وراثت سے بہت بڑا حصہ وصول کرلیا۔

اور ارشاد نبوی ہے علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل واشاعت اور ترویج و تنفید کے لحاظ سے لہٰذا بہت بڑا کارنامہ ہے جو حضرت موصوف عرصہ دراز سے سرانجام دے رہے ہیں اور اپنے خلفاء اور نائبین میں بھی یہ جذبہ اور عزم صمیم پیدا فرما رہے ہیں جو کہ منفعت متعدیہ ہے اور صدقہ جاری کے حکم میں ہے۔

بالعموم خانقاہی ماحول میں مرید اپنے پیر و مرشد کو اپنی حیثیت کے مطابق مالی تحائف اور نذرانے پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور ان کی سنت اور سیرت پر عمل ضروری نہیں سمجھتے اور پیران عظام بھی نذرانے اور ہدیے بلاتکلف وصول فرماتے ہیں لیکن ان کی شرعی خلاف ورزی اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول ﷺ کی بغاوت اور فرمانبرداری کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں جس سے مریدین کا یہ محکم نظریہ سامنے آتا ہے کہ پیر و مرشد کو اللہ تعالیٰ کے عصیان و طغیان کے لیے بطور مورچہ استعمال کرنا ہے اور اس کے بدلہ میں چھ ماہ یا سال بعد پیر صاحب کو سو پچاس روپے نذرانہ پیش کر دینا ہے اور پیر و مرشد کا بھی وطیرہ اور طرز عمل یہی غمازی کرتا ہے کہ ہمارا کاروبار چل رہا ہے اور بلا محنت اور مشقت باعزت طور پر دولت دنیا جمع ہو رہی ہے اور داد عیش دینے کا موقع مل رہا ہے یہ فاسق اور فاجر رہیں اور دوزخ کا ایندھن بنیں نعوذ باللہ خواہ جنت جائیں ہمیں اس سے کیا غرض اور واسطہ؟

یہ سوچ اور فکر اور عمل و کردار اس منصب اور مسند کے قطعاً لائق نہ تھا نہ ہے اور نہ ہو سکتا ہے مگر بعض ہستیاں اس منصب اور مسند ارشاد کے تقاضوں کو سمجھتی بھی ہیں اور اس کو نبھا بھی رہی ہیں حضرت اخوند زادہ پیر طریقت رہبر شریعت فی زمانہ اس معاملہ میں سرفہرست نظر آتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بطفیل حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و مقربان بارگاہ

تا زعمر خضر عطاء فرمائے اور حسب سابق امت مسلمہ کے افراد کی ظاہری اور باطنی جسمانی اور روحانی تزکیہ وتحقیہ اور تہذیب وتربیت کی توفیق خیر رفیق مرحمت فرمائے رکھے اور امت مسلمہ کو ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید اور مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

رہا یہ امر کہ حضرت کا ولایت میں کیا مرتبہ و مقام ہے اور اولیاء و ابدال اور نجباء اور نقباء اور اقطاب و اغواث اور ارباب ہویت میں سے کس قسم اور کس منصب میں داخل ہیں یہ میرا منصب اور مقام نہیں کیونکہ

ولی را ولی مے شناسد
و نبی را نبی مے شناسد

میں اس منصب سے کوسوں دور ہوں لہٰذا اس امر کا فیصلہ دینا میرے بس کی بات نہیں ہے۔ میری حالت تو بس یہ ہے۔

احب الصالحین ولست منهم   لعل الله یرتضی صلاحاً
در آرزوئے آنکه تو آشنا شویم   اویختم برکه بود آشنائے

صرف اتنا کہہ سکتا کہ حبیب مکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کروایا ہے کہ

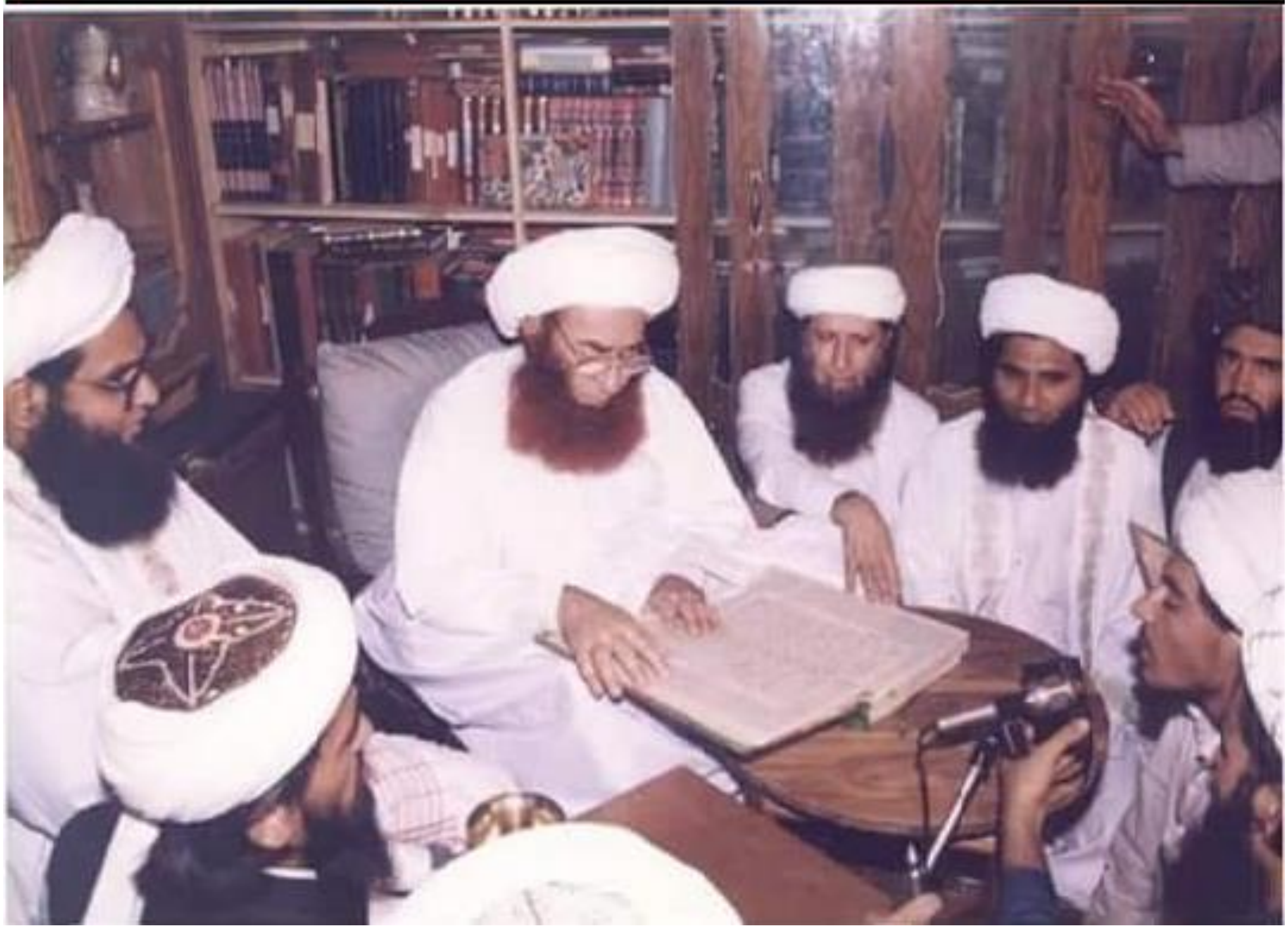
قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله الآیه

فرما دیجئے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اور میری اطاعت کا طوق اپنے گلے میں ڈال لو تب تمھیں اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنا لے گا (ورنہ تمہارا محب ہونا بھی اس کے ہاں قابل قبول نہیں ہوسکتا) تو جو ہستی عرصہ دراز سے خود بھی مصطفیٰ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مقدور بھر اتباع کر رہی ہے اور دوسروں سے بھی حتی الامکان اتباع کروا رہی ہے وہ یقیناً اس شہادت عظمیٰ اور مژدۂ جانفزا یحببکم اللّٰہ کی کامل حق دار ہے وہ کریم حق دار کو اس کے جائز حق سے محروم نہیں رکھتا۔

هذا ما عندی والله ورسولهٗ اعلم

احقر الانام خادم العلماء الکرام والمشائخ العظام مسمی حبیب الله
محمد اشرف الانام علیه و علیٰ آله و صحبه والصلوٰة والسلام


سلسلہ سیفیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
fb.com/saifi.markaz
by:syed raza-Fidai saifi





Mujjadad e Doran Peere Archi Mubarak Hadrat Pir Saif ur Rehman Mubarak [rah] and his Closest Khalifa Pir e Tareeqat Rehbare Shariyat Hadrat Kibla Sultanul Awliya Murshidina Pir Irfan Ahmed Fidai Saifi Mubarak (aleh Rehma)

Fatwa by ALmi Adara Tanzeem Al Islam

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالمی ادارہ تنظیم الاسلام رجسٹرڈ

مرکزی سیکرٹریٹ، درگاہ حضرت ابو البیان ... مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ 121-بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ
Ph:+92-55-3841160 Fax:+92-55-3731933

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ رشد و ہدایت حضرت پیر اخوندزادہ سیف الرحمان صاحب دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے معروف شیخ طریقت ہیں۔ آپ نے اس مادہ پرست دور میں اپنے انفاس قدسیہ کے ذریعے لاکھوں دلوں کو انوار خداوندی سے منور فرمایا ہے اور آج تک فرما رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مردہ جسم کو زندہ کرنا آسان ہے مگر اس کے مقابلے میں مردہ دل کو زندہ کرنا نہایت مشکل ہے۔ آپ نے اپنے انفاس قدسیہ سے بے شمار دلوں کو ذکر خداوندی کا خوگر بنا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب وہ خوش نصیب الذین یذکرون اللہ قیاماً وقعوداً علیٰ جنوبھم کی عملی تفسیر نظر آتے ہیں۔ علاوہ ازیں شریعت محمدیہ کی پابندی انکے وجود سے عملاً نظر آتی ہے جو طریقت نقشبندیہ کا لازمی خاصہ ہے۔

دنیا بھر میں پھیلے ہوئے آپ کے مرید و خلفاء آپ کے نقش مبارک کو اپنانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے شیخ کریم کی تعلیمات کا عملی نمونہ نظر آتے ہیں۔

آپ نے عصر حاضر کے دین سے بے بہرہ ماحول کو انوار خداوندی سے منور کرنے کا جو بیڑا اٹھایا ہے دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کی یہ جانفشانیاں قبول فرمائے اور سلسلہ نقشبندیہ کی خدمات جلیلہ سے آپ کو نوازے۔ (آمین)

والسلام مع الاکرام

صاحبزادہ محمد رفیق احمد مجددی
سجادہ نشین درگاہ حضرت ابو البیان رحمۃ اللہ علیہ

URL: tanzeemulislam.org E-mail: info@tanzeemulislam.org, tanzeemulislam@yahoo.com

Fatwa by Darul uloom Jamia Owasia Ridviyya

دارالعلوم جامعہ اُویسیہ رضویہ (رجسٹرڈ)

جامع سیرانی مسجد بہاولپور

(بانی و مہتمم) فیض ملت حضرت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

Ph: 062 -881371 Mob: 0300-6821704, 0300-9684391
E.Mail: faizowaisi@hotmail.com

تاریخ ________ حوالہ نمبر ________

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ المشائخ حضرت قبلہ پیر اخوندزادہ سیف الرحمن صاحب کا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے معروف بزرگوں میں شمار ہوتا ہے۔ آپ دن رات سلسلہ نقشبندیہ سیفیہ کی ترویج میں مصروف ہیں۔ لاکھوں بے راہ روا لوگوں کو دین اسلام کی راہ پر صوم وصلوٰۃ کا پابند اور مسلک اہل سنت کی اشاعت میں بھرپور کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہستیوں کی خدمات قبول فرمائے۔ (آمین، ثم آمین) والسلام

دعاگو
صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی قادری
بہاول پور
۲۵-۸-۲۰۰۸

دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ
جامع مسجد سیرانی بہاولپور

فقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
جامعہ اویسیہ رضویہ
سیرانی مسجد ملتان روڈ بہاولپور

Praise and Fatwa by Darul Uloom Hasnia

دار العلوم حسنیہ قادریہ سعیدیہ

حوالہ نمبر ______ نزد سبزی منڈی بیرون ملتانی گیٹ بہاول پور ______ تاریخ ______

✆ 0621-880935

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شریعت مطہرہ جو کہ علم کا ایک بحر ناپیدا کنار ہے اس سے بلا مبالغہ سینکڑوں ہزاروں دینی و ایمانی اور آفاقی و کائناتی آفتاب و ماہتاب برآمد ہوتے ہیں اور ان کی روشنی سے قلوب انسانی جگمگانے لگتے ہیں۔ مختلف سلسلہ ہائے تصوف بھی شریعت مطہرہ کے روشن ستارے ہیں۔ انہی میں سے ہمارے اس ملک میں ایک عظیم سلسلہ سیفیہ بھی ہے جس کے آفتاب حضرت اخوندزادہ سیف الرحمان دامت برکاتہ ہیں۔ یہ وہ ہستی ہیں جنہوں نے لاکھوں افراد کے قلوب کو روحانیت سے مالا مال کیا اور بدترین معاشرہ سے کھلا جہاد کرتے ہوئے بے شمار افراد کو شریعت مطہرہ کی راہ دکھائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا۔

اس عظیم سلسلہ کے لوگ پیار و محبت، زہد و تقوی اور دین و ادب کے پیکر ہوتے ہیں۔ ان کے سینوں میں اسلاف کا جذب دروں، انہیں "شریک زمرہ لا یحزنون" کرتا ہے۔ وہ عقل و خرد کی سرحدوں سے ماوراء ہو کر عشق و جنوں کی لامحدود کیفیات سے سرشار نظر آتے ہیں۔ سلسلہ سیفیہ کی عظمتوں کو اس وقت چار چاند لگ گئے جب انہوں نے پشاور کی پہاڑیوں سے اٹھنے والی گستاخی رسالت (نعوذ باللہ) کی کافرانہ روش کے خلاف ملک گیر تحریک چلائی اور ہر گلی کوچے میں **یا رسول اللہ** کی صدائے دلنواز کو بلند کر دیا۔ ہم اس سلسلہ کے ہر فرد کو محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی کاوشوں کی صد ہزار مرتبہ تحسین کرتے ہیں۔ خاص طور پر اس سلسلہ کی ایک اہم خوبی یہ ہے کہ اس کے متعلقین و متوسلین علماء کرام کا انتہائی ادب و احترام کرتے ہیں۔ اور کما حقہ ان کی عزت کا پاس کرتے ہیں۔

پروفیسر عون محمد سعیدی

مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم حسنیہ نزد سبزی منڈی بہاول پور

Cell # 0300-68186565

Praise and Fatwa by Tanzeem Al Madaris Ahle Sunnat Pakistan

شعبۂ امتحانات تنظیم المدارس اہلسنّت پاکستان

Ph:042-6316770,6306162,Fax:042-6316249

تاریخ: 30-8-03 حوالہ نمبر: ______

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین

امابعد

دین اسلام شریعت وطریقت کا جامع دین ہے اور یہ امر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ شریعت وطریقت کے جامع رجال کار ہی نے دین اسلام کی شمع کو پرخطر حالات میں فروزاں رکھا۔ قلوب واذہان کو نورانی وروحانی فیض سے آراستہ وپیراستہ فرمایا اور تاریخ اس بات کی شاہد عادل ہے کہ جب ظاہری حالت خرابیوں سے دوچار ہوتی ہے، علم وعمل کمزور ہو جاتے ہیں اور سیاسی حالات دگرگوں ہو جاتے ہیں تو اس وقت صحیح روحانی شخصیات ہی نے حالات کو بدلا، لوگوں کو دین اسلام کی طرف راغب ومائل کیا اور موجود مسلمانوں کو دین پر استقامت ایسی دولت سے مالا مال کیا۔

ایسی مقدس ہستیوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ ہر دور وزمانہ میں پیدا فرماتا رہتا ہے جو لوگوں کو ہدایت ورہنمائی کے زیور سے آراستہ فرماتے ہیں ان ہی لوگوں میں حضرت علامہ صوفی باصفا اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب کی ہستی ہیں جو کئی خصوصیات واوصاف کی حامل ہیں اکابر علماء کرام ان کے دست حق پرست پر بیعت ہیں۔ پیر صاحب کے صاحبزادگان بھی شریعت وطریقت کے زیور سے آراستہ ہیں جو بلاشبہ بہت بڑا اعزاز ہے ورنہ اکثر جگہ معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ آپ کے مریدین ومتوسلین کے سروں پر دستار اور چہروں پر سنت مصطفیٰ نمایاں نظر آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ باری تعالیٰ حضرت کے علم وعمل اور زندگی میں مزید برکات عطاء فرمائے اور حضرت کے فیض سے خلق کثیر کو مستفیض ومستفید فرمائے۔

آمین

ادنیٰ خادم العلماء الکرام والاولیاء العظام

(مولانا) غلام محمد سیالوی

ناظم امتحانات تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

نعیمیہ سٹریٹ، علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو، لاہور

نامور عرب عالم دین الشیخ السید یوسف السید ہاشم الرفاعی کی تاثراتی تحریر جو انھوں نے سلسلہ عالیہ سیفیہ کے متعلق وزٹ بک میں رقم فرمائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی حبیبہ سیدنا محمد
وعلی آلہ وصحبہ ومن والاہ ۔ اما بعد
آج خانقاہ حضرت مولانا محمد حنیف سیفی سلمہ اللہ
حفظہ کی خانقاہ ۔ سیفیہ میں حاضر ہوا
پر تکلف طعام سے لطف اندوز ہوا ۔ مسجد
نہایت وسیع و عریض زیر تعمیر عمارت دیکھی
اطراف میں مدرسہ و دار الاقامہ دیکھا یہ ایک
عظیم خانقاہی تربیتی اصلاحی و روحانی
مرکز ہے جو مستقبل میں تشنگان علم و عرفان
کی پیاس بجھانے کا کام انجام دے گا ۔ ان شاء اللہ
امید ہے کہ یہ مرکز جلد ہی پایہ تکمیل کو پہنچے گا
اور عظیم صدقہ جاریہ ہوگا ۔ والسلام

نفیس شاہ الحسینی
۱۰ / محرم ۱۴۲۰
نزیل دوھور

اِک زمانہ معترف ہے......

استاذ العلماء ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی ناظم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

آپ کے بارے میں اشاعۃ التوحید والسنہ نے جو الزامات عائد کیے ہیں وہ مبنی برحقائق نہیں ہیں اور جن کی تردید حضرت قبلہ پیر صاحب مدظلہ العالی اپنے طبع شدہ انٹرویو میں کر چکے ہیں جو روزنامہ خبریں اسلام آباد 19 جون 1996ء میں شائع ہوا ہے۔

حضرت علامہ محمد باغ علی رضوی مہتمم جامعہ شیخ الحدیث مناظر اسلام گلشن کالونی فیصل آباد

حضرت العلام پیر طریقت مولانا پیر اخند زادہ سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ کے بارے میں علماء مشائخ اور بالخصوص اپنے استاذ مکرم مولانا غلام رسول رضوی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے تاثرات دیکھے اور پھر یہ بات کہ پیر صاحب نے حسام الحرمین اور فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ فرما کر فرمایا کہ مجھے حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے فتاوی جات سے اتفاق ہے کیونکہ امام احمد رضا عاشق رسول اور ولی کامل ہیں اس کے علاوہ حضور غوث اعظم کے بارے میں فرمایا۔ فقیر سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہے (ہدایت السالکین صفحہ 282) مزید فرمایا کہ اصول وعقائد میں اہل سنت و جماعت کے عظم پیشوا حضرت امام ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہوں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ عنہ کا مقلد ہوں اور تصوف وطریقت میں خواجہ، بزرگ محمد بہاؤ الدین شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا تابع اور انہیں بزرگان دین کا بالواسطہ مرید ہوں۔ ایسے بزرگان دین کے عقیدت مند ایسے عقائد رکھنے والی شخصیت کے بارے میں دیوبندیت کا فتویٰ لگانا

انصاف کے خلاف ہے بلکہ میں تو کہوں گا کہ وہ ہمارے سر کے تاج ہیں اور اہل سنت و جماعت کی ایک عظیم شخصیت ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ جل شانہ بصدقہ حبیب کبریا ﷺ ہم تمام اہل سنت و جماعت کو اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمائے اور اپنے بزرگان دین کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہم تمام کی زندگی بالشان ہو۔ خاتمہ بالایمان ہو۔ جنت الفردوس مقام ہو۔ (آمین)

حضرت علامہ صاحبزادہ غلام مرتضٰی شازی مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء القرآن شیخوپورہ

مخدوم السالکین حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی مدظلہ وہ نابغہ عصر شخصیت ہیں۔ جنہیں دیکھ کر اسلاف کا دور یاد آ جاتا ہے۔ موصوف سالکین کے سرخیل ہیں جو آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی کمال محبت اور متابعت سے تصوف کے اعلیٰ و ارفع مقام اور بلند ترین مراتب پر فائز ہو کر خلافت الٰہیہ اور آقا علیہ الصلوۃ والتسلیم کی نیابت کبریٰ کے منصب پر متمکن ہوتے ہیں۔

پیر صاحب سے میری کافی نشستیں رہیں۔ ہر مجلس میں محبت الٰہی ذکر الٰہی کے جلوے بکھرے، جنہیں متلاشیان سمیٹ لیتے۔ قبلہ والد گرامی دامت برکاتہم سے ایک علمی نشست کے دوران میں بھی حاضر تھا۔ یوں لگتا تھا کہ علم کی برکھا برس گئی یوں جو تھمنے کا نام نہیں لے رہی۔ اطمینان قلب کی وہ دولت جو حکمت، فلسفہ و کلام کی کتابوں کے انبار سے تلاش بسیار کے باوجود نہیں ملتی وہ جو قبلہ والد گرامی مدظلہ اور پیر صاحب کی چند لمحات کی صحبت میں حاصل ہو گئی۔

تصوف وسلوک کے راہ نوردوں کے سرخیل تصوف وسلوک کے طالبوں کی طرف یوں توجہ فرماتے ہیں کہ بقول کسے:

اے پناہ من حریم کوئے تو — من بامیدے رمیدم سوئے تو
آہ زاں درد ے کہ درجاں وتن است — گوشہ چشم تو دار دے من است
تیسرام را تیز گرداں کہ من — محنتے دارم فزوں از کو بکن

Praise by Allama Dost Muhammad Naqshbandi
& Moulana Karamat Ali Naqshbandi

علامہ مولانا دوست محمد نقشبندی خطیب جامعہ مسجد غوثیہ رنگ محل و مہتمم جامعہ محمدیہ فیض القرآن جیلانیہ لاہور

پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ حضرت پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی کی زیارت ہوئی تو سرکار دو عالم ﷺ کے فرمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کا وہ بندہ جس کو دیکھ کر اللہ یاد آ جاتا ہے یہ فرمان مصطفیٰ ﷺ آپ پر صادق آتا ہے ماشاء اللہ آپ کا چلنا پھرنا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا عین سنت مصطفوی کے مطابق ہے آپ کے خلیفہ جن کو بندہ ذاتی طور پر جانتا ہے وہ حضرت علامہ پیر محمد عابد حسین سیفی ہیں وہ مسلک اہلسنت کا درد رکھتے ہیں دیگر جو جعلی پیر ہیں وہ شریعت مصطفیٰ ﷺ پر نہ خود عمل کرتے اور نہ اپنے مریدوں کو ہدایت کرتے ہیں وہ دین اسلام کے دشمن ہیں ان سے بچنا چاہئے وہ اصل صوفیہ کرام پیروں بزرگوں کو بدنام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ صحیح ولیوں اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

لوگ شریعت محمدی ﷺ کے پابند ہو گئے اس وقت دنیا میں آپ کے لاکھوں کی تعداد میں مریدین ہیں۔ مگر ایک بھی آپ کے مرید کا مرید بھی غیر شرعی نہیں جو کہ ایک سب سے بڑی کرامت ہے۔ اپنے دور میں ہر ولی کی کوئی نہ کوئی کرامت ظاہر ہوئی مگر ان کی سب سے بڑی کرامت کوئی مرید غیر شرعی نہیں اور ہر مرید کا دل ذکر الٰہی سے زندہ ہے۔ یہ ہماری سب سے بڑی سعادت ہے کہ اس پرفتن دور میں آپ جیسی ہستی کا سایہ ہم پر قائم رہے۔ اللہ جل شانہ آپ مدظلہ کا سایہ ہم پر سدا قائم و دائم رکھے۔

مولانا قاری کرامت علی نقشبندی

جنرل سیکرٹری جماعت اہلسنّت خطیب جامعہ مسجد بابا جھنڈے والی رائے ونڈ ضلع لاہور

یاایها الذین امنوا اتقوا الله و کونوا مع الصادقین. صدق الله العظیم و صدق رسوله النبی الکریم. ترجمہ: اے ایمان والوں! ہو جاؤ سچوں کے ساتھ۔ اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ قرآن پاک میں کئی جگہ پر اللہ پاک نے اپنے نیک بندوں کا ذکر فرمایا ہے تو حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی خراسانی حنفی، سنی قادری مدظلہ جیسی شخصیت کوئی بھی دنیا میں نہیں ملتی کہ آپ کے مرید کا چلنا پھرنا سنت کے مطابق ہے اور آپ کا تو پھر کیا کہنا۔ آپ تو عاشق رسول ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ اللہ کے ولی کو دیکھنے سے خدا یاد آ جائے۔ تو آپ کو دیکھنے سے خدا یاد آتا ہے اور اللہ کریم کے ولی کے ہاتھ میں ہاتھ دینا ذریعہ نجات ہے اور قرآن پاک سے ثابت بھی ہے۔ اللہ کریم کے ولی کا اقرار شیطان بھی کرتا ہے۔ اور قرآن کریم میں ہے۔ فبعزتک لاغوینهم اجمعین. الا عبادک منهم المخلصین. ترجمہ: مجھے تیری عزت کی قسم میں ضرور تیرے بندوں کو گمراہ کروں گا۔ جو تیرے مخلص بندے ہیں ان پر میرا داؤ نہیں چلتا۔ تو پھر پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن مدظلہ ولی کامل ہے کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ مریدوں کا حال یہ ہے کہ سنت کے بغیر کوئی کام بھی نہیں کرتے تو پھر پیر کا کیا کہنا۔

حضرت علامہ مولانا شیر محمد امیر، جماعت اہلسنّت حلقہ رائے ونڈ ضلع لاہور

بندہ ناچیز کو عرصہ چار سال سے بسلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ سے نسبت قائم ہوئی۔ جب بھی میں نے پیر طریقت رہبر شریعت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن دامت برکاتهم العالیه کو دیکھا ہے۔ ان کو سنت کے بغیر عمل کرتے نہیں پایا۔ آپ سرکار کا ہر عمل سنت مصطفیٰ کے عین مطابق ہے۔ شریعت کی پابندی جیسے داڑھی مبارک، دستار مبارک لباس مبارک زلفیں مبارک عین سنت مطہرہ کے مطابق ہیں۔ سرکار مبارک کا جو بھی مرید ہوتا ہے۔ اسے سختی سے سنت کی پابندی کرواتے ہیں۔ اس سے قبل بندہ ناچیز تبلیغی مرکز رائے ونڈ سے عرصہ دراز آٹھ سال منسلک رہا۔ لیکن کچھ حاصل نہ کر سکا کیونکہ جب بندہ اپنی فیلڈ میں جا کر مصروف ہوتا ہے تو پھر وہی جھوٹ، فریب، بے ایمانی، رشوت خوری، نماز کی پابندی نہ کرنا، سنت کا پابند نہ ہونا، لہٰذا طرح طرح الٹ پلٹ کاموں میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تبلیغ والے خود کامل انسان نہیں ہیں۔ جو کامل انسان نہ ہو وہ بھلا دوسرے لوگوں کو تبلیغ کیا کر سکتا ہے۔ ان لوگوں کو چاہئے کہ یہ پہلے خود کسی ولی کامل سے بیعت ہوں۔ پھر وہ تبلیغ کریں۔

بہرحال بندہ ناچیز کو سرکار مبارک کی ایک محفل نصیب ہوئی۔ اس محفل مبارک میں سرکار مبارک کی ایک نظر نے قسمت بدل دی۔ اللہ تعالیٰ پیر و مرشد کے صدقے ایسے جھوٹے لوگوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے اور اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن دامت برکاتهم العالیه جیسے کامل و اکمل اعلیٰ کی اللہ تعالیٰ زندگی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

حضرت علامہ مفتی محمد جمیل رضوی ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ اکرم العلوم۔ نزد بتی چوک شیخوپورہ

مذہب مہذب حق اہلسنّت و جماعت جنتی گروہ ہے اہلسنّت و جماعت کی مخالف الحاد و زندیقیت ہے۔ سید عالم ﷺ کی شان اقدس میں عبارۃ وتقریراً اور تحریراً گستاخی کفر ہے وہابیہ خبیثہ رافضیہ شیعہ کے اکابر نے جو گستاخایاں کی ہیں ان کی تحسین کرنے والا کافر ہے۔ میں نے ان کی زیارت کی ہے۔ پیر صاحب پابند شریعت ہیں۔ جو سنت کے سخت عمل پیرا ہیں۔ ان کی تحسین اسی وجہ سے پیر صاحب موصوف کو پیر اہلسنّت کہتے ہیں۔ احقر کے نزدیک کوئی ایسی عبارت نہیں جس کی بنیاد بنا کر پیر صاحب موصوف پر طعن کیا جائے لہٰذا پیر صاحب ہمارے پیشوا اور راہنما ہیں۔ آپ بہت بڑے فقیہ محدث، مفسر اور مدرس ہیں اور جو لوگ حضرت پیر صاحب پر انگشت زنی کرتے ہیں ان کی کم علمی کی وجہ سے ہے۔

Praise by Allama Shahibzada Muhammad Noor Al Mustafa Razavi & Allama Nazir Ahmed

ہے۔ آپ سرکار خود بھی شریعت کی سختی سے پابندی کرتے ہیں اور مریدین کو بھی اس کا پابند کرتے ہیں۔ پھر آپ کا حسن سلوک اور حسن کردار بھی اپنا اثر چھوڑے بغیر نہیں رہتا۔ آپ اپنے مریدین کی نہ صرف ظاہری علوم سے تربیت فرماتے ہیں بلکہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے روحانی منازل بھی طے کراتے ہیں آپ بلاشبہ ظاہری و باطنی علوم کے استاد کامل ہیں اور صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ سلاسل اربعہ میں مریدین کی تربیت فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے وجود مسعود کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر رکھے تا کہ ہم جیسے خالی لوگ آپ سرکار سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

استاذ العلماء حضرت علامہ صاحبزادہ محمد نور المصطفیٰ رضوی چشتی مرکزی ناظم تعلیم و تربیت جماعت اہلسنّت پاکستان و سابق مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام پاکستان

حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب نقشبندی مجددی مدظلہ العالی دارالعلوم چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں میں تشریف لائے، شرف ملاقات حاصل ہوا۔ الحمد اللہ آپ کی گفتگو سے معلوم ہوا کہ آپ جید عالم دین اور روحانی پیشوا ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کا نعتیہ کلام محفل میں پڑھا گیا تو حضرت موصوف پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔ دعا کے بعد آپ نے فرمایا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ طریقت و تصوف کے تاجدار تھے۔ مجھے اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب سے اس لیے انس ہے کہ آپ مسلک اہل سنت و جماعت کی بھر پور ترجمانی فرماتے ہیں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کے فتاوی مبارکہ سے اتفاق رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اکابرین اہلسنّت کی مساعی جمیلہ قبول فرمائے اور ان کے فیوض و برکاتہ سے ہمیں مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت علامہ مولانا نذیر احمد فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف ضلع سرگودھا

ہوتا ہے کوہ و دشت میں پیدا کبھی کبھی
وہ مرد جس کا فقر خذف کو کرے نگیں

اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے صوفیائے عظام کی مساعی جمیلہ تاریخ کا ایک روشن باب ہے لق و دق صحراؤں، وسیع و عریض بیابانوں فلک بوس پہاڑوں زخار و مواج

دریاؤں کو عبور کر کے کفر و شرک کے گہواروں میں کلمہ حق کا بلند کرنا انھی نفوس قدسیہ کا سرمایہ حیات ہے ایسے مردان باصفا جہاں جہاں پہنچے قلب و ضمیر کی کایا پلٹتے رہے اور دنیا کا نقشہ بدلتے رہے۔ ہر دل کو بیت اللہ او رنگاہ کو شناسا بنائے گئے انھی نفوس قدسیہ میں اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرار چی وخراسانی مبارک ساکن باڑا شریف ہیں جنھوں نے اپنی باکمال نظر کے ساتھ لاکھوں انسانوں کو صراط مستقیم پر گامزن کیا ہے۔ آپ ایک کامل و مکمل ولی اور عاشق رسول ہیں آپ کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ آپ کے تمام مرید سفید لباس میں ملبوس اور سنت رسول کے پابند ہیں۔

حضرت علامہ محمد اجمل فریدی، جامعہ فریدیہ ساہیوال

سلسلہ ''سیفیہ'' کے اصحاب کے ساتھ اتنا گہرا تعلق نہیں ہے کہ ان کی مجالس، نظریات، تعلیمات وغیرہ سے کوئی گہری وابستگی ہو۔ البتہ اس سلسلہ سے متعلق علماء، مشائخ اور عام افراد سے قریبی حد تک تعلقات ہیں۔ اس سلسلہ سے وابستگی کے بعد ان کی صورت، سیرت، انداز و اطوار، بود و باش، فرائض و امور ماموره کی ادائیگی کی وابستگی، حرام اور دیگر منہیات سے اجتناب کا جذبہ، کثرت سے اللہ کی یاد وغیرہ یہ سب معاملات اس سلسلہ کی قوت انجذابیہ و تاثیر کا بہترین مظہر ہیں۔ اس سلسلے سے وابستہ افراد خواہ زندگی کے کسی بھی شعبہ سے متعلق ہیں، ان اللّٰه یحب التوابین و یحب المتطهرین کا بہترین مظہر دکھائی دیتے ہیں۔ صاف ستھرے، کھلے کھلے، خوشبو سے مہکتے، عمامہ سے سجے اور سنتوں کا مظہر بنے۔ بڑے پیارے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سلسلہ عام آدمی کی اصلاح اور انقلاب کے لیے حیران کن حد تک تیز رفتاری سے مؤثر ثابت ہوا ہے اللہ تعالیٰ ان کے فیوض و برکات میں برکات عطا فرمائے اور افراط و تفریط سے بچتے ہوئے حسن اعتدال میں مزید برکت عطا فرمائے۔ آمین

صاحبزادہ سعید احمد فاروقی ایم اے ناظم اعلیٰ: جماعت اہلسنت ضلع ملتان ممبر: ڈسٹرکٹ امن کمیٹی

الحمدللہ! میرے قلم کی نوک ایسی شخصیت کے لیے الفاظ جن کے قرطاس پر بکھیر رہی ہے جو بلاشبہ امت مسلمہ کے لیے سائبان رحمت ہے۔ آپ کا فیضان انسانی زندگی کے

تمام شعبوں میں عام ہے اور بے شمار خوش بخت افراد نے آپ کی صوفیانہ تعلیمات کی روشنی میں اپنی زندگیاں از سرِ نو مرتب کیں۔

آپ طبع بلند، فکر تاب اور ذہن رسا کا ایسا روشن مینار ہیں جنھوں نے ظلمت و گمراہی کے دھندلکوں میں الجھی نسل نو کے لیے صراط مستقیم کی منزلوں کو روشن و منور کیا جو بھی حضرت کی زلف محبت کا اسیر ہوا وہ جہاں بھی دکھائی دیتا ہے اپنے چہرے، اپنی منفرد دستار اور اپنے پاکیزہ کردار اپنے لباس سے مرشد کریم کا عکس نظر آتا ہے۔ ایسی شخصیت کو اہل دل پیر طریقت، تاجدارِ تصوف اخوندزادہ سیف الرحمٰن ارچی خراسانی کے نام سے اپنے لبوں کو سجاتے ہیں۔

2 اپریل 2000ء مدینۃ الاولیاء کی سرزمین پر منعقدہ انٹرنیشنل سنی کانفرنس ملتان سٹیڈیم میں پہلی مرتبہ زیارت ہوئی تو پھر ہر آنکھ دوسری طرف نہ پلٹی۔ کانفرنس (زیر صدارت حضرت قبلہ سید مظہر سعید کاظمی صاحب) میں جماعت اہلسنّت کے مرکزی ناظم اعلیٰ اور کانفرنس کے روحِ رواں حضرت سیّد ریاض حسین شاہ نے لاکھوں فرزندان توحید اور عشاقانِ رسالت میں جب حضرت کا تعارف کرایا تو ان کا ایک ایک لفظ حضرت کے لیے مبنی برحقیقت تھا پھر اسی روز بوقت عشاء حضرت اپنے بے شمار خلفاء عظام اور ہزاروں مریدین اور عقیدت مندوں کے جھرمٹ میں شاہی جامع مسجد طوطلاں والی میں تشریف لائے۔ آپ کا اسٹیج کو زینت بخشا، پھر محفل کا رنگ ذوق وشوق وجدانی کیفیت آج تک دلوں میں اذہان میں نقش ہے۔ میزبانی راقم کے حصہ میں آئی۔ مسجد کا ماحول دیکھ کر ہر آدمی کہتا کہ لگتا ہے یہ فرشتوں کی جماعت ہے اور جنت کو چھو کر آئی ہے۔

بحمدہٖ تعالیٰ۔ آپ کا فیضان یوں تو پورے برصغیر میں ہے مگر بلامبالغہ پنجاب میں حضرت قبلہ محمد میاں حنفی سیفی ماتریدی اور حضرت قبلہ پیر ڈاکٹر محمد سرفراز مدظلہ سلسلہ سیفیہ کو جس انداز میں چلا رہے ہیں وہ قابل رشک ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت قبلہ اخونزادہ سیف الرحمٰن ارچی مدظلہٗ کو عمر خضری عطا فرمائے اور آپ کے وابستگان کو بروز محشر سرخرو فرمائے۔

میں آخر میں مشکور ہوں حضرت سردار انور ڈوگر سیفی صاحب اور محترم ڈاکٹر محمد

عمران سیفی صاحب کا جنھوں نے مجھے حکم دیا کہ میں حضرت کے لیے کچھ لکھ کر اپنی عاقبت کا سامان کروں۔

حافظ نیاز احمد دارالعلوم تاجدار مدینہ شہاب پورہ سیالکوٹ

رب کائنات نے فرمایا "لِکُلِّ قومٍ هادٍ" ہر قوم کے لیے کوئی نہ کوئی ہدایت دینے والا ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین بن کر تشریف لائے لوگوں کی روحانی، اخلاقی تربیت اور دعوت الی اللہ کا منصب اب اُمت محمدیہ کے اُن افراد کے پاس ہے جنھیں رب کائنات نے علم وعمل کے میدان میں رفعتیں عطا فرمائی ہیں اور فرمایا "یرفع اللّٰہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت" اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کے درجات بلند فرماتا ہے اور وہ جو علم والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں نے اپنی ذمہ داری ہر زمانے میں باحسن نبھائی اور اللہ کی مخلوق کو راہ حق دکھاتے رہے انھیں ہستیوں میں جناب اخوندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب دامت برکاتہ العالیہ کا شمار ہوتا ہے اُن کا علمی و روحانی فیض اطراف عالم میں نظر آ رہا ہے اللہ تعالیٰ اس چشمہ فیض سے تشنہ لبوں کو سیراب فرمائے اور یہ روحانی سلسلہ ہمیشہ جاری رہے۔ آج کے زمانہ میں یہ ہستیاں مشعل راہ ہیں یہی آستانے بھٹکے ہوؤں کو اُن کے خالق سے روشناس کروانے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

مفتی ابومحمد حسین احمد شیخ الحدیث ومہتمم دارالافتاء جامعہ عربیہ سلطان المدارس

آج کے اس پرفتن دور میں حضرت الشیخ مخدوم العلماء والصلحاء سند المحققین قبلہ پیر سیف الرحمٰن نقشبندی دامت برکاتھم القدسیہ کا وجود مسعود اہل اسلام کے لیے سایہ رحمت الٰہی ہے جن کے غلاموں میں شریعت وطریقت کا نور نظر آتا ہے عوام کے لیے عموماً خواص کے لیے خصوصاً استدعا ہے کہ وہ ان سے برکات حاصل کریں اور ہر معاملہ میں تعاون کریں۔

Praise by Professor Syed Rakhsur Hussain Qadri Razavi

پروفیسر سید رخسار حسین قادری رضوی خادم آستانہ عالیہ کریم داد شریف

شیخ المشائخ قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سراج الکاملین پیر طریقت صوفی باصفا

حضرت پیر اخوند زادہ سیف الرحمٰن صاحب مبارک کی خدمت سراپا الفت میں حاضری کا شرف ملا۔ آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ حضور ﷺ کی سنت مطہرہ کی عملی تصویر ہے۔ جو خوش نصیب آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہو کر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں شرف بیعت حاصل کر لیتا ہے یہ دیکھا گیا ہے اس کا دل ذاکر بن جاتا ہے اور بدن پر سنت مصطفیٰ ﷺ کا ظہور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ عزوجل آپ کے ذریعے سے مذہب مہذب اہلسنت و جماعت کی ترویج کا عظیم کام لے رہا ہے۔

نہ صرف یہ کہ آپ خانقاہ کے صوفی ہیں بلکہ آپ مجاہد فی سبیل اللہ اور مرد میدان بھی ہیں آپ نے باڑہ خیبر ایجنسی میں بدمذہبی کا جس جوانمردی اور جرأت سے مقابلہ کیا اس سے اسلاف کی یاد تازہ ہو جاتی ہے دعا ہے کہ اللہ عزوجل اہلسنت کے وقار و اشاعت دین کے لیے ان کی کوششوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور آپ کا سایہ امت پر تادیر قائم و دائم فرمائے آپ کی حاسدین معاندین اور شرور زمانہ سے حفاظت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ.

Praise by Allama Muhammad Asad Allah

& Allama Hafiz Qari Ghulam Mohi ul din Chisti

حضرت علامہ محمد اسد اللہ وٹو مدرس جامعہ فاروقیہ رضویہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

سرکار مبارک مجدد ملت قیوم زماں سرتاج اولیاء عصر، جامع معقول ومنقول استاد العلماء شیخ القرآن والحدیث اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب نے حضرت مجدد الف ثانی کے مشن کو جاری و ساری رکھا الحمد اللہ وہ اس مقصد میں کامران و کامیاب ہوئے اور دنیا سے ایک سچے صوفی کی طرح تصوف کے آٹھ خصائل (1) سخائے ابراہیم علیہ السلام (2) رضائے اسماعیل علیہ السلام (3) صبر ایوب علیہ السلام (4) اشارت زکریا علیہ السلام (5) غربت (غریب الوطنی) یحییٰ علیہ السلام (6) لبس الصوف موسیٰ (7) سیاحت عیسیٰ علیہ السلام (8) فقر محمد علیہ السلام کے امین بن کر دنیا میں رہے اور عملی زندگی میں ان سب پر کاربند رہ کر ثابت کیا اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی میں برکتیں فرمائے آمین۔

استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ قاری غلام محی الدین چشتی گولڑوی ناظم اعلیٰ دارالعلوم محی الدین جیلانی نیو P.A.F آفیسر کالونی کینٹ لاہور

پیکرِ صدق و صفا، ہادئ شریعت، رہنمائے طریقت حضرت سرکار اخندزادہ مبارک پیرارچی زید مجدہٗ کا وجودِ مسعود بلاریب ملتِ اسلامیہ کے لیے بالعموم اور بالخصوص سالکین طرق حقہ کے لیے باعث صد سعادت وتقلید ہے۔

نصف صدی سے متزاد آپ کی حیاتِ مبارکہ ظاہری و باطنی علوم کی تبلیغ و ترویج کے لیے میدانِ عمل میں شرعی و روحانی تعلیمات عام کرنے کے لیے مصروف عمل ہے۔

حضرت کی ذات ستودہ صفات کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ آپ کی حیاتِ مبارکہ کی بتائی جانیوالی ساعاتِ سعیدہ میں جمیع سلاسل کے اہل طریقت مشائخ اور علوم ظاہرہ عصریہ سے آراستہ علماء وعظماء ملت کی جانب سے اقتدار قلوب سے تلقی حاصل رہی ہے۔

آپ کے حلقہ ارادت میں جہاں ظلماتِ قلب کو وا کر کے انوارِ الٰہیہ کی آماجگاہ بنایا جاتا ہے، وہاں علوم قرآن و حدیث اور فقہ کی گتھیاں سلجھا کر دنیوی و اخروی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔ اس بحرِ فیوض وتجلیات کی ضوفشانی کا عالم یہ ہے آپ کی غلامی کا پٹہ باعث افتخار سمجھتے ہوئے اطراف واکناف میں کم وبیش ساتویں لڑی میں سلسلہ بیعت جاری ہے۔

Praise by Shahibzada syed Saeed Ahmed Shah
& Moulana Muhammad Imam Bakshsh Nadeem

ناچیز کی مثل بے حدو حساب افراد جو دیگر سلاسل سے جام محبت نوش فرمانے والے ہیں یقیناً ان کے دل حضرت اخندزادہ بکاتھم العالیہ کے بیعت ہیں۔
اللہ جل وعلا حضرت کو درازیٔ عمر کیسا ساتھ "شفاء لایغادر سقما" عطا فرمائے۔

صاحبزادہ سید سعید احمد شاہ گجراتی صدر پاکستان علماء و مشائخ کونسل

محبوب المشائخ اخوندزادہ حضرت پیرسیف الرحمٰن دامت برکاتھم سیفی کا شمار سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے ان مشائخ میں ہوتا ہے جنہوں نے اس سلسلہ کی آبیاری کی ہے اورآپ کی ذات اس سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی قابل قدر اور ممتاز ہستی ہے۔

مولانا محمد امام بخش ندیم استاذ الحدیث جامعہ فریدیہ ساہیوال

قدوۃ المحققین زبدۃ العارفین امام الاولیاء سلطان المجذ وبین جامع علوم ظاہرہ و باطنہ شیخ الکل اخندزادہ مبارک خواجہ پیرسیف الرحمٰن صاحب پیرارچی شہنشاہ خراسانی مدظلہ مسلک حقہ اہلسنت و جماعت اور شریعت مطہرہ کے محافظ سنت حامی اوربدعت کے ماحی ہیں۔ آپ کی ذات مطہرہ دین اسلام کی حقانیت اورصداقت کی ایک برھان قاطع ہیں۔ آپ کی سحرانگیز شخصیت کا کمال ہے کہ جس کے دیدار سے کتنے ہی کافر، قاتل مشرف باسلام ہو گئے۔ آج بھی راہزن ہی راہبر ہو جاتے ہیں اوربد معاش و بد قماش لوگوں کی زندگی سیرت حسنہ کے سانچے میں ڈھل کر بدل جاتی ہے۔ انہی جیسی ذات کی طرف شیخ فرید الدین عطا اشارہ فرماتے ہیں۔

ہم نشینی جز بہ درویشاں مکن
ناتوانی عیبت ایشاں مکن
حب درویشاں کلیدِ جنت است
دشمنِ ایشاں سزائے لعنت است

حضرت صاحب مبارک کی کرامت ہے اپنی نگاہ پاک سے دل مردہ کو ایسی حیات جاودانی عطا کرتے ہیں کہ دل کی دھڑکن دھڑکن سے اللہ اللہ کے نعرے گونجتے ہیں۔ انہیں دلوں کی طرف ہی خواجہ غلام فرید اشارہ کناں ہیں۔

Praise by DArul uloom Jamia Naeemia Razavia
& Syed Zahid Siddique Bokhari of Darul Uloom Ghausai

نہ کافی سمجھ کفایہ نہ یادی سمجھ ہدایہ
کر پڑے جلد وقایہ پکو دل قرآن کتابے

آپ کی نگاہ فیض بار سے سیراب ہونے والے نخل بار دار ملت کے لیے شجر سایہ دار شیخ العلماء محبوب السالکین دلیل العارفین حضرت میاں محمد حنفی سیفی دامت فیوضھم کی ذات ستودہ صفات ہی آپ کی زندہ کرامت ہیں۔ جہاں سالکین کے مجمع میں جہاں پیاسوں کا ہجوم ہے تو انہیں الفاظ کے ساتھ ملتجی نگاہ کرم ہوں۔

بیدم میری قسمت میں سجدے ہیں اسی در کے
چھوٹا ہے نہ چھوٹے گا سنگ در جانا مہ

دارالعلوم جامعہ نعمانیہ رضویہ

اہل دانش کا قول ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ حضرت صاحب نے جو افراد تیار کئے ہیں (سیفی برادران) ناچیز اُسے حضرت کا ایک بہت بڑا کارنامہ سمجھتا ہے کہ جو بھی اس سلسلہ سے منسلک ہوا ہے اس کے اندر نمایاں تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ مثلاً نماز وغیرہ کی پابندی۔ عمامہ رسول ﷺ باندھنا۔ داڑھی مبارک رکھنا اور مصطفیٰ ﷺ کی سنتوں سے پیار کرنا وغیرہ وغیرہ

خورشید احمد فیضی

آج کے اس پرفتن دور میں حضرت قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت الشیخ سیف الرحمٰن نقشبندی مدظلہ العالی کا وجود مسعود اہل اسلام بالخصوص اہل سنت کے لیے سایہ رحمت الٰہی ہے جن کے غلام پیارے آقا تاجدار مدینہ ﷺ کی شریعت وطریقت کا نور نظر آتا ہے تمام عوام اہلسنت سے استدعا ہے کہ ان بزرگوں سے فیوض و برکات حاصل کریں اور ہر معاملہ میں ان کی معاونت فرمائیں۔

سید زاہد صدیق بخاری دارالعلوم محمدیہ غوثیہ ضیاء القرآن کیمپس گجرات

صحیفہ رشد و ہدایت میں خالق ارض و سما نے ارشاد فرمایا اوراُس شخص سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو انسانیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے۔

علماء اہلسنت اورصوفیاء کرام اپنے کریم آقا ﷺ کے حقیقی جانشین اور وارث ہونے کی حیثیت سے ہمیشہ لوگوں کو اللہ کریم کے دین حنیف کی طرف بلاتے رہے اورخود بھی سنت نبوی ﷺ کے سانچے میں اپنی زندگیاں گزارتے رہے۔ پوری دنیا کی طرف برصغیر پاک و ہند میں بھی سلاسل اربعہ کے اولیاء کاملین نے یہ فریضہ پوری دیانتداری کیساتھ سرانجام دیتے رہے۔ اور انشاء اللہ شریعت وطریقت کا حسین سلسلہ تاابد جاری رہے گا۔ وطن عزیز میں انہی عظیم المرتبت ہستیوں میں ایک قابل قدر نام محترم و مکرم حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن قدس سرہ العزیز کا ہے جنہوں نے صوبہ سرحد میں بالخصوص اوردیگر صوبوں میں بالعموم احیاء سنت کا بیڑہ اٹھایا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالٰی ان کی مساعی جمیلہ اوراہلسنت کے وقار کے لئے انکی کوششوں اور شبانہ روز کاوشوں کی شرف قبولیت عطا فرمائے اور ان کا سایہ عوام اہلسنت کے سروں پر سلامت رکھے! آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین

علامہ خلیل الرحمٰن چشتی ناظم اعلٰی جماعت اہل سنت پاکستان کراچی

اللہ تعالٰی نے انسانیت کی ہدایت و راہنمائی کے لئے ہر دور اورزمانے میں اپنے نبیوں اور رسولوں کو مبعوث فرمایا کہ ہر نبی اوررسول اپنے دور میں لوگوں کو خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کا درس دیتا رہا اور بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہ ہدایت پر گامزن کرتا رہا۔ یہاں تک ہمارے آقا ومولی حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر سلسلہ نبوت اختتام پذیر ہوا اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا لیکن ہدایت و راہنمائی کا سلسلہ تو قیامت تک جاری رہے گا اورحضور ﷺ کا فرمان العلماء ورثه الانبياء کے مطابق یہ بھاری ذمہ داری آپ کی امت کے علماء ربانیین زعماء اولیاء کے کاندھے پرآن پڑا اب قیامت تک اللہ تعالٰی کے نیک بندے اس مقدس مشن کو جاری رکھیں اورانسانیت کا ٹوٹا ہوا رشتہ اپنے خالق و مالک سے جوڑتے رہیں گے۔ مدارس قائم ہوتے رہیں گے۔ خانقاہیں بنتی رہیں۔ محافل ذکر و نعت بجتی رہیں گی۔ اورلوگوں کو سکون قلب کے ذرائع میسر آتے رہیں گے۔ اورلوگ راہ ہدایت پر گامزن ہوتے رہیں گے۔

اللہ کی یہ حسین و جمیل کائنات کسی دور میں بھی عقیم نہیں رہی انبیاء کرام کے بعد بھی ہر دور میں وقتاً فوقتاً اللہ تعالٰی کے محبوب بندے پیدا ہوتے رہے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے اور اللہ تعالٰی کے ان محبوب بندوں میں ہر دور میں باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اوراسلام کے پرچم کو سر بلند کیا فی زمانہ شریعت و طریقت کی تعلیم عام کرنے کے لیے کئی مراکز موجود ہیں جہاں آنے والوں کو اللہ تعالٰی کے محبوب ﷺ سے عشق و محبت کا درس دیا جاتا ہے۔

دور حاضر میں شریعت و طریقت کی تعلیم عام کرنے والوں میں ایک بہت بڑا نام عظیم صوفی بزرگ۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم علمی و روحانی پیشوا پیر طریقت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب ماتریدی حنفی دامت بر کاتھم القدسیہ کا بھی ہے۔

آپ نے افغانستان سے پاکستان منتقل ہوکر باڑہ کے مقام پر عظیم روحانی مرکز قائم کیا اور وہاں سے کئی شمعیں روشن ہوئیں اور پاکستان کے طول وعرض میں اس وقت سینکڑوں مقامات پر آپ کے خلفاء وحلقہ ذکر کے ذریعے محبت الٰہی کے چراغ روشن کررہے ہیں۔ مجھے براہ راست تو حضرت سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہوسکا بہرحال آپ کے صاحبزادگان شیخ الحدیث صاحبزادہ حمید اللہ خان سیفی صاحب اور صاحبزادہ احمد سعید عرف یار جان سیفی صاحب جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے پروگرامات میں اور جماعت نقشبندیہ سیفیہ کے پروگرام میں ملاقات رہی ان صاحبزادگان کو دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا ہے ان کی تربیت کرنے والی شخصیت کوئی معمولی نہیں اسی طرح حضرت کے خلفاء خصوصاً پیر طریقت حضرت مولانا سید احمد علی شاہ سیفی صاحب سے تو ایک دیرینہ تعلق ہے اور جماعت اہلسنت کے وہ اپنے علاقے کے ذمہ دار بھی ہیں۔ انہیں دیکھ کر یا دیگر خلفاء کو بلا کر مرشد کے کامل ہونے کا اندازہ ہوجاتا ہے جس پیر کے مرید خود اس قدر شریعت مطہرہ کے پابند ہوں تو وہ پیر یقیناً مقرب بارگاہ الٰہی کی منزل پر فائز ہوں گے اللہ تعالٰی مسلک حق اہلسنت و جماعت کا بول بالا فرماتے ہیں اور اہلسنت کے تمام مراکز علوم دینیہ و روحانیہ سے فیض کے سرچشمے جاری فرماتے ہیں۔ اوران مراکز کی اللہ تعالٰی حفاظت فرماتے ہیں۔

محمد غلام رسول: پاکستان مسلم لیگ (ن) علماء ومشائخ ونگ فیصل آباد

جناب مخدوم ومحترم پیر امجد ظہیر سیفی صاحب کی فرمائش ہے کہ مخدوم المشائخ پیر سیف الرحمٰن صاحب قبلہ کے بارے میں کچھ تاثرات لکھنے رہا ہوں۔ حضرت قبلہ پیر سیف الرحمٰن صاحب سے اس فقیر کی ایک ملاقات ہے اور وہ بھی ایک محفل میں۔ تو ظاہر ہے کہ اس ملاقات سے یہ تو اندازہ ہوا کہ حضرت پڑھے لکھے جید، تبحر عالم دین ہیں ان کے صاجزادہ مولانا حمید جان صاحب کا خطاب بھی سننے کا اتفاق ہوا جس سے صاجزادہ صاحب کے تبحر علمی کا بخوبی اندازہ ہوا۔ باقی حضرت میاں صاحب قبلہ سے تو متعدد ملاقاتیں ہیں ان کے خلفاء سے حضرت مولانا قادری نور الحق صاحب مدنی اور جناب قبلہ وکیل صاحب کے واسطہ سے یہ کہا جاسکتا کہ ان حضرات نے ایسے لوگوں کو سیدھا کردیا ہے جن کے ٹیڑھ سدھرنے کے قابل ہی نہ تھی ظاہر یہ فیض قبلہ پیر سیف الرحمٰن صاحب کا ہی ہے جو مولانا مخدوم جانا چاہتا ہے وہ حضرت میاں محمد سیفی کو دیکھے مولانا قاری نور الحق کو دیکھے یا پھر سراپا ایثار واخلاق محترم امجد ظہیر صاحب المعروف قبلہ وکیل صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جائے اس پر اس خاندان نقشبندیہ کا جاہ وجلال ظاہر ہو جائے گا۔

حضرت علامہ مفتی عبدالحلیم ہزاروی مرکزی امیر: فدائیانِ ختم نبوت پاکستان

میں عدیم الفرصت ہوں جسکی وجہ سے پیر صاحب کے حالات سے زیادہ واقف نہیں ہاں 1983ء میں پیر صاحب پہلی بار کراچی تشریف لائے تھے اس وقت میرے استاد محترم حضرت علامہ افتخار احمد قادری شہید یوم میلاد اور حضرت علامہ افتخار احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ وفات مدینہ منورہ مدفن جنت البقیع اللہ رب العزت ان دونوں کی مغفرت فرمائے انہوں نے پیر صاحب کا تعارف کروایا تو انکی تحریر پر ہم دو چار ساتھی ماڈل کالونی ملیر میں حاضر ہوئے ایک مکان پر پیر صاحب کا دیدار ہوا پھر حلقۂ ذکر میں بھی شرکت کی۔

پھر مریدین وخلفاء سے ملاقاتیں رہیں مگر پیر صاحب سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی یہ سنتے رہے تھے کہ پیر صاحب اور شیطان اسود منیر سے آپ کا معرکہ رہا پھر پیر صاحب نے

پشاور باڑہ سے نقل مکانی کر کے لاہور میں سکونت اختیار فرمائی مولا تعالیٰ انکے روحانی کام میں اضافہ فرمائے اور سلسلہ نقشبندیہ صحیحہ مجددیہ کو فروغ عطا فرمائے۔

آج کل سلسلہ دیوبند یہ نقشبندیہ بھی پر پرزے نکال رہا ہے جو محض دھوکا ہے اور وہ یکسر مکتوبات امام ربانی قیوم زمانی و ملفوظات شریف کے مخالف ہیں۔ اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے، آمین بجاہ سید المرسلین

قاری علی اکبر نعیمی بانی و مہتمم النعیمیہ انٹرنیشنل قرأت اکیڈمی اسلام آباد/ راولپنڈی

قائد اہل سنت امام شاہ احمد نورانی صدیقی نور اللہ مرقدۂ کیساتھ میں ملک اور بیرون ملک ہمسفر رہا فیصل آباد سے شیخوپورہ کے دور میں پیر میاں محمد حنفی سیفی سے ملاقات ہوئی ان میں حضرت پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب کا نقشہ نظر آیا۔ ہر تحریک میں اور مرکزی محفل میں اور خصوصاً حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کے عرس مبارک کی محفل قرأت میں تلاوت کے لیے حاضر ہوتا رہا۔ پیر سیف الرحمٰن صاحب کے مریدین قرآن سننے میں نمایاں نظر آئے کئی ایک محافل میں پیر صاحب کے خلفاء نے ملک کے مختلف حصوں میں قرآن پاک سنانے کے لیے مجھے مدعو کیا تو میں نے تلاوت قرآن سننے کی تڑپ دیکھی۔

مولانا شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ بھی پیر میاں محمد حنفی سیفی سے شفقت و محبت رکھتے تھے اور نورانی تحریک میں سیفی حضرات بھر پور شریک ہوئے۔ امام الاولیاء حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبد القادری جیلانی رضی اللہ عنہ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اعلیٰ حضرت سیدنا امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگان دین کے طریقہ کو اخندزادہ سیف الرحمٰن آگے بڑھا رہے ہیں اسی نورانی قرآنی مشن پر ہر سنی کو شریک ہونا چاہئے۔ یہ بڑی بات ہے کہ پگڑی اور داڑھی جیسی عظیم سنت اس تحریک سیفیہ کے ذریعے ایک بار پھر زندہ ہو رہی ہے میں قرآن کریم کی محبت کی وجہ سے اس قافلہ سے محبت رکھتا ہوں بلکہ النعیمیہ انٹرنیشنل قرأت اکیڈمی کے فضلاء جو دنیا کے مختلف 15 ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں قرآن کی اسی محبت کے سبب میں اس قافلے کا موئید اور معاون ہوئے اور میرے جملہ ہزاروں وابستگان، شاگرد، تلامذہ اور رفقاء اس

Praise by Qai Muhammad Abdullah Principal DArul Uloom Muhammadia Ghausia

معاملے میں ہر موڑ پر ان کے دینی امور میں معاون ثابت ہونگے۔ ان شاء اللہ سنی تنظیم القرآء پاکستان کے بانی چیئر مین کی حیثیت سے وطن عزیز کے جملہ قراء کو اس امر کی ہدایت کرتا ہوں کہ وہ سیفی برادران سے تعاون جاری رکھیں۔

سید احمد کوثر ایڈووکیٹ کوثر ٹاؤن اوکاڑہ

جناب اخندزادہ سیف الرحمٰن صاحب کے بارے میں میرے تاثرات یہ ہیں کہ پیر صاحب راسخ العقیدہ سنی ہیں۔ اور شریعت کی پابندی نہ صرف خود عمل کرتے ہیں بلکہ اپنے مریدوں کو بھی سختی سے پابندی کرواتے ہیں مزید انکے مرید و خلیفہ کاشف سلیمی صاحب ایڈووکیٹ ہیں جن سے اکثر ملاقات ہوتی ہے وہ مقام توحید کے شیدائی ہیں۔

سید علی ریاض کرمانی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

قبلہ اخندازہ سیف الرحمٰن حنفی نقشبندی مجددی کے بارے میں معروضی ہوں کہ صاحب موصوف صحیح العقیدہ سنی اور ان کے مریدین بھی مکمل شریعت کے پابند ہیں قبلہ پیر صاحب دلوں پر حکومت کرتے ہیں۔

قاضی محمد عبداللہ پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ آزاد کشمیر

چمنستان ولایت کے خوبصورت پھول حضرت خواجہ سیف الرحمٰن مجددی دامت برکاتہم القدسیہ کی شخصیت ہمہ پہلو ہے آپ عالمانہ جلال اور صوفیانہ جمال کے حامل ہیں۔آپ کا دل ہر وقت ذکر الٰہی متغرق اور شب و روز تسبیح و تحلیل میں مصروف ہے۔ ہزاروں عند لیبان چمن آپ کے آغوش لطف و کرم میں پروردہ ہیں۔ ہم سب مسلمان ہیں۔ ہماری منزل و مقصد ایک ہے۔ تو لا محالہ ہم سب بھی ایک ہی ہیں۔ اور تمام سلاسل کے بزرگان دین ہمارے لیے علم و حکمت کے روشن مینارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے فیوض و برکات سے بھر پور مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مدرسہ قادریہ ضیاء القرآن

حضرت پیر طریقت، رہبر شریعت، اخونزادہ پیر سیف الرحمان مدظلہ العالی سلسلہ نقشبندیہ کی بہت بڑی جماعت سلسلہ سیفیہ کے امیر اور مصلح امت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں

Praise by Qari Karam Hussain Tahir Khateeb of Markazi masjid Noori
Praise by Qari Iqbal Chisti Khateeb of Markazi Jamia Ghuasia Adakara

امت مسلمہ کے اصلاح پر مامور فرمایا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ حضرت پیر صاحب شب حالات کی سحر میں نوید ثابت ہوں گے اور دینی اقدار کی پابندی اور مسلک اعلیٰ حضرت کی پاسداری کرتے ہوئے ملت بیضاء کے اوجِ کمال میں کوئی کسر نہیں اٹھا چھوڑیں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکتیں عطاء فرمائے۔ (آمین)

قاری کرم حسین طاہر نظامی خطیب مرکزی مسجد نوری بریلوی فیصل آباد

جس طرح اللہ رب العزت نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء اکرام کو انسانوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دنیا میں بھیجا تاکہ بھولے بھٹکے لوگوں کو سیدھی راہ دکھائیں پھر اولیاء کرام اس کو سرانجام دیتے رہے۔ کبھی شیخ عبدالقادر جیلانی تشریف لائے تو کبھی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے لوگوں کو توحید کا پیغام دیا۔ اس دور میں حضرت اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک یہ فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ اس دور کے کامل اولیاء میں سے ہیں۔ ان کے تمام مریدین عاشق رسول ﷺ ہیں اور اہلسنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک مرتبہ وکیل صاحب کی محفل میں جانے کا موقع ملا وہاں پر عجیب کیف و مستی کا عالم تھا۔ حضرت اخندادہ پیر سیف الرحمٰن کی نگاہ کا فیض عام تھا۔ انبیاء اکرام نے جو دین حق کا کام کیا وہ پیر سیف الرحمٰن سرانجام دے ہے ہیں۔ آپ کا تمام خانوادہ عالم باعمل ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

فاذکر وانی اذکر کم

پس تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کرتا ہوں۔

قاری اقبال چشتی اوکاڑوی خطیب مرکزی جامع غوثیہ اوکاڑہ

پیر طریقت رہبر شریعت مخدوم اہلسنّت عاشق رسول قطب وقت حضرت قبلہ پیر اخندزادہ سیف الرحمٰن نقشبندی مجددی دامت برکاتہم مردحق مرد کامل و اکمل فنافی الشیخ اور فنا فی الرسول ہیں۔ اہل سنت کے عظیم پیشوا و شیخ کامل ہیں۔ آپ ہمہ صفت موصوف ہیں اللہ رب العزت نے **بسطة فی العلم والجسم** یہ صفات عطا کی ہیں۔ ولی اسے کہتے ہیں

جس کا چہرہ دیکھنے سے خدا یاد آئے اور ولی ایمان اور تقویٰ کا جامع ہوتا ہے۔ الآیۃ الذین امنوا وکانو یتقون سلسلۂ عالیہ سیفیہ مجددیہ کے سرخیل ہیں پیر صاحب مجدد صاحب شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح معنوں میں پیروکار ہیں اہل سنت کے سردار ہیں۔ اللہ پاک بطفیل نبی کریم آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے آمین ثم آمین۔

صاحبزادہ سید مزمل حسین شاہ گیلانی

نائب مجدد الف ثانی حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی کی شخصیت کا تعارف مجھے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ کی محافل میں شرکت کر کے حاصل ہوا۔ ان محافل میں حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی مبارک کا فیض ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح محسوس ہوا عہد حاضر میں آپ کی شخصیت ایک عظیم نعمت ہے میرا مشاہدہ ہے کہ بہت سے ایسے نوجوان جو بدعقیدہ تھے اور بہت سے ایسے لوگ جو بہت سی برائیوں میں مبتلا تھے سلسلہ سیفیہ میں داخل ہوئے تو ان کی کایا پلٹ گئی اور وہ حضور علیہ السلام کی مبارک سنتوں کا پیکر نظر آنے لگے حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب کے بارے میں علماء ومشائخ سے جو کچھ میں نے سنا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ بہترین فقیہہ اور انتہائی متقی، صاحب بصیرت اور صاحب نظر ہیں کہ جن کی ایک نگاہ کرامت کی بدولت دلوں کی دنیا بدل رہی ہے اور قلوب منور ہو رہے ہیں۔

عقیدہ کے اعتبار سے آپ کی پختگی اور استقامت کا عالم یہ ہے کہ آپ نے قبائلی علاقہ میں رہ کر دیوبندیوں اور تبلیغیوں کو للکارا۔ حق کی اس آواز سے باطل لرز کر رہ گیا اور منیر شاکر ملعون نے اس آواز کو دبانا چاہا لیکن وہ بری طرح ناکام ہوا آج وہ اپنی خباثتوں کی

Praise by Zulfiqar Qadri , Darul uloom Jamia muhammadia Farooqia Hanafia

غلاظتوں میں گم ہو چکا ہے اور حضرت اخوندزادہ سیف الرحمان پیرارچی مبارک دین کی تبلیغ واشاعت فرمارہے ہیں اور حق کا علم بلند کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس عظیم ہستی کو عمر خضر عطا فرمائے اور پوری اُمت مسلمہ کو آپ سے فیوض و برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد ذوالفقار قادری دارالعلوم جامعہ محمدیہ فاروقیہ حنفیہ

الا ان اولیآء لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون٥ سنو بے شک اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کے لیے بے شمار انبیاء کو مبعوث فرمایا بالخصوص محمدی ﷺ کو اور حضور ﷺ کے نائبین یعنی اولیاء امت کو تا کہ وہ روح کو منور کردیں۔ اس میں شک نہیں کر اولیاء کرام کی ایک نگاہ پاک ہزاروں مردہ دلوں میں نورایمان بھردیتی ہے۔ انہیں نفوس قدسیہ میں سے قطب الاولیاء شیخ المشائخ استاذ العلماء وارث الانبیاء شیخ العرب والعجم سراج الاحناف حضرت آخوندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب دامت برکاتھم العالیہ کی شخصیت ہے جومحتاج تعارف نہیں لاکھوں غافل انسانوں کو آپ نے شریعت کا پابند بنا دیا ہے۔ آپ کی گفتار، کردار، صورت، سیرت، علم اور عمل کے ہر لمحہ سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اپنے پروردگار کو راضی کرنے میں سرگرداں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا یہ ہے کہ رشد و ہدایت کا جو سلسلہ آپ نے شروع کیا ہے وہ قیامت تک روشن رہے۔ اور بندگانِ خدا ہمیشہ اس سلسلہ سے مستفید و مستفیض ہوتے رہیں۔

Praise by Arb Ali Khan of Jamia Farooqia Razavia
Praise by Moulana Muhammad Ashraf Saeedi

سنتوں پر عمل پیرا ہے مومن کریم ایسی ہستیوں کا سایہ عاطفت اہل اسلام پر نعتیہ رکھے جنکی وجہ سے اسلام میں تابندگی اور اللہ کے بندوں میں بندگی کی چمک نظر آتی رہی۔ آمین ثم آمین بحرمۃ سید المرسلین۔

جامعہ فاروقیہ رضویہ کوٹلہ ارب علی خاں

اللہ تعالیٰ نے اشاعت اسلام اور فروغ دین مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لئے جن لوگوں کو منتخب اور پسند فرمایا ہے ان کا روشن کردار بلا شک وشبہ تاریخ ایمان و یقین کا ایک سنہری باب ہے اللہ تعالیٰ نے جن کو یہ اعزاز بخشا ہے ان بندگان خدا میں سے دنیا کی اہلسنت کے عظیم پیشوا پیر طریقت رہبر شریعت استاذ العلماء زینۃ المشائخ حضرت اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاشاعت دین اسلام و فروغ عشق مصطفے علیہ التحیہ والثناء کے لئے وقف کر رکھی ہے حضرت قبلہ پیر صاحب دینی ساری زندگی درس وتدریس وتبلیغ میں گذار رہے ہیں آپ شریعت وطریقت کے جامع ہیں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں لوگوں کو بیعت کر کے ان کے قلوب واذہان کو منور فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے فیض کو تا صبح قیامت جاری رکھے آمین۔

مولانا محمد اشرف سعیدی صدر جماعت اہلسنّت ضلع لاہور

پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک دامت
بر کاتہم العالیہ کی ذات محتاج تعارف نہیں اللہ تعالی کے فضل و کرم سے نہ صرف
پاکستان بلکہ دیگر ممالک اسلامیہ میں آپ قطب یزدانی امام ربانی حضرت سیدنا مجدد الف
ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا فیضان عام کر رہا ہیں آج کے پرفتن دور میں نہ صرف آپ بلکہ آپ کے خلفاء
اور قابل فخر صاجزادگان احیائے سنت اور دین کی ترویج و اشاعت کے لیے سرگرم عمل
ہیں آپ کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے والے احباب میں نماز کی پابندی کے ساتھ ذکر
وفکر اور سنتوں کی پابندی امتیازی مقام رکھتی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ آپ سے
مشائخ کے ہاتھ مضبوط کیے جائیں تاکہ وطن عزیز پاکستان میں اسلام اور اسلامی قدروں کو
فروغ ملے۔

Praise by Qari Ghulam Nabi Saharwardi
Qari Saeed Ahmed
Sufi Muhammad Yaseen of Jamia Ghausia
Shahzad Qari muhammad Shaukat Chisti

قاری غلام نبی سہروردی قادری خطیب جامع مسجد طور شریف نزد کاہنہ

پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموز رہا سلطان الاولیاء حضرت پیر سیف الرحمٰن
دور حاضر کے مرد کامل مرشد کامل و مکمل و اکمل اور لوگوں کے لیے رہبر کامل سنتوں کو زندہ
کرنے والے متقی پرہیزگار مجدد الف ثانی کی تصویر کامل ہیں جن کی نگاہ فیض سے لاتعداد
لوگ ہدایت یاب ہو کر دوسرے لوگوں کے لیے نمونہ بن گئے ہیں اللہ تعالی آپ کا فیض
ہمیشہ سلامت رکھتے آمین۔

قاری سعید احمد دینی درس گاہ مدینہ مسجد گوالا کالونی رکھ چندرا کا ضلع، لاہور

آپ کی نورانی صورت دیکھ کر دل کی کیفیت بدل گئی اور آپ کے معمولات کو دیکھ کر آپ کو سابقہ مشائخ جن کے بارے میں کتابوں میں پڑھا تھا آپ ان مشائخ کامل کی کاپی نظر آئے۔

صوفی محمد یٰسین جامع غوثیہ سیفیہ گلزارِ مدینہ (رجسٹرڈ) جامع مسجد غوثیہ تنگو شریف

حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب دین کا کام ایسے کر رہے ہیں جیسے حضرت امام احمد رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تاجدارِ بریلی نے کیا تھا۔

شہزادہ قاری محمد شوکت چشتی خطیب مرکزی جامع مسجد ابوبکر نقشبندیہ مین بازار فقہی ...... لاہور

حضرت پیر اخوند زادہ سیف الرحمٰن صاحب کے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور و معروف بزرگوں میں شمار کیا جاتا ہے اور آپ کے ہزاروں خلفاء اور لاکھوں مریدین پابند شریعت اور خلفاء راشدین کی جدوجہد پر نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں۔

مولوی عبدالحق نوری خطیب جامع محمدیہ بوستان کالونی قینچی امرسدھو لاہور

بندہ کو پیر صاحب کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ایمان، عمل، عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نمایاں ترقی ہوئی۔ الحمدللہ!

Praise by Qari Abdul Raziq Saeedia
Qari Masood Ahmed
Tahir Ali Khan Qadri
Pir Muhammad Anees Al Rahman
Mufti Ghulam Shabbiar Farooqi

قاری عبدالرزاق سعیدی امام وخطیب جامعہ مسجد فاروقیہ لاہور کینٹ

مجھے آپ کا وجود رحمت کی طرح لگا۔

قاری مقصود احمد قادری جامعہ مسجد توکلیہ محمدیہ گلستان کالونی قینچی امرسدھو لاہور

حضور پیر صاحب نے لوگوں کو بدعملی سے ہٹا کر نیک عمل کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ بہت بڑی کرامت ہے انھوں نے لاکھوں لوگوں کو اللہ کا نیک بندہ بنا دیا ہے۔

طاہر علی خان قادری کنوینئر سنی تحریک جنوبی لاہور

سنی تحریک کو ولی کامل مرد قلندر حضرت پیر سیف الرحمٰن دامت برکاتہم پیر ارچی مبارک کی خدمات پر فخر ہے۔ اب لاہور کے پسماندہ علاقہ میں علم و نور اور عشق مصطفےٰ ﷺ کی کرنیں بکھیرنے کے لیے لاہور فقیر آباد (لکھوڈیر) میں جلوہ افروز ہوئے ہیں۔

پیر محمد انیس الرحمٰن خان قادری، ٹاؤن شپ

قبلہ پیر ارچی مبارک نے بڑے احسن طریقہ سے سرانجام دیں۔ اللہ تعالٰی نے ایسے بزرگوں اور عظیم شخصیات کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

مفتی غلام شبیر فاروقی پرنسپل جامعہ اسلامیہ حنفیہ ٹاؤن شپ

حضرت پیر اخوند زادہ جناب پیر سیف الرحمٰن صاحب مبارک سلسلہ نقشبندیہ کے مشہور بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں آپ اسلاف کی مکمل تصویر ہیں اور ان کا نمونہ ہیں عالم باعمل ہیں۔ آپ کا دل حضور سرور کائنات ﷺ کی محبت اور عشق ہمہ وقت معمور مسرور ہے۔

Praise by Saeed Muhammad Mahfooz Mashadi
Allama Mufti Muhammad Sajid khan
Pir Muhammad Ashfaq Ahmed Qadri
Praise by Allama Muhammad Bakshish Shahib

سید محمد محفوظ مشہدی مرکزی راہنما مرکزی جمعیت علماء پاکستان

شیخ المشائخ حضرت پیر اخوندزادہ سیف الرحمٰن ارچی صاحب مبارک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور و معروف بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کے لاکھوں مریدین پابند شریعت اور خلفاء اقامت دین کی جدوجہد میں بہت نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں حضرت پیر صاحب کے عزیز و علماء اور حلقہ ارادت کے لوگ بڑی جانفشانی سے باڑہ کے علاقوں میں اہلسنّت کے تشخص پر قائم رہے ہیں اور بڑے ناگفتہ بہ حالات میں معتقدات ملت پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ عاشقان رسول کریم ﷺ کو ان معاملات پر سیفی سلسلہ کے علماء کے کام کو سراہنا چاہیے اور ان کے ساتھ تعاون میں پیش پیش ہونا چاہیے اور میری دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت پیر صاحب کے درجات کو مزید بلند فرمائے اور ان کے فیضان کو عام فرمائے اور اہلسنّت پر ان کا سایہ قائم رہے۔ آمین

علامہ مولانا مفتی محمد ساجد خان کریمی

ذکر اللہ کی ضرب سے دلوں کو منور کرنے کا جو عظیم مشن حضور سیدنا اخوند زادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک دامت برکاتھم سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ انھیں کا حصہ ہے۔

پیر طریقت حضرت پیر محمد اشفاق احمد قادری سروری دربار سلطانیہ برہان شریف ضلع اٹک

اولیاء اللہ دنیا میں اللہ کا فضل ہیں۔ وہ رحمت خداوندی کو مخلوق میں اپنے اپنے طریقے سے تقسیم کر رہے ہیں اور انہی ہستیوں میں سے ایک اخند زادہ پیر مبارک سیف الرحمٰن صاحب کی ذات ہے۔

حضرت علامہ مولانا مولا بخش صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ اشاعت القرآن راولپنڈی

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ میں عشق مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔ شریعت کی پابندی جیسا کہ حق ہے ویسی دیکھنے میں آئی ہے۔ اس سلسلہ کے بزرگان کا مسلک رضا کی ترویج میں حظ وافر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی تحریک کو نظر بد سے محفوظ فرمائے اور اس کے فیضان کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

Praise by Allama Raza AlMustafai Noorani
Praise by Mufti Muhammad Anwar Hanafi

حضرت علامہ مولانا رضاء المصطفیٰ نورانی مہتمم جامع انوار مصطفیٰ ٹینچ بھاٹہ راولپنڈی

قبلہ عالم پیر طریقت داعی سنت عالی مرتبت حضور اخوند زادہ پیر سیف الرحمٰن مبارک صاحب مدظلہ العالی جنھیں اللہ کریم نے علم اور روحانیت میں اعلیٰ مقام سے سرفراز فرمایا ہے آپ کے ساتھ تعلق رکھنے والا ہر شخص آ قا کریم ﷺ کی سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر نظر آتا ہے۔ ایک پاکستان ہی کیا دنیا کے بے شمار ممالک میں آپ سے محبت کرنے والے موجود ہیں۔ مجھے آپ کی ذات گرامی اور آپ کے صاحبزادہ صاحب مدظلۂ العالی اور آپ کے خلفاء سے بہت دفعہ ملنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ایک روحانی کیف اور سرور سے دل سرشار ہو جاتا ہے۔

پروفیسر مفتی محمد انوار حنفی

قدوۃ السالکین عمدۃ المرشدین معدن حسنات و خیرات، مصدر فیوض و برکات، عالم ربانی حضرت علامہ مولانا پیر سیف الرحمٰن مدظلہ العالی اطال اللہ عمرہ و افا عانا اللہ بطول حیاتہ کی شخصیت پورے عالم اسلام کی ایک عظیم علمی اور روحانی شخصیت ہے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اور دیگر سلاسل کے بزرگان دین کے جو جو حالات کتب سیر اولیاء عظام میں پڑھے ہیں۔ میں بے لاگ کہوں گا کہ آپ کی شخصیت میں اس کی عملی تعبیر نظر آتی ہے۔ میں چند مرتبہ آپ کی زیارت اور صحبت ذکر و فکر سے شرف ہو چکا ہوں اور آپ کی شخصیت سنت مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کا ایک عملی نمونہ ہے۔

آپ کی پاکستان آمد پر آپ کی شخصیت کے بارے علماء کرام میں کچھ معاملات اٹھے لیکن رئیس العلماء فخر العلماء قبلہ شیخ القرآن حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان تمام معاملات کو نہ صرف ٹھیک فرمایا بلکہ آپ کے علمی و روحانی تبحر کو علماء کرام اور مشائخ عظام سے تسلیم کروایا۔ آپ کی اس کاوش سے حضرت کے بارے جو علماء کرام میں شکوک و شبہات پائے جاتے تھے کہ حضرت قبلہ والا شان ان علماء دیوبند جن پر علماء حرمین شریفین اور پورے عالم اسلام کے علماء و مفتیان نے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے آپ اس فتویٰ کو نہیں مانتے لیکن جب حضرت والا پیر سیف الرحمٰن مدظلہٗ نے علی الاعلان ان کی تکفیر فرمائی تو تمام علماء اہل سنت مطمئن ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے علمی و روحانی فیض سے ہمیں بہرہ ور فرمائے۔ آمین

Praise by Hafiz Ameen Naqshbandi
Praise by Qari Muhammad Aslam Naqshbandi

مولانا حافظ امین نقشبندی خطیب جامع مسجد قصور

قبلہ پیر صاحب نے حسام الحرمین اور فتاویٰ رضویہ کا مطالعہ کر کے فرمایا کہ مجھے امام احمد رضا کے فتاویٰ جات سے اتفاق ہے کیونکہ امام احمد رضا عاشق رسول اور فنا فی الرسول اور اللہ کے کامل ولیوں میں ہیں اور اس کے علاوہ غوث ثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ فقیر خراسانی بھی اسی سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث ثقلین کا تابع ہے صفحہ نمبر 282 اصول فقہ میں امام ابو منصور ماتریدی کا تابع ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ کا مقلد ہے۔ تصوف و طریقت میں حضرت بہاؤ الدین شاہ نقشبند امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہا اور حضرت غوثِ اعظم حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا تابع ہوں اور بالواسطہ انھیں حضرت کا مرید ہوں لہٰذا ایسے عقائد رکھنے والی شخصیات کے بارے میں قیاس آرائی کرنی یا کسی قسم کا بہتان لگانا یہ انصاف کے خلاف ہے بلکہ میں تو یوں کہوں گا وہ بزرگ پیر مبارک صاحب ہمارے سر کے تاج ہیں اور اہلسنّت والجماعت کی ایک عظیم بزرگ شخصیت ہیں ہماری دعا ہے اللہ ان کو عمر خضری عطا فرمائے اور ایسے بزرگانِ دین کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

قاری محمد اسلم نقشبندی الوری جامعہ زبیر بن محمود کوٹ رادھا کشن

اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون.

علماء اہلسنت ولی کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص ولی ہوتا ہے جو اہلسنت کے عقائد پر ہو اور اس کے عقائد پختہ، مضبوط اور مستحکم ہوں یعنی پختہ سنیت عقائد کا حامل شخص ولی ہوتا ہے۔ سبحان اللہ! حضرت قبلہ خواجہ خواجگان پیر سیف الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ پر ولی کی تعریف مکمل صادق آتی ہے۔

نہ صرف آپ خود پختہ عقائد کے حامل ہیں بلکہ آپ نے اپنی کوشش اور شب و روز کی محنت سے اہلسنت کے پختہ عقائد والی ایک بڑی جماعت تیار کی۔

آپ نہایت ہی متقی، پرہیز گار اور صاحب علم انسان ہیں۔ آج آپ کا فیض دنیا کے کونے کونے میں پھیلا ہوا ہے۔ آپ اپنے نام کی عملی تفسیر ہیں اس رحمٰن کی تلوار نے دنیا سے کفر و بدعقیدگی کو کاٹ کر رکھ دیا اور اس نفسا نفسی کے دور میں سنت نبوی کا احیاء فرما کر بندگانِ خدا کے قلوب کو عشق مصطفےٰ ﷺ سے منور فرمایا۔

Praise by Moulana Qazi Zahoor Ilahi
Praise by Allama Muhammad Mahroof Naqshbandi
& Mufti Allama Ahmed Din

حضرت مولانا قاضی ظہور الٰہی قادری مہتمم جامعہ غوثیہ ہجویریہ، راولپنڈی

حضرت قبلہ پیر صاحب کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ افغانستان، ایران، پاکستان اور دیگر عرب ممالک کے علاوہ آج یورپ، امریکہ، آسٹریلیا اور دیگر مقامات پر بھی آپ کے مریدین کلمۂ حق یعنی ذکر اللہ کو بلند کیے ہوئے ہیں۔ لاکھوں بے راہ لوگوں کو راہ حق پر چلنے کی دعوت دے رہے ہیں اور لوگوں کو ذکر حق کی دعوت دے رہے ہیں لاکھوں نوجوانوں کے داوں میں اللہ جل جلالہ کے نام کو نقش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب پاک ﷺ کے صدقے اور غوث پاک کے فیض سے آپ کا سایہ تادیر اہلسنّت پر قائم فرمائے اور اس روحانی تحریک کو اللہ تعالیٰ دوام عطا فرمائے۔ آمین

حضرت علامہ مولانا محمد معروف صاحب نقشبندی خطیب اعظم جامع مسجد ذوالنورین اسلام آباد

بچی بات تو یہ ہے کہ یہ مردان درویش یہی محبت رسول ﷺ لیے محفلیں سجاتے ہیں اور محبتیں بانٹتے ہیں اور گستاخان رسول ﷺ جو متاع ایمان کو لوٹنے کی ہر انداز میں سازش کرتے ہیں اور اسے بچانے کے لیے اس کے ذکر اور محبت اور عشق رسول کے اسلحہ سے اپنے معتقدین اور متوسلین کو لیس کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا سایہ اہلسنت کے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

حضرت علامہ مفتی احمد دین توگیروی خطیب جامع مسجد تالاب والی باغبان پورہ لاہور

آپ کی تبلیغ سے سینکڑوں غیر مسلم مسلمان ہو چکے ہیں۔ ہزاروں بدمذہب مسلک حقہ اہل سنت و جماعت کے پیروکار اور لاکھوں مسلمان متبع سنت بن چکے جن کا مشاہدہ ان کے خلفاء اور مریدین سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

اس وقت آپ علماء ربانیین اور اولیاء کاملین سابقین کی جیتی جاگتی عملی تصویر ہیں بلا مبالغہ آپ کی محافل میں بیٹھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یاد تازہ ہو جاتی ہے باقی رہا آپ کے خلاف غلط اور جھوٹے پراپیگنڈے اور الزام تراشیاں تو یہ ہر دور میں اولیاء کاملین بلکہ انبیاء علیہم السلام بھی اس سے محفوظ نہ رہ سکے۔

تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

Praise by Moulana Shahibzada Qari Ghulam Mustafa Naqshbandi & Allama Shahibzada Muhammad Wajiha Allah Siddiqui
Praise by Mufti Allama Abu AlFaiz Muhammad Abdul Kareem

حضرت مولانا صاحبزادہ قاری غلام مصطفیٰ نقشبندی خطیب جامعہ مسجد نقشبندیہ (ملک پورہ) لاہور

عبقری شخصیت کے بارے میں جو ہم نے اپنے استاذ المکرم سے سنا اس سے تاریخ جگمگاتی رہے گی آپ ایک عظیم اور بے بدل محقق ہیں جیسا کہ آپ کی تحریروں سے واضح ہے۔

آپ اپنی بے مثل عظمتوں کے باوجود انکساری و عاجزی کا مجسمہ ہیں اور آپ کو خلق محمدی ﷺ کا مظہر کامل کہا جا سکتا ہے۔

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد وجیہہ اللہ صدیقی چشتی مہتمم ومفتی جامعہ فیض محمد یہ فخریہ حجرہ شاہ مقیم ضلع اوکاڑہ

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین شیخ المشائخ حضرت سیف الرحمٰن پیرارچی خراسانی

دامت برکاتھم العالیہ کی میں نے بذات خود تو زیارت نہیں کی البتہ ان کے خلفاء اور مریدین بالخصوص میرے استاذ محترم پیر طریقت مولانا احمد دین توگیروی سیفی کی معرفت آپ کی شخصیت سے تعارف ہوا جس سے مجھے یقین ہوا کہ آپ اس وقت کے جامع طریقت وحقیقت ومعرفت ہیں علم ظاہر وباطن میں اپنی نظیر وعدیل نہیں رکھتے ایسی شخصیت کئی برسوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

شیخ الحدیث علامہ مفتی ابوالفیض محمد عبدالکریم ابدالوی چشتی رضوی

ناظم اعلیٰ جامعہ چشتیہ رضویہ خانقاہ ڈوگراں

حضرت مولانا اخندزادہ پیر سیف الرحمٰن صاحب نقشبندی مجددی کا فرق باطلہ کے خلاف کفر کا فتویٰ کتاب وسنت کی تعلیمات کے عین مطابق وحق ہے۔ اس فتویٰ کی بناء پر آپ کے خلاف فتویٰ کفر خود کفر ہے اور کتاب وسنت کی تعلیمات کے خلاف اور باطل ہے۔ اہل اسلام کی نظر میں ان فرق باطلہ کے ایسے فتویٰ کا کوئی وزن نہیں ہے۔

Praise by Allama Muhammad Bagh Ali Razavi
& Mufti Muhammad Shareef Hazarvi

حضرت علامہ محمد باغ علی رضوی مہتمم جامعہ شیخ الحدیث مناظر اسلام گلشن کالونی فیصل آباد

حضرت العلام پیر طریقت مولانا پیر اختند زادہ سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ کے بارے میں علماء و مشائخ اور بالخصوص اپنے استاذ مکرم مولانا غلام رسول رضوی صاحب دامت بر کاتہم العالیہ کے تاثرات دیکھے اور پھر یہ بات کہ پیر صاحب نے حسام الحرمین اور فتاویٰ رضویہ شریف کا مطالعہ فرما کر فرمایا کہ مجھے حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ جات سے اتفاق ہے کیونکہ امام احمد رضا عاشق رسول اور ولی کامل ہیں اس کے علاوہ حضور غوث اعظم کے بارے میں فرمایا۔ فقیر سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہے (ہدایت السالکین صفحہ 282) مزید فرمایا کہ اصول و عقائد میں اہل سنت و جماعت کے عظیم پیشوا حضرت امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہوں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ عنہ کا مقلد ہوں اور تصوف و طریقت میں خواجہ بزرگ محمد بہاؤ الدین شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کا تابع اور انھیں بزرگان دین کا بالواسطہ مرید ہوں۔ ایسے بزرگان دین کے عقیدت مند ایسے عقائد رکھنے والی شخصیت کے بارے میں دیوبندیت کا فتویٰ لگانا انصاف کے خلاف ہے بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ وہ ہمارے سر کے تاج ہیں اور اہل سنت و جماعت کی ایک عظیم شخصیت ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ جل شانہ بصدقہ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ہم تمام اہل سنت و جماعت کو اتحاد کی دولت سے مالا مال فرمائے اور اپنے بزرگان دین کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہم تمام کی زندگی بالشان ہو۔ خاتمہ بالایمان ہو۔ جنت الفردوس مقام ہو۔ آمین

مفتی محمد شریف ہزاروی جامعہ فاروقیہ رضویہ تعلیم القرآن گوجرانوالہ

شیخ المشائخ پیر طریقت رہبر شریعت اخوندزادہ حضرت پیر سیف الرحمٰن المعروف پیر ارچی دینی خدمات و خلقی صفات کی بناء پر اولیاء کاملین کی صف میں شامل ہیں اور زہد و تقویٰ و خدمت دین کی بناء پر ولایت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو مزید خدمت دین و شریعت و طریقت کی توفیق عطا فرمائے۔

Praise by Muhammad Raza Saqib Mustafai
Praise by Allama Qari Sadaqat Ali Faridi

محمد رضا ثاقب مصطفائی جامعۃ المصطفیٰ گوجرانوالہ

اہل اللہ کا وجود ہر دور میں غنیمت رہا ہے اس عہد زبوں میں جبکہ چاروں طرف اندھیرے ہی اندھیرے چھائے ہوئے ہیں۔ روشنی کا ہر چراغ بے پناہ اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ اخوندزادہ پیر سیف الرحمٰن ارچی خراسانی دامت فیوضھم سے میری بالمشافہ ملاقات تو نہیں البتہ "درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے" کے مصداق ارض وطن کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ان کے ہزاروں مریدین سنت و سیرت کے متبع نظر آتے ہیں۔ جس سے ایک خاموش انقلاب کی صورت گری اہلسنت کے لیے انتہائی خوش آئند ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا خواب شرمندۂ تعبیر فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسین۔

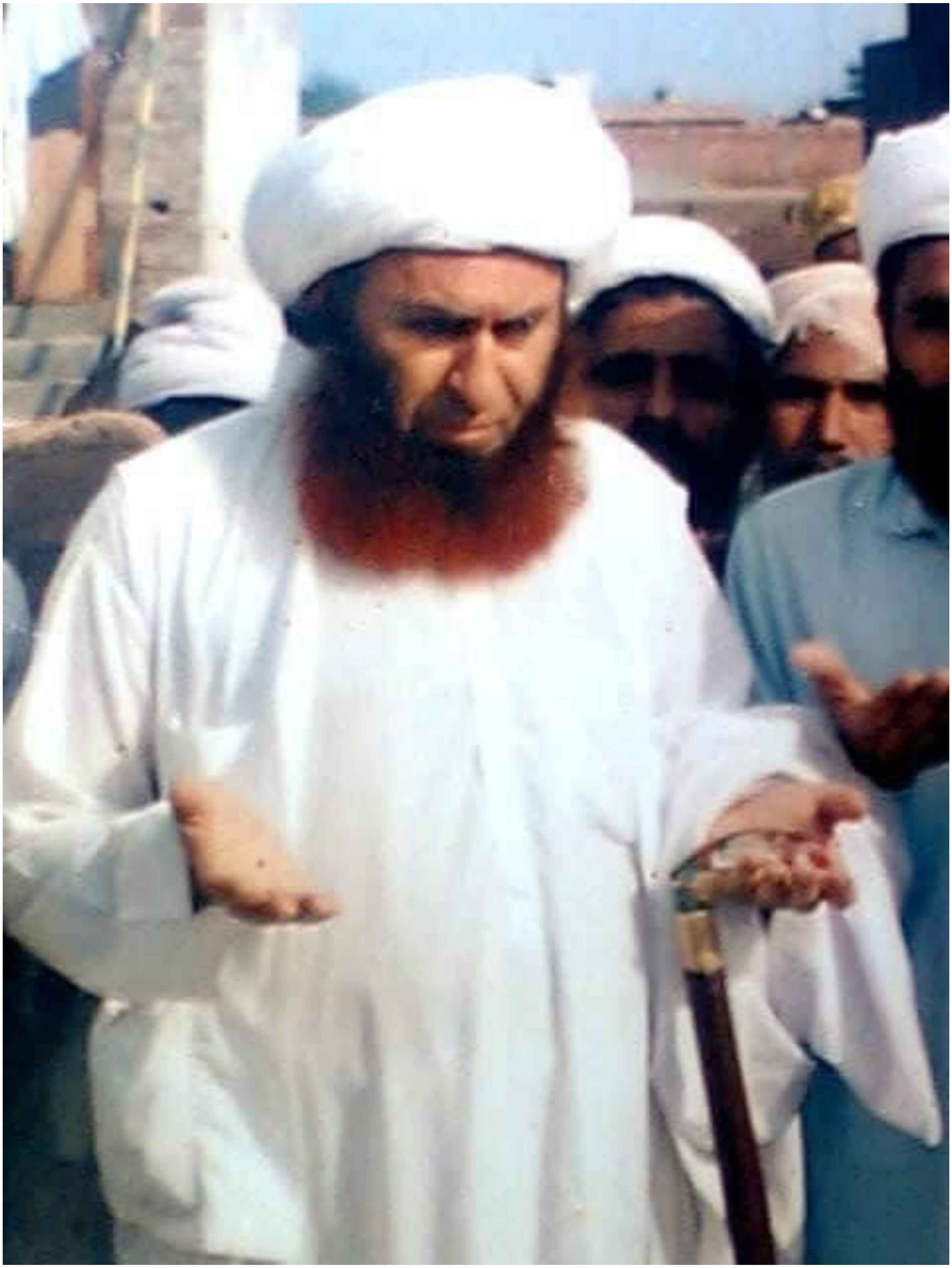
علامہ قاری محمد صداقت علی فریدی خطیب مرکزی جامعہ مسجد نورانی

حضرت پیر طریقت سیف الرحمٰن مشربا نقشبندی ہیں مذہبا حنفی ہیں اور ہر لحاظ سے ان دو مذکور عظمتوں سے وابستہ ہیں ان پر کسی قسم کا عقلی اعتراض کرنا کور باطنی کی دلیل ہے ہاں بعض قلبی واردات جنھیں قابل اعتراض گردانا گیا ہے ان پر علمی استفسار کیا جا سکتا ہے۔ مگر تعمیری اور یہ لوگ اس کے علمی و روحانی جواب کے پابند ہیں تاہم بلاوجہ ان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا محض عصبیت ہے۔

source: Anwar e raza

Picture Collection of Hadrat Pir Saif ur rehman Mubarak [rah]



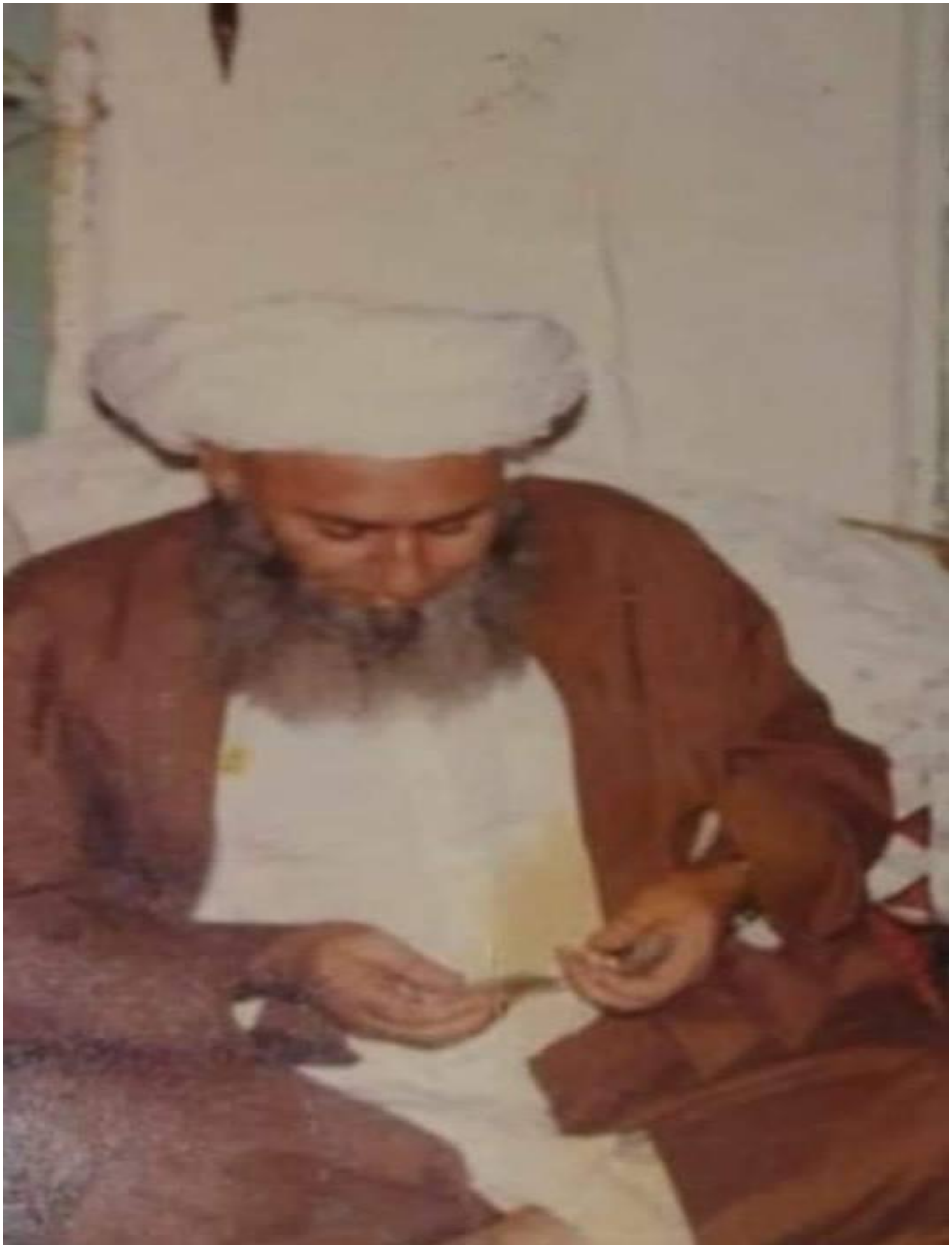






Mujjadad e Doran Peere Archi Mubarak Hadrat Pir Saif ur Rehman Mubarak [rah] and his Closest Khalifa Pir e Tareeqat Rehbare Shariyat Hadrat Kibla Sultanul Awliya Murshidina Pir Irfan Ahmed Fidai Saifi Mubarak (aleh Rehma)








City
movies






سلسلہ سیفیہ
fb.com/saifi.markaz
by:syed raza-Fidai saifi




سلسلہ سیفیہ
بسم الله الرحمن الرحيم
fb.com/saifi.markaz
by:syed raza-Fidai saifi



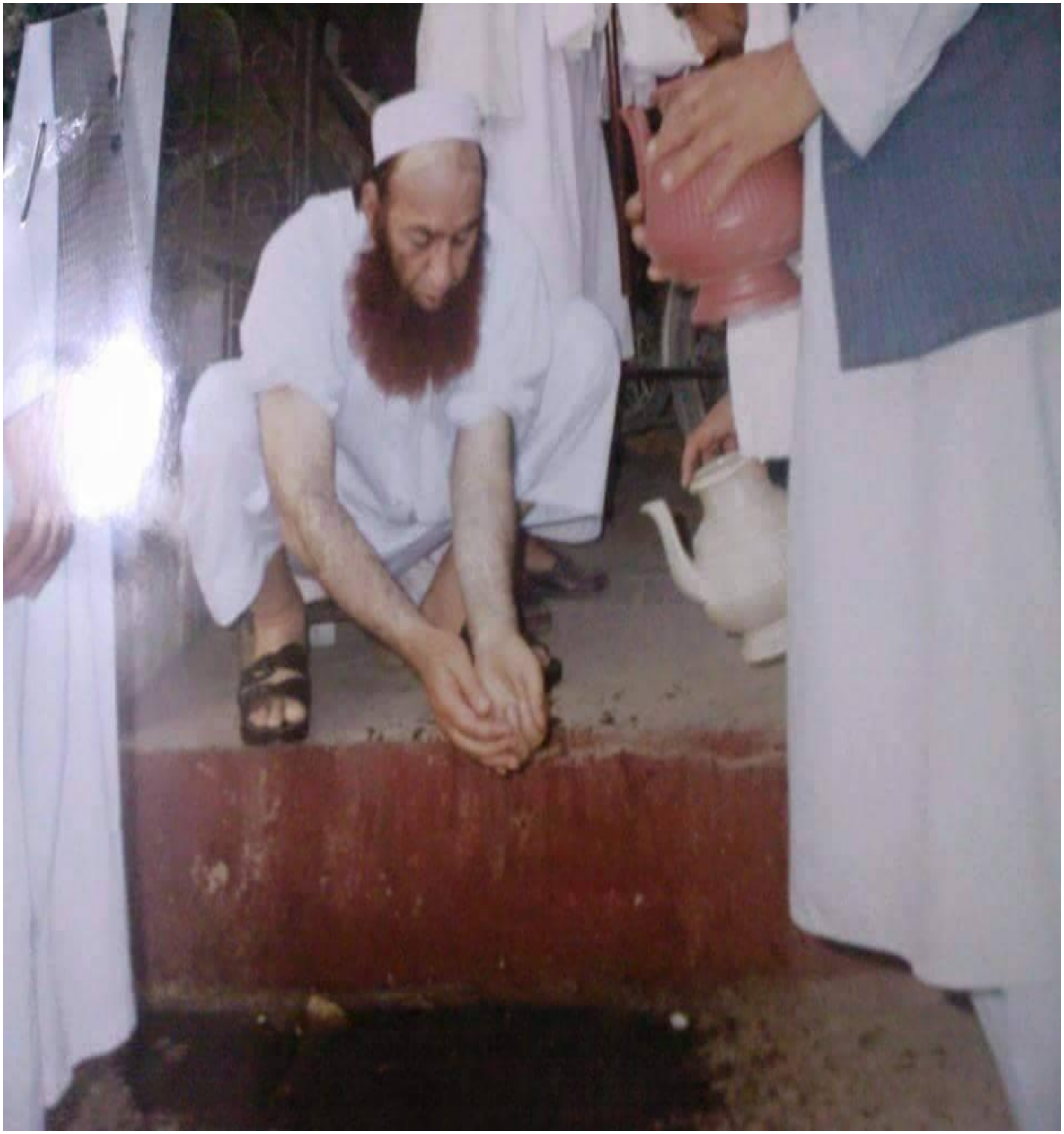

سلسلہ سیفیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
fb.com/saifi.markaz
by:syed raza-Fidai saifi




سلسلہ سیفیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
fb.com/saifi.markaz
by:syed raza-Fidai saifi







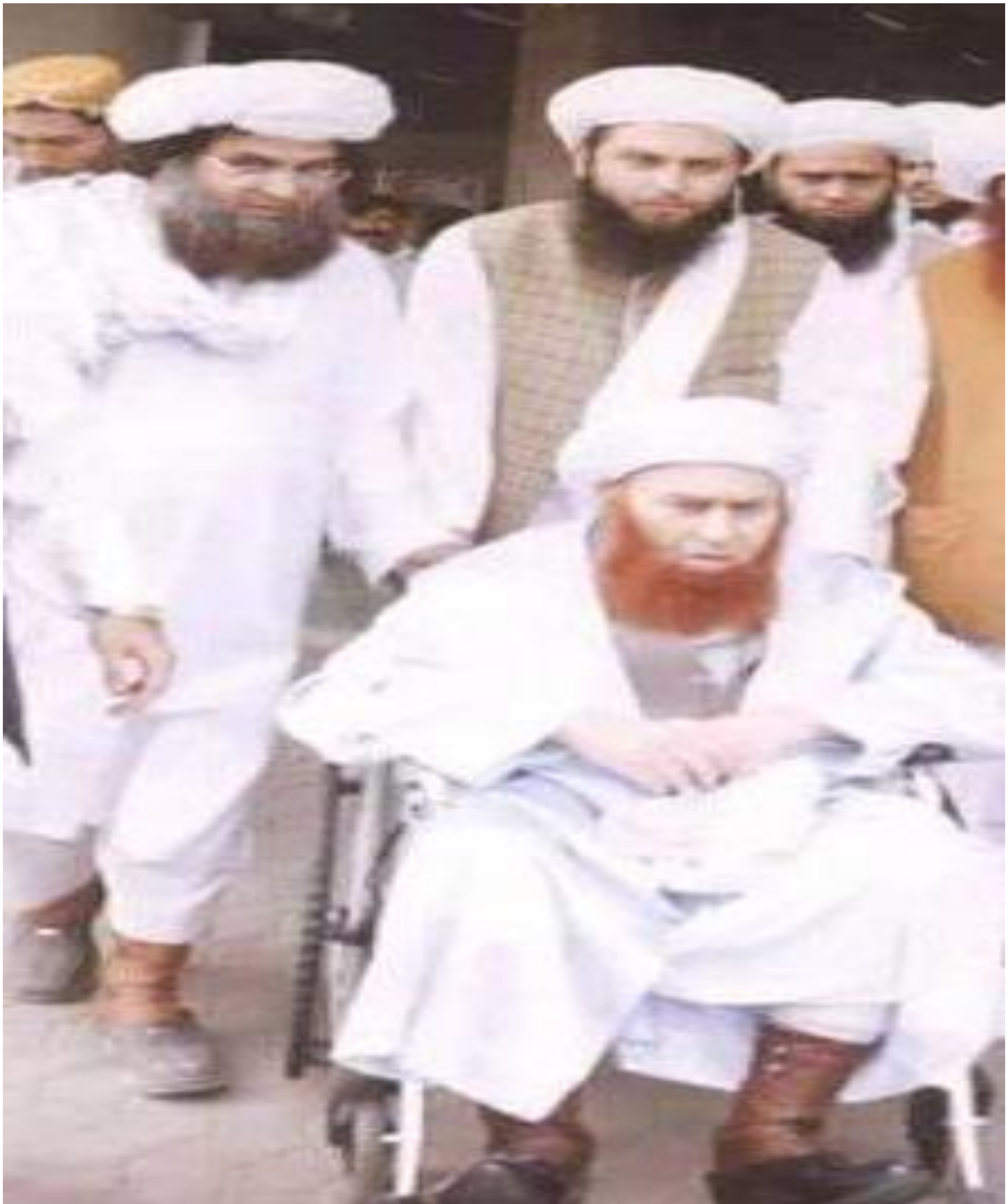

سلسلہ سیفیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
fb.com/saifi.markaz
by:syed raza-Fidai saifi
ہم مہمان نہیں رونق محفل تھے
مدتوں یاد رکھو گے کہ کوئی آیا تھا

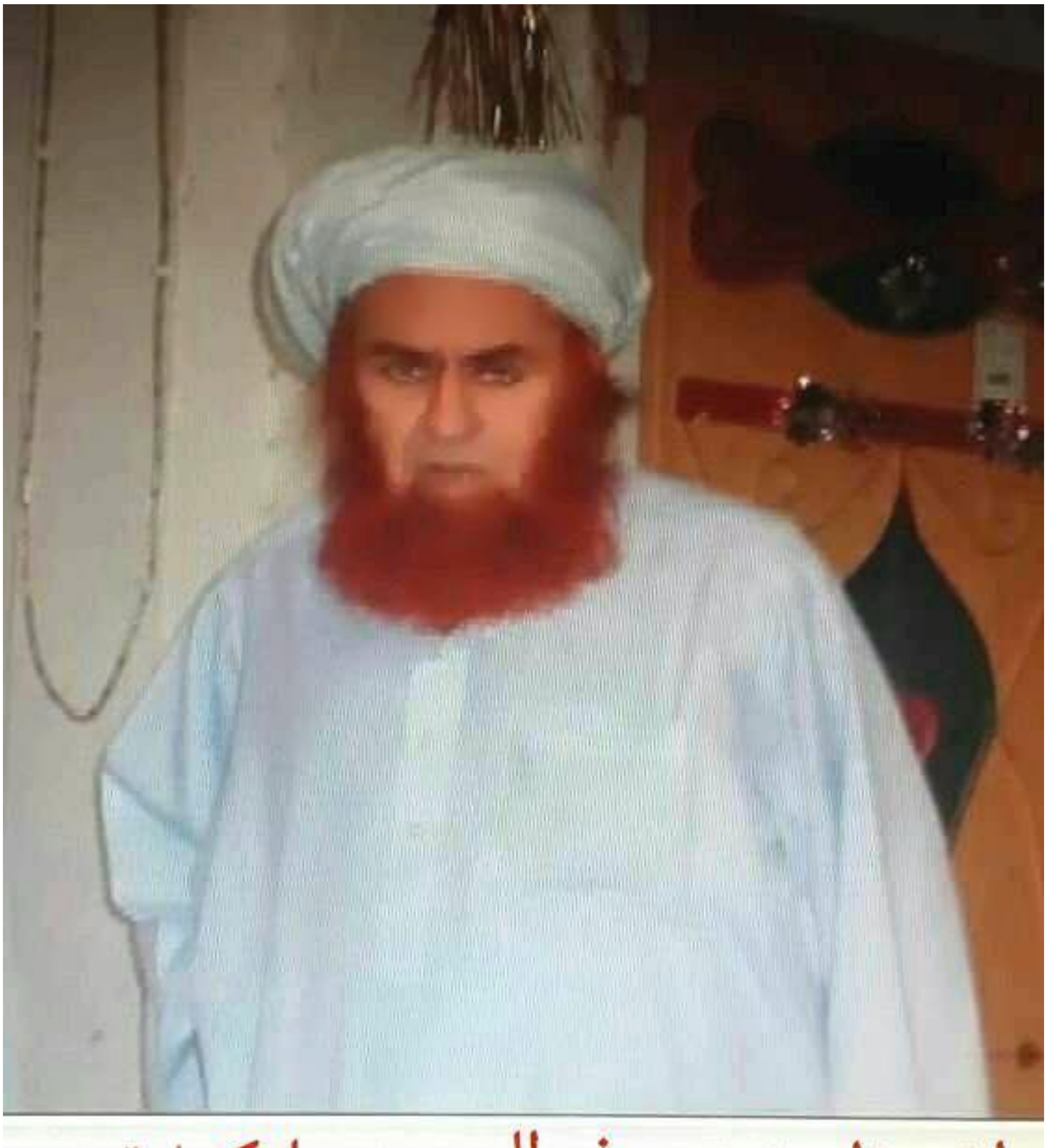




Astana Aliyah irfaniya Saifia Rawalpindi Sharif Me







اخندزادہ پیر سیف الرحمن مبارک علیہ الرحمہ



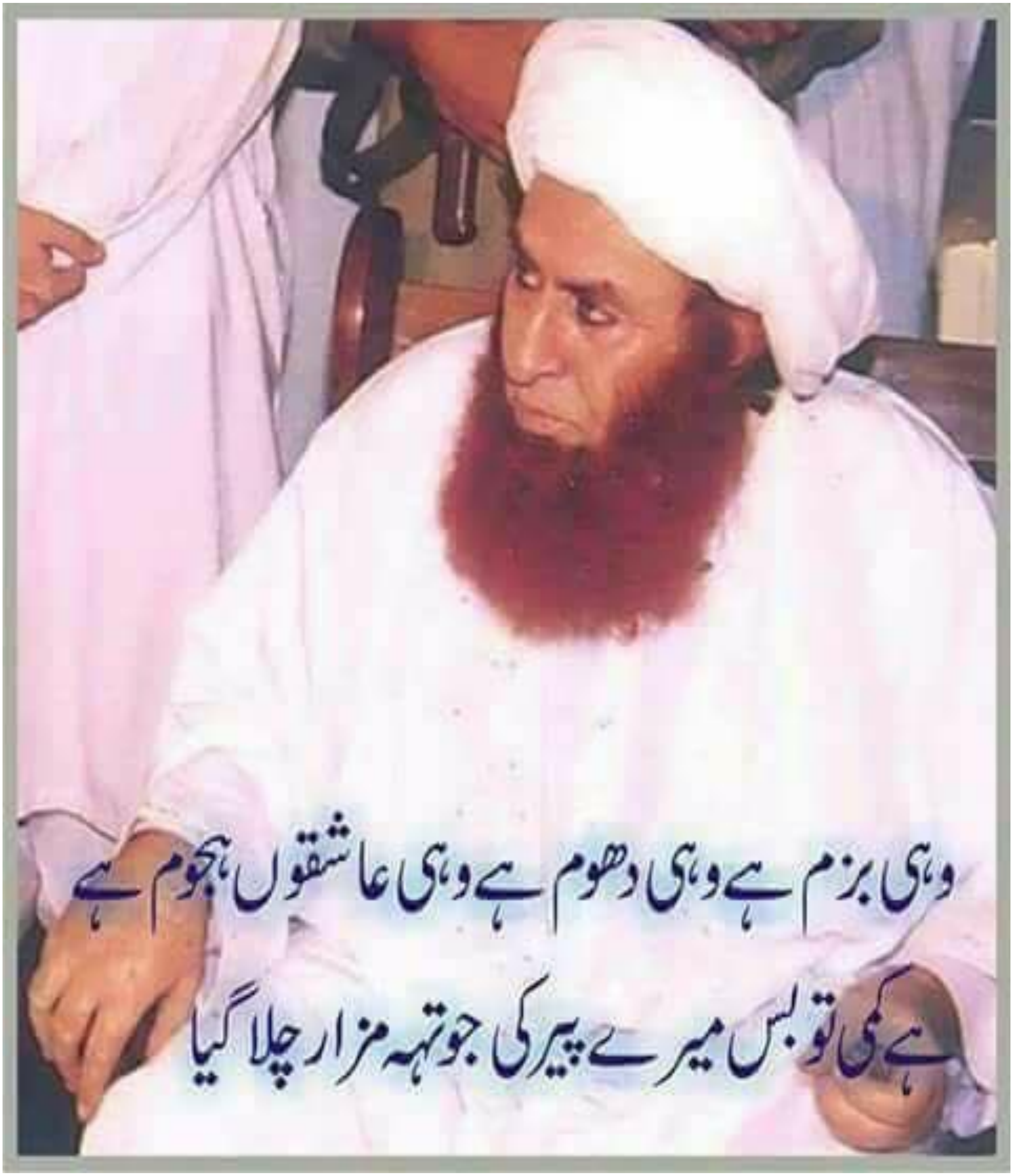


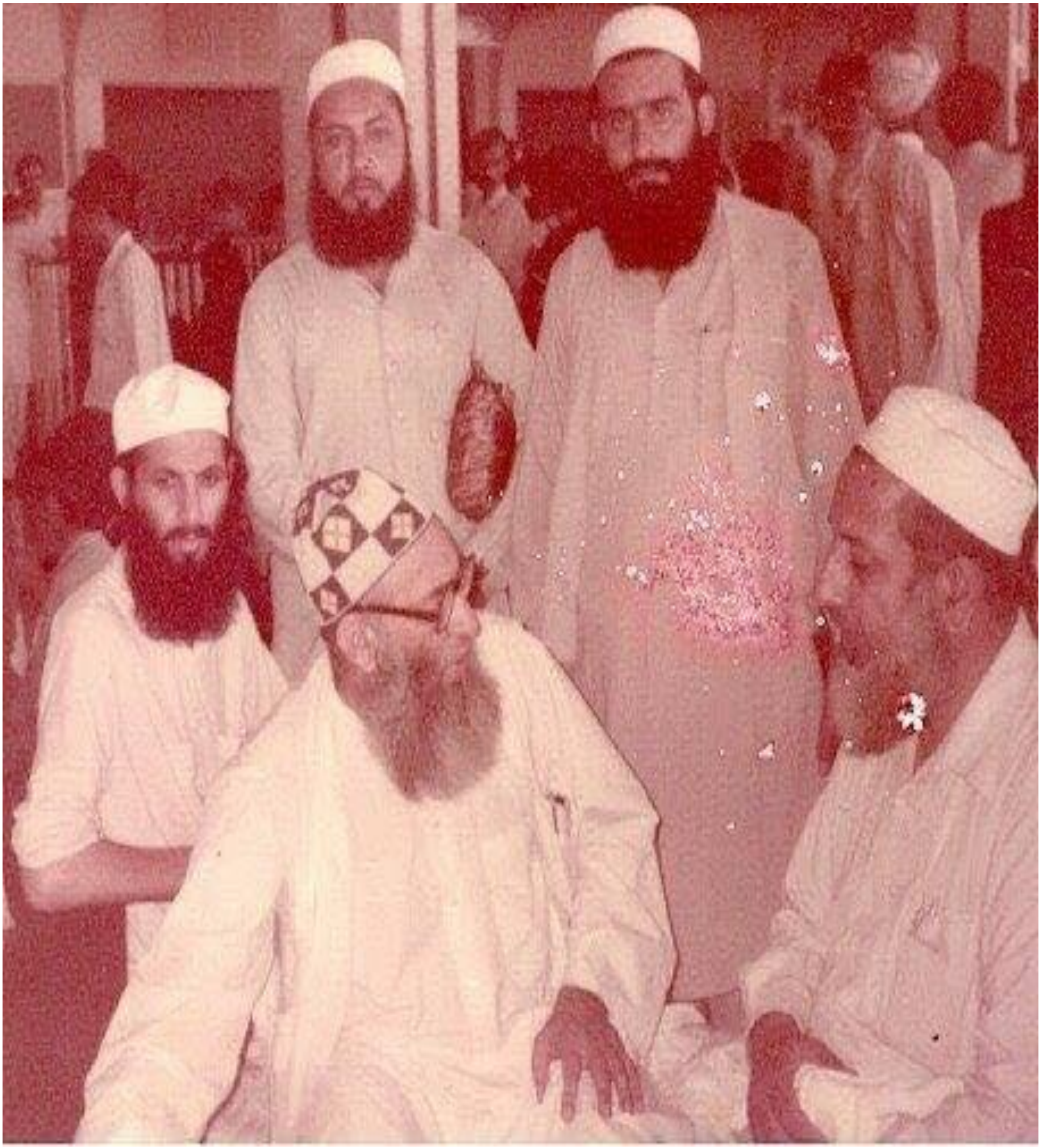
Hadrat Mujadad Pir Saif ur Rehman Mubarak (Rah) and His one of senior most & Sabiqeen khalifa
Hadrat Kibla Irfan Ahmed Fidai Saifi (Rah)





Hadrat Mujadad Pir Saif ur Rehman Mubarak (Rah) and His one of senior most & Sabiqeen khalifa Hadrat Kibla Irfan Ahmed Fidai Saifi (Rah)


وہی بزم ہے وہی دھوم ہے وہی عاشقوں ہجوم ہے
ہے کمی تو بس میرے پیر کی جو تہہ مزار چلا گیا














by: syed raza - Fidai saifi

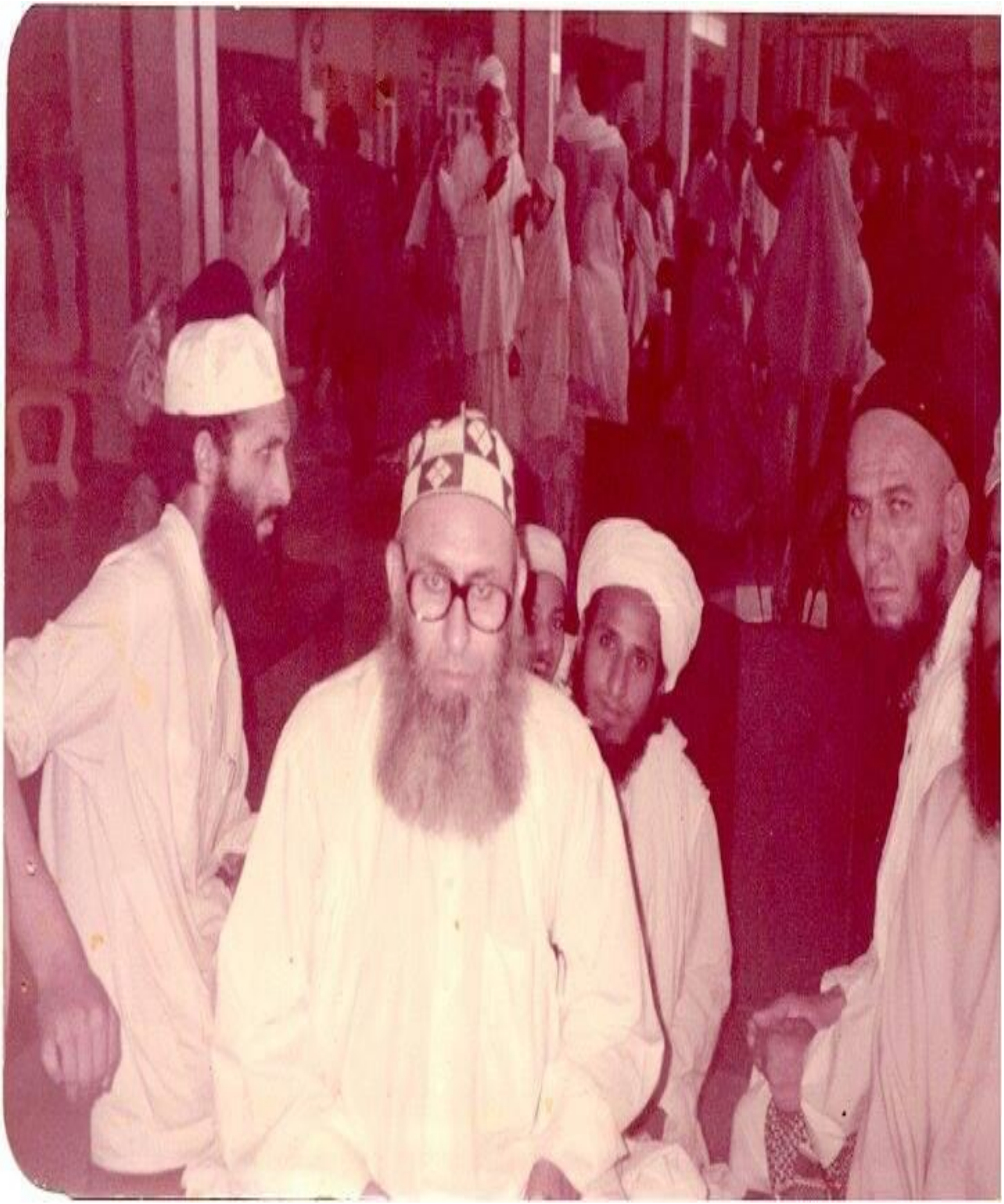





Sagy WAKEEL
AHMAD SAIFI
ahmadwakeelsaifi@gmail.com
Facebook











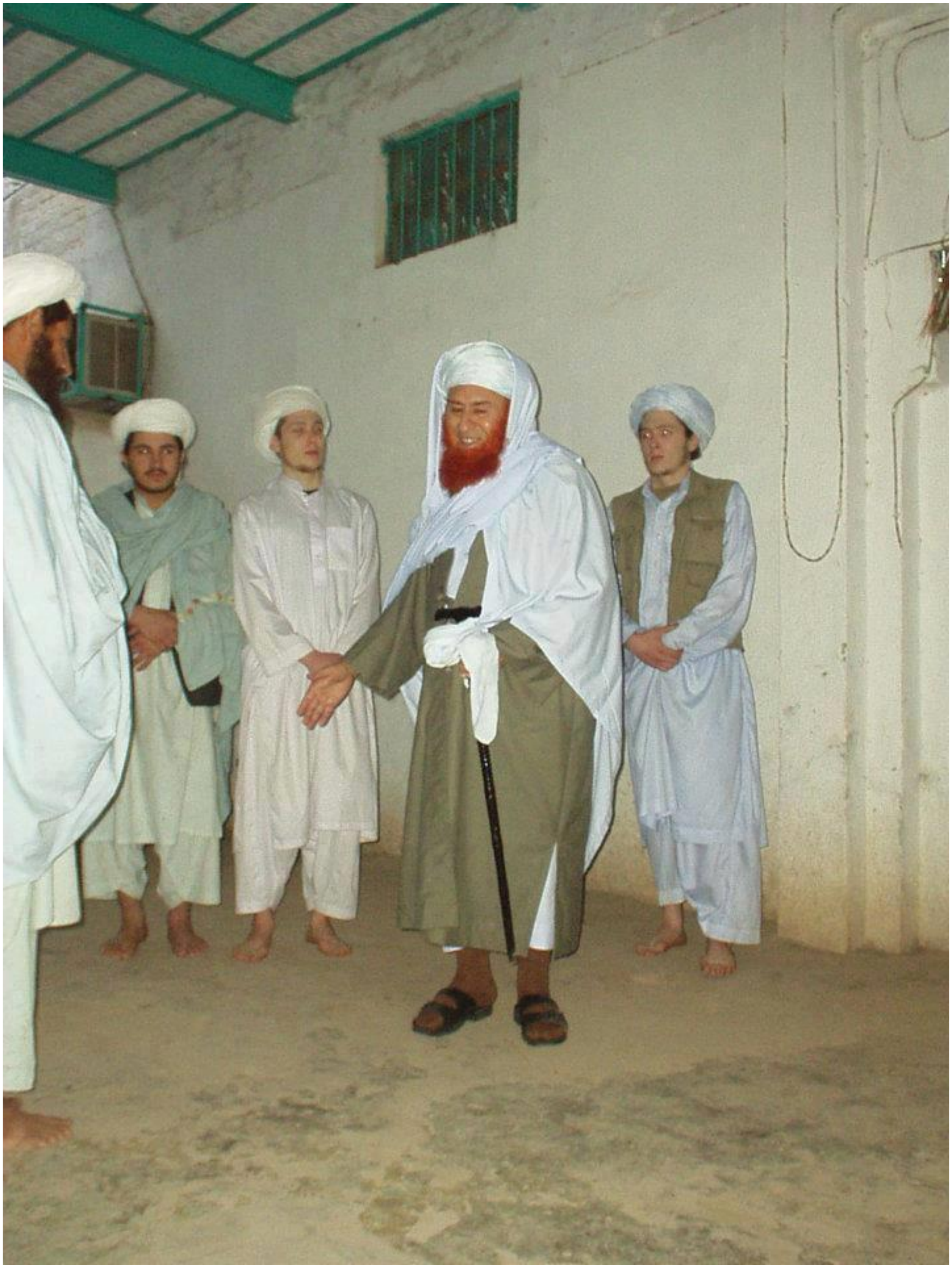

drive







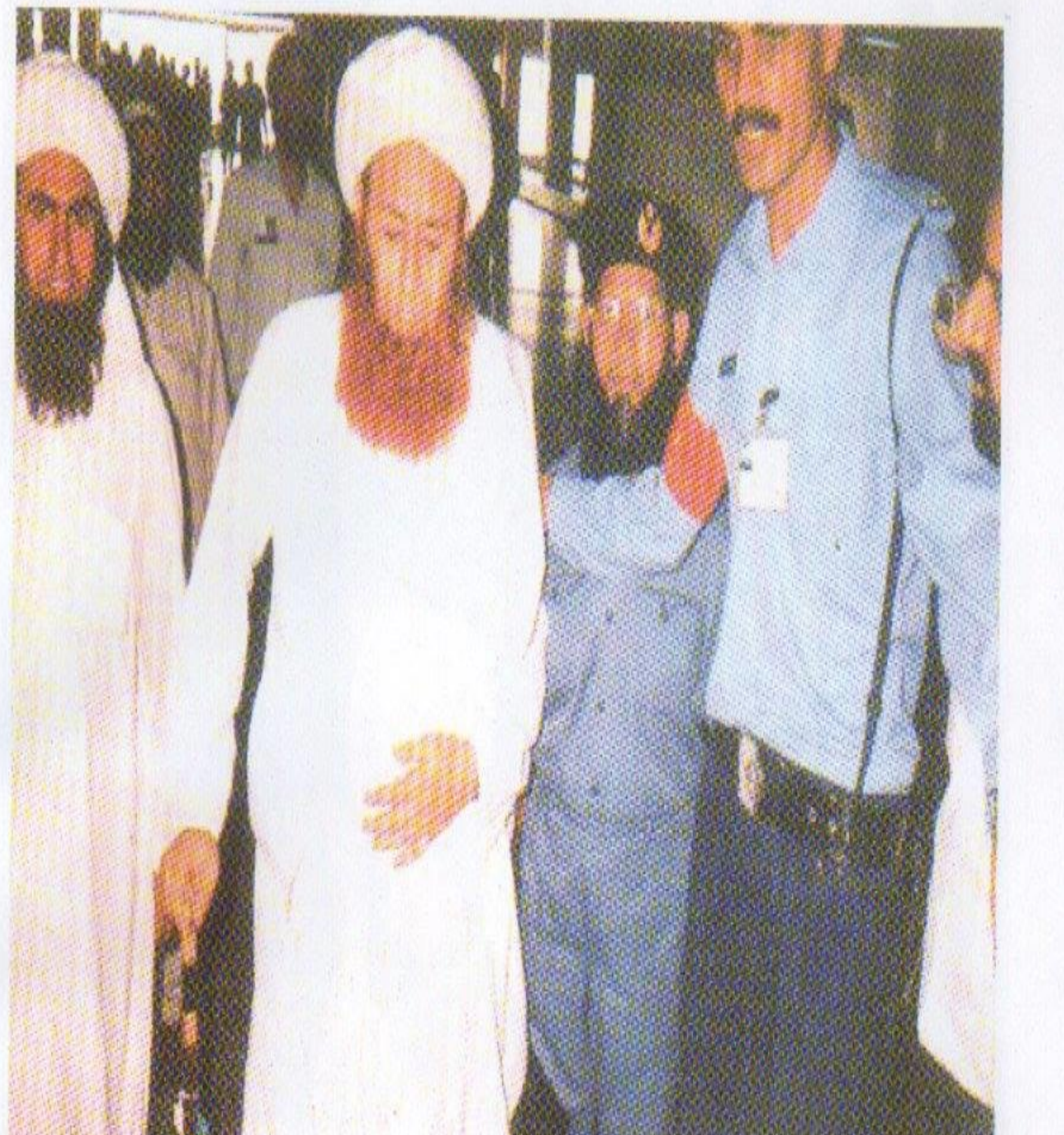





Total Video










03-Jan-09 11:07 am


سلسلہ سیفیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
fb.com/saifi.markaz
by:syed raza-Fidai saifi













قیوم زمان، مجدد دوران، شہباز لامکاں، فائزِ مقام صدیقیت و عبدیت، مثلِ مجدد الف ثانی
بفیضانِ نظر
حضرت اخندزادہ پیر
سیف الرحمٰن
رحمۃ اللہ علیہ
مبارک سرکار

















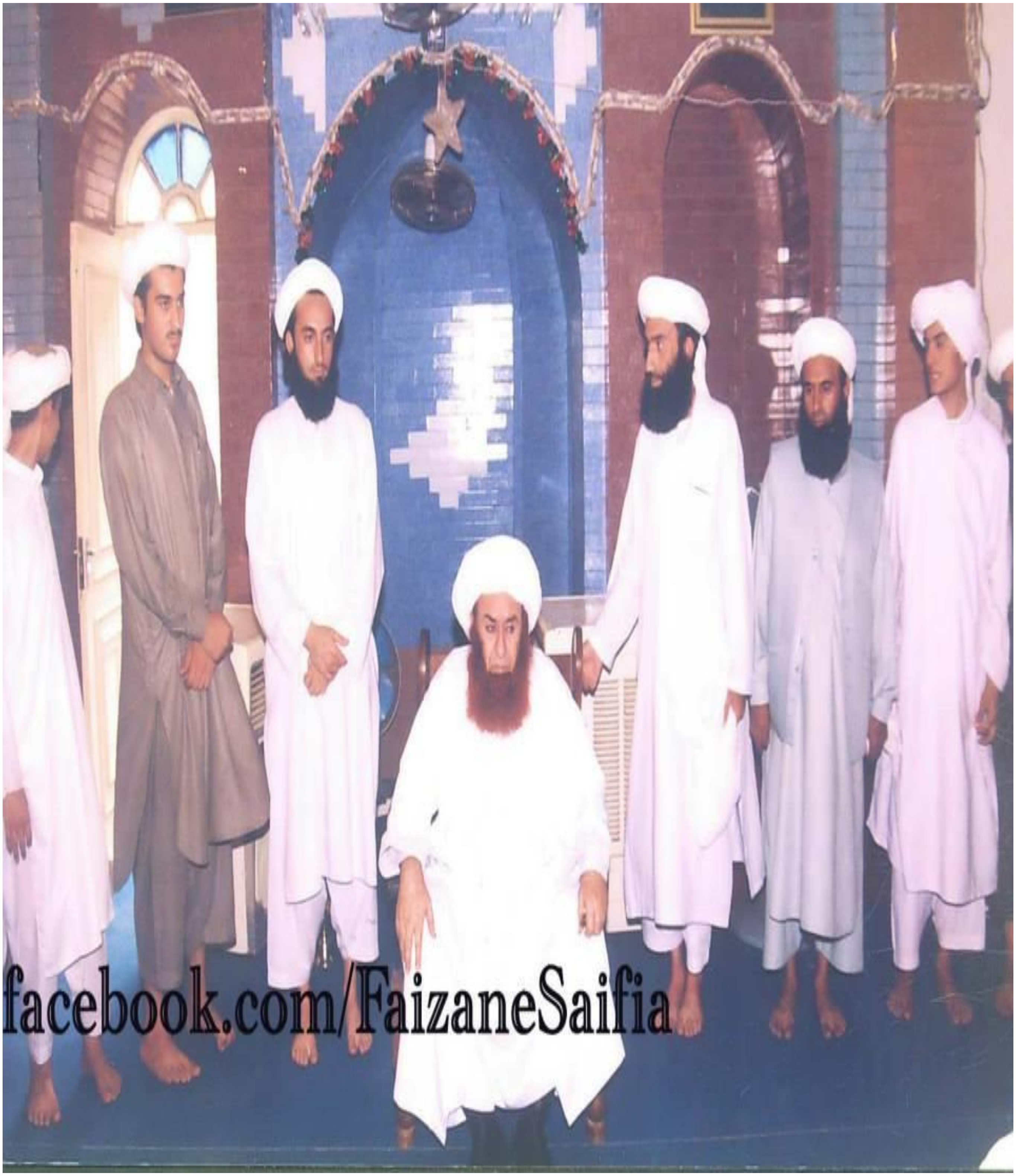





drive


مبارک




facebook.com/FaizaneSaifia













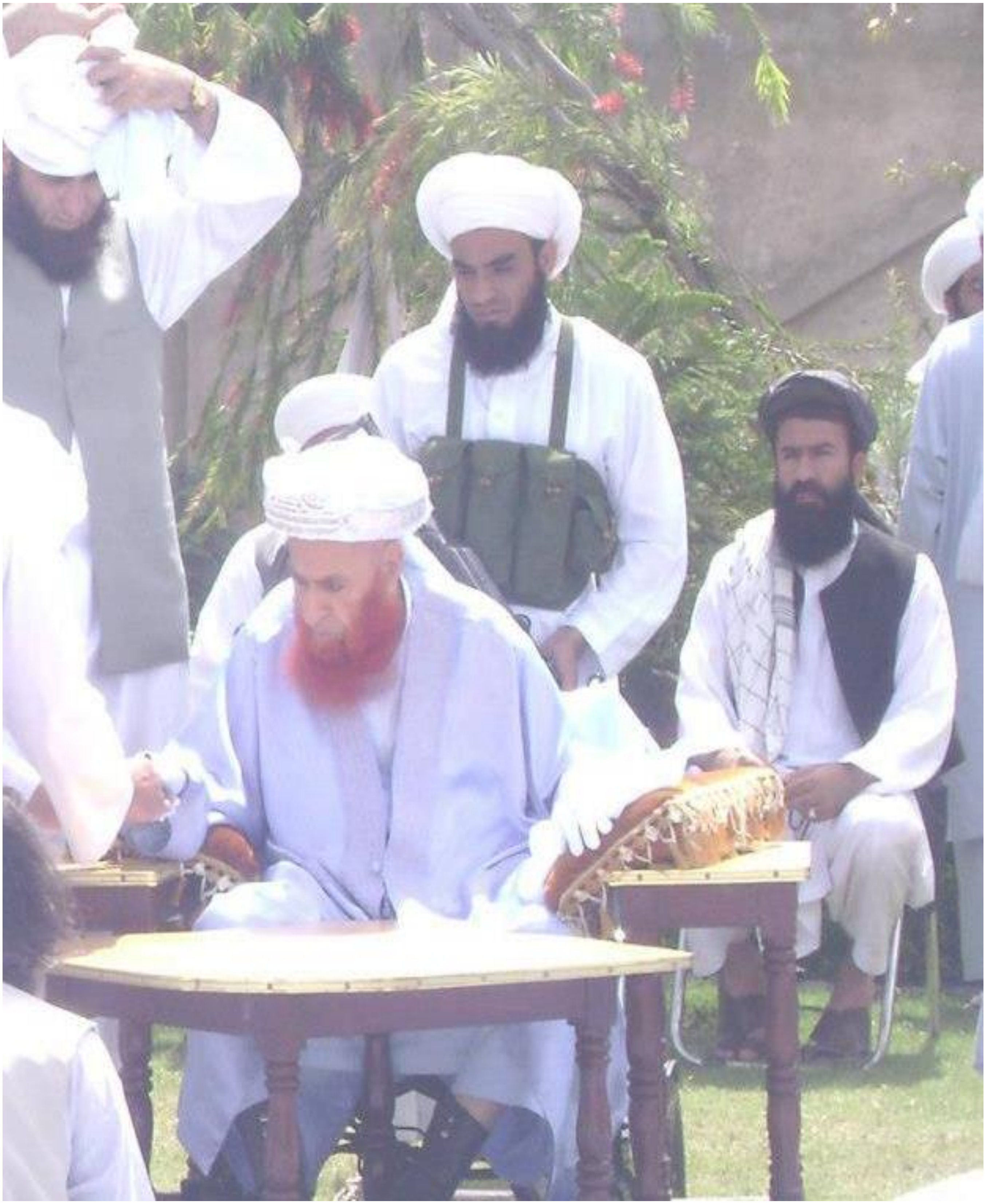








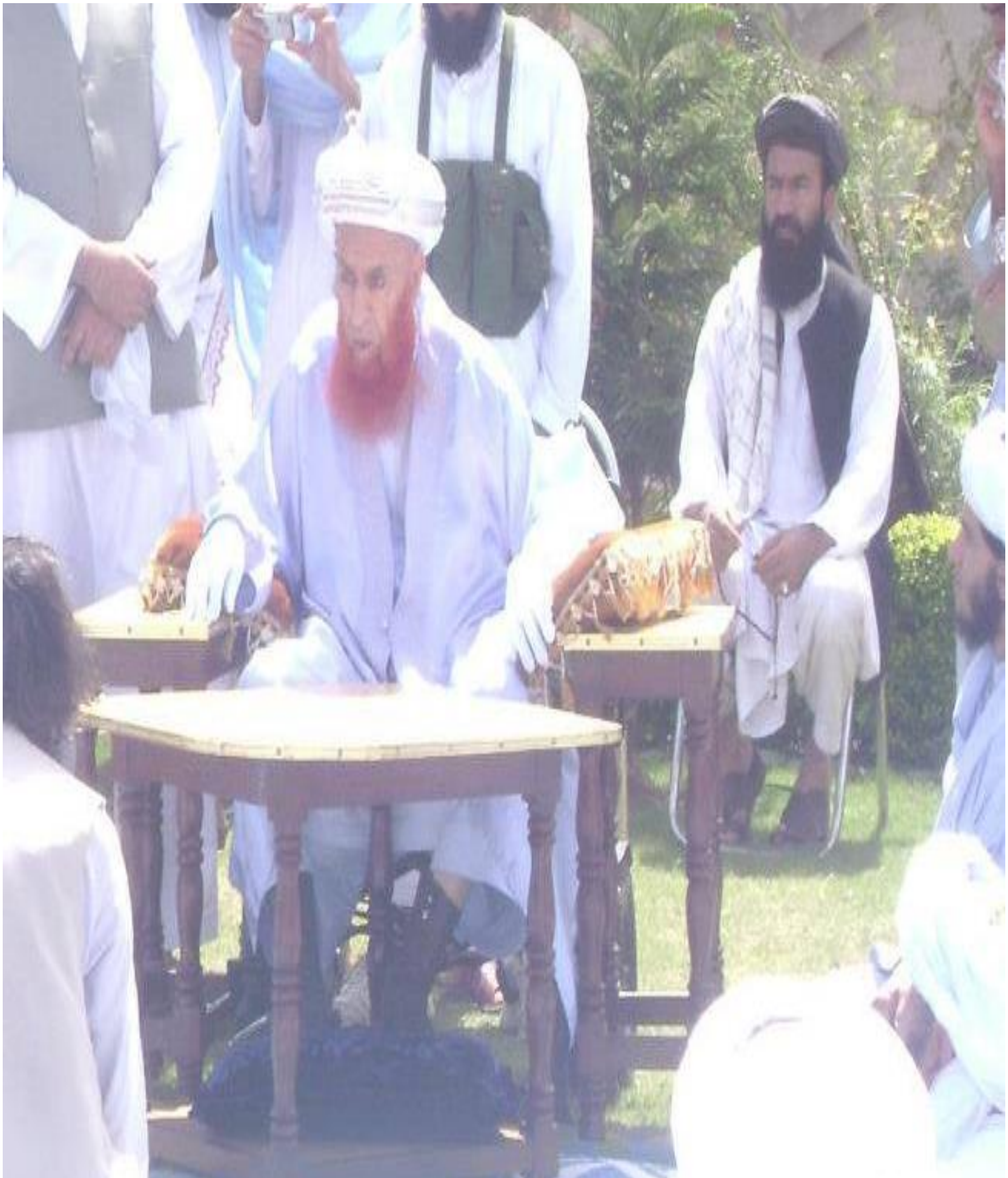


















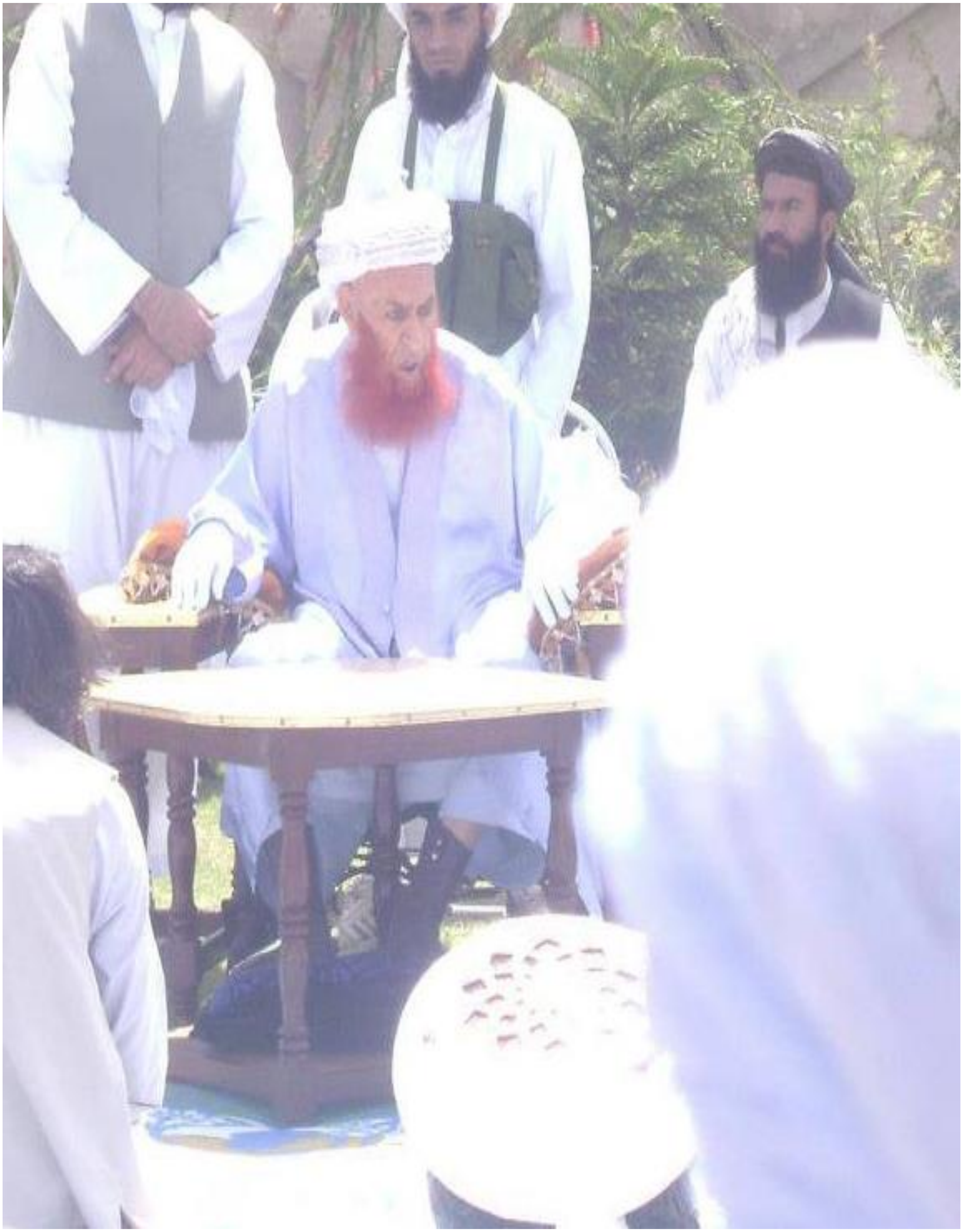








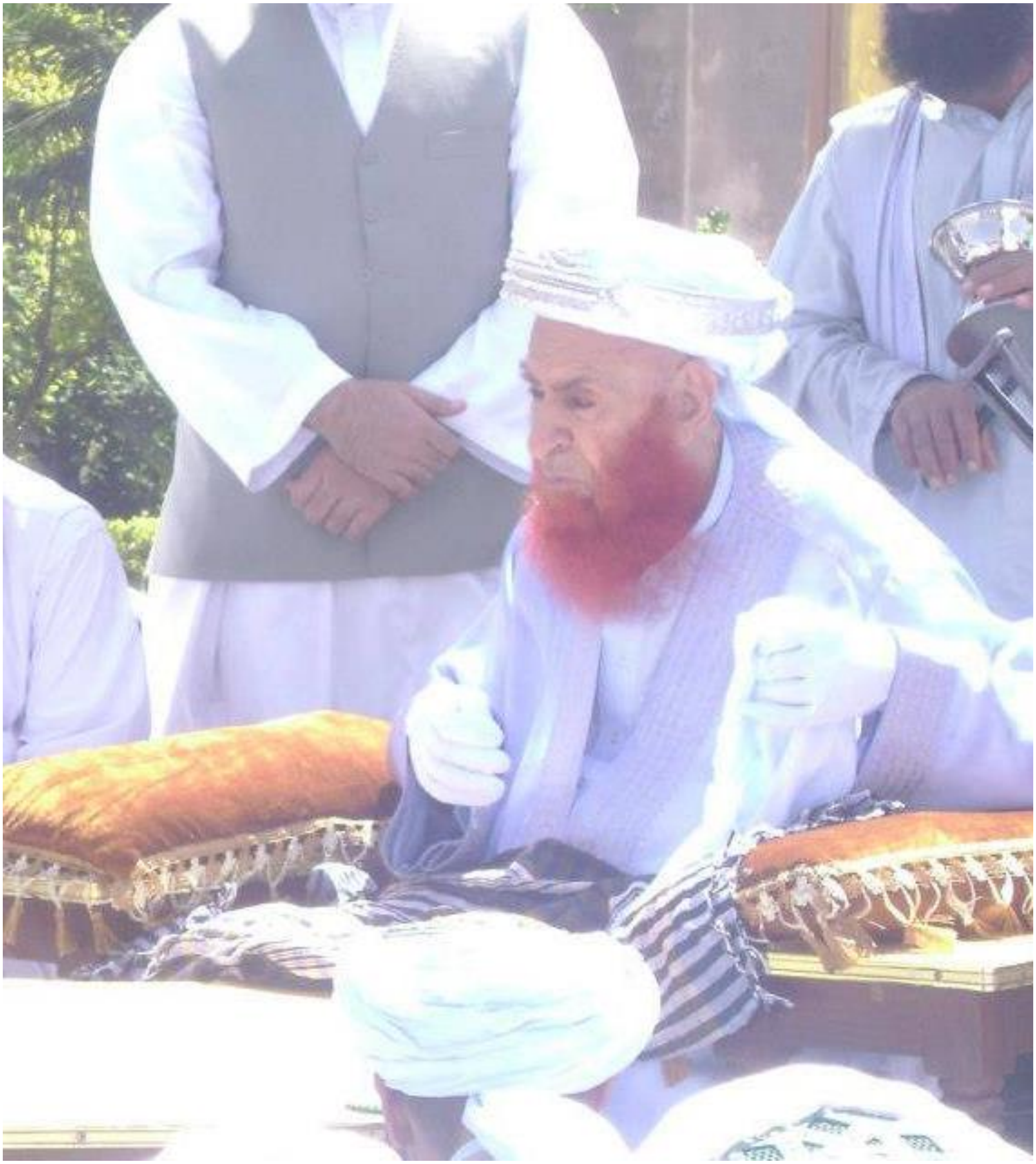

















آپ آئے
خوش آمدید



















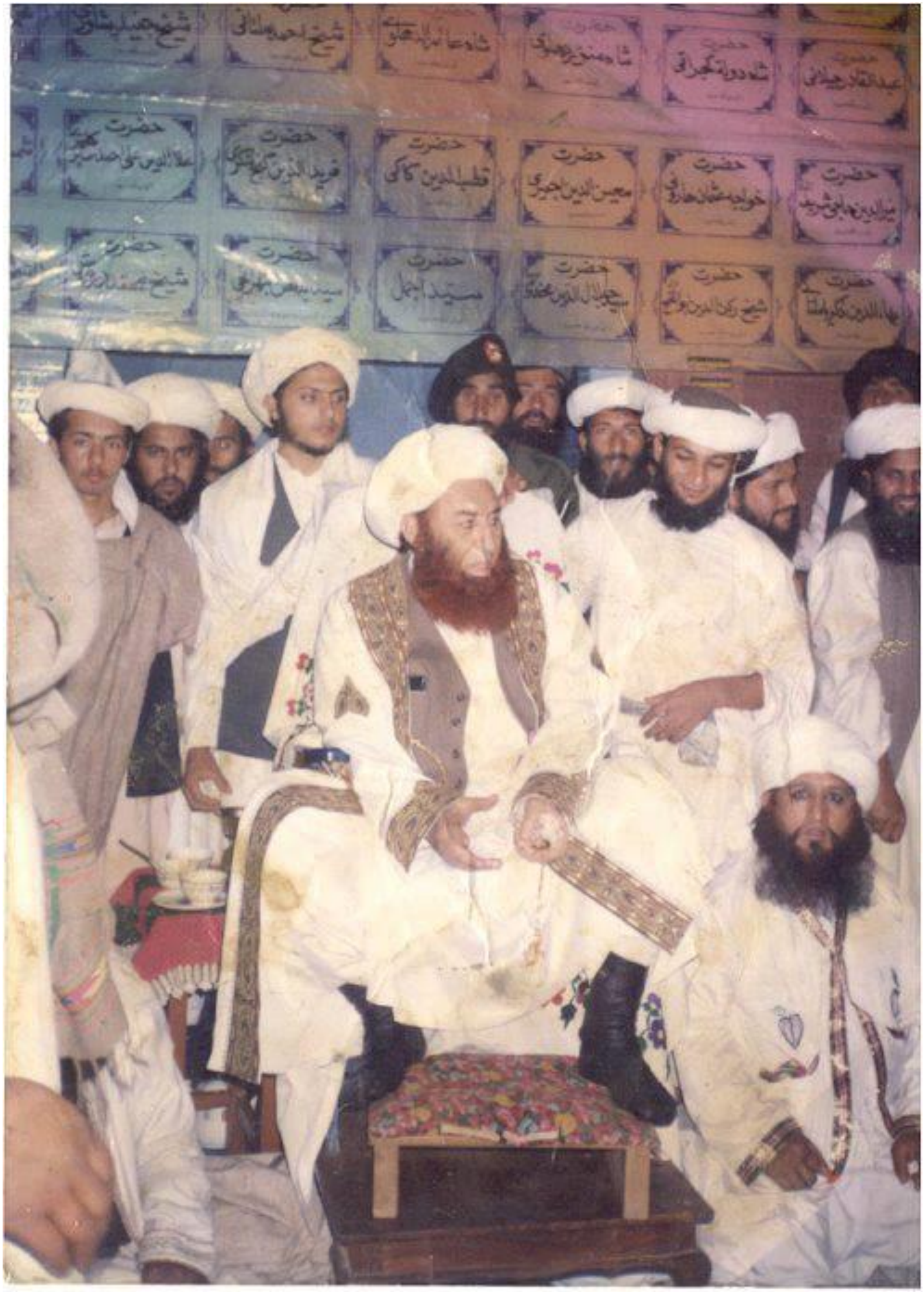











حضرت
قطب الدین کاکی
حضرت
معین الدین اجمیری




drive



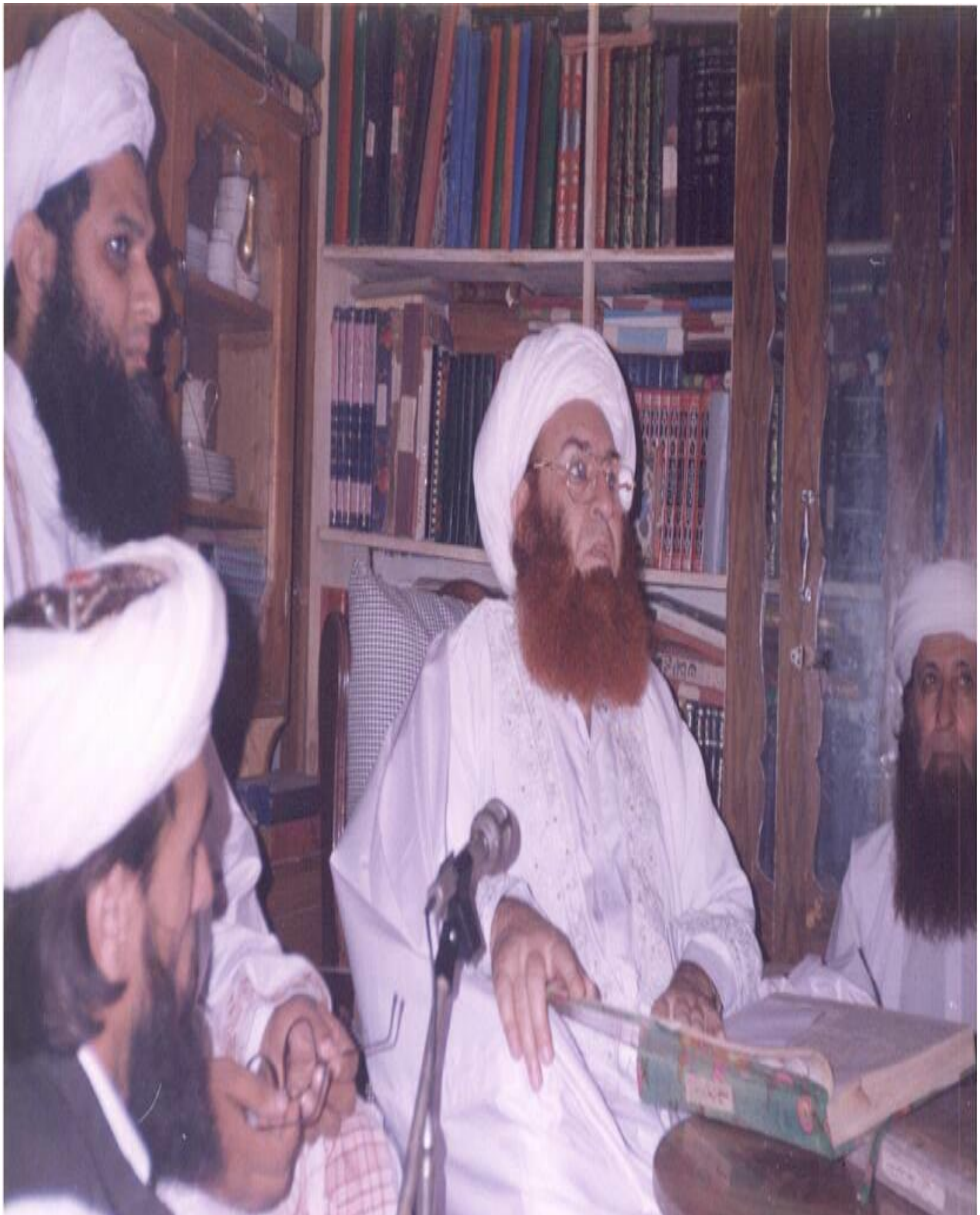


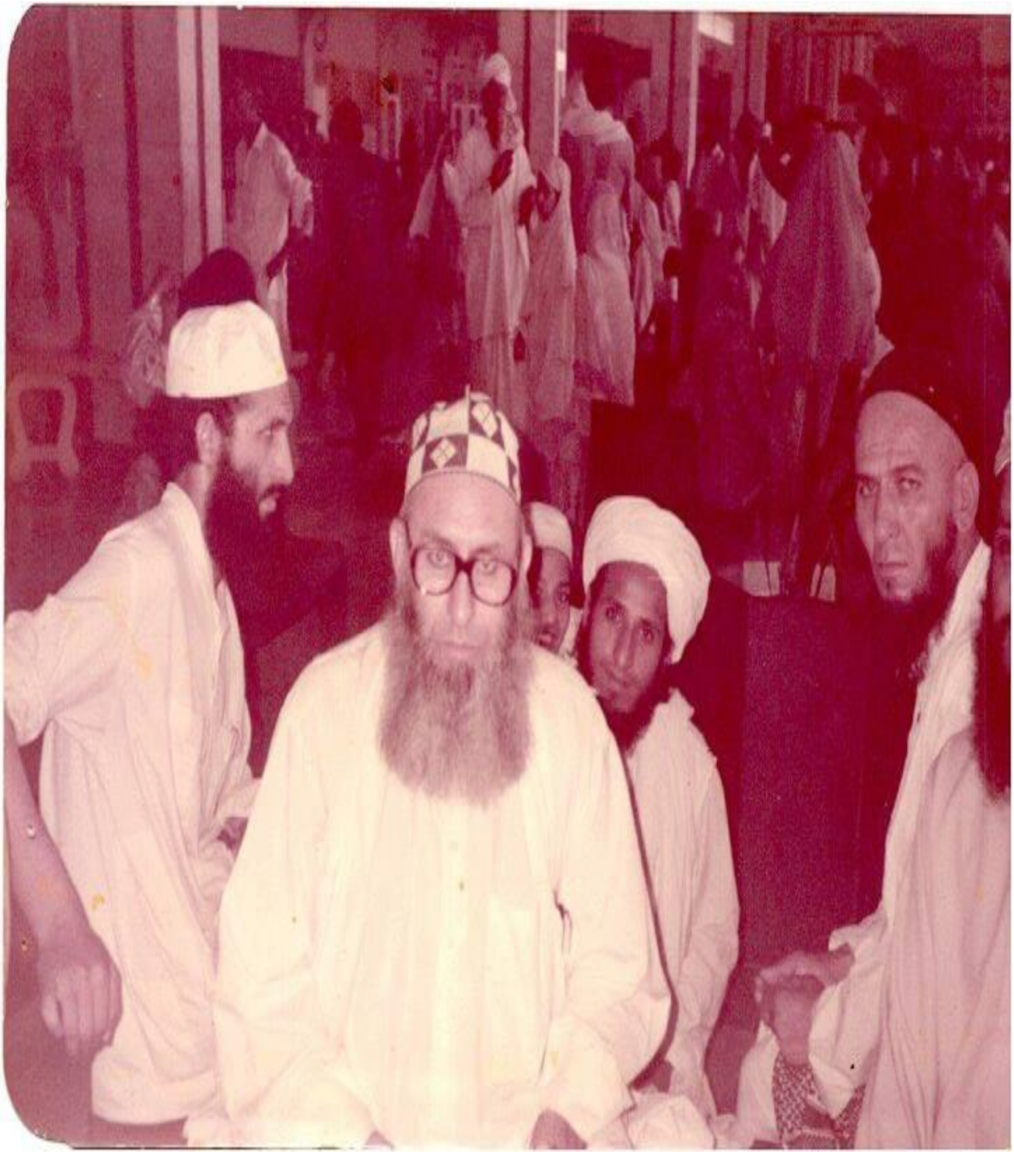


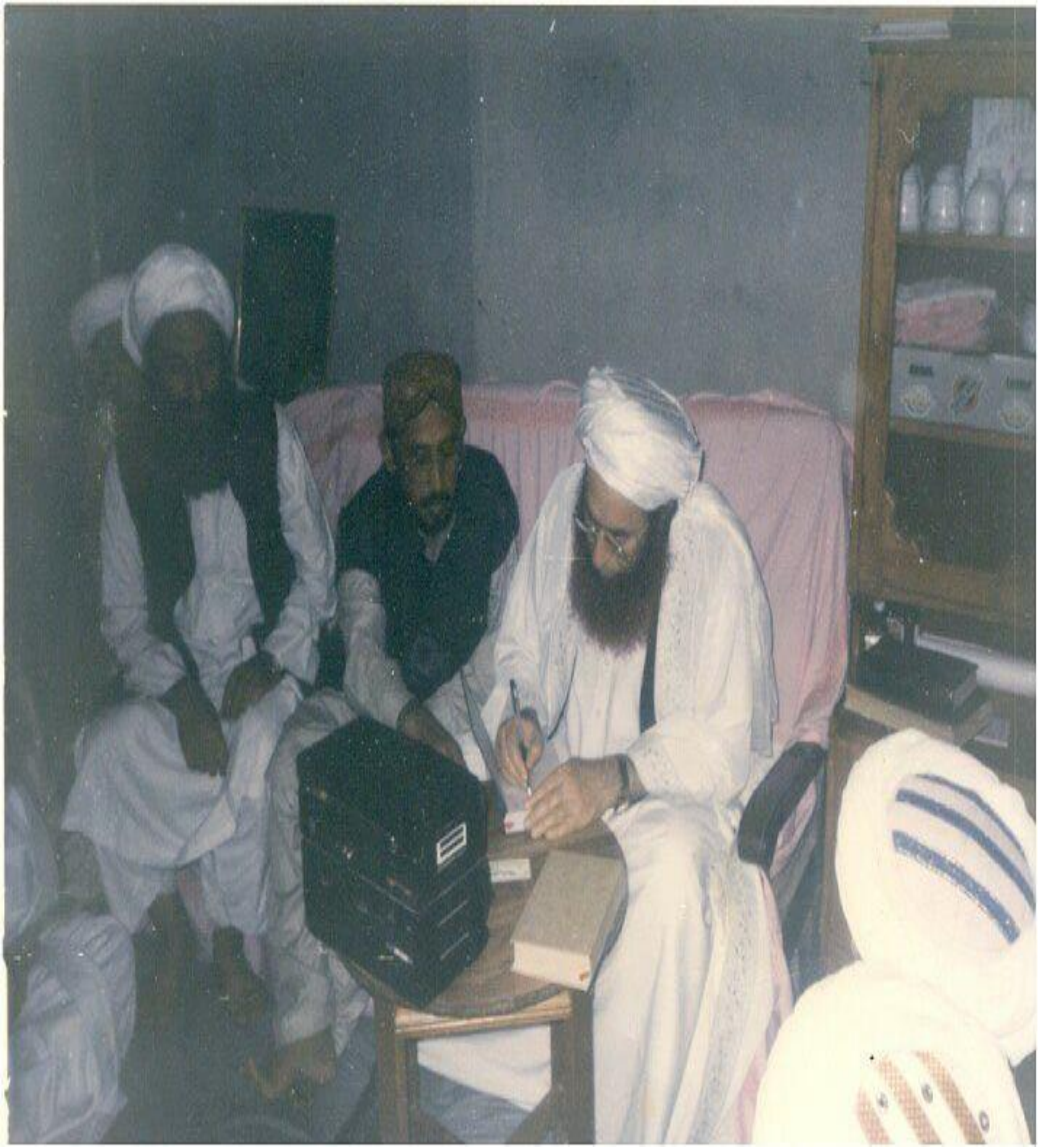





BISHI





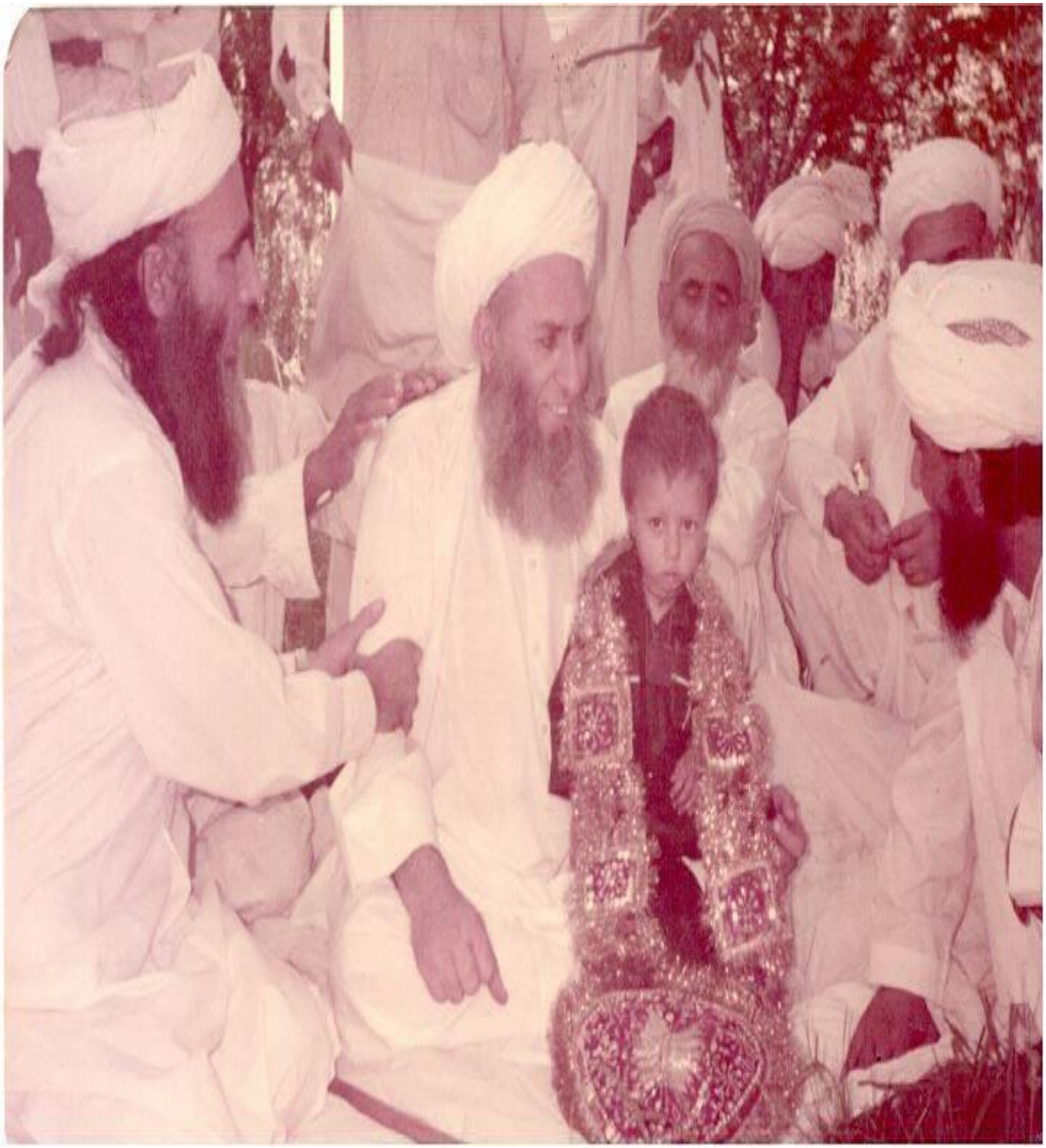






















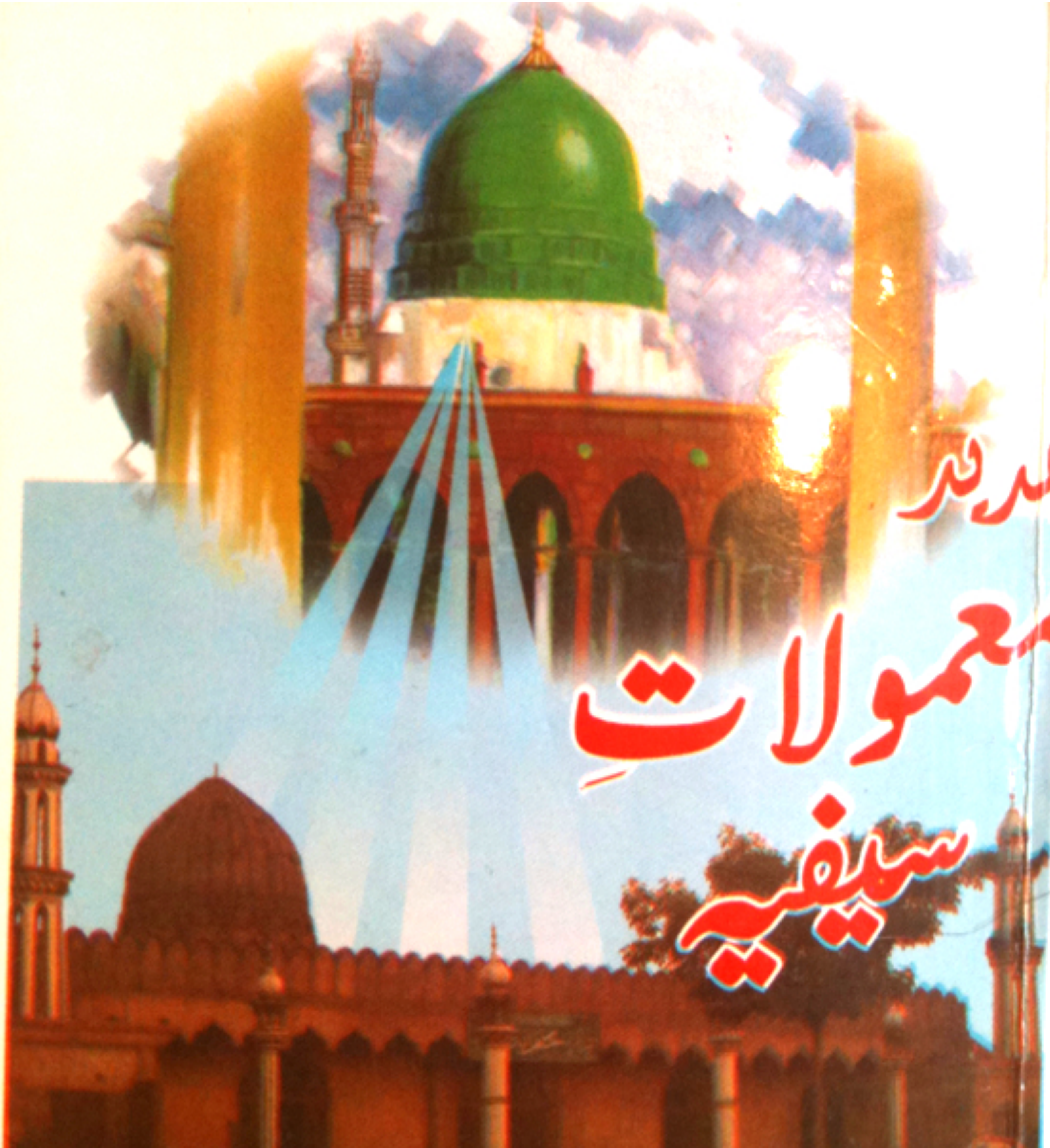












جدید معمولاتِ سیفیہ

آستانہ عالیہ سیفیہ مجددیہ فقیر آباد شریف بند روڈ لاہور

ناشر: آستانہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ عرفانیہ

J 430/6، کشمیر لین چوہڑ چکی، پشاور روڈ، راولپنڈی

جدید

معمولاتِ سیفیہ

زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت، حضرت مولانا صاحبزادہ

احمد سعید المعروف یار جان سیفی صاحب

مؤلف

شیخ القرآن والحدیث پیر محمد عابد حسین سیفی

ناشر

آستانہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ عرفانیہ

430/6 J، کشمیر لین چوہڑ چکی پشاور روڈ، راولپنڈی

فون 0300-5306343 , 051-5773223

0300-5593774

نام کتاب: معمولات سیفیہ

تصحیح کنندہ: حضرت علامہ صاحبزادہ احمد سعید یار جان سیفی صاحب

مؤلف: شیخ القرآن والحدیث مفتی پیر عابد حسین سیفی صاحب

پروف ریڈر: حضرت علامہ سید محمد علی شاہ صاحب

بار اول: 2008ء

قیمت: 30-00

ناشر: آستانہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ عرفانیہ

ملنے کا پتہ

مکتبہ سیفیہ آستانہ عالیہ سیفیہ مجددیہ فقیر آباد شریف بند روڈ لاہور

آستانہ عالیہ نقشبندیہ سیفیہ عرفانیہ J 430/6 کشمیر لین چوہڑ چکی پشاور روڈ راولپنڈی

فون

051-5773223 /0300-5593774/ 0300-5306343

بظلِ عنایت

محبوب سبحاں مجدد دوراں قیوم زماں امام خراساں

حضرت اخندزادہ **سیف الرحمٰن** مبارک

پیرارچی دامت برکاتہم العالیہ

زیب آستانہ عالیہ سیفیہ مجددیہ نقشبندیہ چشتیہ

قادریہ سہروردیہ فقیرآباد شریف بندروڈ لاہور

ترتیب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الحمد للّٰہ ربِّ العٰلمین والعاقبۃ للمتقین والصّلٰوۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین.

اس کتابچہ میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے معمولات درج کیے گئے ہیں تاکہ ہر طالب کو راہ طریقت کے لئے نشان منزل کا کام دے سکیں، یہ امر ذہن نشین رہنا چاہیے کہ کسی شیخ کامل ومکمل کی رہنمائی کے بغیر یہ راہ طے کرنا ناممکن ہے۔ ہر کام میں مہارت کے لئے استاد کا ہونا اور سچی طلب شرط ہے۔ جتنی طلب سچی اور شیخ سے محبت کامل ہوگی اتنا ہی فیض زیادہ ملے گا۔ انسانی زندگی کا مقصد صرف معبود حقیقی کی عبادت ہے۔ جو انسان خالقِ حقیقی کی یاد میں یہ فانی زندگی بسر

کرتا ہے اسے حیاتِ ابدی سے نوازا جاتا ہے۔ اس رسالے میں صرف وہی معمولات مذکور ہیں جو قیومِ زمان، شہباز طریقت و حقیقت شیخِ کامل و مکمل حضرت سیدنا مرشدنا وسیلتی اِلی اللہ اخندزادہ سیف الرحمٰن پیر ارچی امامِ خراسانی مدظلہ العالی نے عطا فرمائے ہیں۔

عالمِ امر:

عالمِ امر سے مراد ترکیب عناصر سے خالی جن کو صرف کُن کے اشارے سے پیدا کیا گیا ہے جیسے انسانی روحیں، لطائف مجردہ، عالم امر عرش کے اوپر ہے۔ عالم امر کے پانچوں لطائف یعنی قلب، روح، سر، خفی اور اخفیٰ کی اصل جڑ عرش کے اوپر ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے عالم امر کے ان لطائف کو چند جگہ انسان کے جسم میں امانت رکھ دیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کا

قرب حاصل کر سکے۔ عالم امر کو عالم غیب، عالم ارواح، عالم لاہوت اور عالم حیرت بھی کہتے ہیں۔

عالمِ خلق:

مادہ عناصر اربعہ سے پیدا ہونے والی مخلوق کو عالمِ خلق کہا جاتا ہے جیسے فلکیات وارضیات، یہ پانچوں لطائف نفس، ہوا، پانی، آگ اور مٹی سے مرکب ہیں، عالمِ خلق عرش کے نیچے سے لے کر تحت الثریٰ تک ہے عالمِ خلق کے پانچوں لطائف کی جڑ عالم امر کے پانچوں لطائف ہیں، یعنی نفس کی جڑ قلب، ہوا کی جڑ روح، پانی کی جڑ سر، آگ کی جڑ خفی اور خاک کی جڑ اخفیٰ ہے۔ عالمِ خلق کو عالمِ اسباب، عالمِ اجسام، عالمِ شہادت اور عالمِ ناسوت سے بھی موسوم کرتے ہیں۔

نقشہ لطائف سبعہ، زیر قدم و مقام

نمبر شمار	نام لطیفہ		نور کا رنگ	زیر قدم	مقام
1	قلب	عالم امر	زرد	حضرت آدم علیہ السلام	بائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر۔
2	روح		سرخ	حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام	دائیں پستان کے نیچے دو انگشت کے فاصلے پر۔
3	سر		سفید	حضرت موسیٰ علیہ اسلام	بائیں پستان کے اوپر دو انگشت کے فاصلے پر۔
4	خفی		سیاہ	حضرت عیسیٰ علیہ اسلام	دائیں پستان کے اوپر دو انگشت کے فاصلے پر۔
5	اخفی		سبز	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ	وسط سینہ سر اور خفی کے درمیان۔
6	نفس	عالم خلق	خاک کی مانند	....	پیشانی کے اوپر بالوں کی جڑ سے۔
7	قالبی		آتش نما	....	وسط دماغ۔

لطائف کی مختصر تشریح اور تائید

1۔ لطیفۂ قلب:

ماسوا اللہ تعالیٰ کے نسیان اور ذات حق کے ساتھ محویت اس کی تاثیر ہے لطیفہ کا حرکت کرنا دافع غفلت اور دافع شہوت ہے۔

2۔ لطیفۂ روح:

اسم ذات کی صفاتی تجلیات کا ظہور ہے۔اس کی حرکت سے غصہ و غضب کی کیفیت میں اعتدال اور طبیعت میں سکون پیدا ہوتا ہے۔

3۔ لطیفۂ سرّ:

اللہ تعالیٰ کے شیونات اور اعتبارات کا ظہور ہے۔ یہ مشاہدہ اور دیدار کا مقام ہے (صاحب کشف کیلئے)۔ حرص کا خاتمہ ہوتا ہے دینی معاملات میں فیاضی اور فکر آخرت کی

بیداری پیدا ہوتی ہے۔

4۔ لطیفۂ خفی:

صفات سلبیہ تنزیہہ کا ظہور ہے۔ حسد، بخل، کینہ، غیبت وغیرہ سے نجات ہوتی ہے۔

5۔ لطیفۂ اخفیٰ:

مرتبہ تنزیہہ اور مرتبہ احدیت مجردہ کے درمیان ایک برزخی مرتبے کے ظہور، شہود سے وابستہ ہے بلا تکلف ذکر جاری ہوتا ہے۔ تکبر، فخر وغرور اور خود پسندی وغیرہ سے نجات اور حضور واطمینان کا حصول ہوتا ہے۔

6۔ لطیفۂ نفسی:

نفسانیت وسرکشی مٹ جاتی ہے عجز وانکساری کا مادہ پیدا ہوتا ہے۔ ذکر میں ذوق وشوق بڑھ جاتا ہے۔

7۔ لطیفۂ قالبی:

اس کی تاثیر تمام بدن میں ظاہر ہوتی ہے مگر رذائل بشریہ اور علائق دینویہ سے مکمل رہائی پا لینے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

طریقہ نفی اثبات:

سب سے پہلے سانس بند کریں پھر کلمہ لا کو ناف سے شروع کریں اور قالبی تک لائیں اور الہ کو دائیں کندھے تک اور اِلّا اللہ کی ضرب زور سے قلب (یعنی پہلے سبق) پر لگائیں تا کہ حرکت اور حرارت دوسرے لطائف تک پہنچے گنتی کریں انگلیوں پر یا تسبیح پر۔ جب سانس تنگ ہونے لگے مزید نہ روک سکیں تو طاق عدد پر چھوڑ دیں اور سانس چھوڑتے وقت محمد رسول اللہ ﷺ تصور سے کہیں اور یہ دعا بھی تصور میں پڑھیں۔ اِلٰهِیْ اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاکَ مَطْلُوْبِیْ اَعْطِنِیْ مَحَبَّۃَ ذَاتِکَ وَمَعْرِفَۃَ صِفَاتِکَ اور چار معنوں میں سے کسی ایک کا ساتھ خیال رکھیں

1. لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰه
نہیں ہے معبود مگر اللہ

2. لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰه
نہیں ہے مقصود مگر اللہ

4. لَا مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰه
نہیں ہے مطلوب مگر اللہ

3. لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰه
نہیں ہے موجود مگر اللہ

لیکن پہلے معبود و مقصود کا تکرار زیادہ کریں کہ کہیں آپ کا رجحان وحدت الوجود کی طرف نہ ہو جائے

مراقبات

مراقبہ کا مطلب فیض کا انتظار کرنا ہے سلسلہ میں سے کسی ایک لطیفہ کی طرف متوجہ ہو کر خداوند تعالیٰ کی جانب سے اس لطیفہ پر فیض کا انتظار کرنا چاہیے۔

مراقبہ کی شرائط

:1 مراقبہ کے وقت کامل طہارت ہو، فیض الٰہی کی

طرف مکمل توجہ ہو، خدا کے سوا کسی اور طرف دھیان نہ ہو۔

:2 مراقب اہل سنت والجماعت ہو، مرشد کامل و مکمل سے مراقبہ کی اجازت حاصل کر چکا ہو۔

:3 لطائف سبعہ کی تکمیل کے بعد ذکر الٰہی جاری ہو چکا ہو، نفی اثبات کا عامل ہونے کے بعد مراقبہ شروع کرے۔

:4 ہر مراقبہ میں دنوں کی تعداد مرشد کے حکم پر موقوف ہے۔

:5 مراقب کو چاہیے کہ سنن و آداب طریق کی متابعت کے خلاف نہ کرے۔

:6 مراقبہ میں اگر نیند کی حالت طاری ہو تو تجدید

وضو کی ضرورت نہیں۔

7: مراقبہ میں جو واقعات ظاہر ہوں اس کو صرف اپنے مرشد کے حضور عرض کرے۔

8: مراقبہ میں جتنے ایام کی گنتی مقرر ہو اس میں غفلت اور سستی نہ کرے۔

9: مراقب کو چاہیے کہ مرشد کے فیض اور توجہ کا ہر دم انتظار کرے بلکہ مرشد کی توجہات سے پورا پورا فائدہ اُٹھائے۔

10: مراقبات کی نیت فارسی میں یاد کرنا ضروری ہے۔

(نوٹ: اختصار اور ضرورت کے تحت مراقبات کی نیت صرف فارسی میں درج کی جا رہی ہے)

نیت ھائے مراقبات

1: نیت مراقبۂ وقوفِ قلب:

فیض می آید از ذات بیچون بلطیفۂ قلبیٔ من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

2: نیت مراقبۂ وقوفِ روح:

فیض می آید از ذات بیچون بلطیفۂ روحی مَن بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

3: نیت مراقبۂ وقوف سرّ:

فیض می آید از ذات بیچون بلطیفۂ سری من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

4: نیت مراقبۂ وقوف خفی:

فیض می آید از ذات بیچون بلطیفہ خفی مَن بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

5: نیت مراقبۂ وقوف اخفیٰ:

فیض می آیداز ذات بیچون بلطیفہ اخفیٰ مَن بواسطۂ

پیران کبار۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

6: نیت مراقبۂ وقوف نفسی:

فیض می آیداز ذات بیچون بلطیفۂ نفسی مَن بواسطۂ

پیران کبار۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

7: نیت مراقبۂ وقوف قالبی:

فیض می آیداز ذات بیچون بلطیفۂ قالبی مَن بواسطۂ

پیران کبار۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

8: نیت مراقبہ وقوف خمسۂ عالم امر:

فیض می آیداز ذات بیچون بلطائف خمسۂ عالمِ امرِ مَن

بواسطۂ پیران کبار۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

9: نیت مراقبہ وقوف خمسۂ عالم خلق:

فیض می آیداز ذات بیچون بلطائف خمسۂ عالمِ خلق مَن بواسطۂ پیران کبار۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

10: نیت مراقبہ وقوف مجموعہ لطائف عالم امر و عالم خلق:

فیض می آیداز ذات بیچون بہ مجموعہ لطائف عالم امرو عالم خلق مَن بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

11: نیت مراقبہ احدیت:

فیض می آیداز ذات بیچون کہ جامع جمیع صفات و کمالات است و منزہ از جمیع عیوب و نقصانات است و بے مثل است بلطیفۂ قلبی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

12: نیت مراقبۂ اصلِ قلب:

الٰہی قلبِ مَن بمقابل قلب نبی علیہ السلام۔ آں فیض تجلائے صفات فعلیہ خود کہ از قلب نبی علیہ السلام بقلب آدم علیہ السلام رسانیدہ بقلب مَن نیز برسانی بواسطۂ پیران کبار رحمۃ علیہم اجمعین

13: نیت مراقبۂ اصلِ روح:

الٰہی روح مَن بمقابل روح نبی علیہ السلام۔ آں فیض تجلائے صفات ثمانیہ ثبوتیہ ذاتیہ حقیقیہ خود کہ از روح نبی علیہ السلام بروح نوح علیہ السلام و ابراہیم علیہ السلام رسانیدہ بروح مَن نیز برسانی بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

14: نیت مراقبہ اصل سر:

الٰہی سرِ مَن بمقابل سر نبی علیہ السلام۔ آں فیض تجلائے

شیونات ذاتیہ خود کہ از سرِ نبی علیہ السلام بہ سرِ موسیٰ علیہ السلام رسانیدہ بہ سرِ من نیز برسانی بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

15: نیت مراقبہ اصل خفی:

الٰہی خفیِ مَن بمقابل خفی نبی علیہ السلام آں فیض تجلائے صفاتِ سلبیہٗ خود کہ از خفی نبی علیہ السلام بہ خفی عیسیٰ علیہ السلام رسانیدہ بہ خفی مَن نیز برسانی بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

16: نیت مراقبۂ اصل اخفیٰ:

الٰہی اخفائے مَن بمقابل اخفائے نبی علیہ السلام۔ آن فیض تجلائے شان جامع خود کہ بہ اخفائے نبی علیہ السلام رسانیدہ بہ اخفیٰ مَن نیز برسانی بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

17: نیت مراقبہ معیت:

فیض می آید از ذات بیچون کہ ہمراہ است ہمراہ مَن و ہمراہ جمیع ممکنات بلکہ ہمراہ ہر ذرہ از ذرات ممکنات بہمراہی

بیچوں بمفہوم ایں آیۂ کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ باطائف خمسہ عالمِ امر مَن بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

18: نیت مراقبۂ اقربیت:

فیض می آید از ذات بیچوں کہ اصل اسماء وصفات است کہ نزدیک تر است از مَن بمَن و از رگِ گردن مَن بمَن بہ نزدیکی بلا کیف بمفہوم ایں آیۂ کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ بلطیفۂ نفسی مَن باشرکتِ لطائف خمسہ عالمِ امر مَن بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

19: نیت مراقبہ محبت اوّل:

فیض می آید از ذات بے چون کہ اصل، اصل اسماء وصفات است کہ دوست می دارد مرا و من دوست می دارم اورا بمفہوم این آیۂ کریمہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ خاص بلطیفۂ نفسی مَن بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

20: نیت مراقبۂ محبت دوم:

فیض می آید از ذات بے چون کہ اصل، اصل، اصلِ اسماء وصفات است کہ دوست می دارد مرا و مَن دوست می دارم اورا بمفہوم ایں آیۃ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ خاص بلطیفہ نفسی مَن بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

21: نیت مراقبۂ دائرہ قوسی:

فیض می آید از ذات بے چون کہ اصل اصل اصل اسماء وصفات است و دائرہ قوسیت کہ دوست می دارد مرا و مَن دوست می دارم اُورا بمفہوم ایں آیۃ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ خاص بلطیفۂ نفسی مَن بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

22: نیت مراقبۂ اسم ظاہر:

فیض می آید از ذاتِ بے چون کہ مسمّٰی بہ اسمِ ظاہر است بمفہوم ایں آیۃ کریم:

"هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْئٍ عَلِيْمٌ" خاص بلطیفۂ نفسی مَن بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

23: نیت مراقبۂ اسم باطن:

فیض می آید از ذات بے چون کہ مسمّی بہ اسم باطن است کہ منشاء ولایتِ علیا است و ولایت ملاء الاعلیٰ است بمفہوم ایں آیۃ کریمہ:
هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ بعناصر ثلاثۂ مَن کہ آب و باد و نار است بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

24: نیت مراقبہ کمالات نبوت:

فیض می آید از ذات بیچوں کہ منشاء کمالات نبوت است بہ عنصر خاکِ من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

25: نیت مراقبۂ کمالات رسالت:

فیض می آید از ذات بیچون کہ منشاء کمالات رسالت است
بہ ہیت وحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

26: نیت مراقبہ کمالاتِ انبیاء اولوالعزم:

فیض می آید از ذات بیچوں کہ منشاء کمالات انبیاء علیہم السلام
اولوالعزم است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

27: نیت مراقبۂ حقیقت کعبۂ ربانی:

فیض می آید از ذات بیچوں کہ مسجود جمیع ممکنات است و
منشاء حقیقتِ کعبۂ ربانی است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ
پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

28: نیت مراقبۂ حقیقتِ قرآن مجید:

فیض می آید از وسعت بیچونِ حضرت ذات کہ منشاء
حقیقت قرآن مجید است بہ ہیئتِ وحدانی من بواسطۂ پیران
کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

29: نیت مراقبۂ حقیقتِ صلوٰۃ:

فیض می آید از کمال وسعت بیچوں حضرت ذات کہ منشاء حقیقتِ صلوٰۃ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

30: نیت مراقبۂ معبودیت صرفہ:

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ منشاء معبودیتِ صرفہ است بہ ہیئتِ وحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

31: نیت مراقبہ حقیقتِ ابراھیمی علیہ السلام:

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ محبّ صفات خود است ومنشاء حقیقت ابراہیمی علیہ السلام است بہ ہیئتِ وحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

32: نیت مراقبہ حقیقتِ موسوی علیہ السلام:

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ محبّ ذات خود

است ومنشاء حقیقت موسویت علیہ السلام بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

33: نیت مراقبۂ حقیقت محمدی ﷺ:

فیض می آید از حضرت ذات بیچوں کہ محب ذاتِ خود است ومحبوب ذات خود است ومنشاء حقیقت محمدیت علیہ السلام بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

34: نیت مراقبۂ حقیقت احمدی ﷺ:

فیض می آید از ذات بیچوں کہ محبوب ذات خود است و منشاءِ حقیقتِ احمدیت ﷺ بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

35: نیت مراقبۂ حُب صرفہ:

فیض می آید از ذات بیچوں کہ منشاء حُب صرفہ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

36: نیت مراقبۂ لاتعین:

فیض می آید از ذاتِ مطلق بیچوں کہ موجود است بوجود خارجی ومنزہ است از جمیع تعینات بہ ہیئتِ وحدانی من بواسطۂ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

اصطلاحات:

حضرات نقشبندیہ رحمہم اللہ علیہم کی بیان کردہ چند اصطلاحات تحریر کی جاتی ہیں۔ ان آداب کی پابندی ضروری ہے۔

1: نظر بر قدم:

سالک چلتے وقت اپنی نظر اپنے قدم پر رکھے۔ نظر قدم پر رہے گی تو جمیعتِ باطن حاصل رہے گی اور انتشار سے محفوظ رہے گا۔

2: ہوش در دم یا وقوف زمانی:

سالک ہر سانس میں ہوشیار رہے کہ وہ ذاکر ہے یا غافل

3: سفر در وطن:

یہ سیر نفسی کا نام ہے۔ دوسرے طریقوں میں سیر نفسی سیر آفاقی کے بعد ہوتی ہے جبکہ نقشبندیہ طریقہ میں سیر نفسی سے ابتدا ہوتی ہے۔ سالک اپنے نفس میں غور کرے کہ کیا غیر اللہ کی محبت باقی ہے یا نہیں، اگر باقی ہو تو توبہ کرے۔

4: خلوت در انجمن:

سالک انجمن کو بھی خلوت خانہ بنائے اور کسی طرف ملتفت نہ ہو، بعض اوقات ظاہری تفرقہ سے چارہ نہیں کہ مخلوق کے حقوق ادا ہو جائیں جبکہ تفرقہ باطن کسی وقت بھی مستحسن نہیں کہ باطن خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

5: یاد کرد:

اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے چاہے اسم ذات کا ذکر ہو یا نفی اثبات۔

6: باز گشت:

چند بار ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا کی

طلب کی مناجات کرتا رہے۔

7: نگاہ داشت:

سالک کو چاہیے کہ ہوشیار رہے اور دل میں خطرات اور وساوس کو نہ آنے دے۔ اس سے طمانیت اور فنائے قلب حاصل ہوتی ہے۔

8: یاد داشت:

اللہ تعالیٰ کے لئے توجہ صرف ہے جو الفاظ و تخیلات سے مجرد ہو اور حضور بے غیبت ہو۔

9: وقوف عددی:

نفی اثبات کے ذکر میں طاق عدد کی رعایت کو کہتے ہیں۔

10: وقوف قلبی:

قلب کی طرف توجہ کرنے کو کہتے ہیں۔

11: فناء:

ماسوا اللہ کا بھول جانا فنا ہے اس طرح کہ صرف وجود حقیقی مستحضر رہے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کوئی

کام سرزد نہ ہو۔

12: بقاء:

دوسروں کی تکمیل و ہدایت کیلئے فنا میں نسیان شدہ اشیاء کی طرف لوٹ آنا بقاء ہے یعنی کامل فنا کے بعد کی کیفیت بقاء کہلاتی ہے۔

13: توجۂ شیخ:

اپنی قلبی طاقت دوسروں کے دلوں پر ڈالنے کا نام توجہ ہے۔

14: سالک وسلوک

اللہ تعالٰی کے قرب اور وصل کے حصول کے راستہ کو سلوک کہتے ہیں اور قرب حق کی راہ پر چلنے والا اور طریقت کی منزلوں کو طے کرنے والا سالک کہلاتا ہے۔

15: مقامات عشرہ:

مقام ولایت تک پہنچنے کے لیے دس مقامات ہیں:

(1) توبہ	(2) انابت	(3) زُہد	(4) قناعت	(5) ورع

(10) رضا	(9) تسلیم	(8) توکل	(7) شکر	(6) صبر

ان کے حصول کے بغیر ولایت تک پہنچنا ناممکن ہے۔

اثباتِ وجد

وجد کیا ہے؟

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''احیاء العلوم'' میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے غلبہ صدق نیت اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے شوق میں جو حالت پیدا ہو وہی وجد ہے۔

1: قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے کہ: (اللہ کے کلام سے) ان لوگوں کے جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں، بدن کانپ اٹھتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

(سورہ الزمر آیت 23)

2: ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے کہ: مومنین کاملین وہ ہیں

کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرزنے لگتے ہیں ان پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے (سورۃ انفال آیت 2)

3: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حبشی، رسول اللہ ﷺ کے سامنے رقص کرتے تھے اور اپنی زبان میں "محمد ﷺ نیک بندے ہیں" گاتے تھے، رسول پاک ﷺ نے جب ان کو اس حالت میں دیکھا تو منع نہ فرمایا اور انہیں اسی حالت پر برقرار رہنے دیا۔ (مسند احمد)

4: مشکوۃ شریف میں حدیث روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور دوست ہو، یہ سن کر وہ رقص کرنے لگے آپ ﷺ نے منع نہ فرمایا۔

5: حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے دیگ (میں کھولتے پانی) کی مانند رونے کی آواز نکلتی تھی

(ابوداؤد، ترمذی)

6: سید الطائفہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ سے منقول ہے کہ سلیم سانپ کے ڈسے ہوئے کو کہتے ہیں۔ جس کو سانپ ڈسے وہ بے چینی اور اضطراب میں رہتا ہے۔ پس سلیم دل ہمیشہ بے قرار رہتا ہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ وجد کرتے ہیں اور ادھر اُدھر جھکتے ہیں آپ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوش ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ طریقت نے ان کے جگر کاٹ دیے ہیں ان کے دل پھٹ گئے ہیں اور اب وہ بے طاقت ہو گئے ہیں، اگر وہ اپنے حال کے مداوا کے لیے حرکت کریں تو کوئی حرج نہیں۔

7: محبوب سبحانی سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے عمدہ وعظوں کی تاثیر سے کئی افراد کا بے خود ہو کر بے ہوش ہو جانا واقعات سے ثابت ہے۔

8: فتاویٰ عالمگیری جلد اول صفحہ 100 میں تحریر ہے کہ:

"اگر کسی نے نماز میں آہ یا اوہ کیا اور بکاء مرتفع سے رویا جس کی وجہ سے حروف حاصل ہو جائیں، پس اگر یہ حالت جنت اور دوزخ کے خیال کی وجہ سے پیش آئے تو نماز صحیح اور کامل ہے لیکن اگر دنیاوی مصیبت اور درد کی وجہ سے ہو تو نماز فاسد ہے، وجد اللہ تعالیٰ کے خوف اور تجلیات کے غلبہ کی وجہ سے ہوتا ہے پس نماز یا ذکر کے وقت حرکت آنا شرعاً جائز ہے۔

مبتدی سالک کے لئے احکامات

نقشبندیہ کے مبتدی سالک کے لیے ضروری ہے کہ جب تک اس کی تربیت مکمل نہ ہو فرض نماز، سنتِ مؤکدہ کے علاوہ دیگر کوئی وظیفہ نہ کرے مثلاً نوافل پڑھنا، درود پاک پڑھنا، تلاوت کلام مجید کرنا، اللہ کا ذکر ان سے افضل ہے مگر جب تربیت مکمل ہو جائے تو پھر یہی وظائف اس کے عروج میں ممد ثابت ہوتے ہیں، حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوب نمبر 105 دفتر اول میں فرماتے ہیں: "جب حکمت

کے ساتھ مقرر کیا کہ مریض جب تک بیماریوں سے تندرست نہ ہو جائے کوئی غذا انہیں فائدہ نہیں دیتی چاہے بھنا ہوا گوشت ہی کیوں نہ ہو بلکہ ایسی صورت میں قوت بخش غذا بھی فائدہ کی بجائے مرض کو بڑھا دیتی ہے۔ قلبی امراض کا علاج کرنے والے مشائخ بھی اول مرض کے دور کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہر شخص کو اس کے نفس کی خواہشات سے نجات دلائی جاتی ہے۔

آپ مکتوب نمبر 84 دفتر سوم میں تحریر فرماتے ہیں:

"سالک کو چاہیے کہ اپنے تمام اوقات کو ذکر الٰہی میں مصروف رکھے بشرطیکہ وہ ذکر کسی شیخ کامل سے اخذ کیا ہو، اپنے تمام اوقات کو ذکر کے ساتھ اس طرح آباد رکھے کہ فرضوں اور موکدہ سنتوں کے بغیر کسی اور چیز میں مشغول نہ ہو حتیٰ کہ قرآن مجید کی تلاوت اور عبادت نافلہ کو بھی موقوف رکھے اور وضو ہو یا نہ ہو ہر حال میں ذکر کرتا رہے اور کھڑے

بیٹھے اور لیٹے ہوئے بھی ذکر میں مشغول رہے اور چلنے پھرنے
کھانے پینے اور سونے کے وقت بھی ذکر سے خالی نہ رہے"

اسباق سلسلہ عالیہ چشتیہ ہاشمیہ سیفیہ شریف

پہلا سبق:

کلمہ "ھو" ہے

طریقہ ذکر۔ ترتیب یہ ہے کہ "ھو" کو آپ روح سے
شروع کریں روح سے قلب، قلب سے سرّ، سرّ سے اخفیٰ
اخفیٰ سے خفی اور پھر روح تک ایک گول دائرہ کی شکل
میں گھماتے جائیں اور اس کو ایک تلوار فرض کریں کہ ماسوئ اللہ کو
آپ کے باطن سے نکال رہا ہے جب یہ نقش پختہ ہو جائے تو
شروع سے زبان سے بھی پڑھنا شروع کریں اور ایک مینار
بلا کیف لاتعین تک فرض کریں اور مینارے کے باہر گول دائرے
کی صورت میں سیڑھیاں معین اوپر عروجات کریں اور تفصیل

اسماء وصفات سے فیض حاصل کریں، تعداد کی حد نہیں۔

دوسرا سبق: اللہ ھو

طریقہ ذکر:۔ کلمہء " اللّٰــہ " کا تصور قلب پر اور کلمہء "ھــو" کا تصور روح پر کریں اور زبان سے بھی ادا کرتے رہیں اور ایک مینارہ بلا کیف جو لاتعین تک ہو تصور کریں اُس مینارے کے اندر گول دائرہ کی شکل میں سیڑھیاں پر عروج کریں اور یہاں بین الاجمال والتفصیل اسماء وصفات سے فیض حاصل کریں تعداد کی کوئی حد نہیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ اللہ الگ حکم ہے اور ھو الگ حکم ہے دونوں کے درمیان فرق لازم ہے اور اللہ کے ھا کو واضح پڑھیں۔

تیسرا سبق: ھو اللہ

طریقہ ذکر:۔ کلمہء "ھــو" کا تصور روح پر اور کلمہء الــلّٰہ کا تصور قلب پر اور زبان سے بھی ادا کریں ایک مینارہ بلا کیف جو لاتعین تک ہو تصور کریں اُس کے اندر

بالکل سیدھا یعنی مستقیم طور پر عروجات کرنا ہے اور یہاں اجمال اسماء وصفات سے فیض لینا ہے تعداد کی کوئی حد نہیں۔

چوتھا سبق:

انت الھادی انت الحق لیس الھادی الاھو

طریقہ ذکر:۔"اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ" کا تصور قلب پر اور اَلْحَقُ کا تصور اخفیٰ پر لَیْسَ الْھَادِیْ کو اخفیٰ سے واپس شروع کر کے اِلَّا کو قلب پر اور "ھو" کو روح پر اور ساتھ ساتھ زبان سے بھی پڑھنا ہے، تعداد کی کوئی حد نہیں۔

پہلے تینوں اسباق عروجی ہیں اور یہ چوتھا سبق نزولی ہے دعوت وارشاد کے لئے رجوع یا نزول ضروری ہے اور سلسلہ عالیہ چشتیہ کے اسباق کے لئے نقشبندیہ شریف کے مراقبات

ہی کافی ہیں۔

اسباق سلسلہ عالیہ قادریہ ھاشمیہ سیفیہ شریف:

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہَ"

یہ استغفار شریف اگرچہ اسباق میں داخل نہیں لیکن مشائخ قادریہ شریف تزکیہ نفس کے لئے اپنے سالکین مریدوں کو تلقین فرماتے ہیں۔

استغفار شریف کو روزانہ 313 مرتبہ بمطابق تعداد رُسل پڑھنا ہے اور پڑھنے کا وقت صبح صادق طلوع ہونے سے آدھا پونہ گھنٹہ قبل اور تہجد کے بعد کا ٹائم جس کو وقت "سحر" کہتے ہیں کہ اللہ ربّ العالمین نے بھی مومنوں کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَبِالْاَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

اور سحری کے وقت وہ استغفار کرتے ہیں

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝

اور استغفار کرنے والے ہیں سحری کے وقت

1- "نفی اثبات"

طریقہ:- ترتیب یہ ہے کہ کلمہء "لا" کو قلب سے لے کر دائیں کندھے تک لے جائیں اور "اِل" کو قالبی پر اور "ہ" کو بائیں کاندھے پر اور "اِلا اللّٰہ" کی ضرب پوری شدت سے قلب پر تاکہ حرارت اور حرکت تمام لطائف میں محسوس ہو اور اسی طرح تصور کے ساتھ ساتھ زبان سے ادا بھی کریں اور چار معنوں میں کوئی ایک معنی کا تصور ذہن میں رکھیں

"لا معبود اِلّا اللّٰہ" "لا مقصود اِلّا اللّٰہ"

"لَا موجود اِلّا اللّٰہ" لا مطلوب اِلّا اللّٰہ"

اور ہر 100 ویں مرتبہ کے بعد انھی پر "مُحَمَّد

رسول اللہ ﷺ" کہنا ہے۔ تعداد 1000 ہزار ہے۔

2: اِلّا اللّٰہُ

دوسرا سبق پہلے کی طرح ہے لا الٰہ الا اللہ ایک بار پڑھ کر شروع کریں۔ پھر الا اللہ کی ضرب قلب پر لگاتے جائیں۔ 100 کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ اخفیٰ پر تعداد 1000 ہے۔

3: اسم ذات (یعنی اللہ) قلب پر۔ پہلی دفعہ اللہ جل جلالہ پھر اللہ اللہ 100 بار پورا کرنے کے بعد جل جلالہ زبان سے بھی کہنا ہے اور دل سے بھی ضرب لگانا ہے۔

یہ 1000 مرتبہ دہرانا ہے۔

4: "ھو" روح سے قلب، قلب سے سر، سر سے اخفیٰ، اخفیٰ سے خفی، خفی سے دوبارہ روح پر لانا ہے۔ زبان سے بھی کہنا ہے۔ کلمہ "ھو" تلوار کی طرح فرض کرنا اور ماسوا اللہ سے قطع کرنا ہے اور چرخ کی طرح لطائف میں گردش کرنا ہے۔ نقش

بننے کے بعد عرش عظیم سے فوق ایک بلا کیف مینار فرض کرنا جو کہ لاتعین تک پہنچا ہوا ور اس مینار سے خارج گول گردش سے عروج کرنا لاتعین سیڑھیوں پر اور تفصیل اسماء وصفات سے فیض حاصل کرنا، پہلی دفعہ شروع کرنے پر بھی "ھو" جل جلالہ اور ہر سو مرتبہ پورا کرنے کے بعد بھی جل جلالہ کہنا ہے یہ عروجی سبق ہے یہ بھی (۱۰۰۰ مرتبہ) پورا کرنا ہے۔

5: مراقبہ: نماز عصر اور نماز فجر کے بعد مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے سانس بند کر کے بیٹھنا ہے قلب میں اللہ اللہ کہنا ہے گنتی اور طاق کی ترتیب کا لحاظ نہیں ہے، اپنے قلب کو نبی اکرم ﷺ کے قلب مبارک کے بالمقابل کرنا ہے اور قلب مصطفیٰ ﷺ سے نور حاصل کرنا، پانچ منٹ تک یا چار رکعت نماز کی مقدار۔

6: "اللہ" "ھو"

طریقہ: اللہ قلب پر اور ھو روح پر اور زبان سے بھی

کہنا ہے، ترتیب مذکورہ کے ساتھ لاتعین تک گول گردش کے ساتھ سیڑھیوں پر لاتعین تک عروج کرنا ہے اور مابین الاجمال والتفصیل مرتبہ اسماء وصفات سے فیض حاصل کرنا ہے پہلی دفعہ اور پھر ہر سو مرتبہ کے بعد جل جلالہ کہنا ہے اور یہ بھی عروجی سبق ہے (۱۰۰۰ مرتبہ) پورا کریں۔

7: "ھو" "اللہ"

طریقہ:۔ھو روح پر اور اللہ قلب پر، زبان سے بھی کہنا ہے لاتعین تک مینار کے اندر سیدھا عروج کرنا اور اسماء وصفات کے اجمال محض سے فیض حاصل کرنا ہے یہ عروجی سبق ہے پہلی دفعہ ھو اللہ جل جلالہٗ اور ہر سو مرتبہ پورا کرنے کے بعد جل جلالہ کہنا ہے۔ یہ بھی (۱۰۰۰ مرتبہ) پورا کرنا ہے۔

8: "انت الھادی انت الحق لیس الھادی الاھو"

انت الھادی انت قلب پر الحق اخفیٰ پر لیس الھادی اخفیٰ سے دوبارہ قلب تک اِلَا قلب پر اور ھو روح پر

ساتھ ہی ساتھ زبان سے بھی کہنا ہے یہ نزولی سبق ہے عالم کے ارشاد کے لئے رجوع کرنا ہے۔ یہ بھی (۱۰۰۰ مرتبہ) پورا کریں۔

9: " اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ" آنکھیں میں حضور رکھنا اور زبان سے پڑھنا ہے اور مدینہ منورہ کی طرف عطر لگائے ہوئے بیٹھنا ہے اور نبی اکرم ﷺ کے آنکھیں مبارک سے فیض حاصل کرنا ہے۔ یہ افضل طریقہ ہے لیکن بغیر عطر لگائے ہوئے پڑھنا اور مدینہ منورہ سے دوسری طرف بیٹھ کر پڑھنا بھی جائز ہے اور تکیہ لگانا بھی جائز ہے لیکن دونوں پاؤں دراز نہ ہوں، چلتے پھرتے پڑھنا جائز نہیں ہے اور بلا وضو بھی مشائخ قادریہ کے نزدیک جائز نہیں کیونکہ چلنے پھرنے میں بے التفاتی ہے اور بلا وضو ثواب نصف ہو جاتا ہے عاشقین اور سالکین کا درود شریف بذاتِ خود نبی اکرم ﷺ سنتے ہیں

یہ بھی (۱۰۰۰ مرتبہ) روزانہ پڑھنا ہے۔

اسباق سلسلہ عالیہ سہروردیہ ہاشمیہ سیفیہ شریف

طریقہ سہروردیہ شریف کے اسباق بعینہٖ طریقہ قادریہ شریف کے اسباق کی طرح ہیں ترتیب بھی وہی ہے صرف مراقبہ میں فرق ہے کہ قادریہ شریف کا مراقبہ پانچ منٹ کا ہے جبکہ سہروردیہ کا مراقبہ کم ازکم بیس منٹ ہے اور اکثر زیادہ کی کوئی حد نہیں نیز طریقہ قادریہ شریف میں مراقبہ پانچواں سبق ہے جبکہ سہروردیہ شریف میں نواں سبق ہے اور طریقہ میں بھی فرق ہے قادریہ شریف کے مراقبہ کا طریقہ یہ ہے کہ۔

مراقبہ:

اسباق سہروردیہ شریف پورے کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہو کر عطر لگا کر بیٹھ جائیں اور آنکھیں بند کرلیں (مراقبہ میں آنکھیں بند کرنا شرط ہے) اور لطائف

میں سرور کی طرح ذوق وشوق سے ذکر شروع کریں پھر تمام انبیاء علیہم السلام کی ارواح مقدسہ کو حاضر فرض کرلیں تو تمام اولیاء کرامؒ کی ارواح طیبہ کو بھی دعوت دیں آسمان کے ملائکہ پھر زمین کے ملائکہ کو بھی دعوت دیں، جب وہ بھی حاضر فرض کریں تو وہ تمام مذکورہ ترتیب سے ذکر و اذکار کرتے رہیں گے پھر آپ اپنے اسباق کا ثواب بطور تحفہ سر پر رکھ کر ان تمام ارواح مقدسہ کے ساتھ مدینہ منورہ روانہ ہو جائیں اور ان تمام کے ساتھ خود بھی لطائف میں ذکر کرتے رہیں پھر جب اس ذوق وشوق اور ذکر و اذکار میں مدینہ منورہ پہنچ جائیں اور روضہ اقدس پر حاضر ہو جائیں تو پھر ایسا فرض کریں کہ حضور پُر نور ﷺ نے اپنی مرقد مبارک سے نکل کر حلقہ ذکر تشکیل دے دیا ہے اور مجلس کے صدر آپ ﷺ مقرر ہوئے ہیں اور اپنے مرشد کو حضور ﷺ کے دائیں طرف فرض کریں

پھر آپ حضور ﷺ کو تحفہ پیش کریں اور مصافحہ بھی کریں پھر
حضور ﷺ کے سامنے حلقہ میں بیٹھ جائیں اور ترتیب مذکورہ
سے ذکر کرتے رہیں اور دوسرے سارے بزرگان بھی مذکور
ترتیب سے ذکر کرتے رہیں گے اور حضور اکرم ﷺ کے سینہ
مبارک سے فیض حاصل کرتے رہیں کم از کم بیس منٹ اور
زیادہ کی کوئی حد نہیں بلکہ جتنے وقت تک ذوق وشوق باقی ہو،
جب مراقبہ ختم کرنے کا ارادہ کریں تو نبی اکرم ﷺ سے
اجازت مانگو اور رجوع قہقری سے اپنے مکان مراقبہ کو واپس
ہو جاؤ اور دوسری ارواح مبارکہ بھی اپنی اپنی جگہ واپس چلی
جائیں گی، جب آپ اپنے مکان پر آ پہنچیں تو مراقبہ ختم کریں
(یہ کوئی وہمی مفروضہ نہیں بلکہ اہل کشف سالکین یہ معاملہ کشفاً
دیکھتے ہیں اور جن سالکین کو کشف حاصل نہ ہو ان کو حضور پُر
نور ﷺ کا فیض ضرور حاصل ہوتا ہے)۔

تحفۃ الاخوان
فی
ختمِ خواجگان

حمد الٰہی و درود سرور کائنات ﷺ کے بعد واضح ہو کہ ختم خواجگان خزینۃ الاسرار کے آخر میں آیا ہے اس کے بہت فوائد ہیں برائے دفع بلیات و رفع حاجات اور فیوضات وفتوحات اور یا ایصال ثواب ارواح طیبات کے لئے پڑھا جاتا ہے

جس کی ترکیب نیچے لکھی جاتی ہے۔

ختم خواجگان

دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم ○ وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ محمدٍو الہ اصحابہ اجمعین

(۱) فاتحہ شریف۔ ۷/ ہفت مرتبہ

(۲) اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ

۱۰۰/ صد مرتبہ

(۳) درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ۱۰۰/صد مرتبہ

(۴) الم نشرح.........۷۹ مرتبہ

(۵) سورۃ اخلاص شریف.....۱۰۰۰/ہزار مرتبہ

(۶) فاتحہ شریف.........۷/ہفت بار

(۷) درود مذکور.........۱۰۰/صد مرتبہ

ختم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) درود مذکور.....۱۰۰/صد مرتبہ

(۲) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.........۵۰۰/پنجصد مرتبہ

(۳) درود مذکور.........۱۰۰/صد مرتبہ

ختم خلفاء ثلثہ یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ.........۵۰۰/پنجصد مرتبہ

(۲) درود مذکور.........۱۰۰/مرتبہ

ختم حضرت امام ربانی قدس اللہ سرہ العزیز

(۱) درود شریف مذکور.........۱۰۰/صد مرتبہ

(۲) وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

۵۰۰/پنجصد مرتبہ

(۳) درود مذکور.........۱۰۰/صد مرتبہ

ختم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

درود مذکورہ.........۱۰۰ مرتبہ

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ.........۵۰۰/مرتبہ

درود مذکورہ.........۱۰۰/مرتبہ

قدس اللہ سرہ العزیز

ختم حضرت خواجہ معصوم اوّل

درود مذکورہ..................۱۰۰/مرتبہ

لَآاِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

۵۰۰مرتبہ

درود مذکورہ..................۱۰۰/مرتبہ

ختم حضرت شاہ نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز

درود مذکورہ..................۱۰۰/مرتبہ

اَللّٰھُمَّ یَاخَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنَا بِلُطْفِکَ الْخَفِیِّ

۵۰۰مرتبہ

درود مذکورہ..................۱۰۰/مرتبہ

ختم حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رح قدس اللہ سرہ العزیز

درود مذکورہ..................۱۰۰/مرتبہ

اَللّٰھُمَّ یَا اَخْفَی اللُّطْفِ اَدْرِکْنَا بِلُطْفِکَ الْاَخْفٰی

۵۰۰/مرتبہ

درود مذکورہ.................. ۱۰۰/مرتبہ

ختم حضرت مرشدنا اخند زادہ صاحب قدس اللہ سرہٗ

(۱) درود شریف مذکورہ............ ۱۰۰/صد مرتبہ

(۲) سورۃ قریش .... ۵۰۰/پنجصد مرتبہ

(۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّۃِ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

وَارْحَمْ عَلٰی اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

وَتَجَاوَزْ عَنْ جَمِیْعِ سَیِّاٰتِ اُمَّۃِ

مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۰/مرتبہ

ختم حضرت اویس قرنی ؒ قدس اللہ سرہٗ

(۱) درود شریف مذکور.......... ۷/ہفت مرتبہ

(۲) حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ

النَّصِيْرُ..................١٠٠/صد مرتبہ

(۳) درود شریف مذکور..........۷/مرتبہ

ختم حضرت خضر علی نبیّنا علیہ السلام

(۱) درود شریف مذکور..........۷/ ہفت مرتبہ

(۲) وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ

١٠٠/صد مرتبہ

(۳) درود شریف مذکور..........۷/ ہفت مرتبہ

(۱) اَللّٰهُمَّ يَا قَاضِيَ الْحَاجَات ......

۱۰۰/صدمرتبہ

(۲) اَللّٰهُمَّ يَا اَحَلَّ الْمُشْكِلَات ......

۱۰۰/صدمرتبہ

(۳) اَللّٰهُمَّ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّات ......

۱۰۰/صدمرتبہ

(۴) اَللّٰهُمَّ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّات ......

۱۰۰/صدمرتبہ

(۵) اَللّٰهُمَّ يَا شَافِيَ الْاَمْرَاض ......

۱۰۰/صدمرتبہ

(۶) اَللّٰهُمَّ یَا رَافِعَ الدَّرَجَات ......

۱۰۰/صد مرتبہ

(۷) اَللّٰهُمَّ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَات ......

۱۰۰/مرتبہ

(۸) اَللّٰهُمَّ یَاهَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ ......

۱۰۰/صد مرتبہ

(۹) اَللّٰهُمَّ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ ......

۱۰۰/صد مرتبہ

(۱۰) اَللّٰهُمَّ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ ......

۱۰۰/صد مرتبہ

(۱۱) اَللّٰهُمَّ یَارَاحِمَ الْعَاصِیْنَ ......

۱۰۰/صد مرتبہ

(۱۲) اَللّٰھُمَّ یَا اَجَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْن.......

۱۰۰/صد مرتبہ

(۱۳) اَللّٰھُمَّ یَامُیَسِّرَ کُلِّ عَسِیْر ....

۱۰۰/صد مرتبہ

(۱۴) اَللّٰھُمَّ یَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰی ....

۱۰۰/صد مرتبہ

(۱۵) اَللّٰھُمَّ یَا مُنْقِذَ الْھَلْکٰی ....

۱۰۰/صد مرتبہ

(۱۶) اَللّٰھُمَّ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب ....

۱۰۰/صد مرتبہ

(۱۷) اَللّٰھُمَّ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابْ ...... ۱۰۰/صد مرتبہ

(۱۸) اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْن ...... ۱۰۰/صد مرتبہ

(۱۹) اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ الرَّازِقِیْنَ ...... ۱۰۰/صد مرتبہ

(۲۰) اَللّٰھُمَّ یَا خَیْرَ الْفَاتِحِیْن ...... ۱۰۰/صد مرتبہ

(۲۱) اَللّٰھُمَّ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن ...... ۱۰۰/صد مرتبہ

(۲۲) اَللّٰھُمَّ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْن ...... ۱۰۰/صد مرتبہ

(۲۳) اَللّٰھُمَّ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ ......۱۰۰/صد مرتبہ

اَغِثْنَا بِفَضْلِکَ وَبِکَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَالرَّاحِمِیْنَ ۔

اس کے بعد سورۃ النباء ایک مرتبہ تلاوت فرمائیں

دعا ایصال ثواب ختم خواجگان

پہلے درود شریف اسکے بعد اس طرح پڑھیں۔

یارب العالمین، سورۂ مقدسہ اور ختمِ خواجگان شریف کا ثواب اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما اسکا ثواب حضور نبی

پاک صاحب لولاک علیہ السلام کی بارگاہ بے کس پناہ میں ھدیۂ۔ تحفۂ، نذرانۂ پیش کرتے ہیں قبول و منظور فرما۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے جمیع انبیاء مرسلین کے ارواح مقدسہ کو پیش کرتے ہیں قبول و منظور فرما۔ حضور علیہ السلام کے والدین رضاعی والدین آپکی ازواج مطہرات صاجزادے صاجزادیاں نواسے نواسیاں تمام اہل بیتِ عظام۔ صحابہ کرام۔ صحابیات۔ تابعین تابعات تبع تابعین تبع تابعات تمام شہداءِ کرام، علماءِ کرام، صوفیاءعظام، محدثین مفسرین کی ارواح مقدسہ کو ثواب پیش کرتے ہیں قبول منظور فرما۔ بالخصوص سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، چشتیہ، قادریہ سہروردیہ بلکہ تمام سلاسل کے تمام بزرگانِ دین کو سلسلہ بسلسلہ ثواب پیش کرتے ہیں قبول و منظور فرما۔ بالخصوص قیوم زماں محبوب سبحاں مجدد عصر حاضر حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن پیرارچی مبارک

دامت برکاتہ واقبالہ کے والدین عزیز رشتہ دار اور مرشد کریم کی ارواح مقدسہ کو ثواب پیش کرتے ہیں قبول و منظور فرما۔

بالخصوص سیدی و مرشدی ....

دامت اقبالہٗ و دامت برکاتہٗ کے والدین دادا، دادی، نانا، نانی تمام عزیز رشتہ داروں کے ارواح مقدسہ کو ثواب پیش کرتے ہیں قبول و منظور فرما۔

نوٹ: خالی جگہ پر اپنے مرشد کریم کا نام پڑھ کر اُن کے عزیز و اقارب کو ثواب پیش کریں۔

ہم سب تمام حاضرین محفل کے عزیز رشتہ دار والدین کو ثواب عطا فرما۔

ہمارے اور ہمارے والدین کے صغیرہ کبیرہ گناہ معاف فرما۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الاحیاءِ والاموات اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

دوسری دعا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ ٥ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اِجْتِنَابَہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلَّمْ

۲۲۔ درود مذکورہ ۷ مرتبہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

۲۳۔دعا۔ اَللّٰھُمَّ صل علی سیدنا محمد و آلہ وبارک وسلم

اَللّٰھُمَّ قَھِرْ وَدَمِّرْ اَعْدَاءَ نَا وَشَطِّطْ شَمْلَھُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَھُمْ وَقَلِّبْ تَدَابِیْرَھُمْ وَخَرِّبْ بُنْیَانَھُمْ وَقَرِّبْ اٰجَالَھُمْ وَقَصِّرْ اَعْمَارَھُمْ وَاشْغُلْھُمْ بِاَبْدَانِھِمْ وَخُذْھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرْ اَللّٰھُمَّ اشْغَلِ الظّٰلِمِیْنَ بِالظّٰلِمِیْنَ وَاَخْرِجْنَا مِنْ بَیْنِھِمْ سَالِمِیْنَ وَغَانِمِیْنَ.

یارب ذوالجلال ہم سب کی حاضری قبول فرما شر شیطان اور شر نفس سے بچا۔ حاسدین مخالفین کے شر سے بچا۔ خناس من الجنۃ والناس کے شر سے بچا۔ بے ادباں۔ گستاخان کو نیست و نابود فرما عشاقان مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت فرما۔ بالخصوص۔ مبارک صاحب اور آپ کی تمام اولاد اور خلفاء کی حفاظت فرما۔ ان اولیاء کے فیوض و برکات، انوار و تجلیات اور

تصرفات و اختیارات کے اندر ترقی فرما۔ سب سالکین ذاکرین کو استقامت عطا فرما۔ آنے والی تمام آفات بلیات اور بیماریوں سے محفوظ فرما۔ ہم سب کو رکھیں نال شان دے ٹوریں نال ایمان دے۔ (امین)

وَصَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُورِ عَرْشِہٖ وَزِیْنَۃِ فَرْشِہٖ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

شجرہ سلسلہ عالیہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ

معصومیہ شمسیہ مولویّہ ھاشمیہ سیفیہ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۳۔ حضرت ابوعبداللہ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۔ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم

۵۔ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۶۔ حضرت ابو یزید طیفور بن عیسیٰ عرف بایزید بسطامی قدس اللہ سرہٗ

۷۔ حضرت ابوالحسن علی بن جعفر خرقانی قدس اللہ سرہٗ

۸۔ حضرت ابو علی فضل بن محمد الطوسی عرف ابو علی فارمدی قدس اللہ سرہ

۹۔ ابو یعقوب خواجہ یوسف الہمدانی النعمانی قدس اللہ سرہ

۱۰۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی المالکی نسباً والحنفی مذہباً قدس اللہ سرہ

۱۱۔ حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس اللہ سرہٗ

۱۲۔ حضرت خواجہ محمود انجر فغنوی قدس اللہ سرہٗ

۱۳۔ حضرت خواجہ علی النساج رامیتی عرف حضرت عزیزان قدس اللہ سرہٗ

۱۴۔ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قدس اللہ سرہٗ

۱۵۔ حضرت خواجہ سید امیر کلال قدس اللہ سرہٗ

۱۶۔ حضرت خواجہ بہاؤالدین محمد بن محمد البخاری عرف شاہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ

۱۷۔ حضرت خواجہ علاؤالدین محمد بن محمد عرف خواجہ عطار۔ قدس اللہ سرہٗ

۳۷۔ حضرت مرشدنا عرفان احمد فدائی سیفی دامت برکاتہم العالیہ

۳۸۔ ....

۳۹۔ ....

۴۰۔ ....

سلسلہ طریقہ انیقہ حضرات چشتیہ قدس اللہ اسرارھم عالیہ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

۳۔ حضرت ابو سعید حسن بصری قدس اللہ سرہٗ

۴۔ حضرت ابوالفضل عبدالواحد بن زید قدس اللہ سرہٗ

۵۔ حضرت ابوالفیض فضیل بن عیاض قدس اللہ سرہٗ

۶۔ حضرت ابو اسحاق ابراہیم بن ادہم الفاروقی البلخی قدس اللہ سرہٗ

۷۔ حضرت سید الدین خواجہ حذیفہ مرعشی قدس اللہ سرہٗ

۸۔ حضرت امین الدین شیخ ہبیرۃ البصری قدس اللہ سرہٗ

۹۔ حضرت کریم الدین منعم شیخ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہٗ

۱۰۔ حضرت شریف الدین ابو اسحاق شامی قدس اللہ سرہٗ

۱۱۔ حضرت قدوۃ الدین ابو احمد ابدال الچشتی الحسنی قدس اللہ سرہٗ

۱۲۔ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی قدس اللہ سرہٗ

۱۳۔ حضرت ناصر الدین خواجہ ابو یوسف الچشتی الحسینی قدس اللہ سرہٗ

۱۴۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود الچشتی الحسینی قدس اللہ سرہٗ

۱۵۔ حضرت نیر الدین حاجی شریف زندانی قدس اللہ سرہٗ

۱۶۔ حضرت ابو منصور خواجہ عثمان ہارونی قدس اللہ سرہٗ

۱۷۔ حضرت خواجہ معین الدین حسن الحسینی السنجری الاجمیری قدس اللہ سرہٗ۔

۱۸۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی الاوشی الحسینی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۹۔ حضرت فرید الدین مسعود الفاروقی الغزنوی عرف گنج شکر قدس اللہ سرہٗ

۲۰۔ حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری الحسینی قدس اللہ سرہٗ

۲۱۔ حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی قدس اللہ سرہٗ

۲۲۔ حضرت جلال الدین خواجہ محمود عثمانی پانی پتی قدس اللہ سرہٗ

۲۳۔ حضرت شیخ احمد عبدالحق ابدال قدس اللہ سرہٗ

۲۴۔ حضرت شیخ محمد عارف عرف مخدوم عارف قدس اللہ سرہٗ

۲۵۔ حضرت شیخ عبدالقدوس النعمانی الغزنوی ثم گنگوہی قدس اللہ سرہٗ

۲۶۔ حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی قدس اللہ سرہٗ

۲۷۔ حضرت شیخ عبدالاحد الفاروقی الکابلی قدس اللہ سرہٗ

۲۸۔ امام ربّانی مجدّد الف ثانی حضرت شیخ احمد الفاروقی قدس اللہ سرہٗ

۲۹۔ حضرت سید آدم بنوری قدس اللہ سرہٗ

۳۰۔ حضرت سید عبداللہ الحسینی عرف حاجی بہادر صاحب قدس اللہ سرہٗ

۳۱۔ حضرت مولانا شیخ مامون شاہ منصوری قدس اللہ سرہٗ

۳۲۔ حضرت مولانا محمد نعیم کاموی قدس اللہ سرہٗ

۳۳۔ حضرت سید محمد شاہ الحسینی السدھوی قدس اللہ سرہٗ

۳۴۔ حضرت مولانا حافظ محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہٗ

۳۵۔ حضرت مولانا حافظ محمد ہشتنگری قدس اللہ سرہٗ

۳۶۔ حضرت مولانا محمد شعیب تورڈھیر دی قدس اللہ سرہٗ

۳۷۔ حضرت مولانا عبدالغفور عرف حضرت سوات صاحب قدس اللہ سرہٗ

۳۸۔ حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرت ہڈے صاحب قدس اللہ سرہٗ

۳۹۔ حضرت شیخ حمید اللہ عرف شیخ الاسلام تگاب قدس اللہ سرہٗ

۴۰۔ حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہٗ

۴۱۔ حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہٗ

حضرت سیدنا و مرشد نا و مولانا ووسیلتنا الی اللہ

۴۲۔ حضرت اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک اطال اللہ حیاتہ

۴۳۔ حضرت مرشدنا عرفان احمد فدائی سیفی دامتہ برکاتہم العالیہ

۴۴۔ ....

۴۵۔ ....

۴۶۔ ....

سلسلہ طریقہ عالیہ حضرات قادریہ قدس اللہ اسرارهم الصافية

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ

۳۔ حضرت ابوسعید حسن بصری قدس اللہ سرہٗ

۴۔ حضرت ابومحمد شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہٗ

۵۔ حضرت ابوسلیمان داؤد طائی قدس اللہ سرہٗ

۶۔ حضرت ابومحفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ

۷۔ حضرت ابوحسن عبداللہ سری سقطی قدس اللہ سرہٗ

۸۔ حضرت سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ

۹۔ حضرت ابوبکر الشبلی المالکی قدس اللہ سرہٗ

۱۰۔ حضرت شیخ عبدالعزیز بن حارث الاسدی التمیمی قدس اللہ سرہٗ

۱۱۔ حضرت شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز المتقدم قدس اللہ سرہٗ

۱۲۔ حضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی قدس اللہ سرہٗ

۱۳۔ حضرت ابوالحسن ھکاری (ھنکاری) قدس اللہ سرہٗ

۱۴۔ حضرت ابوسعید مبارک قدس اللہ سرہٗ

۱۵۔ حضرت ابو محمد عبد القادر الجیلانی ...... الحسنی الحسینی قدس اللہ سرہٗ۔

۱۶۔ حضرت شاہ دولت دریائی قدس اللہ سرہٗ

۱۷۔ حضرت شاہ منور قدس اللہ سرہٗ

۱۸۔ حضرت شاہ عالم الدھلوی قدس اللہ سرہٗ

۱۹۔ حضرت شیخ احمد ملتانی قدس اللہ سرہٗ

۲۰۔ حضرت شیخ جنید پشاوری قدس اللہ سرہٗ

۲۱۔ حضرت مولانا محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہٗ

۲۲۔ حضرت مولانا حافظ محمد ہشتنگری قدس اللہ سرہٗ

۲۳۔ حضرت مولانا محمد شعیب توڑ ڈھیری قدس اللہ سرہٗ

۲۴۔ حضرت مولانا عبد الغفور عرف حضرت سوات قدس اللہ سرہٗ

۲۵۔ حضرت مولانا نجم الدین عرف حضرت ھدے صاحب قدس اللہ سرہٗ

۲۶۔ شیخ الاسلام تگاب حضرت شیخ حمید اللہ صاحب
قدس اللہ سرہٗ

۲۷۔ حضرت مولانا شاہ رسول الطالقانی قدس اللہ سرہٗ

۲۸۔ حضرت مولانا محمد ہاشم السمنگانی قدس اللہ سرہٗ

۲۹۔ حضرت سیدنا و مرشد نا و مولانا ووسیلتنا الی اللہ
حضرت مرشدنا اخندزادہ سیف الرحمٰن مبارک
اطال اللہ حیاتہ۔

۳۰۔ حضرت مرشدنا عرفان احمد فدائی سیفی
دامتہ برکاتہم العالیہ

۳۱۔ ....

۳۲۔ ....

۳۳۔ ....

سلسلہ طریقہ حضرات سہروردیہ قدس اللہ اسرارھم العالیہ

۱۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ۔

۳۔ حضرت ابوسعید حسن بصری قدس اللہ سرہٗ۔

۴۔ حضرت ابومحمد شیخ حبیب عجمی قدس اللہ سرہٗ۔

۵۔ حضرت ابوسلیمان داؤد طائی قدس اللہ سرہٗ۔

۶۔ حضرت ابومحفوظ معروف کرخی قدس اللہ سرہٗ۔

۷۔ حضرت ابوالحسن عبداللہ سری سقطی قدس اللہ سرہٗ

۸۔ حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی قدس اللہ سرہٗ

۹۔ حضرت کریم الدین ممشاد دینوری قدس اللہ سرہٗ

۱۰۔ حضرت ابوالعباس احمد دینوری قدس اللہ سرہٗ

۱۱۔ حضرت شیخ محمد بن عبداللہ عموتیہ قدس اللہ سرہٗ

۱۲۔ حضرت ابوعمر قطب الدین سہروردی قدس اللہ سرہٗ

۱۳۔ حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر السہروردی الصدیقی قدس اللہ سرہٗ

۱۴۔ حضرت ابوحفص شہاب الدین عمر الصدیقی الشافعی

۱۵۔ حضرت ابوالبرکات بہاؤ الدین ذکریا الاسدی القرشی الملتانی قدس اللہ سرہٗ

۱۶۔ حضرت ابوالفتح رکن الدین فضل اللہ القرشی قدس اللہ سرہٗ

۱۷۔ حضرت مخدوم جہانیاں ابوالکرم سید جلال الدین بخاری قدس اللہ سرہٗ

۱۸۔ حضرت سید اجمل صاحب قدس اللہ سرہٗ

۱۹۔ حضرت سید بڈھن بہرائچی قدس اللہ سرہٗ

حضرت شیخ محمد درویش قدس اللہ سرہٗ

۲۰۔ حضرت شیخ عبدالقدوس النعمانی الغزنوی ثم الگنگوہی قدس اللہ سرہٗ

۲۱۔ حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی قدس اللہ سرہٗ

۲۲۔ حضرت شیخ عبدالاحد الفاروقی قدس اللہ سرہٗ

۲۳۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد الفاروقی قدس اللہ سرہٗ

۲۴۔ حضرت سید آدم بنوری قدس اللہ سرہٗ

۲۵۔ حضرت حاجی بہادر سید عبداللہ الحسینی قدس اللہ سرہٗ

۲۶۔ حضرت شیخ مامون شاہ منصوری قدس اللہ سرہٗ

۲۷۔ حضرت مولانا محمد نعیم کاموی قدس اللہ سرہٗ

۲۸۔ حضرت سید محمد شاہ الحسینی السدھومی قدس اللہ سرہٗ

۲۹۔ حضرت مولانا حافظ محمد صدیق بونیری قدس اللہ سرہٗ

۳۰۔

۴۱۔ ....

۴۲۔ ....

قیوم زماں مجدد دوراں محبوب سبحان شہباز لامکان مجاہد ملت محسن اہلسنت حکیم الامت سرفراز بمقام عبدیت، صدیقت امامت

امام اہلسنت شیخ المشائخ

اخندزادہ خواجہ **حضرت سیف الرحمٰن**

سرکار پیرارچی مبارک صاحب امام خراسانی مدظلہ العالی

مختصر تعارف

○ اسم گرامی؟ ☆ سیف الرحمٰن

○ ولدیت؟ ☆ حضرت قاری سرفراز خاں

(جو سلسلہ قادریہ میں مشہور بزرگ حضرت شیخ المشائخ حاجی محمد امینؒ کے مرید تھے نہایت متقی، پارسا اور پرہیزگار انسان تھے) مجھے ان کی تربیت اور نسبت نے اللہ کے فضل سے بہت کچھ عطا کیا ہے۔

○ تاریخ پیدائش اور مقام ولادت؟

☆ میری ولادت جلال آباد (افغانستان) سے بیس کلو میٹر دور جنوب کی طرف واقع ایک گاؤں بابا کلی، ارچی میں ہوئی۔ یہ سال ۱۳۴۹ھ تھا۔

○ ابتدائی تعلیم؟

☆ میں نے قرآن حکیم اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے ناظرہ پڑھا اور کچھ سورتیں حفظ بھی کیں۔

گویا میرے والد گرامی میرے پہلے اُستاد بھی تھے۔

o آپ کے دیگر اساتذہ کرام؟

☆ یوں تو میرے اساتذہ کرام بہت سارے ہیں لیکن حضرت مولانا محمد آدم خان آمازوگڑھی۔

حضرت شیخ القرآن محمد اسلام بابا صاحب (بابا کلی کوٹ)، حضرت مولانا ولید صاحب، وزیر ملا صاحب (کوٹ حیدر خیل)، مولوی محمد اسلم صاحب (کوٹ خیل حیدر)، مولانا محمد حسین صاحب مترانی، مولانا محمد فقیر صاحب سرہ غنڈے، فرید کلا جات، مولانا عبدالباسط صاحب، حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ صاحب وغیرہ جیسی ہستیاں میرے اُساتذہ کرام میں شامل رہی ہیں۔

o آپ کی بیعت؟

☆ میری بیعت اپنے زمانے کے بہت بڑے ولی اللہ حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ سے ہے۔

○ آپ کے پیرو مرشد کے کچھ احوال؟

۴۰ سال تدریس کا فریضہ نبھایا، خالص حنفی ہوں

☆ میرے پیرو پیشوا حضرت شیخ المشائخؒ میں وہ تمام اوصاف بدرجہ اتم موجود تھے۔

جو کسی بھی اللہ کے محبوب اور مقرب بندے کا خاصا ہوتے ہیں، مجھے ان کے ساتھ جو شرف و نیاز حاصل تھا۔ وہ تو تھا لیکن میں اس حوالے سے بھی خوش نصیب ہوں کہ میرے شیخ مجھ سے بے پناہ محبت فرماتے تھے۔ بیعت کے بعد جب میں نے حضرت سے اجازت لی اور اپنے گاؤں ارچی روانہ ہوا تو پھر میرے شیخ نے جو مجھے خط لکھا وہ میرے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ وہ خط یہ تھا.................عزیز میرے کمالات کے نقش ثانی میرے شریک کار دوست اخند زادہ (سیف الرحمٰن) صاحب اور میرے غم خوار عاشق پا چالا لا

صاحب (جو مبارک صاحب کے بڑے بھائی ہیں) اور باقی تمام دوستوں کو تحفہ سلام پہنچے۔ (الحمدللہ) کہ میں خیریت سے ہوں لیکن اخندزادہ (سیف الرحمٰن) کی جدائی فقیر (حضرت مولانا محمد ہاشم سمنگانیؒ) کے لیے بہت بھاری ہے میں نہیں جانتا اس کی کیا وجہ ہے؟۔ خطہ تہ می چہ گوری ورتہ ژاڑہ چہ لیکہ ورتہ می ڈیر ژڑلی دی نہ خلق پہ یار سلام وائی زما وی سل زلہ سلام پہ تا سوری نہ

ترجمہ: جب میرا خط پڑھو تو گریہ زاری اختیار کرو کیونکہ خط لکھتے وقت میں (مولانا محمد ہاشم سمنگانیؒ) بھی بہت رویا تھا۔ لوگو! میرے دوست کو سلام پہنچاؤ، میری طرف سے تمہیں سینکڑوں سلام ہوں۔

۱۵ اہم شخصیات جن سے آپ کی ملاقات ہوئی؟

☆ حضرت مولانا شاہ رسول طالقانیؒ جو اپنے

زمانے کے شیخ کامل اور قطب الارشاد تھے، مجھے ان کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا محمد شاہ سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ جیسے لوگ صدیوں کے بعد پیدا ہوتے ہیں مجھے اللہ نے ان کی خدمت بابرکت

جو سنت پر پوری طرح کاربند ہو، خلافت اس کا حق ہے

میں بھی بیٹھنے کا شرف عطا فرمایا ہے۔ ان کے ہاتھ پر بے شمار لوگوں نے گناہ کی زندگی سے توبہ کی اور نیکی کے راستے اختیار کیے۔ مجھے شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ رسول طالقانی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت بھی عطا فرمائی اور توجہ خلافت کی خاص اجازت مرحمت کی۔ میں ان کی شفقتوں کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ مجھے سلسلہ قادریہ شریف میں مولانا عبداللہ عرف مولوی سرخوردی جن کا تعلق ضلع ننگرہار (افغانستان) سے ہے کے ہمراہ حضرت شیخ المشائخ خدائے نظر المعروف حاجی پکیر

صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں میرے مرشد گرامی حضرت مولانا ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد بھی تھا۔

صاحب زادگان حضور مبارک دامت برکاتہ

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ محمد سعید حیدری سیفی صاحب مبارک

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ محمد حمید جان سیفی صاحب مبارک

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ محمد عبدالباقی جانسیفی صاحب مبارک

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ قاری حبیب جان سیفی صاحب مبارک

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ احمد سعید جان سیفی صاحب مبارک

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ احمد حسین جان سیفی صاحب مبارک

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ حنفی اللہ صاحب سیفی صاحب مبارک

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ سیف اللہ جان سیفی صاحب مبارک

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ نجیب اللہجان سیفی صاحب مبارک

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ حبیب اللہ جان سیفی صاحب مبارک

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاحبزادہ محسن پاچا جان سیفی صاحب مبارک

صاجزادہ نوراحمد سیفی — صاحب زادہ محمد احمد سیفی

صاجزادہ عزیزاحمد سیفی

صاجزادہ عاشق اللہ سیفی — صاجزادہ عبید اللہ سیفی

صاجزادہ شفیق اللہ سیفی — صاجزادہ عطاء اللہ سیفی

صاجزادہ عتیق اللہ سیفی — صاجزادہ عید آمد سیفی

صاجزادہ نقیب اللہ سیفی — صاجزادہ عبدالباری سیفی

صاجزادہ حسین حامد سیفی — صاجزادہ احمد حبیب سیفی

صاجزادہ نذیراحمد سیفی — صاجزادہ احمد بلال سیفی

صاجزادہ بشیراحمد سیفی — صاجزادہ سید احمد سیفی

صاجزادہ منیراحمد سیفی — صاجزادہ احمد شریف سیفی

صاجزادہ احمد صالح سیفی — صاجزادہ حسن مبارک سیفی

صاجزادہ رشیداحمد سیفی — صاجزادہ بہاؤ الدین سیفی

صاجزادہ عبداللہ سیفی — صاجزادہ وفی اللہ سیفی

صاجزادہ شبیراحمد سیفی

بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

Proof of Wajd/Ectasy of Sufi Muslims

(From Quran Sahih hadith & Sunnah of Sahabas [*Radeyallāhu 'Anhu*]

Edition #1

proofs compiled by:

syed Hammad raza- FIDAI saifi

(Canada)

Urdu Version by: Pir Allama Ahmed Ali shah

Book Dedicated to :

Rehmat Al Lil Alameen the best in entire humanity the Last Prophet of Allah , our beloved Prophet Muhammad ﷺ , all Ambiyas, Sahabas(*Radeyallāhu 'Anhu*),Awliyas [alehrehma] & entire muslim ummah.

Also to my Shaikh & Slave of Allah & Prophet Muhammad ﷺ , **Hadrat Pir Irfan Ahmed Fidai Saifi** Naqshbandi Chisti Qadri Saharwardi [alehrehma].

Special Note from Writer:

If there are any mistakes or errors in this document. Please let the writer know. It will be corrected immediately InshahAllah

WAJD of Sufis- From Quran & Sahih hadith (English only)

Written by : Syed Hammad raza- FIDAI saifi

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صلي على محمد و على آل محمد كما صليت على إبراهيم و على أل إبراهيم ا نك حميد مجيد

[/size]اللهم بارك على محمد و على آل محمد كما بار كت على إبراهيم و على أل إبراهيم ا نك حميد مجيد

Read this Free PDF BOOK in Urdu as Well for more Explanation from Quran and Sahih hadith
http://www.silsilahesaifiya.com/View...73318EDD71BD0C

Wajd or Ecstasy is a gift of Allah for muslims in which they lose control of their body due to love of Allah and his Prophet [salehalawaalihi wasalam] when Noor of iman coming from Heart of Prophet Muhammad [salehalawaalihi wasalam] which He gave to Sahabas [radhiallahanho] from Sahabas [ra] it reached the Salafs and from Salafs Awliyas [rah] and from Awliyas to us even in this time period, which this Noor goes into their heart and when their body worships Allah [swt] they lose control of themselves

Wajd is of different types and every type has different affects some are listed below

1) Some times the condition of Wajd becomes so strong that a muslim loses complete control of his body and starts involuntary movements which look like dancing or running.

2) Some times a muslim goes in Wajd but sits quietly , his mind or body is not longer in normal state or in his control but he sits quietly

3) Some times a muslim falls down and becomes unconcious in this condition. Below proofs even show Sahabas [ra] and Salafs [rah] who died in such a state in deep love of Allah

What is Prohibitted

1) Intentional dancing with Non Mehrams [women] or just to show off is forbidden .

2) Similarly dancing seen in bollywood movies and songs and vulgular ones is totally haram .Although you will see that Wahabi scholars like Albani have even allowed women dancing infront of other women and her husband

Below are irrefutable proofs from Quran, Sahih hadiths, Classical scholars, Awliyas [rah] , And even Wahabis

The dancing of sufis in **wajd,ecstacy or swoon** in which a person loses control of his body **in love of Allah swt** in a mehfil of zikr, and wajd is unintentional , a person has no control on himself so whatever he does shariah allows it, as Sahabas (Ra) also went into it.

Although according to scholars of Sharfi fiqh and many others intentional dance having slight movements in love of Allah can be done too.According to Ahnaaf the movements should only be in a state of ecstasy and Wajd with are unintentional

Now I will present proofs on Raqs first according to Authentic hadiths, Sahabas [ra] ,Salafs [ra] And classical scholars

of Al Islam. Than Proofs on Wajd will be shown in details

,
Wajd is of different forms and is only from Allah whoever Allah wills he blesses him with the kafiyat for a few secs, mins, even hours

,
► Some people don't move at all or stand up but just sit quietly in wajd [their body,mind nothing is in their control] , they sometimes shiver too , If one listens to Quran recitation he may experience it.

,
► Some people may fall down to ground and go into a trance during wajd , they may shiver too.

Quran states about this type of wajd, Hadrat Musa [alehislam]

,
YUSUFALI: When Moses came to the place appointed by Us, and his Lord addressed him, He said: "O my Lord! show (Thyself) to me, that I may look upon thee." Allah said: "By no means canst thou see Me (direct); But look upon the mount; if it abide in its place, then shalt thou see Me." When his Lord manifested His glory on the Mount, He made it as dust. **And Moses fell down in a swoon.** When he recovered his senses he said: "Glory be to Thee! to Thee I turn in repentance, and I am the first to believe." **(quran 7:143)**

,

Dictionary meaning of the word Swoon
:to enter a state of hysterical rapture **or ecstasy**http://dictionary.reference.com/browse/swoon

,

► Some people experience a more intense form of Wajd in which they stand up, start moving ,running [which may seem like a dance]

,

Proofs of Sufi Dancing [raqs]

Hadith # 1

حدّثنا عبد الله حدثني أبي، ثنا عبد الصمد قال: ثنا حماد ، عن ثابت ، عن أنس قال: «كانت الحبشة يزفنون بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلّم *ويرقصون* ويقولون: محمد عبد صالح ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلّم: ما يقولون؟ قالوا: يقولون: محمد عبد صالح

It is narrated by Anas (R.A) that the Habashis were present in front of the Prophet (صلى الله عليه وسلم) and **"THEY WERE DANCING (Yarqasun)**"
and saying: Muhammadun Abdun Salih (i.e. Muhammad صلى الله عليه وسلم the righteous slave). The Prophet (صلى الله عليه وسلم) asked: What are they saying? They said: Muhammadun Abdun Salih

,
[Musnad Ahmed bin Hanbal, Volume No.3, Page no. 152]

,
Note : All narrators of this hadith are those of Sahih bukhari and muslim

,
Shu'yb al Aran'ut said after this hadith:

,
إسناده صحيح على شرط مسلم

,
The Chain is **"SAHIH**" on the criteria of **"MUSLIM"** [ibid]

Imam Nawawi (rah) on Above hadithsaid

with commentary by Muhammad Shirbini Khatib **It is not prohibited to dance ((Shirbini)** which is not unlawful because it is only motions made while standing or bowing. Furani and others have expressly stated that neither is it offensive, **but rather, is permissible**, **as is attested to by the hadith related in the Sahihs of Bukhari and**

Muslim that the Prophet (Allah bless him and give him peace) stood before 'A'isha (Allah be well pleased with her) to screen her from view so that she could observe the Abyssinians sporting and dancing) – unless it is languid, like the movements of the effeminate (Mughni al-muhtaj ila ma'rifa ma'ani alfaz al-Minhaj (y73), 4.430)

Imam Ibn Hajar Al-Haytami (Rah) on above Hadith said about above hadith

Beating the kuba is prohibited… **but dancing isn't, being neither prohibited nor offensive, because it is only motions made while standing or bowing**, and further because he (sallallahu alayhi wa sallam) consented to the Abyssinians doing so in his mosque on the day of Eid, as related by Bukhari and Muslim.

The bold text is from the Minhaj of Imam Nawawi while the rest is Ibn Hajar's commentary **[Tuhfa al-Muhtaj fi Sharh al-Minhaj]**

,
Now how many **other imams [rah] of Hadith used the word Raqs "Dance"** although a Salaf is enough proof in this case but still

1": Imam Tabarani [rah] used the word **Raqs [dancing] Reference: Hadith #3 on page 121, Volume 9**

2: Imam Nisai [rah] in Sunan Al Kubra using the word **Dance "RAQS"]** in **page # 309, Vol 5** with same **Sahih chain** and says

that the Abysinians were standing in front of the door of the Holy Prophet e's house and were 'ecstatically dancing' or performing raqs on anticipation of seeing the Holy Prophet Muhammad (saw)

3: Imam Zamakshari also explained the same haditth with a Sahih chain calling it **Raqs** , And said **Qala al zafaru Al Raqs** The word in the hadith means **Raqs**

4: Imam Suyuti [rah] in[Sharh Sahih Bukhari pg 123, Al hajl Al tawseeh] said " Al hajalo **al raqs** biha til maqstatin "

5: Imam Juhri **[in kitab ul lugat pg 46]** Says *Al zafl wa Raqs*
,**6:** Imam murtaza Zubaide [rah] in **Taj us uloom kitbah ul lugat**] says " Zafana zasfun zafana ie. It Stands for **Raqs [dance]**

7: Imam Ibn Manzoor [in **lisan ul arab, most authnetic book of lugat pg 135]** says *Al Zafl Al Raqs* (i.e it means Raqs)

8: Imam Nabawi [rah] writes in **sharh sahih muslim pg 347** says Mana hu yarqusoon (i.e they did Raqs)

9: Qadi Iyad [rah] said in **[sarh sahih muslim pg 429]** Al zabl hu wal **raqs**

So **ijma of imams [rah] agreed its Raqs [dancing]** what came from Sahih hadith including Imam Ahmed bin Hanbal [rah] who was a salaf himself

Hadith # 2

'Ali ibn Abi Talib(ra) states:

حَدَّثَنَا أَسْوَدُ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعْفَرٌ وَزَيْدٌ قَالَ فَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ مَوْلَايَ فَحَجَلَ قَالَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَنْتَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي قَالَ فَحَجَلَ وَرَاءَ زَيْدٍ قَالَ وَقَالَ لِي أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ قَالَ فَحَجَلْتُ وَرَاءَ جَعْفَرٍ

Aswad narrated to us that Isra'il informed us from Abi Is-haaq from Haani ibn Haani' from 'Ali ibn Abi Taalib that he said, "I visited the Prophet (Sallallahu 'alayhi wa Sallam) with Ja'far [ibn Abī Tālib] and Zayd [ibn Harithah]. The Prophet (Sallallāhu 'alayhi wa Sallam) said to Zayd, "You are my freedman (mawlā'i), **whereupon Zayd began to Hajala (hop on one leg- a type of dancing) around the Prophet (Sallallāhu 'alayhi wa Sallam).** The Prophet (Sallallāhu 'alayhi wa Sallam) then said to Ja'far: "You resemble me in my physical form and character" (Khalqī wa Khuluqī)**, whereupon Ja'far began to do the same behind Zayd**. The Nabi (Sallallāhu 'alayhi wa

Sallam) then said to me, "**You are a part of me and I am a part of you" (anta minnī wa anā mink) whereupon I began to do the same behind Ja'far."**

References

►This is reported by Imām Ahmad in his Musnad (1:537 #857)2.

► Ash-Shākir declared it authentic in his review of the Musnad.

► Al-Bazzār in his Musnad with a sound chain according to Imām Al-Haythamī in his Majma' Az-Zawā'id (5:157).

►Also reported by Imām Al-Bayhaqī in his Sunan Al-Kubrā (8:6 #15548, 20816)

►as well as Ibn Abī Shaybah in his Musannaf.

►Ibn Sa'ad reported this in Mursal form in his Tabaqāt, 4:22.

Authenticity of Above Hadith

Regarding one narrator Hani bin Hani who some ignorants use to prove above hadith weak

Imam Dhahabi (rah) said in full in his Meezan,

هانئ بن هانئ عن على رضى الله عنه. قال ابن المدينى: مجهول. وقال النسائي: ليس به بأس. وذكره ابن حبان في الثقات

Translation: **Hani bin Hani** narrated from Ali (Radhi Allaho Anho). Ibn Mudayni said he is Majhool. **Imam Nasai (rah) said:** "**THERE IS NO HARM IN HIM"** and Ibn Hibban mentioned him in his **"THIQAAT** (Reliable narrators)" **[Mizan ul Aitidal (7/71)]**

Imam Tirimdhi declared many ahadith from Hani bin Hani as **"HASAN SAHIH**" [SunnanTirimdhi Volume No.5, Hadith #3798]

Imam Ibn Majah (rah) narrated from him and **did Sukoot** [Sunnan Ibn Majah, Muqadma, Hadith # 143]

Imam Ibn Hibban mentioned him in his Kitab ul Thiqaat (5/508)

Muhadith Shaykh Ahmad Shaakir in his Tahqiq of Musnad Ahmad where he said: **"Its chain is sound (إسناده صحيح)**" [Musnad Ahmad Volume 001, Page No. 537, Hadith Number 857, FN: 2]

Imam Ibn Hajr al Haythami (rah) said about ahadith having Hani bin Hani

ورجال أحمد والبزار رجال الصحيح غير هانىء بن هانىء وهو ثقة

Translation: The Rijaal of Ahmed and Bazaar are those of Sahih **except Hani bin Hani who is "THIQA"** [Majma az Zawaid (8/102)]

Imam Hakim declared ahadith from Hani bin Hani as "**SAHIH"** [Mustadrak al Hakim (3/179)]

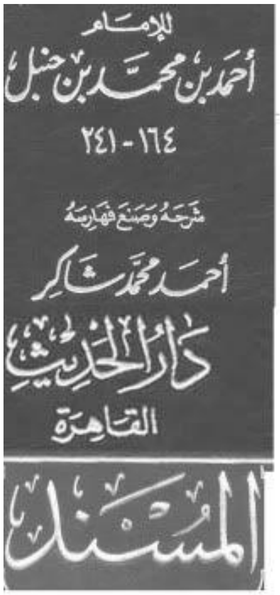
Imam al Ajli (rah) said:

1885 ـ هانىء ابن هانىء، كوفي، تابعي ثقة.

Translation: Hani bin Hani, Kuf**i "TABI AND THIQA**" [Thiqat al Ajli Volume No.1, Page No. 454]

Even famous and controversial Wahabi[salafi] sheikh **Nasir ud-din Albani** declared ahadith from **Hani bin Hani as "SAHIH**" [Sahih Sunnan Ibn Majah by Albani, (1/119)

Scanned page of above hadith from Musnad of Imam Ahmed bin Hanbal [rah]



﴿ ومن مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه[1] ﴾

٨٥٦ ــ **حدثنا** أسود بن عامر حدثنا أسرائيل عن أبي إسحق عن هانئ بن هانئ عن علي قال: كنت رجلاً مذاء، فإذا أمذيت اغتسلت، فأمرت المقداد فسأل النبي ﷺ، فضحك وقال: فيه الوضوء.

٨٥٧ ــ **حدثنا** أسود، يعني ابن عامر، أنبأنا إسرائيل عن أبي إسحق عن هانئ بن هانئ عن علي قال: أتيت النبي ﷺ وجعفر وزيد، قال: فقال لزيد: أنت مولاي، فحجل! قال: وقال لجعفر: أنت أشبهت خلقى وخلقي، قال : فحجل وراء زيد! قال لي: أنت مني وأنا منك، قال: فحجلت وراء جعفر!.

٨٥٨ ــ **حدثنا** [قال عبد الله بن أحمد]: حدثني أبو الشعثاء علي بن الحسن بن سليمان حدثنا سليمان بن حيان عن منصور بن حيان قال: سمعت عامر بن واثلة قال: قيل لعلي بن أبي طالب: أخبرنا بشئ أسر إليك رسول الله ﷺ؟ فقال: ما أسر إلي رسول الله ﷺ شيئاً وكتمه الناس، ولكنه سمعته يقول: لعن الله من سب والديه، ولعن الله من غير تخوم الأرض، ولعن الله من آوي محدثاً.

٨٥٩ ــ **حدثنا** أسود بن عامر حدثني عبد الحميد بن أبي جعفر،

---

(٨٥٦) **إسناده صحيح**، وانظر ٨٤٧.

(٨٥٧) **إسناده صحيح**. وانظر ٧٧٠، ٩٣١.

(٨٥٨) **إسناده صحيح**. علي بن الحسن بن سليمان: كنيته أبو الحسين، وعرف بأبي الشعثاء، وهو ثقة. عامر بن واثلة: هو أبو الطفيل. والحديث مختصر ٨٥٥، وهو من زيادات عبدالله ابن أحمد.

(٨٥٩) **إسناده صحيح**. عبدالحميد بن أبي جعفر الفراء: ترجمه الحافظ في التعجيل ٢٤٤ فقال: «وثقه ابن حبان» ولم يزد، فقصر فيه جداً، وهو مترجم في الجرح والتعديل ١٧/١/٣ وذكر أنه سمع منه المحاربي والأسود بن عامر، وأن شريكا أثنى عليه خيراً، ثم قال ابن أبي حاتم: «سألت أبي عن عبد الحميد بن أبي جعفر؟ فقال: هو شيخ كوفي» =

Also

Imam Baihaqi (rah) proves Raqs from this hadith

Shaykh ul Islam Ibn Hajr Haythami (rah) said: **"All narrators are those of Sahih (رجاله رجال الصحيح)**" [Majma' Az-Zawa'id, Volume 005, Page No. 157]

Imam Bayhaqi made a **whole chapter on permissibility of Raqs** and after citing this hadith he said: In this (hadith) is**"SAHIH PROOF**" and**"PERMISSIBILITY" of hoping (dancing) which includes "RISING UP OR JUMPING IN STATE OF JOY"** and also that of doing **"RAQS**" which is similar to it **[Sunnan al Baihaqi al Kubra (15/333)]**

Imam Bayhaqi also states in Shu'yb ul Imaan:

وأما الرقص فإن لم يكن فيه تكسر وتخنث فلا بأس فإنه روي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال لزيد أنت مولانا فحجل وهو أن يرفع رجلا ويقفز إلى الأخرى من

الفرح وقال لجعفر أشبهت خلقي وخلقي فحجل

Translation: As **regarding "Raqs"** If it does not include going wild and one does not act like the women then **"THERE IS NO HARM IN IT**" as the Prophet (Peace be upon him) said to Zayd (ra): You are my freedman (anta Mawlay), at this Zayd began to hop on one leg (hajala) around the Prophet (Peace be upon him), and he did this in joy, then the Prophet (Peace be upon him) said to Jafar (ra): You resemble me in my creation and my manners, at this Jafar also began to hop behind Zayd **[Shu'yb ul Imaan, Volume No.4, Page No. 483-484]**

Imam Ibn Hajar Asqalani (rah) said : "Yes! Verily Ja'far ibn Abi Taalib Radhiya Allahu 'Anhu did raqsin the presence of Rasulullah when he told Ja'far 'You resemble me in my created form and in my character.' It would have been necessary for the Nabi (alayhis salaam) to clarify whether it was halaal or haraam, yet the Nabi ('alayhis salaam) **did not reject it**. This is known in Mustalah Al-Hadith **as "Iqraar", or the acceptance and approval of the Prophet Muhammad** . And the Nabi ('alayhis salaam) would not have remained silent regarding the Haraam (forbidden) or the Makruh (hated)."

Reference

► Shaykh Yusuf Khattaar Muhammad references As-Suyuti's quote from As-Sayf Al-Qaati' and also Al-Ilhamaat Al-Ilhiyah of Shaykh Mahmuh Abi Shaamaat; See the Maws'uah page 185 published in Damascus in 1999, third edition

Imam Jalal ud din Suyuti [rah]proves Raqs [dancing] in Love of Allah from Quran and Hadiths

وكيف ينكر الذكر قائما والقيام ذاكرا وقد قال الله تعالى (الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم) وقالت عائشة رضي الله عنها كان النبي صلى الله عليه وسلم يذكر الله على كل أحيانه، وإن انضم إلى هذا القيام رقص أو نحوه فلا إنكار عليهم فذلك من لذات الشهود أو المواجيد وقد ورد في الحديث رقص جعفر بن أبي طالب بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم لما قال له أشبهت خلقي وخلقي وذلك من لذة هذا الخطاب ولم ينكر ذلك عليه النبي صلى الله عليه وسلم فكان هذا أصلا في رقص الصوفية لما يدركونه من لذات المواجيد وقد صح القيام والرقص في مجالس الذكر والسماع عن جماعة من كبار الأئمة منهم شيخ الإسلام عز الدين بن عبد السلام.

"How can one condemn making dhikr while standing, or standing while making dhikr, when Allah says, ". . . those who invoke Allah standing, sitting, and upon their sides" Qur'an 3:191. And Hazrat A`isha Siddiqa (RA) said,` The Prophet (SAW) used to invoke Allah at all of his times.' Sahih Muslim, 1.282: 373 **And if dancing is added to this standing, it may not be condemned, as it is of the joy of spiritual vision and ecstasy,** and It is mentioned in the hadith **that Ja`far ibn Abi Talib (RA) danced in front of the Prophet** (Ssalallaho alaihi wasalam) when the Prophet (Salallaho alaihi wasalam) told him, 'You resemble me in looks and in character,**' dancing from the happiness he felt from being thus addressed, and the Prophet did not condemn him for doing so,** this being a basis for the legal **acceptability of the Sufis dancing from the joys of the ecstasies they**

experience. ..Hence it is correct to stand and dance during gatherings of Dhikr and Sama according to a group of great scholars, among them being Shaykh al- Islam Izz ud-din bin Abdus Salam."**[Imam Jalal ud din Suyuti in Al-Hawi lil Fatawi, Volume No. 2, Page No. 406, Maktaba al Asriyyah Edition].**

scanned page



406 الحاوي للفتاوي : السيوطي ٤٠٦

تسليم حال القوم، وأجاب أيضاً بمثل ذلك بعضُ أئمة الحنفية والمالكية ، كلهم كتبوا على هذا السؤال بالموافقة من غير مخالفة .

أقول : وكيف ينكر الذكر قائماً والقيام ذاكراً ، وقد قال الله تعالى : (الذين يذكرون الله قياماً وقعوداً وعلى جنوبهم)(١) . وقالت عائشة رضي الله عنها : كان النبي عليه الصلاة والسلام يذكر الله على كل أحيانه ، وإن انضم إلى هذا القيام رقصٌ أو نحوه فلا إنكار عليهم ، فذلك من لذات الشهود أو المواجيد .

وقد ورد في الحديث رقص جعفر بن أبي طالب بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم لما قال له : أشبهتَ خلقي وخلقي ، وذلك من لذة هذا الخطاب ، ولم ينكر ذلك عليه النبي صلى الله عليه وسلم ؛ فكان هذا أصلا في رقص الصوفية لما يدركونه من لذات المواجيد ، وقد صحّ القيامُ والرقص في مجالس الذكر والسماع عن جماعة من كبار الأئمة منهم شيخ الإسلام عز الدين بن عبد السلام .

مسألة : في قول الشيخ أبي العباس المُرسي في حزبه : « إلهي معصيتُك نادتني بالطاعة ، وطاعتك نادتني بالمعصية ، ففي أيهما أخافك ؟ وفي أيهما أرجوك ؟ إن قلت بالمعصية قابلتني بفضلك فلم تدعْ لي خوفاً ، وإن قلت بالطاعة قابلتني بعدلك فلم تدعْ لي رجاءاً ، فليت شعري كيف أرى إحساني مع إحسانك ؟ أم كيف أجهل فضلك مع عصيانك ؟ في ج سران من سرك ، وكلاهما دالان على غيرك ، فبالسر الجامع الدالّ عليك لا تدعْني لغيرك ؛ إنك على كل شيء قدير » .

الجواب حسبما ظهر ، قوله : « إلهي معصيتك نادتني بالطاعة » يعني لما يتسبب عنها من الندم والخوف والانكسار والذل ورجاء التوبة والاعتراف بالتقصير ونزول المرتبة « وطاعتك نادتني بالمعصية » لما قد ينشأ عنها من أضداد ذلك ، ومن مخالفة العُجْب والرياء ، وفي معنى ذلك ما أخرجه أبو الشيخ بن حيان في كتاب الثواب من

(١) من الآية ١٩١ من سورة آل عمران

Imam Ghazali (rah) in His Ihya reported Same hadith an supported Raqs too

He [rah] states in his Ihya uloom ud din , vol 2, Pg 179

لأدب الرابع: أن لا يقوم ولا يرفع صوته بالبكاء وهو يقدر على ضبط نفسه ولكن إن رقص أو تباكى فهو مباح فيجوز تحريكه.
ولو كان ذلك حراماً لما نظرت عائشة رضي الله عنها إلى الحبشة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهم يزفنون هذا لفظ عائشة رضي الله عنها في بعض الروايات.
وقد روي عن جماعة من الصحابة رضي الله عنهم أنهم حجلوا لما ورد عليهم سرور أوجب ذلك وذلك في قصة ابنة حمزة لما اختصم

فيها على بن أبي طالب وأخوه جعفر وزيد بن حارثة رضي الله عنهم فتشاحوا في تربيتها فقال صلى الله عليه وسلم لعلي ″ أنت مني وأنا منك ″ فحجل علي وقال لجعفر ″ أشبهت خلقي وخلقي ″ فحجل وراء حجل علي وقال لزيد ″ أنت أخونا ومولانا ″ فحجل زيد وراء حجل جعفر ثم قال عليه السلام ″ هي لجعفر لأن خالتها تحته والخالة والدة ″ وفي رواية أنه قال لعائشة رضي الله عنها ″ أتحبين أن تنظري إلى زفن الحبشة ″ والزفن والحجل هو الرقص

REVIVAL OF RELIGIOUS LEARNINGS

IMAM GHAZZALI'S

IHYA ULUM-ID-DIN

Translated by
FAZL-UL-KARIM

VOL. II

Vol-II The Book of Wordly Usages 179

(4) **Fourth rule**. At the time of hearing religious songs, don't stand up, cry hoars but restrain yourself from these acts. It has been reported from many companions that they danced out of joy. After the death of Hazrat Hamza a quarrel ensured among Hazrat Ali , Jafar and Zaid regarding the maintenance of the children of Jafar. The Prophet said to Hazrat Ali : You are from me and I am from you. At this good news, Hazrat Ali began to dance. The Prophet said to Jafar : You resemble me in character and conduct. At this Jafar also began to dance in joy. He said to the slave Zaid : You are our brother and chief. He also danced in joy. Then the Prophet gave charge of the children of Hamza to Jafar as the wife of Jafar was the maternal uncle of the children and a maternal uncle is like mother. In another narration, it has been reported that the Prophet allowed Ayesha to see the dance of some Abyssinian slaves. Ecstacy sometimes becomes so strong that one cannot restrain himself and does act contrary to his habits.

(5) **Fifith rule**. If anyone stands up out of ecstacy among a group, others also should stand up as it is a rule of good manners of association.

(6) **Sixth rule**. There is another sort of ecstacy namely ecstacy for show which is illegal and should not be shown in any respect.

Imam Ibn Hajar Al-Haytami said

وقد صحَّ القيامُ والرقصُ في مجالس الذكر والسماع عن جماعة من كبار الأئمة منهم عزّ الدين شيخ الإسلام ابن عبد السلام

,
"**It is permissible to stand and dance during gatherings of remembrance** and audition **according to a group of great scholars**, among them being **Shaykh Al-Islam Ibn Abdussalam."** **(فتاويه الحديثية pg. 298)**

Regarding Shaikh Izz Ad din it states:

"kana yahduru al sama` wa yarqusu wa yatawajadu"

meaning:

" **(He) attended the sama` and danced in states of ecstasy"**

This is reported by Nabahani in his Jami Karamat Al Awliya

Views of Imam Ibn Kathir [author of Tafseer ibn e Kathir]

The righteous Ruler Al-Muzzafar Abu Sa'eed (Rahimuhullah) and his gathering for Mawlid which included eminent ulama and Sufiya - (Ibn Kathir in: Al Bidayah Wal Nihayah, Volume 13, Page No. 174)

The Glorious Ruler Muzzafar ibn Zayn un din (rah)

الملك المظفر أبو سعيد كوكبري

ابن زين الدين علي بن تبكتكين أحد الاجواد والسادات الكبراء والملوك الامجاد له آثار حسنة وقد عمر الجامع المظفري بسفح قاسيون وكان قدهم بسياقه الماء إليه من ماء بذيرة فمنعه المعظم من ذلك واعتل بأنه قد يمر على مقابر المسلمين بالسفوح وكان يعمل المولد الشريف في ربيع الاول ويحتفل به احتفالا هائلا وكان مع ذلك شهما شجاعا فاتكا بطلا عاقلا عالما عادلا رحمه الله وأكرم مثواه وقد صنف الشيخ أبو الخطاب ابن دحية له مجلدا في المولد النبوي سماه التنوير في مولد البشير النذير فأجازه على ذلك بألف دينار وقد طالت مدته في الملك في زمان الدولة الصلاحية وقد كان محاصر عكا وإلى هذه السنة محمودالسيرة والسريرة قال السبط حكى بعض من حضر سماط المظفر في بعض الموالد كان يمد في ذلك السماط خمسة آلاف راس مشوى وعشرة آلاف دجاجة ومائة ألف زبدية وثلاثين ألف صحن حلوى قال وكان يحضر عنده في المولد اعيان العلماء والصوفية فيخلع عليهم ويطلق لهم ويعمل للصوفية سماعا من الظهر إلى الفجر ويرقص بنفسه معهم وكانت له دار ضيافة للوافدين من أي جهة على أي صفة وكانت صدقاته في جميع القرب والطاعات على الحرمين وغيرهما ويتفك من الفرنج في كل سنة خلقا من الاسارى حتى قيل إن جملة من استفكه من ايديهم ستون ألف أسير قالت زوجته ربيعة خاتون بنت أيوب وكان قد زوجه إياها أخوها صلاح الدين لما كان معه على عكا قالت كان قميصه لا يساوي خمسة دراهم فعاتبته بذلك فقال لبسي ثوبا بخمسة واتصدق بالباقي خير من أن البس ثوبا مثمنا وادع الفقير المسكين وكان يصرف على المولد في كل سنة ثلاثمائة ألف دينار وعلى دار الضيافة في كل سنة مائة ألف دينار وعلى الحرمين والمياه بدرب الحجاز ثلاثين ألف دينار سوى صدقات السر رحمه الله تعالى

Translation :

,
I say that the Shah of Irbil. Malik Muzzafar Abu Sa'ed Kokabri Ibn Zayn-ud-din Ali bin Tabaktakin was a "GENEROUS, MIGHTY MASTER AND UPRIGHT RULER AND HIS WORKS WERE VERY GOOD" . He built Jamiya al Muzaffari near Qasiyun…الشريف في ربيع الاول ويحتفل به احتفا

"CELEBRATE MAWLID ASH-SHARIF WITH GREAT CELEBRATION (وكان يعمل المولد الشريف في ربيع الاول ويحتفل به احتفالا)" Moreover, he was "BENEVOLENT, BRAVE, WISE, A SCHOLAR AND JUST PERSON" – Rahimuhullah wal Ikraam – Sheikh Abul Khattab (rah) wrote a book on Mawlid an Nabwi for him and named it At-Tanwir fi Mawlid al Bashir al Nazeer, for which he gave him 1000 dinars. His rule stayed till the Rule of Salahiya and he captured Aka and he remained a man worthy of respect. Al-Sabt mentions that a person attending the gathering of Mawlid held by Muzzafar said: He used to fill the table with 5000 well cooked goats, 10,000 *****ens, 100-thousand bowls (of milk) and 30,000 trays of sweets.

The narrator explains that During Mawlid he used to hold great gathering of **"SUFIS AND ULAMA AND HE USED TO GRANT THEM GIFTS"**: He used to arrange Sama for Sufis from Dhuhr till Asr **IN WHICH HE HIMSELF DID RAQS.** and he had built a Dar ul Ziafat for everyone who came no matter what position the person held, and he used to give sadaqat for Haramain Shareefain and also used to get many prisoners free from Farangis (i.e. white people probably Christians/Jews), It is said that he got 60,000 prisoners free from them.

His wife Rabiya bint Ayyub "WHO WAS MARRIED TO HIM BY HER BROTHER SALAH UD-DIN AYYUBI (Rahimuhullah), she says that his shirt was not even worth 5 Dirhams, so she complained to him about it at which he replied: For me to wear shirt of 5 Dirhams only and give remaining as Sadaqa is better than wearing expensive

clothes or to leave the Fuqara and Masakeen. He used to spend Three hundred thousand Dinaar on Mawlid every year, Hundred thousand Dinar on welcoming guests, and 30,000 dinars to provide water for Pilgrims on travel – **Rahimuhullah -**

,

[Imam al Hafidh Ibn Kathir in Al Bidayah Wal Nihayah, Volume No.13, Page Nos. 174-175]

Scholar # 1 Imam Jalal al-Din Suyuti (rah)

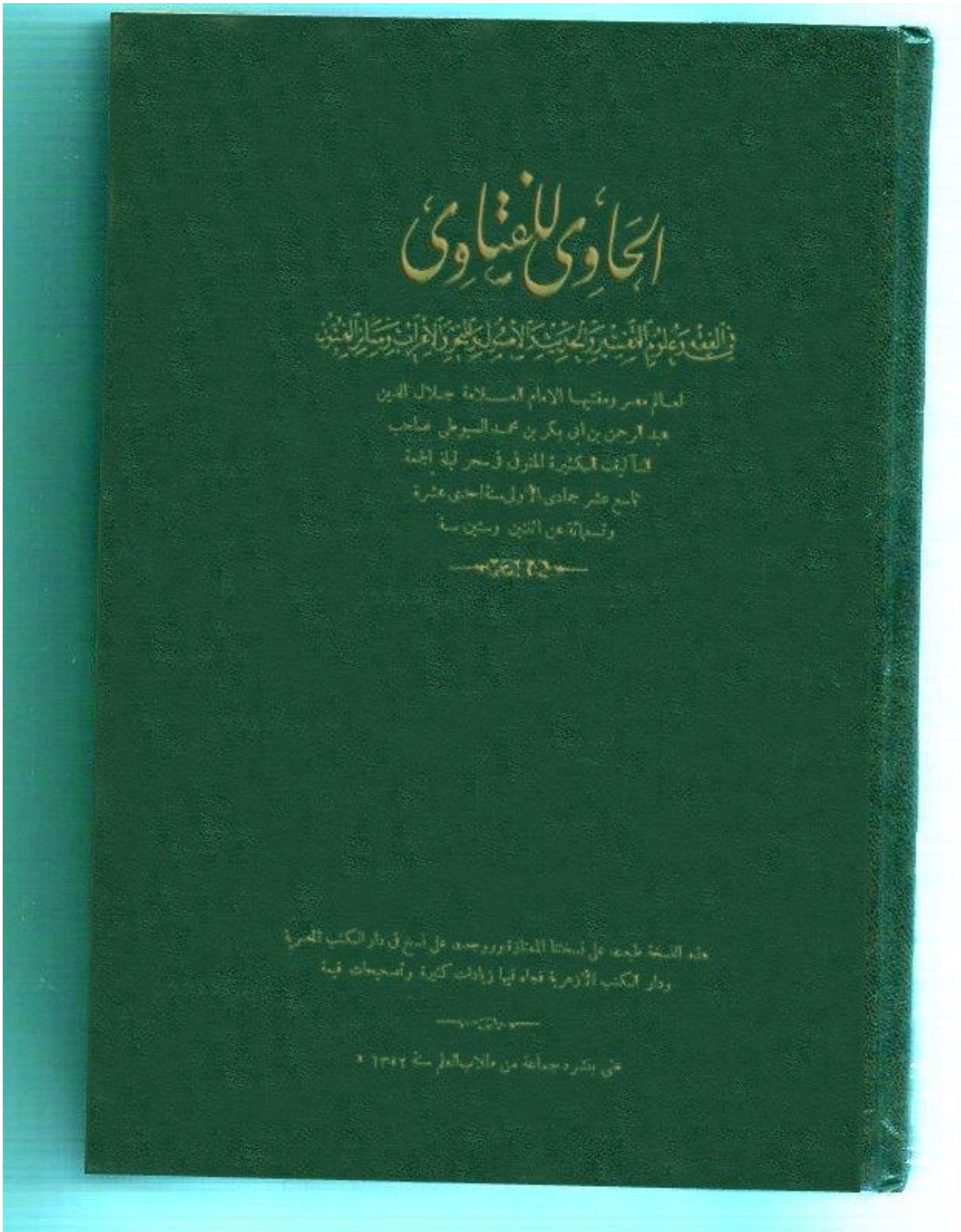
Imam Jalal al-Din Suyuti (rah) was asked for a Question "a group of Sufis who had gathered for a session of dhikr," and he replied: How can one condemn making dhikr while standing, or standing while making dhikr, when Allah Most High says, ". . . those who invoke Allah standing, sitting, and upon their sides" (Qur'an 3:191). And 'A'isha (Allah be well pleased with her) said, "The Prophet (Peace Be Upon Him) used to invoke Allah at all of his times" [Sahih Muslim, 1.282: 373]. And if dancing is added to this standing, it may not be condemned, as it is of the joy of spiritual vision and ecstasy, and the hadith exists [in many sources, such as [Musnad al-Imam Ahmad, 1.108, with a sound (hasan) chain of transmission] that **Ja'far ibn Abi Talib danced in front of the Prophet (Peace Be Upon Him) when the Prophet told him, "You resemble me in looks and in character," dancing from the happiness he felt from being thus addressed.......and the Prophet (Peace Be Upon Him) did not condemn him for doing so, this being a basis for the legal acceptability of the Sufis dancing from the joys of the ecstasies they experience,** Hence it is correct to stand and dance during gatherings of Dhikr and Sama according to a group of Majority of Scholars, among them being Shaykh ul-Islam Iz udin bin Abd al-Salaam.

Reference:

Imam Jalal ud din Suyuti (Rahimuhullah) in Al Hawi lil Fatawi, Volume No. 2, Page No. 234 Published by Maktaba al Asriyyah, Beirut, Lebanon.

Imam Jalal ud din Suyuti(Rahimuhullah)

Front Cover, Imam Jalal ud din Suyuti (Rahimuhullah)'s Al Hawi lil Fatawi Maktabba al Asriyyah, Beirut, Lebanon



Volume No. 2, Page No. 234, Published by Maktaba al Asriyyah, Beirut, Lebanon.

﴿ الفتاوى المتعلقة بالتصوف ﴾

مسألة — فيما نقله الحافظ أبو نعيم فى الحلية عن أبى عبد الله محمد بن الوراق لما سئل عن أشياء فعد منها بأن قال: من اكتفى بالفقه دون الزهد يفسق فما معنى ذلك وما هو الزهد الذى يكتفى بالفقه دونه ؟ وهل الفقيه اذا اكتفى بالفقه وخرج من الخلاف هل يعد هذا من الزهد الذى عناه الشيخ هنا ؟ •

الجواب — هذا كلام رجل صوفى تكلم بحسب مقامه فان الخواص يطلقون لفظ الكفر والفسق على ما لا يطلقه الفقهاء كما قال بعض السلف: حسنات الأبرار سيئات المقربين فأطلق على الحسنات سيئات بالنسبة الى علىّ مقامهم ، وكما قال ابن الفارض رضى الله عنه :

وان خطرت لى فى سواك إرادة   على خاطرى سهواً قضيت بردتى

ومعلوم أن هذا ليس بردة حقيقية ، ومن هذا النمط قول الصوفية : إن الغيبة تفطر الصائم فكل هذا من طريقة الخواص يلزمون أنفسهم بما لا يلزم العامة •

مسألة — فى جماعة صوفية اجتمعوا فى مجلس ذكر ثم ان شخصا من الجماعة قام من المجلس ذاكرا واستمر على ذلك لوارد حصل له فهل له فعل ذلك سواء كان باختياره أم لا وهل لأحد منعه وزجره عن ذلك ؟ •

الجواب — لا انكار عليه فى ذلك . وقد سئل عن هذا السؤال بعينه شيخ الاسلام سراج الدين البلقينى فاجاب بأنه لا إنكار عليه فى ذلك وليس لمانع التعدى بمنعه ويلزم المتعدى بذلك التعزير ، وسئل عنه العلامة برهان الدين الابناسى فأجاب بمثل ذلك . وزاد أن صاحب الحال مغلوب والمنكر محروم ماذاق لذة التواجد ولا صفا له المشروب . الى أن قال فى آخر جوابه : وبالجملة فالسلامة فى تسليم حال القوم ، وأجاب أيضا بمثل ذلك بعض أئمة الحنفية . والمالكية كلهم كتبوا على هذا السؤال بالموافقة من غير مخالفة •

﴿أقول﴾ وكيف ينكر الذكر قائما والقيام ذاكرا وقد قال الله تعالى : (الذين يذكرون الله قياما وقعودا وعلى جنوبهم) وقالت عائشة رضى الله عنها: كان النبى ﷺ يذكر الله على كل أحيانه ، وان انضم الى هذا القيام رقص أو نحوه فلا إنكار عليهم فذلك من لذات الشهود أو المواجيد وقد ورد فى الحديث رقص جعفر بن أبى طالب بين يدى النبى ﷺ لما قال له: أشبهت خلقى وخلقى وذلك من لذة هذا الخطاب ولم ينكر ذلك عليه النبى ﷺ فكان هذا أصلا فى رقص الصوفية لما يدركونه من لذات المواجيد وقد صح القيام والرقص فى مجالس الذكر والسماع عن جماعة من كبار الأئمة منهم شيخ الاسلام عز الدين بن عبد السلام •

Now on issue of Wajd, Ecstasy , Swoon

Imam Ahmad bin Hanbal(ra) said about the Sufis Ecstasy

He said "I don't know people better than them." Someone said to him: **"They listen to sama and they reach states of ecstasy**." He said: "**Do you prevent them from enjoying an hour with Allah?"**

Reference :

[From Muhammad ibn Ahmad al-Saffarini al-Hanbali (died 1188) who related in his Ghidha' al-albab li-sharh manzumat al-adab from Ibrahim ibn `Abd Allah al-Qalanasi) (Cairo: Matba`at al-Najah, 1324/1906)]

Imam Ghazali [rah][/SIZE] mentioned Mentions Sahabas (ra), Salafs [rah] in extreme Ecstasy in Ihya uloom ud din , vol 2

Imam Ghazali [rah][/SIZE] mentioned Mentions Sahabas (ra), Salafs [rah] in extreme Ecstasy in Ihya uloom ud din , vol 2

ECSTACY OF COMPANIONS AND THEIR SUCCESSORS

Hazrat Jarah-b-Ali Aufa led prayers in the most humble spirit. One day when he was reciting 'Remember when the trumpet will be blown' he at once fell down senseless and expired immediately. Hazrat Omar once heard a man reciting this verse : The punishment of your Lord must come and there is nobody to remove it. He at once raise loud shriek and fell down senseless. He was brought to his house and he suffered for nearly one month. Hazrat Abu Zarr once heard a verse recited by Saleh Mari and raised a shriek and then breathed his last. Imam Shafeyi once heard a Qazi reciting this verse : It is such a day when they will not talk and they will not be given permission to raise an excuse—at once he fell down unconscious. Hazrat Ali-b-Fuzail once heard a man reciting this verse—day when the people will stand up before the Lord of the universe, he fell down senseless. This is the condition of the Sufis also. The sage Shibi was praying behind an Imam in Ramazan and the Imam was reciting : If I will,

I can take back surely what I revealed to you. Immediately Shibli raised a shriek and his face became changed. The sage Junaid said : I said once that a man remained unconscious before the sage Sarri Sakti. He said to me : This man fell senseless on hearing the erses of the Quran. I said : Rectie to him the verses again. When they were recited, he regained consciousness. Sibli said to him : Where have you found this ? I said : Israil lost his sight owing to the loss of his son and regained it by reason of his son Sibli thought it good and hinted at the poetry recited by Junaid :

> I drank it again and found my salvation.
> I got taste and drank with satisfaction.

A certain sage said : One night, I was reading this verse, 'Every life shall taste of death. I recited it again and again, suddenly an unknown voice said to me. : How long will you read

I can take back surely what I revealed to you. Immediately Shibli raised a shriek and his face became changed. The sage Junaid said : I said once that a man remained unconscious before the sage Sarri Sakti. He said to me : This man fell senseless on hearing the erses of the Quran. I said : Rectie to him the verses again. When they were recited, he regained consciousness. Sibli said to him : Where have you found this ? I said : Israil lost his sight owing to the loss of his son and regained it by reason of his son Sibli thought it good and hinted at the poetry recited by Junaid :

I drank it again and found my salvation.
I got taste and drank with satisfaction.

A certain sage said : One night, I was reading this verse, 'Every life shall taste of death. I recited it again and again. Suddenly an unknown voice said to me. : How long will you read this verse ? You have killed thereby thirty four jin who did not raise their heads upwards from their birth till now. Whenever Hazrat Ibrahim-b-Adham heard any man reciting this verse-When the sky will be rent asunder' is limbs trembled till he was restored to his former position.

If the recitation of the verses of the Quran does not cause any

If the recitation of the verses of the Quran does not cause any effect in mind, he is like a man who hears nothing though he is called and said something. He is deaf, dumb and ignorant.

It has been stated that Abul Hasan Nuri was once in a company who were quarreling about a matter. He was then silent. Afterwards he raised up his head and recitedthe following poem:-

At mid-day, who is singing heart captivating songs,
Roaming from branch to branch with broken heart.
It brings to mind the love of the days of joy.
It brings tears as he sheds tears telling woeful tales,
My weeping sometimes makes his mind soft
I complain it to him, but he understand it not.
His complaint also becomes useless, I understand it not.
I can know him, if he understands the
Pangs of my grieved soul.

Pangs of my grieved soul.
He also cannot forget me even in times.
of great sorrow

The narrator stated that after hearing this song, there was none in the company who did not stand up as a result of ecstacy. the dispute among them could not arouse their ecstacy.

Imam Ibn e Arabi on wajd/ecstasy

In his book kitabb al wajd (luma 306.4-308.2) ,Janayd and sari al saqati(in d.253/867) explain that wajd can produce insensitivity towards pain to such an extent that a person can be struct by sword but not feel its effect

Imam Abu'l Husayn al-warraq (rah)

Said that The way to God is difficult for one who does not come upon it with overwhelming enthusiasm (Wajd) and passionate desire.

Abu Hamza al khurasani [rah]

Said that HE heard his companions censuring another for being overcome by wajd ,and showing his inner state in a gathering where there were opponents of sama.Abu hamza (Rah) told him to stop his scolding for wajd obliterate distinctions,one should not be censured for being over come by wajd which is involuntary act, Then he quoted the verses from books of Moulana Rumi (rah) (d.283/896)

Abu abd Allah al subayhi [rah]

said When wajd is genuine it should be upheld and defended, no one should be allowed to speak disparagingly of an altered state(hal)
He again said " The most complete form of fear is the one which takes characteristics of wajd, not from loss of some thing hoped for or desired

Imam Al kattani [rah]

said that the listener of sama ought to find more than just refershment,it causes wajd ,or being over whlemed, which destroys every settled and familiar nothing

Abu Ali ad daqqaq [rah] said

that Abu l Husayn An Nuri (Rah) writes
For 20 years I was between wajd and faqd,when I found my lord I lost my heart and when I found my heart I lost my lord

Imam Siraaj [rah] in his kitab ul luma

writes and gives authentic proofs of Prophet (Saw) and Sahabis (ra) going into wajd state several times, on hearing Quran

The great classical scholar Hadrat Ibn e Arabi [rah]

Says :Wajd is the states that come upon the heart,unexpectedly, and annihilate it from witnessing itself and those present (kitab al wajd in luma p 309)

Sulami stated that Imam Junayd(rah) said,

"Nearness through ecstasy (wajd) is 'in-gathering' (jam'); and absence through humanness is separation (tafriqah)."

Ibn E Taymiyyah[the wahabi sheikh ul islam] on Fana(wajd)

Book: Al Ubudiyyah: Being A True Slave Of Allah
Author: Ibn Taymiyah
Published: Ta-Ha Publishers
Adress: 1 Wynne Road, London,
PostCode: SW9 0BB
Country: UK

Page Number: 126
Chapter: Fana {"Oblivion"}

"An example of this is the concept of Fana {extinction of individual consciouness, recedence of the ego, obliteration

of the self}. Fana is of three types:

1} The fana of the Prophets and Awliyah {Fana Fir'Rasool' & Fana Fil Awliyah} who have attained perfection.
2}The Fana of the Awliyah and the righteous peopl who are striving in the right direction even though they are not perfect.

Page Number: 127

3} The Fana of the hypocrites and heretics who liken Allah to His creation.

The first type of fana means the oblertation of the desire for anything except Allah so that a person does not love anyone or anything except Allah he does not worship anything except Him, he does not rely on anyone except Him and he deos not ask from anyone except Him. This is the sense which should be understood from the words of Seikh Abu Yazid {Al Bistami}: "I want to not to want anything except what He wants, what Pleases the beloved {Allah}." This is what is meant by the religios will of Allah. Perfection means that a man does not want love or like anything except what Allah wants loves and likes which is what He as caommanded and made wajib or mustahab. He only loves those whom Allah loves and such as the Angles, Prophets, and the righteous people. This is what is meant by their intrepration of the Ayah:

This is what is meant by their intrepration of the Ayah: "But only he will prosper who bring to Allah a sound heart." **{26:89}** They said its is sound and safe from evertthing ecept being a slave of Allah or everything ecvept wanting what Allah wants or everything except Loivng Allah. The meaning is the same and whether its is called fana or not it is the begining and end of Islam the foucus of entire religion."

The second type of fana is oblivion towards others which is attained by many of those who follow the path {triqah}, **because their hearts are strongly attracted to remembering, wroshipping and loving Allah and distracted from noticing anyone or anything else. Nothing crosses their minds except thoughts of Allah; they are not even aware of anythng else**, as was said in the interpretation of the ayah: "But there came to be a void in the heart of the mother of Musa. she was going almost to disclose his {case}, had We not strenthen her heart {with faith} ..." [28:10} They said: her heart was oblivious to ...

,
Page Number: 128

... everything except thoughts of Musa which is the kind of thing that often happens to thouse who are overwhelmed with some concern whether it be love or hope or fear - the heart is disracted from everything except that which is loved or hoped for or feared, so that it is unaware of anything else.

,

If this kind of fana overwhelms a person his focus on Allah becomes so intense that he is no longer aware of anything else, **not his own existance or the dhikr he is doing and everything diminishes in his senses,** every created being the person, himself and everyone else and there remains only the Lord. What is meant is that everything is diminished in persons perception, so that he longer notices or remebers anything, and is quite oblivious to what is going on around him.

If this feeling becomes so strong that the person becomes confused and can no longer make proper distinctions he may think that he is his beloved, as it was said that a man fell into the water and the one who loved him threw himself in after him. The former said: "I fell in by accident; what made you fall?" and the later replied: "I was so overwhelmed with love for you that i thought I was you."

,
The idea as caused many people to stumble so that they thought in the terms of phisical unity whereby there is no longer any difference between a person and the object of his love. This is incorrect, for the Creator can not be united with anything else without becoming somehting else altogather; ther essecne of the two things is lost when they

unite, and they become a third of thing, neither this nor that as is the case when water and milk are mixed togather, or water or wine and so on. But what is loved and wanted by both becomes one, and what is hated and loathed by both becomes one, so they love ...

on page 129 ibn taymiyyah states about salafs

.... at the time of the Tabi'in, among the worshippers of Al Basra, among whom were some **who would swooon or even die when they heard the Quran**, such as Abu Juhayr Al Darir and Zararah Ibn Awfa the Qadi of Al Basra.
Some of the Sufi Shaykhs experience this kind of oblivios and and intoxication where they are unable to make proper distinctions, and when they are in that state they may say words which when they come round they realise are wrong
,. Such stories are reported about ...

... acetics such as Abu Yazid {al Bistami}, Abu'l Hasan Al Nuri and Abu Bakr Al Shibli and so on ...

on Page Number: 130

... unlike Abu Sulayman Al Darini, Maruf Al Khar'ki, and Al Fudayl Ibn Ayyad, let alone Al Junayd {Al Baghdadi} and so on, who remained of the sound mind throughou all their experiences and who never rell into states of oblivion or intoxication, etc. Those who have reached a level ofperfection have nothing in theri hearts except love of Allah and the desire to worship Him alone**.[Book: Al Ubudiyyah: Being A True Slave Of Allahm Ta-Ha Publishers]**

Ibn Taymiyyah again said again

The second category consists of those sufis whose experience of fana and intoxication (sukr) weakened their sense of discrimination, and made them utter words that they later realized to be erroneous when they became sober

► Majmu Fatawa vol. 10, pp. 220-1

Fatwa of Ala Hadrat Imam Ahmed Raza khan(رحمة الله عليه)
on involuntary movements which seem as dance in Wajd/ecsatasy and Swoon

Question : What do scholars and shariah say about loud Zikr of Allah, is it allowed or not and how much voice can be raised and is their any limit to loudness during Zikr of Allah.During Zikr some people stand up, beat the chest , Fall on one another, Cry loudly

Reply of Ala Hadrat(رحمة الله عليه) : Loud Zikr is allowed but the only condition is that it shouldn't be so loud that one harms himself due to it or one offering Salah, some one who is ill or sleeping is disturbed.And during zikr standing up etc and performing other actions if these are done in Wajd [ecstasy,swoon] than it is**LAWFUL** and there is **NOTHING WRONG** in it however if it is done intentionally just to **show off** others **than its Haram**. And Allah knows best

[ahkam e shariat ,volumes 2,page 27]
Click here for Online source

Scanned pages

مسئلہ ۷۵ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ذکر جلی کرنا جائز ہے یا نہیں اور آواز کس قدر بلند کرسکتا ہے کوئی حد معین ہے یا نہیں، حلقہ باندھ کر ذکر کرتے کرتے کھڑے ہوجانا اور سینہ پر ہاتھ مارنا، ایک دوسرے پر گر پڑنا، لپیٹ جانا، رونا، زاری کی دھوم مچنا کیسا ہے۔ **بینوا توجروا۔**

الجواب ذکر جلی جائز ہے حد معین یہ ہے کہ اتنی آواز نہ ہو جس سے اپنے آپ کو ایذا ہو یا کسی نمازی یا مریض یا سوتے کو تکلیف پہنچے اور ذکر کرتے کرتے کھڑا ہوجانا وغیرہ افعال مذکورہ اگر بحالت وجد ہوں صحیح ہیں کوئی حرج نہیں اور معاذ اللہ ریا کے لئے بناوٹ ہیں تو حرام **بینهما وسط الایذکر للحرام** ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ahkam-e-shariyat (ALAHAZRAT BOOK)

Proof of Wajd/ecstasy and falling down and shrieking on imagining the Prophet (صلّی الله علیه وآله وسلّم) of Glorious Sahabas (رضّی الله عنه) from Sahih hadiths

Hadrat Abu huraira (رضّی الله عنه) going into wajd/swoon 3 times
and falling down like other sahabas (Ra) as quoted by Imam Ghazali (Rah) in Ihya

أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالُوا أَبُو هُرَيْرَةَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ أَنْشُدُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثَ قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً أُخْرَى ثُمَّ أَفَاقَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً أُخْرَى ثُمَّ أَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَهُ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ فَأَسْنَدْتُهُ عَلَيَّ طَوِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ حَدَّثَنِي

Translation:
Shufayya Asbahi narrated: I entered Madinah and came upon a man around whom people had gathered. I asked, "Who is he?" They said, "Abu Hurayrah (R.A)" So, I went near him till I sat down opposite him while he was narrating hadith to the people. When he paused and was alone I said to him, "I ask you by Truth, by Allah,narrate to me a hadith that you may have heard from Allah's Messenger (SAW), understood it and remembered it." He said, " I will do that, narrate to you a hadith that Allah's Messenger narrated to me and I understood it and I remember it" **Then he shrieked and fell unconscious** and revived after a while and repeated, "Surely, I will narrate to you a hadith that Allah's Messenger (SAW) narrated to me in this house, **there being no one else with us, only I and he." Then, Abu Hurayrah shrieked loudly and fell unconscious**. He recovered shortly, wired his face and said, "I will do it. Surely I will narrate to you a hadith that Allah's Messenger narrated to me I and he were in this house, **there being no one else with us, besides me and him." Then he shrieked loudly and fell unconscious and, as he was falling done on his face**, I supported him for a long time. Then he regained consciousness and said, "Allah's Messenger (SAW) narrated....

Then he regained consciousness and said, "Allah's Messenger (SAW) narrated to me that on the Day of Resurrection, Allah the Exalted, will come down to the worshippers to judge between them and all the ummahs will kneel down.
....

Reference:
(Sunan Al Tirmidhi 48:2389)

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ: أَكْثِرُوا ذِكْرَ اللهِ حَتَّى يَقُولُوا مَجْنُونٌ

Abu Saeed Khudri (رضی اللہ عنہ) narrates that the Messenger of Allah (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) said, **"Remember Allah (SWT) so much that people start saying, 'He has gone mad.'"**

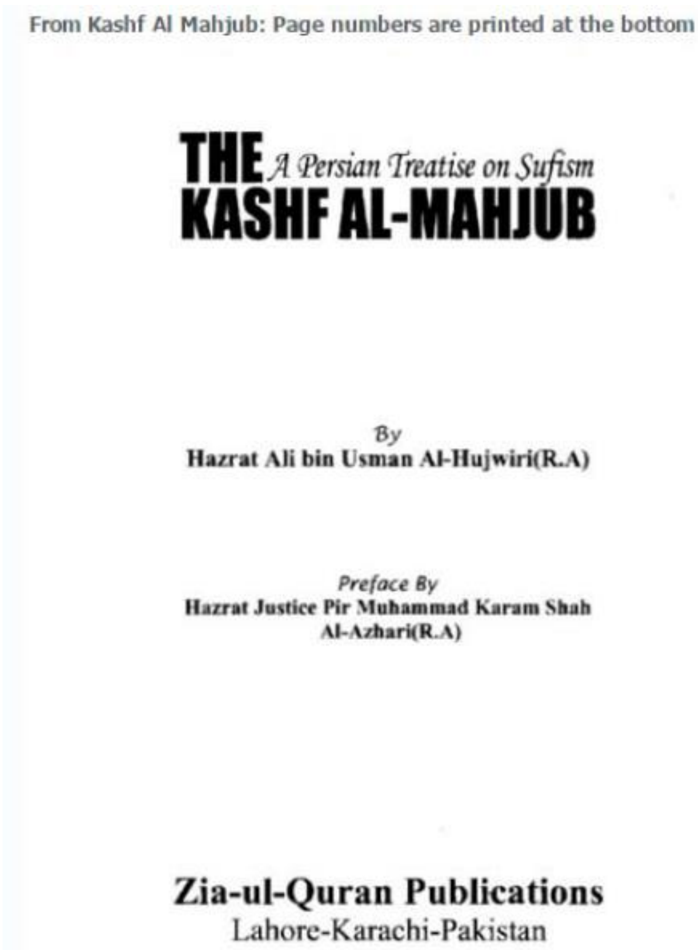
.

References:

► Ahmad ibn Hambal, al-Musnad (3:68#11671)
► Ahmad ibn Hambal, al-Musnad (3:71#11692)
► Ibn Hibban, as-Sahih (3:99#817)
► Abu Yala, al-Musnad (2:521#1376)
► Abd ibn Humayd, al-Musnad (1:289#925)
► Hakim, al-Mustadrak (1:677#1839)
► Bayhaqi, Shuab-ul-iman (1:397#526)
► Daylami, al-Firdaws bima thur al-khitab (1:72#212)
► Ibn Rajab, Jami-ul-ulum wal-hikam (1:444)
► Mundhiri, at-Targhib wat-tarhib (2:256#2304)

Great Awliya of Allah: **Hadrat Data Ghanj Baksh Also known as Hadrat Ali Hejveri (رحمة الله عليه)**quoted several instances and supported wajd,wajud in his Kashf ul Mahjub

View scan pages in English: I have this full book with me as well



From Kashf Al Mahjub: Page numbers are printed at the bottom

THE KASHF AL-MAHJUB
A Persian Treatise on Sufism

By
Hazrat Ali bin Usman Al-Hujwiri(R.A)

Preface By
Hazrat Justice Pir Muhammad Karam Shah Al-Azhari(R.A)

Zia-ul-Quran Publications
Lahore-Karachi-Pakistan

miracles (*mu'jiza*), which also were corroborated by hearing. What has been said proves that anyone who denies audition denies the entire religious law.

Chapter on the Audition of the Quran and kindred matters

The most beneficial audition to the mind and the most delightful to the ear is that of the Word of God, which all believers and unbelievers, human beings and peris alike, are commanded to hear. It is a miraculous quality of the Quran that one never grows weary of reading and hearing it, so that the Quraysh used to come secretly by night and listen to the Apostle while he was praying and marvel at his recitation, e.g., Nadr b. al-Harith, who was the most elegant of them in speech, and 'Utba b. Rabi'a, who was bewitchingly eloquent, and Abu Jahl b. Hisham, who was a wondrous orator. One night 'Utba swooned on hearing the Apostle recite a chapter of the Quran, and he said to Abu Jahl: "I am sure that these are not the words of any created being." The peris also came and listened to the Word of God, and said: "Verily, we heard a marvellous recitation, which guides to the right way; and we shall not associate anyone with our Lord" (Qur.lxxii,1-2).[1] It is related that a man recited in the presence of 'Abdullah b. Hanzala: "They shall have a couch of Hell-fire, and above them shall be quilts thereof" (Qur.vii,39). 'Abdullah began to weep so violently that, to quote the narrator's words, "I thought life would depart from him." Then he rose to his feet. They bade him sit down, but the cried: "Awe of this verse prevents me from sitting down." It is related that the following verse was read in the presence of Junayd: "O believers, why say ye that which ye do not?" (Qur.lxi, 2). Junayd said: "O Lord, if we say, we say because of Thee,

and if we do, we do because of Thy blessing: where, then, is our saying and doing?" It is related that Shibli said, on hearing the verse "And remember thy Lord when thou forgettest" (Qur.xviii,23), "Remembrance (of God) involves forgetfulness (of self), and all the world have stopped short at the remembrance of Him:" then he shrieked and fell senseless. When he came to himself, he said: "I wonder at the sinner who can hear God's Word and remain unmoved." A certain Shaykh says: "Once I was reading the Word of God, 'Beware of a Day on which ye shall be returned unto God' (Qur.ii,281). A heavenly voice called to me, 'Do not read so loud; four peris have died from the terror inspired in them by this verse.'" A dervish said: "For the last ten years I have not read nor heard the Quran except that small portion thereof which is used in prayer." On being asked why, he answered: "For fear lest it should be cited as an argument against me." One day I came into the presence of Shaykh Abu 'l-Abbas Shaqani and found him reading: "God propoundeth as a parable an owned slave who hath naught in his power" (Qur.xvi,77), and weeping and shrieking, so that he swooned and I thought he was dead. "O Shaykh," I cried, "what ails thee?" He said: "After eleven years I have reached this point in my set portion of the Quran and am unable to proceed farther." Abu 'l-Abbas b. 'Ata was asked how much of the Quran he read daily. He answered: "Formerly I used to read the whole Quran twice in a day and night, but now after reading for fourteen years I have only reached the Surat al-Anfal."[2] It is related that Abu 'l-'Abbas Qassab said to a Quran-reader, "Recite," whereupon he recited: "*O noble one, famine hath befallen us and our people, and we are come with a petty merchandise*" (Qur.xii,88). He said once more, "Recite," whereupon the reader recited: "If he stole a brother of his hath stolen heretofore" (Qur.xii,77). Abu 'l-'Abbas bade him recite a third time, so he recited: "No blame shall be laid upon you this day: God forgiveth you,"

SECTION

Zurara b. Abi Awfa, one of the chief Companions of the Apostle, while he was presiding over the public worship, recited a verse of the Quran, uttered a cry, and [illegible] on hearing a

SECTION

Zurara b. Abi Awfa, one of the chief Companions of the Apostle, while he was presiding over the public worship, recited a verse of the Quran, uttered a cry, and died. Abu Ja'far Juhani,[5] an eminent Follower, on hearing a verse which Salih Murri[6] read to him, gave a loud moan and departed from this world. Ibrahim Nakha'i[7] relates that while he was passing through a village in the neighbourhood of Kufa he saw an old woman standing in prayer. As the marks of holiness were manifest on her countenance, he waited until she finished praying and then saluted her in hope of gaining a blessing thereby. She said to him, "Dost thou know the Quran?" He said, "Yes." She

Great Awliya of Allah: **Hadrat Data Ghanj Baksh Also known as Hadrat Ali Hejveri (رحمة الله عليه)** quoted several instances and supported wajd,wajud in his Kashf ul Mahjub

View scan pages in English: I have this full book with me as well

From Kashf Al Mahjub: Page numbers are printed at the bottom

says Abu Muhammad Jurayri, "during audition: he kept his lips shut and was silent until every pore in his body opened; then he lost consciousness, and remained in that state for a whole day. I know not whether his audition or his reverence for his spiritual director was more perfect." It is related that a man cried out during audition. His spiritual director bade him be quiet. He laid his head on his knee, and when they looked he was dead. I heard Shaykh Abu Muslim Faris b. Ghalib al-Farisi say that some one laid his hand on the head of a dervish who was agitated during audition and told him to sit down: he sat down and died on the spot. Raqqi[16] relates that Darraj[17] said: "While Ibn al-Quti[18] and I were walking on the bank of the Tigris between Basra and Ubulla, we came to a pavilion and saw a handsome man seated on the roof, and beside him a girl who was singing this verse:--

'My love was bestowed on thee in the way of God;
... eem thee better

'My love was bestowed on thee in the way of God;
Thou changest every day: it would beseem thee better not to do this.'

A young man with a jug and a patched frock was standing beneath the pavilion. He exclaimed: 'O damsel, for God's sake chant that verse again, for I have only a moment to live; let me hear it and die!' The girl repeated her song, whereupon the youth uttered a cry and gave up his soul. The owner of the girl said to her. 'Thou art free,' and came down from the roof and busied himself with preparations for the young man's funeral. When he was buried all the people of Basra said prayers over him. Then the girl's master rose and said: 'O people of Basra, I, who am so-and-so, the son of so-and-so, have devoted all my wealth to pious works and have set free my slaves.' With these words he departed, and no one ever learned what became of him." The moral of this tale is that the novice should be transported by audition to such an extent that his audition

tavern. An eminent Shaykh relates that when he was walking in Baghdad with a dervish, he heard a singer chanting :--

"If it be true, it is the best of all objects of desire,
And if not, we have lived a pleasant life in it."

The dervish uttered a cry and died. Abu 'Ali Rudbari says: "I saw a dervish listening attentively to the voice of a singer. I too inclined my ear, for I wished to know what he was chanting. The words, which he sang in mournful accents, were these :--

'I humbly stretch my hand to him who gives food liberally.'

Then the dervish uttered a loud cry and fell. When we came near him we found that he was dead." A certain man says: "I was walking on a mountain road with Ibrahim Khawwas. A sudden thrill of emotion seized my heart, and I chanted -

'All men are sure that I am in love,

515

There is in Man no beauty
That is not surpassed in beauty by a beautiful voice.'

Ibrahim begged me to repeat the verses, and I did so. In sympathetic ecstasy (*tawajud*) he danced a few steps on the stony ground. I observed that his feet sank into the rock as though it were wax. Then he fell in a swoon. On coming to himself he said to me: 'I have been in Paradise, and you were unaware." I once saw with my own eyes a dervish walking in meditation among the mountains of Adharbayajan and rapidly singing to himself these verses, with many tears and moans :--

"By God, sun never rose or set but thou wert my heart's
desire and my dream.

And I never sat conversing with any people but thou wert the subject of my conversation in the midst of my comrades.

And I never mentioned thee in joy or sorrow but love for thee was mingled with my breath.

And I never resolved to drink water, when I was athirst, but I saw an image of thee in the cup.

And were I able to come I would have visited thee, crawling on my face or walking on my head."

On hearing these verses he changed countenance and sat down for a while, leaning his back against a crag, and gave up his soul.

SECTION

Some of the Sufi Shaykhs have objected to the hearing

516

upload by: syed- Fidai Saifi

Note: In same book Hadrat Ali Hejveri (رحمة الله عليه) was against intentional movements done which are better known as ecstasy to show off in which people in wajd are intentionally copied for a show off by other people . This has been declaired Haram in pg 522 of same book. Where as Wajd and Wujud is supported just as Imam Ghazali (رحمة الله عليه) did in His Ihya and Imam Ahmed Raza khan (رحمة الله عليه) did.
.

Wahabi/salafi Scholar Nasir ud din Albani Allowed women dancing infront of her husband and other women even

Although Ahlus sunnah deems women dancing intentionally infront of other women to

be not permissible. But in this case Wahabi sheikh ul islam has allowed that even

Scan of Albani Fatwa :

Topic: The Imaam Muhaddith Shaykh Albaani: The ruling of Women Dancing.

---

sayfullaah -- 11-06-2002 @ 12:00 AM

..--=ahamdulillaah was. salaatu was. salaamu `alaa rasoolillaah.=--..
wa. ba`ad
-----\|/-----

This is very important as it has reached us that sisters are gathering the day of Eid and Dancing with the style and movements of the Kuffaar.

Taken from the thread of Umm Ali.
A question was asked in this regard to, the Muhaddith, the Imaam the late Shaykh Muhammad Naasir ud Deen al Albaanee (may Allah have mercy upon him) which was published in al Asaalah magazine, volume 8. The translation of this section was not done by myself and can be found at the website [site removed by Admin as there is doubt concerning them]

Question We know that a woman's dancing in front of her husband, and likewise her dancing with women, which is swaying, and the dabkah [5] of men are forbidden, but what is the proof for that? Please provide us with some insight on this, may Allaah reward you.

Answer This question consists of three parts:
First: A woman dancing in front of her husband
Second: Her dancing in front of other women
Third: The dabkah performed by men

As for the first part, which is a woman's dancing in front of her husband. If her dancing is natural and not professional ? i.e. she did not learn how to dance, as is the fashion of this time ? even if she stirs the desires of the man, then there is no text that can be found that forbids this. But this is on the condition that it occurs between her and her husband only. As for the case where she has learned to dance and she applies the rules of modern-day dancing, then this is not permissible. This is because I believe that if she will do that in front of her husband, then she will surely also do it in front of other men besides her husband.

As for her dancing in front of other women, then I also say that if her objective in dancing is to dance this modern style of dancing, then it is clear that it is not permissible. And if it is said: "What is the proof for what you have stated?" I say: Moderation in matters is very rare; there is either excessiveness or there is negligence. This is especially the case with people who have lived a long period of time in deviation of a specific nature. Then when it becomes clarified to them that this matter was a deviation and that the Religion rejects it, they turn away from it and introduce in place of that, a severe reaction.

This is what has befallen us in this present time with regard to the issue of demanding the proof in place of the liberation from blind following. The Muslims, both special and common people, have lived long generations not knowing anything but the madh-hab of so and so and the madh-hab of so and so ? four madh-habs, the madh-habs of Ahl-us-Sunnah wal-Jamaa'ah. And this is not to mention the other madh-habs, those that have deviated from the Sunnah and the Jamaa'ah. As for relying on what Allaah and his Messenger, sallAllaahu 'alayhi wa sallam, said for support, then this was only found in the generations that have received testimony of their excellence. Then that affair came to an end for a point in time until there came the time of Ibn Taimiyyah and those of his students who were devoted to him. So they informed the Muslims of the obligation of returning back to what the first Salaf (predecessors) were upon, such as relying on the Qur'aan and the Sunnah for support.

There is no doubt that the Call of Ibn Taimiyyah and his students had a positive effect. However, its scope was very weak during his time and intellectual impassiveness (i.e. not reflecting on proofs) took over and became dominant amongst the special classes of people, not to mention the common ones. Then there followed succeeding generations in which this re-awakening that Shaikh-ul-Islaam Ibn Taimiyyah ignited died out. And the Muslims turned back to their indifference of comprehending and understanding (i.e. the evidences), until this present time and a brief period before it, for many scholars rose to take charge of the Da'wah's revival, due to the need of returning to the Qur'aan and the Sunnah. They were

Da'wah's revival, due to the need of returning to the Qur'aan and the Sunnah. They were preceded in some of that by Shaikh Muhammad Ibn 'Abd-il-Wahhaab, for in reality, he called to the following of the Qur'aan and the Sunnah. But looking at the areas in which the Arabs of Najd during Shaikh Muhammad's land used to live in, and considering the paganism that took place in their lands, his greatest effort was in showing strong concern for Tawheed. And as is very natural, in my opinion, such that mankind's ability is limited, he was not able to wage his war on every front, as they say. So because of this, all of his efforts were geared towards spreading the call of Tawheed and waging war against paganism and idolatry. And he received all the success in that and his splendid Call was spread all over the Islaamic world afterwards. And this was even though, unfortunately, there occurred battles between him and his opponents. But this is the Sunnah (Way) of Allaah with regard to His creation. And you will not find any change in the Sunnah (Way) of Allaah.

However, in current times, the scholars have renewed their call to the Book and the Sunnah and thus many of the common and special people in the Arab lands have re-awakened. As for the non-Arab lands, then unfortunately they are still in a state of sleep.

However, these Arab lands have been tested by a reversal, which is what I have indicated previously, such that some of them do not stop at the middle point of moderation. Instead they know of one thing and are ignorant of another thing. So you will see the common man who doesn't understand anything, when he asks the scholar on any subject "What is its ruling? ", regardless of whether the answer is a denial and a negation, he begins with his demand: "What is the proof?"

And sometimes that scholar is not able to establish the proof, especially if the proof is deduced and adopted through thorough research, and it is not stated in a specific text in the Qur'aan and the Sunnah. So in issues of this nature, it is not proper for the questioner to go deep and say: "What is the proof?" And it is required that the questioner know himself. Is he from the people that understand evidences or not? Does he have any share in knowledge of the general ('aam) and the specific (khaas), the unrestricted (mutlaq) and the restricted (muqayyad), the abrogating (naasikh) and the abrogated (mansookh). So if the person does not understand any of these things, then does he get any benefit from saying: "What is the proof"?! For what?! ? For the ruling on a woman dancing in front of her husband or her dancing in front of her Muslim sister, whether it is either permissible or forbidden! And the dabkah of men! He wants the proof for that! But in reality, there is no textual proof from the Messenger, sallAllaahu 'alayhi wa sallam, on that matter that exists for us. There is only investigation, deduction and the acquisition of understanding for it.

Due to this, we say at certain times: Not every issue has an explicit proof that can be presented in detail, which every Muslim can understand, whether he is a common unlettered person or a student of knowledge. But this is not for all the issues. This is why Allaah, the Most High, says: "Ask the people of knowledge if you don't know."

From the extremism that we indicated previously ? and due to it, the most ignorant of people has begun to decline the proof ? is that many of those who attribute themselves to the Book and the Sunnah: They believe that the scholar, when he is asked on an issue, it is obligatory upon him to link "Allaah said and His Messenger said" with his answer.

I say that this is not an obligation, and that it is from the benefits of belonging to the methodology of the Salaf As-Saalih (righteous predecessors). And furthermore, their biographies and their fataawaa (religious verdicts) is a proof in action for what I have stated. So based on this, mentioning the proof is obligatory when the situation necessitates it, however it is not an obligation on him every time he is asked a question to say: "Allaah says such and such" or "The Messenger of Allaah, sallAllaahu 'alayhi wa sallam, said such and such." And this is especially if the issues are from the detailed and intricate issues of Fiqh in which there are differences of opinion.

Furthermore, the saying of Allaah:"Ask the people of knowledge if you don't know" is first of all in the unrestricted sense, so all you have to do is ask someone whom you feel is from the people of knowledge. And when you hear the answer from him, then it is upon you to follow it, unless you have a doubt about it due to what you heard from another scholar. There is no harm in you mentioning that to him. So at that point, the scholar must make an effort, with the knowledge he has, to remove this doubt which has been presented to the questioner.

Furthermore, the saying of Allaah:"Ask the people of knowledge if you don't know" is first of all in the unrestricted sense, so all you have to do is ask someone whom you feel is from the people of knowledge. And when you hear the answer from him, then it is upon you to follow it, unless you have a doubt about it due to what you heard from another scholar. There is no harm in you mentioning that to him. So at that point, the scholar must make an effort, with the knowledge he has, to remove this doubt which has been presented to the questioner.

In summary: A woman dancing in front of her husband, along with the restrictive condition mentioned previously, is permissible. As for her dancing in front of other women, then it has two forms also, as we have stated before. With regard to a woman dancing in front of her husband, then if her dancing is not joined with professionalism (i.e. learned way of dancing), but rather it is just a moving and waving of hands, and there is no shaking of the hips or those sorts of things that stir the desires and causes doubts, then there is also no problem with this dancing. If it is correct to call it dancing! But if any of those (evil) things mentioned above are found in it, then refraining from it is the original principle. As for the dabkah of men, then if it is in imitation of the dances, which we see are normally joined with singing, not to mention that there are words mentioned in them that are not from the Religion, then this is lahw (a vain pastime) and it is not encouraged. Rather, it is encouraged to stay away from it, as the Prophet, sallAllaahu 'alayhi wa sallam, said: "Every lahw (vain pastime) the Son of Adam engages in is falsehood, except his playing with his wife, his playing with his horse, archery and learning to swim." So due to this hadeeth, we hold the opinion that it is falsehood. So if this is the condition of the pure vain pastime in that we are encouraged to refrain from it and that is not from the truthful matters, then we say that it allowable, so long as is not accompanied with something that opposes the Religion in any aspect of it. However, it is an allowance that must be weighed by the hadeeth that I have mentioned previously.

But in my opinion, and Allaah knows best for I have not witnessed any of these dabkahs, it is not possible for it to be free from any opposition to the Religion. And this is because, for example, we have heard the dabkah at times, and it is not just it alone. Rather, we hear along with it, music, the mu'adhdhin calling the Adhaan and the Imaam reciting the Qur'aan out loud. And they do not care about anything else but instead they are busy with their vain pastime. Therefore, the dabkah is from the vain pastimes that must be weighed and determined. And we do not say that it is Haraam (forbidden) unless it is combined with something that goes against the Religion from one of the aspects, for then it would turn without a doubt into something Haraam (forbidden). [Al-Asaalah, Issue #8]

Footnotes:
1 al muntaqaa min fataawa vol.3 p307 #453
2 al muntaqaa min fataawa vol.3 p307 #454
3 please refer to an english translation of saheeh muslim for a more precise translation of the hadeeth.
4 al fataawa al jaamatu li Imra'atul muslima vol.3 p845 #763.
5 Translator?s note: A dabkah in Arabic is a dance in which people form a line by holding each other?s arms. The question is with regard to this dance being performed by a group of men.

[End of Albani Fatawa , on Allowing Women Dancing]

تُحفَةُ الاَحِبَّاءِ فِیْ اِثْبَاتِ الْوَجْدِ وَالتَّوَاجُدِ وَالرَّقْصِ وَالْغَشْيِ وَالْبُکَاءِ

از تصنیف: فقیر سید عبد الحق شاہ
حنفی ترمذی سیفی
فاضل: جامعہ قمر العلوم فریدیہ رضویہ
وجامعہ عثمانیہ ٹھٹھہ سندھ
مہتمم: جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
فقیر کالونی کراچی

نام کتاب: تُحفَةُ الاَحِبَّاءِ فِیْ اِثْبَاتِ الْوَجْدِ وَالتَّوَاجُدِ وَالرَّقْصِ وَالْغَشْيِ وَالْبُکَاءِ
مصنف: فقیر سید عبدالحق شاہ سیفی ترمذی
باہتمام: فقیر سید احمد علی شاہ سیفی ترمذی
نظر ثانی: حضرت علامہ پیر عبدالستار سیفی
طباعت: جمیل برادرز: ناظم آباد نمبر ۲ کراچی
اشاعتِ اول: رجب المرجب ۱۴۳۰ھ بمطابق جولائی 2009ء
تعدادِ طباعت: ایک ہزار
ہدیہ: 250روپے
ناشر: شعبہ نشر واشاعت: جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ: بالمقابل شیل پیٹرول پمپ والی گلی، فقیر کالونی نمبر 10 اورنگی ٹاؤن کراچی۔
موبائل: 0300-2903600
0346-2000274

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

کیافرماتے ہیں علماءِ کرام اس مسئلے میں کہ وجداور تواجد، غشی اور بکاءاور رقص جو کہ یہ حالات شریفہ سالکین کے اوپر وارد ہوتے ہیں آیا قرآن مجید اور احادیث مبارکہ اور فقہاءِ کرام کے اقوال سے ثابت ہے یا نہیں، اگر ثابت ہے تو اس سے انکار کرنا کیسا ہے۔

بینوا و توجروا

سائل حمزہ سیفی

الجواب ومنه الصدق والصواب!

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ الذی جذب قلوب العارفین الیٰ جنابه ■ واحرق صدور العاشقین باستماع کتابه وعجزت آراء العقول عن ادراك کنه ذاته وتحیرت افهام الفحول فی معرفة صفاته ■ وخلق نوع الانسان واودع فیه جمیع ما فی مکنوناته وشرّفه وکرّمه علیٰ سائر العلمین بخلافته ورفع درجاته الی اوج القرب اقصیٰ غایاته والصلوٰة والسلام الاتمّان الاکملان علی اشرف مخلوقاته وعلی اله واصحابه الذین کانوا آئمة الحق وولاته ■ وعلی اولیائه الذین تمسّکوا سیرتهٗ فی جمیع حالاته ■ امّا بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم. ''اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ■(صَدَق

اللّٰهُ الْعَظِیْمُ) (سورۃ: الزمر: پارہ:۲۳)

مسئلۂ وجد اور تواجد اور جذب قرآن واحادیث مبارکہ اور فقہاءِ کرام کے اقوال سے ثابت ہے جو ہم انشاء اللہ وتعالیٰ بیان کرینگے لیکن میرے خوش قسمت بھائی یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ وجد لغت میں مطلوب پانے کو کہاجاتا ہے اور اس کا استعمال غمی اور خوشی، محبت اور شوق وذوق، قدرت وعلم وغیرہ میں ہوتا ہے، لیکن اہلِ تصوف کی اصطلاح میں وجد، ذوق وشوق باطنی فیض الٰہی کو کہاجاتا ہے۔اور تواجد تکلفًا حالتِ وجد کا اظہار کرنے کو کہاجاتا ہے۔

''امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں''

''التواجد استدعاء الوجد بضرب الاختیار ولیس لصاحبه کمال الوجد''

ترجمہ: تواجد اپنی طرف سے حالتِ وجد کو ظاہر کرنا ہے جبکہ اس کو وجدِ حقیقی حاصل نہ ہو۔

''امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں''

''التواجد المتکلف فمنه مذموم ومنه محمود''

ترجمہ: تواجد تکلف سے وجد ظاہر کرنا جب ریا مطلوب ہو تو مذموم ہے جبکہ اگر وجد حقیقی سے مشابہت مقصود ہو تو محمود ہے۔

''علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں''

''ولاشك ان التواجد وهو تکلف الوجد واظهاره من غیر ان یکون له وجدًا حقیقتًا فمنه تشبه باهل الوجد الحقیقی وهو جائز بل مطلوب شرعًا''

ترجمہ: اس بات میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ تکلف کے ساتھ وجد کا اظہار جب حقیقت میں

نہ ہو۔اس میں وجد حقیقی والوں کی مشابہت ہےتو جائز ہے بلکہ مطلوب شرعی ہے۔

''عین العلم کے صفحہ نمبر 205 میں عبارت اس طرح لکھی ہوئی ہے''

''والتواجد مذموم لریآء لا لقصد الوصول الی الحقیقة ''

ترجمہ: تواجد دیکھاوے کے لئے مذموم ہے حقیقت تک پہنچنے کے لئے مذموم نہیں بلکہ محمود (اچھا) ہے۔

تواجد تکلف کے ساتھ وجد ظاہر کرنے کو کہا جاتا ہے اور وجد کی جتنی تعریفیں بزرگوں نے کی ہیں سب کا مرجع (حاصل) ایک ہے فرق صرف اسباب میں ہے۔''جس طرح ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''

''الوجد وارد حق یزعج (ای یمیل) القلوب الی الحق '' ''کما فی احیاء العلوم: جلد:۲: ص: ۲٦۱ ''

ترجمہ: وجد اللہ کی طرف سے ایسا ایک وارد ہے جو دلوں کو اللہ کی طرف مائل کرتا ہے جیسا کہ احیاء العلوم میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''اور شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے عوارف المعارف میں فرمایا''

''الوجد وارد یرد من الحق سبحانه ''کما فی عوارف المعارف ''

ترجمہ: وجد اللہ تعالیٰ کی جانب سے عارفوں پر وارد ہونے والے فیض کا نام ہے۔

''اور ابو الحسن دراج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''

''الوجد عبارة عما یوجد عند السماع ''''کما فی احیاء العلوم: جلد:۲: ص: ۲٦۱ ''

ترجمہ: وجد ان احوال کا نام ہے جو سماع اور نعت خوانی میں سالکوں پر وارد ہوتی ہے۔

''اور ابو سعید بن اعرابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''

''الوجد رفع الحجاب ومشاهدة الرقیب وحضور الفهم وملاحظة الغیب ومحادثة السر وایناس المفقود '' ''کما فی احیاء العلوم: جلد:۲: ص: ۲٦۱ ''

ترجمہ: وجد باطنی حجابات اٹھ جانے اور نگہبان حقیقی مشاہدہ کرنے اور فہم وفراست حاصل ہونے اور غیب کے مرتبوں کے ملاحظہ ہونے اور رازوں کے حصول کے ساتھ مشغول ہونے اور گم شدہ نعمت پانے کا نام ہے۔

''اور عین العلم کے صفحہ 404 میں درج ہے''

''الوجد صادق القلب من شوق وخوف وحزن وقلق ویجدی نقآء القلب وحصول العلم والمکاشفة وربما لا یمکن تعبیر منه ''

ترجمہ: وجد صادق دل کے احوال جیسے شوق، خوف، غم، پریشانی (اضطراب) کو کہا جاتا ہے وجد دل کی صفائی لاتا ہے علم باطنی اور کشف اس سے حاصل ہوتا ہے۔اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وجد کی تعبیر ہی ممکن نہیں رہتی۔

''اور عمر بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''

''لایقع علی کیفیة الوجد عبارة لانه سر الله عند عباد المؤمنین الموقنین '' ''کما فی احیاء العلوم: جلد:۲: ص: ۲٦۱ ''

ترجمہ: وجد کی کیفیت عبارۃ میں نہیں آسکتی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا راز ہے۔کامل یقین رکھنے والے مسلمانوں کے ساتھ۔

''اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''

"الوجد عبارة من حالة يثمرها السماء وهو عارد حق جديد عقيب السماء يجده المستمع من نفسه" "كما فى الاحياء العلوم فى آثار السماع وآدابه: جلد:۲:ص:۲۶۱"

ترجمہ: وجد ایسی حالت کو کہا جاتا ہے جو کہ نعت خوانی سے پیدا ہوتی ہے۔نعت سننے والا اس وارد حق کو اپنے اندر پاتا ہے۔

"امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں"

"الوجد الحق هو ينشاء من فرط حب الله وصدق ارادته وشوق الى لقائه" "كما فى الاحياء"

ترجمہ: وجد حق اللہ تعالیٰ سے کامل محبت اور سچی ارادۃ اور اللہ جل شانہ سے ملاقات کے شوق کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔

"اورابوالحسین دراج فرماتے ہیں"

"الوجد عبارة عما يوجد عند السماع، وقال: حال بى السماع فى ميادين البهاء فاوجدنى وجود الحق عند العطاء فسقانى بكاس الصفاء فادركت به منازل الرضاء واخرجنى الى رياض التنزه والفضاء" "كما فى الاحياء: ج:۲:ص:۲۹۲"

ترجمہ: حضرت ابوالحسین دراج رحمۃ اللہ علیہ سماع میں پائے جانے والے وجد کے بارے میں فرماتے ہیں، وجد اس چیز کو کہتے ہیں جو سماع کے وقت پائی جاتی ہے۔وہ فرماتے ہیں مجھے سماع رونق کے میدانوں میں دوڑاتا ہے تو عطا کے وقت وجود حق نے مجھ پر وجد طاری کردیا۔ اور مجھے جام صفا پلایا جس سے میں نے رضا کی منازل کو پالیا اور اس نے مجھے ہوا خوری

اور فضاء کی باغ کی سیر کرائی۔

"اورابوسعید بن اعرابی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں"

"الوجد اول درجات الخصوص وهو ميراث التصديق بالغيب فلما ذاقوه وسطع فى قلوبهم نوره ذال عنهم كل شك وريب" "كما فى الاحياء: ج:۲:ص:۲۹۲"

ترجمہ: ابوسعید بن اعرابی فرماتے ہیں کہ وجد خصوصیات کا پہلا درجہ ہے اور یہ غیب کی تصدیق کی میراث ہے جب وہ اسے چکھتے ہیں اور ان کے دلوں میں اس کا نور چمکتا ہے تو ان سے ہر شک دور ہوجاتا ہے۔

"اوراسی طرح ابوسعید بن اعرابی فرماتے ہیں"

"الذى يحجب عن الوجد رؤية اثار النفس وتعلق بالعلائق والاسباب: لان النفس محجوبة باسبابها فاذا انقطعت الاسباب وخلص الذكر وصح القلب ورق وصفا ونجحت الموعظة فيه وحل من المناجات فى محل قريب وخوطب وسمع الخطاب بائذ واعية وقلب شاهد وسر ظاهر فشاهد ما كان من خاليا: فذالك هو الوجد لانه قد وجد ما كان معه وما عنده" "كما فى الاحياء: ج:۲:ص:۲۹۲"

ترجمہ: ابوسعید بن اعرابی مزید فرماتے ہیں کہ نفس کے آثار کو دیکھنا اور اسباب سے تعلق وجد کے سامنے حجاب ہے کیونکہ نفس اسباب کی وجہ سے پردے میں ہوتا ہے۔جب اسباب منقطع ہوجائیں ذکر خالص اور دل صاف اور رقیق ہوجائے اور اس میں نصیحت اثر کرے اور مناجات کے سلسلے میں قریب کے مقام پر اتر جائے اسے خطاب ہو تو وہ اسے ہوش کے کانوں،

حاضر دل اور سرِ ظاہر سے سُنے اور جس سے خالی تھا اس بات کا مشاہدہ کرے تو یہ وجد ہے۔ کیونکہ بعض اوقات وہ اس چیز کو پالیتا ہے جو اس کے پاس نہ تھی۔

''مزید فرماتے ہیں''

''الوجد ما یکون عند ذکر مزعج او خوف مقلق او توبیخ علی ذلة او محادثة بلطیفة او اشارة الی فائدة او شوق الی غائب او آسف علی فائة او ندم علی ماض او استجلاب الی حال او داع الی واجب او مناجاة بسر، وھو مقابلة الظاھر بالظاھر والباطن بالباطن والغیب بالغیب والسر بالسر واستخراج مالك بما علیك مما سبق السعی فیه فیکتب ذالك لك بعد کونه منك، فیثبت لك قدم بلا قدم وذکر بلا ذکر، اذ کان ھو المبتدی بالنعم والمتولی والیه یرجع الامر کله فھذا ظاھر علم الوجد: واقوال صوفیة من ھٰذا الجنس کثیرة فی الوجد '''' کما فی الاحیاء: ج:۲:ص: ۲۹۲ ''

ترجمہ: مزید فرماتے ہیں کہ وجد اس وقت ہوتا ہے جب ذکر حرکت دینے والا اور خوف پریشان کرنے والا ہو، پھسلنے پر جھڑک ہو یا کوئی لطیف بات کی جائے یا کسی فائدے کی طرف اشارہ ہو یا غائب کا شوق ہو یا فوت شدہ پر افسوس ہو، ماضی پر ندامت اور حال کو حاصل کرتا ہو، واجب کا داعی یا کسی سرِ قلبی سے مناجات ہو اور یہ ظاہر کا ظاہر سے، باطن کا باطن سے، غیب کا غیب سے، سر کا سر سے مقابلہ ہے جس چیز کے بارے میں تمہاری کوشش اور سعی مقدر رہے نقصان کے بدلے اسے حاصل کرتا ہے تاکہ وہ تیری طرف سے ہونے کے بعد تیرے لئے لکھی جائے اور تمہارے لئے قدم بغیر قدم کے اور ذکر بغیر ذکر کے لکھا جائے کیونکہ وہی شروع

میں نعمت دینے والا اور کاموں کا کفیل ہے۔ اور تمام امور اسی کی طرف لوٹتے ہیں تو یہ علم وجد کا ظاہر ہے۔ اور وجد کے سلسلے میں صوفیاءِ کرام کے اس طرح کے اقوال بہت زیادہ ہیں۔ مختصر یہ کہ وجد طاری ہونے کیلئے استغراب، غم یا خوشی کا عظیم واقعہ اکثر ضروری ہوتا ہے اسی وجہ سے تمرین اور تمکین کے بعد تلوین باقی نہیں رہتی۔ اس لئے کہ استغراب باقی نہیں رہتا۔ جس طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو تلاوتِ قرآن کے دوران روتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: ''ھٰکذا کنا حتی قست قلوبنا '''' کما فی عوارف المعارف ''

ترجمہ: ہم بھی اسی طرح کے تھے یہاں تک کہ ہمارے دل میں مضبوطی آ گئی۔

یعنی تلوین تمکین سے بدل گئی اور استغراب ختم ہو گیا۔ اور اگر کبھی کبھی تمکین کے بعد بھی یہ حالت طاری ہوتی ہے'' جیسے کہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ'' '' از دک وفک چارہ نیست''

ترجمہ: تنگی اور کشادگی سے خلاصی (چارہ) نہیں ہے۔

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام جو منتہی (نہایت) اللہ کے قریب تھے جب اصل اور خالص تجلی بغیر ظل اور وصف کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے'' وخر موسیٰ صعقا (الایة) '' مختصر اللہ سے فیض پانے کو وجد کہتے ہیں جو کسی بھی نوعیت کا ہو۔ جب تواجد اور وجد کے معنی آپ کو معلوم ہو گئے اب ہم وجد اور حال کے اسباب اللہ کے فضل اور توفیق سے بیان کرینگے۔

نمبرا: وجد، نعت، قرآن، سننے یا اللہ کے ذکر سے طاری ہوتا ہے۔

''جیسا کہ علامہ الوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں''

''وکثیرا تعرض ھٰذه الحرکة للسالکین عند الذکر او سماع

"القرآن او ما يتاثرون به "" روح المعانی :سورة اعراف: آیت :۱۵۵ "

ترجمہ: اکثر وقت سالکوں کو یہ حرکتیں ذکر یا قرآنِ مجید سننے یا شیخ کی توجہ سے پیش آتی ہیں
"ما یتاثرون به " سے اشارہ ہے نعت ومنقبت سننے یا توجہ شیخ یا شیخ سے ملاقات
کی طرف ہے۔"اور آیت کریمہ میں اللہ جل شانہ ارشاد فرماتے ہیں"

"انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم (الآية) "

ترجمہ: بے شک مؤمن وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں
اس آیت میں بھی اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے وقت وجد طاری ہو جاتا ہے
دل کا ڈر جانا وجد کی ایک قسم ہے۔

نمبر۲: کبھی وجد، مشاہدہ، خوف اور ہیبت سے طاری ہوتا ہے۔"بخاری شریف کتاب
التفسیر میں ہے" "**وثيابك فطهر فجئثت منه رعبا فرجعت فقلت زملوني
الحديث**"

ترجمہ: مجھ پر اس فرشتے کا رعب طاری ہوا (ڈرا) لوٹ کر گھر آیا۔ اور حضرت خدیجہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا:"مجھے چادر میں لپیٹ دو" رعب کا طاری ہونا یہ بھی وجد کی ایک قسم ہے
"اور آیت مبارکہ میں اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے"

"فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا وخر موسىٰ صعقا (الآية) "
(سورت اعراف: آیت:۱۶۳)

ترجمہ: جب پہاڑ پر رب نے اپنی تجلی کی تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا، موسیٰ علیہ السلام بے
ہوش ہو کر گر پڑے: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو بے ہوشی طاری ہوئی یہ بھی وجد کی ایک قسم
ہے جس کا سبب وہ ہیبت ہے یا اس تجلی کی عظمت ہے۔ حضرت امام ربانی کے قول کے مطابق

یہ تجلی ذاتی تھی۔ ظلی یا صفاتی نہیں تھی باقی تفصیل مکتوبات شریف میں درج ہے۔

نمبر۳: وجد کبھی ایسے وقت میں طاری ہوتا ہے جب اپنی کسی خطا پر اللہ کا کوئی مقبول بندہ یا
ولی اسے تنبیہ کرتا ہے جیسے امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسلم عبادانی کا ایک واقعہ نقل کیا
ہے۔ مسلم عبادانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس چار مہمان آئے ان میں سے
ایک عتبہ الغلام بھی تھا تو کھانا کھانے کے وقت کسی نے یہ شعر پڑھا:

وتهليك عن دار الخلود مطاعم ولذة نفس غيها غير نافع

ترجمہ: تمہیں آخرت سے غافل کرتے ہیں لذیذ کھانے اور نفس کی لذتیں جن کی
تابعداری غیر نافع ہے۔
عتبہ الغلام چیخ کر بے ہوش ہو گئے۔

نمبر۴: وجد کبھی ایسے وقت میں طاری ہوتا ہے جب ایک بلند مرتبے والا شخص کسی کی زبان
سے اپنی تعریف سنے (اپنے بارے میں عزت وسعادت کے الفاظ سنے) جیسے کہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ اور حضرت سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے اپنی شان میں عزت و بلندی کے الفاظ سنے تو بھاگنے لگے اور
پھر ناچنا شروع کر دیا۔ یہ حدیث مبارکہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم جلد نمبر 2
صفحہ 304 میں آداب سماع میں ذکر کیا ہے۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ وتعالیٰ آئندہ بیان
کرینگے۔

نمبر۵: وجد کبھی جنت وجہنم کے ذکر (یاد) سے بھی ہوتا ہے جیسے کہ صاحب ہدایہ رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہیں۔

"فان ان او تاوه او بكى فارتفع بكائه ان كان من ذكر الجنة او

النار لم يقطعها لانه يدل على زيادة الخشوع ""ھدایہ باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها"

ترجمہ: اگر کوئی شخص نماز میں آہ کرتا ہے یا اوہ کرتا ہے یا روتا ہے اور اسکی آواز بلند ہوتی ہے تو یہ اگر جنت وجہنم کی یاد سے ہوتا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اس لئے یہ اس بات پر دلالت ہے کہ اس میں عاجزی ہے۔ انشاء اللہ یہ بحث بھی آئندہ تفصیل سے ذکر کریں گے۔

نمبر۶: کبھی وجد ایک محسوس فائدہ یا خوش خبری سننے پر طاری ہوجاتا ہے جیسے کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

"انه عليه الصلوٰة والسلام اذا مر بآيته رحمة استبشر ودعا عنده "

"كما في الاحياء: ج:۲: ص: ۲۹۷ "

ترجمہ: نبی کریم ﷺ جب رحمت کی آیتیں پڑھتے تو خوش ہوجاتے اور اس وقت دعا کرتے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خیال میں (استبشار) یعنی خوش ہوجانا یہ بھی وجد کی ایک قسم ہے۔

نمبر۷: کبھی کبھی وجد کسی فوت شدہ شے پر افسوس کرتے ہوئے بھی طاری ہوجاتا ہے۔ جیسے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین بار حضور اکرم ﷺ کی یاد میں بے ہوش ہوگئے تھے۔

شفيا اصبحی رضی اللّٰه تعالٰی عنه کو حدیث سناتے ہوئے "كما في الترمذی ابواب الزهد باب ما جاء في الرياء والسمعة "

نمبر:۸ وجد کبھی پرانی غلطی جو صادر ہوئی اس پر پشیماں ہونے کی وجہ سے بھی طاری ہوتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں، صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مدح میں آیا ہے

ترجمہ: ان کی آنکھیں ایسی ایسی گھوم رہی تھیں گویا وہ پاگل ہوں۔ یہ بھی وجد کی ایک قسم

ہے۔ یہ روایت علامہ نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیقہ جلد: نمبر: 2: ص: نمبر: 524 میں ذکر کیا ہے۔ جو قسمیں ہم نے ذکر کی ہیں اس کے علاوہ بھی وجد کے اسباب ہیں۔ یہ آٹھ مثال کے طور پر پیش کی گئی ہیں۔ پڑھنے والوں کو معلوم ہو کہ وجد وحال کے اسباب بہت سارے ہیں جس طرح وجد وحال کے اسباب بہت زیادہ ہیں اسی طرح اقسام بھی بہت ساری ہیں۔

(۱) جس طرح وجد غم وخوف کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں "شيبتنی هود واخواتها ""رواه ترمذی "

ترجمہ: سورۃ ھود اور اس جیسی سورتوں نے مجھے بوڑھا کردیا۔

"امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کے حوالے سے"

"وقوله عليه الصلوٰة والسلام شيبتنى هود واخواتها خبر عن الوجد فان الشيب يحصل من الحزن والخوف وذالك وجد ""اخرجه الترمذی والحاكم كما في الاحياء: ج:۲: ص: ۲۹۸: باب آثار السماء وآدابه"

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ کا یہ خبر دینا کہ سورۃ ھود اور اسطرح کی سورتوں نے مجھے بوڑھا کردیا۔ داڑھی کا سفید ہونا غم یا خوف کی وجہ سے یہ وجد کی قسم ہے۔

(۲) کبھی وجد رونے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

"شیخ اجل شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں"

"واعلم ان للباكين عند السماع مواجيد مختلفة فمنهم من يبكى خوفا ومنهم من يبكى شوقا ومنهم من يبكى فرحا ""كما في عوارف المعارف: باب:۲٤: ص: ۱۱۷ "

ترجمہ: جان لو کہ سماع یا نعت خوانی کے وقت وجد کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں بعض خوف کی وجہ سے بعض شوق و ذوق کی وجہ سے اور بعض خوشی و فرحت کی وجہ سے روتے ہیں۔

''جس طرح امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب التفسیر باب قولہ تعالیٰ'' ''فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید (الآیۃ) ''حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور ﷺ کے سامنے سورۃ النساء تلاوت کر رہا تھا جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت پر پہنچے ''فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید (الآیۃ) ''تو آپ ﷺ نے فرمایا: اور بس: ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مڑ کر دیکھا تو حضور اکرم ﷺ ''فاذا عیناہ تذرفان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مڑ کر دیکھا ''فاذا عیناہ تذرفان ''تو حضور اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور فرمایا (حسبك)(بس یہی کافی ہے)

''وفی روایۃ انہ علیہ السلام قرء ھٰذہ الآیۃ او قرء عندہ ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما '''' فصعق''

ترجمہ: ایک اور روایت میں ہے کہ یہ آیت (ان لدینا) آپ ﷺ نے خود تلاوت کی یا آپ کی موجودگی میں کسی اور نے تلاوت کی آپ ﷺ نے آواز بلند کی (ذکر اللہ سے)یاد رہے کہ لغت میں لفظ صعق کا معنی بے اختیار اضطراری کیفیت ہی مذکور ہے۔ ''کما فی الاحیاء: ج:۲: ص: ۲۹۷ ''

(3) کبھی وجد ایسی صورت میں بھی ہوتا ہے کہ کوئی شور شرابہ، چیخ یا نعرہ مار کر بے ہوش ہو جاتا ہے اور وجد ظاہر ہوتا ہے۔

''جیسے امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے'' ''کتاب الجنائز جلد نمبر: 1: صفحہ: 183 باب ما

جاء فی عذاب القبر ''میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے ''ضج المسلمون ضجۃ ای صاحوا صیحۃ ''کہ مسلمانوں نے چیخیں ماردیں۔ یہی روایت امام نسائی نے نسائی شریف میں کتاب الجنائز جلد نمبر 1 صفحہ 226 میں ذکر کی ہے اس پر تفصیلی بحث انشاء اللہ تعالیٰ آگے چل کر کرینگے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں روایت نقل کی ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قاری سے یہ آیت مبارکہ سنی ''ان عذاب ربك لواقع ''(فصاح صیحۃ وخر مغشیا فحمل الی بیتہ فلم یزل فی بیتہ مریضا)تو سننے کے بعد چیخ مار کر بیہوش ہو کر گر پڑے۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر گھر لے گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کئی روز تک گھر پر بیمار رہے ''کما فی الاحیاء: ج:۲: ص: ۲۹۷ '''' جامع الاحادیث المسانید والمراسیل ''میں امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ذکر کیا ہے اس واقعہ کے بارے میں ''فخر مغشیا علیہ الی الغد ''صبح تک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے ہوش رہے

''وقال النابلسی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ فی الحدیقۃ الندیۃ قرا عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ اذا الشمس کورت حتی اذا بلغ واذا الصحف نشرت فخر مغشیا علیہ وصار یضرب علی الارض ساعۃ کبیرۃ. وکذا فی تنبیہ المغتبرین للامام الشعرانی رحمۃ اللّٰہ علیہ ایضًا ''

اور علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیقۃ الندیہ میں تحریر کیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ علیہ نے اذا الشمس کورت تلاوت کی یہاں تک کہ (اذا بلغ واذا الصحف نشرت)جب پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ بہت وقت تک ہاتھ اور پاؤں مبارک زمین پر مارتے رہے۔ اسی طرح کا واقعہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے تنبیہ

المغتبرین میں نقل کیا ہے۔

نمبر۴: اوروجد کبھی (اقشعرار الجسد) یعنی اعضاء اور بدن پر لرزہ طاری ہونے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا۔

"اللّٰہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابها مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون ربهم (الآیة) "(سورہ زمر)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے بہت خوب صورت باتیں نازل کی ہیں۔ایسی کتاب جس کی ایت ایک دوسرے سے مشابہت رکھتی ہیں اور بار بار پڑھی جاتی ہیں ان کے جسم پر حرکت اور لرزہ طاری ہوتا ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔جس طرح حدیث مبارکہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تعریف میں فرماتی ہیں۔

"تدمع اعینهم و تقشعر جلودهم کما فی المظهری وسیأتی انشاء اللّٰه تعالیٰ "

ترجمہ: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے اور کھال لرزتے تھے۔اور امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم جلد دوم صفحہ 298 میں تحریر کیا ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ایک نیک نوجوان کو قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا اور اس کا بدن لرزنے لگا وہ نوجوان بہت خوش ہوا پھر اس کی مرض الموت میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی عیادت کیلئے گئے تو اس نوجوان نے کہا کہ میرے جسم کا لرزنا خوب صورت شکل کی صورت میں آیا اور کہا کہ (ان اللّٰه قد غفر لی بها کل ذنب)

ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میرے تمام گناہ بخش دیئے ہیں۔

تفسیر مظہری اور تفسیر مدارک میں سورۃ زمر کی آیت نمبر 23 کی تفسیر میں یہ حدیث شریف نقل کی ہے۔(اذا اقشعر جلد المؤمن من خشیة اللّٰه تحاتت عنه الذنوب کما یتحاتت عن الشجرة الیابسة ورقها او کما قال علیه الصلوٰة والسلام)

ترجمہ: جب مومن کی کھال اللہ کے خوف سے لرزنے لگتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح خشک درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

نمبر5: وجد کبھی بے ہوشی کی صورت میں ہوتی ہے کہ انسان بے ہوش ہو جاتا ہے کبھی فریاد کرنے لگتا ہے اور کبھی آہ یا سسکیوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور سینے کے لطائف کی حرکت یا ذکر کرنے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جیسے کہ ترمذی جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 63 میں ابواب الزھد میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حدیث بیان کرتے وقت تین بار بے ہوش ہو جانا شفیا اصبحی رضی الله تعالیٰ عنه کے سامنے حدیث بیان کرتے وقت۔ تفصیلی بحث انشا ءاللہ تعالیٰ آگے بیان ہوگی۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ رمضان المبارک کی رات میں امام کے پیچھے نماز باجماعت میں کھڑے تھے کہ یہ آیت مبارکہ سننے کے بعد (ولئن شئنا لنذهبن بالذی اوحینا الیك (الآیة))(سورۃ الاسریٰ: آیت نمبر:۸۶) یہ آیت مبارکہ سننے کے بعد آپ نے بہت زور سے چیخ ماری۔آیت کا ترجمہ (اگر ہم چاہتے تو ہم لے لیتے جو ہم نے وحی کی ہے واپس لے لیتے۔(وظن الناس انه قدطارت روحه و احمر وجهه و ارتعد فرائضه)لوگوں نے گمان کیا کہ ان کی روح مبارک پرواز کر گئی ہے۔ان کا چہرہ مبارک سرخ ہوا۔ان کا جسم لرزنے لگا۔ (الاحیاء: ج:۲: ص:۲۹۷: کتاب آداب السماع والوجد)

اور ملاعلی قاری نے مشکوٰۃ کے مقدمے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تحریر کیا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قاری سے یہ آیت کریمہ سنی۔(هٰذا يوم لا ينطقون ولا يؤذن لهم فيعتذرون (الآية) فتغير الشافعي رحمة اللّٰه تعالٰى عليه وارتعد وخر مغشيا عليه)"كما في المرقاة: ج:١: ص:٤٤ "

تو امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔اور آپ لرزنے لگے اور آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلیل القدر تابعی ربیع بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ نقل کیا ہے کہ انہوں نے لوہار کی آگ دیکھی تو چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے اور پانچ نمازیں بے ہوشی کے باعث قضا ہوئیں۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے سرہانے بیٹھ کر یہ فرما رہے تھے کہ(هٰذا واللّٰه هو الخوف)حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسم اللہ کی یہ اللہ کے خوف کی وجہ سے ہے۔جیسے حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حالتِ نماز میں غشی یا بے ہوشی طاری ہونا(مرقاة: ج:١: ص:٤٥٤: عوارف المعارف: ص:٥١: مکتوبات شریف: مکتوب نمبر:١١٨: دفتر نمبر:٣)

اور حضرت زرارہ بن اوفی تابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ بنی قطیر کے محلے میں امامت کرایا کرتے تھے۔ایک مرتبہ نماز فجر میں آیت مبارکہ(فاذا نقر في الناقور فذالك يومئذ يوم عسير)المدثر پڑھی اور بے ہوش ہو کر گر پڑے اور فوت ہو گئے۔اس حدیث شریف کے تحت تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی میں قرآن سن کر مر جانے کے چند واقعات تحریر کئے گئے ہیں۔

حضرت خلید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آیت مبارکہ(كل نفس ذائقة الموت)

کی تلاوت کی اور چند بار تکرار کیا۔گھر کے ایک کونے سے آواز آئی کم تردد... کب تک اسی آیت کا تکرار کرتے رہو گے۔اس سے چار جنوں کو تو مار چکے ہو جن کو آسمان کی طرف سر اٹھانے کی بھی ہمت نہ ہوئی پہلے ہی فوت ہو گئے یہ سن کر آپ رنج و غم سے اس قدر نڈھال ہو گئے کہ اہلِ خانہ تک حیران رہ گئے۔گویا کہ بدل گئے تھے۔(تحفة الاحوذي: ج:٢: ص:٥٢٤)اور یا ثعلبہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حالتِ نماز میں گر جانا اور چیخیں مارنا اور بے ہوش ہو جانا اور وفات پا جانا یہ بھی عین جذب ہے(كما في تنبيه الغافلين)

6۔ اور وجد کبھی (رجفة البدن او رجفة القلب)(بدن کا لرزنا اور قلب کا لرزنا) کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جیسے علامہ حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر روح المعانی میں اس آیت کریمہ(فلما اخذتهم الرجفة)کے نیچے ارشاد فرماتے ہیں۔(اي رجفة البدن التي هي من مبادي صعقة الفناء عند طريان بوارق الانوار وظهور طوالع تجليات الصفات من اقشعرار الجسد وارتعاده وكثيرا ما تعرض هذه الحركة للسالكين عند الذكر او سماع القرآن او ما يتاثرون به حتى تكاد تتفرق اعضاءهم وقد شاهدنا ذالك في الخالديين رحمة اللّٰه عليهم من اهل الطريقة النقشبندية)(روح المعاني: ج:٣: ص:٨٦: سورة اعراف: آیت:١٥٥)

ترجمہ: جسم کا ہلنا جو فنا فی اللہ کے مقام کی ابتدا میں وارد ہوتا ہے جب انوار اور تجلیات کی روشنیاں اس پر پڑتی ہیں اللہ کی صفات کی تجلیات کا ظہور ہوتا ہے جو جسم ہلنے اور لرزنے لگتا ہے بہت سے سالکوں کو یہ حالت ذکر کے وقت قرآن کریم کے سننے کے وقت ہوتی ہے یا شیخ کی توجہ یا نعت خوانی یا سماع کے وقت پیش آتی ہے اس حد تک کہ قریب ہوتا ہے کہ اعضاء ایک

دوسرے سے جدا ہو جائیں اس حالت کو ہم نے مولانا خالد نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں میں خود ملاحظہ کیا جو سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ لوگ تھے اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بخاری شریف ''باب کیف بدا الوحی الی رسول اللہ ﷺ: ج:۱: ص:۲ ''پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔''قالت فرجع بها رسول الله ﷺ یرجف فواده (وفی روایة فرجف بوادره) فدخل علی خديجة بنت خويلد رضى الله تعالىٰ عنها فقال زملونی زملونی فزملوه حتى ذهب عنه الروع''

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور ﷺ پر پہلی وحی نازل ہونے کے بعد غارِ حرا سے واپس گھر تشریف لائے آپ کا دل مبارک ہل رہا تھا۔ دوسری روایت میں ہے آپ کے لطائف مبارکہ حرکت کر رہے تھے۔ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آپ ﷺ تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ مجھے چادر میں لپیٹ دو (تین مرتبہ فرمایا) تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کے جسم اقدس پر چادر اڑھا دی یہاں تک کہ آپ ﷺ کے بدن کا لرزنا یا ہلنا ختم ہو گیا۔ ہیبت زدہ شخص کو علاج کی غرض سے کپڑوں میں لپیٹنا عربوں کا عام دستور ہوتا ہے پھر بعد میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی (یا ایها المزمل)اور(یا ایها المدثر)اور خیرات الحسان:ص:۳۶:فصل:۱۵: میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں ۔ ایک دن نماز فجر میں یہ آیت کریمہ(ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل الظلمون (الآية)) کی تلاوت کی تو آپ کے بدن پر کپکپی طاری ہو گئی یہاں تک کہ لوگ سمجھ گئے کہ آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہوئی ہے

7۔ اور وجد کبھی (حنین)یعنی رونے کی صورت میں اور کبھی (صعق)اور(خرور)

یعنی گرنا اور بے ہوش ہو جانے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے کہ ایت کریمہ میں ہے

(فلما تجلى ربه للجبل جعله دكًّا وخرّ موسىٰ صعقا)

ترجمہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

مندرجہ بالا آیت کریمہ وجد کی حقیقت پر دلالت کرتی ہے۔ اور جیسے کہ شعب الایمان میں اور ابن عادی نے کتاب الکامل میں حرب بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً روایت نقل کی ہے اور امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم: ج:۲:ص:۲۹۷: میں نقل کیا ہے(انه عليه الصلوة والسلام قرا عنده ان لدينا انكالا وجحيما وطعاما ذا غصة وعذابا اليما)(فصعق)

حضور اکرم ﷺ کے سامنے یہ آیت کریمہ تلاوت کی گئی (ان لدينا)تو حضور اکرم ﷺ بے خود ہو گئے۔ اور امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب التفسیر باب قولہ تعالیٰ (لا تسئلوا عن اشياء (الآية))(ج:۲:ص:۶۶۵: میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے خوف کے معاملے میں حضور ﷺ کے وعظ کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت منقول ہے۔(فغطى اصحاب رسول الله ﷺ وجوههم حنين)

ترجمہ: کہ صحابۂ کرام نے اپنے چہرے ڈھانپ لئے اور فریاد و گریہ وزاری کر رہے تھے۔

8۔ اور وجد کبھی اس صورت میں ظاہر ہوتا ہے کہ انسان اپنے جسم کے کپڑے پھاڑتا ہے جیسے عبد الغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیقۃ الندیہ: ج:۲:ص:۵۲۵: میں فرماتے ہیں (وانشد الشيخ الامام شهاب الدين احمد الزهرى رحمة الله تعالىٰ عليه متعذرًا عن كشف رأس الفقراء فى الذكر بقوله)حضرت شیخ شہاب الدین زہری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اہلِ تصوف اور فقہائے حقیقی کے ذکر کے وقت میں سر ٹکرانے کا عذر پیش کرتے ہوئے یہ اشعار تحریر کئے:

یلوموننی فی کشف راسی واننی	لمعترف انی علی ذالك اوجر
لقصدی بہ اظهار ذلتی التی	هی المقصد الاسنی لمن یتبصر

ترجمہ: یہ لوگ سر ٹکرانے میں مجھے ملامت کرتے ہیں حالانکہ میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ مجھ کو اس کا اجر ملتا ہے اس لئے کہ میرا مقصد اپنی ذات اور عاجزی کا اظہار کرنا ہے جو کہ اہلِ بصیرت کے نزدیک بیش قیمت اور اعلیٰ مقصد ہے کہ انسان اپنی عاجزی کا اظہار کرے

شیخ اجل شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عوارف المعارف :ص: ۱۰۹ :باب :۲۲: میں فرمایا کہ حضرت رویم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔

"فمنهم من یمزق ثیابه ومنهم من یبکی ومنهم من یصیح"

ترجمہ: بعض سالک اپنے کپڑے پھاڑتے ہیں اور بعض روتے ہیں اور بعض چیخیں مارتے ہیں۔

"اور اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں"

"ولا یبعدان یغلب الوجد بحیث یمزق ثوبه. آه "(کما فی الاحیاء: ج:۲: ص:۳۰٤)

ترجمہ: اور یہ بات بعید نہیں کہ حال اور وجد کی کیفیت اتنی زیادہ ہو جائے کہ سالک اپنے کپڑے پھاڑنے لگے۔

"اور علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان کے بعض ساتھیوں کے حوالے سے حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں"

"رایت الشبلی رحمة اللّٰه تعالیٰ علیه قائما یتواجد وقد خرق ثوبه

وهو یقول"

شققت ثوبی علیك حقا	اردت قلبی فصادفته
یدای بالجیب اذ برقاء	وما لثوبی اردت خرقا
لو کان قلبی مکان جیبی	لکان الشق مستحقا

(کذا فی هدایة السالکین: ص:۲۲۲: فی ردالمنکرین وفی احقاق المعالی: ج:۲: ص:۵۲: کما فی الحدیقة: ج:۲: ص:۵۲٤)

ترجمہ: انہوں نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ کھڑے تھے اور وجد آپ پر طاری تھا اور اپنے کپڑے پھاڑ رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ میں نے تیرے عشق میں اپنے کپڑے پھاڑ لئے اور میرا مقصد اپنے کپڑے پھاڑنا نہ تھا۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اپنے دل کو پھاڑلوں مگر میرا ہاتھ گریبان سے ٹکرا گیا اگر گریبان کی جگہ دل میرے ہاتھ میں آجاتا تو یہ پھٹ جانے کا زیادہ مستحق تھا۔

9۔ وجد کبھی اضطراب اور لرزنے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید حضرت ابوالحسن محمد بن احمد سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سہل بن عبداللہ تستری کی صحبت میں ساٹھ (۲۰) سال رہا مگر آپ پر کبھی وجد طاری ہوتا نہ دکھائی دیا (اس لئے کہ وہ منتہی تھے) لیکن آخر میں ایک مرتبہ ایک آیت کریمہ (الملك یومئذن الحق للرحمن) سنی تو سخت اضطراب طاری ہوا اور ان پر جذب کی کیفیت طاری ہوئی۔ (کما فی الاحیاء: ج:۲: ص:۳۰۳)

"اور مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں"

درس شان آشوب وچرخ وزلزلہ   نی زیارۃ ونہ باب وسلسلہ
(مثنوی شریف: دفتر چہارم)

ترجمہ: اللہ کے عاشقوں کا درس آنسو بہانا اور لرزنا اور کپکپی طاری ہونا ہے۔ کتاب زیادۃ کے نوابواب نہ تو پڑھتے ہوتے ہیں اور نہ ہی درس کا سلسلہ ہوتا ہے۔

10۔ وجد کبھی اس صورت میں ہوتا ہے کہ زبان سے جاری ہو اللہ یا ھو یا آہ یا مہمل الفاظ زبان سے ادا ہوتے ہیں جیسے صاحب ہدایہ، علامہ برہان الدین مرغینانی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

"وان ان فیھا اوتاوہ او بکی فارتفع بکائہ ان کان من ذکر الجنۃ او النار لم یقطعھا لانہ یدل علی زیادۃ الخشوع وسیاتی مفصلا انشاء اللہ تعالیٰ "

ترجمہ: اگر نماز میں ایک شخص آہ یا اوہ یا ھو یا روتا ہے اور اس کا رونا بلند ہوتا ہے یعنی حروف خارج یا حاصل ہوتے ہیں اور اگر یہ رونا جنت یا جہنم کی یاد سے حاصل ہوا ہے تو نماز فاسد نہ ہو گی اس لئے کہ یہ عاجزی اور انکساری کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔ اس کی پوری تفصیل بعد میں انشاء اللہ بیان کی جائے گی۔

"فتاوی امجدیہ میں مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں" ذکر جنت ونار پر اگر گریہ طاری ہو اور آہ اُف وغیرہما الفاظ زبان سے نکل گئے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور اگر ایک دو قدم ایسی حالت میں آگے یا پیچھے ہٹ گیا جب بھی حرج نہیں (درمختار میں ہے) **"لالذکر جنۃ او نار "** (ردالمحتار میں ہے) **"لان الانین ونحوہ اذا کان بذکرھما صار کانہ قالہ اللّٰھم انی اسئلک الجنۃ واعوذ بک من النار ولو صرح بہ لاتفسد صلوتہ "**

(فتاوی امجدیہ: ج:۱: ص:۱۸۱)

امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (انوار قدسیہ: ج:۲: ص:۳۹) میں آداب الذکر میں فرماتے ہیں

"اما مسلوب الاختیار فھو مع ما یرد علیہ من الاسرار فقد یجری علی لسانہ: اللّٰہ، اللّٰہ، اللّٰہ، اللّٰہ، او ھو، ھو، ھو، او لا، لا، لا، او آہ، آہ، آہ او عا، عا، عا او آ، آ، آ او ھا، ھا، ھا او صوت بغیر حرف او تخبیط وادبہ عند ذالک التسلیم للوارد فاذا انقضی الوارد فادبہ السکون من غیر تقول "

ترجمہ: جو کچھ مسلوب الاختیار سالک ہے اپنے اسرار جوان پر وارد ہوتے ہیں اسے معذور سمجھا جائے گا۔ جب اس کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہو جائیں اللہ، اللہ، اللہ کبھی ھو، ھو، ھو کبھی لا، لا، لا کبھی آ، آ، آ کبھی عا، عا، عا کبھی ھا، ھا، ھا اور کبھی بغیر حروف با معنی کے آواز نکالنا اور کبھی غیر معنی الفاظ کا اس کے زبان سے ادا ہونا تو اس وقت سالک کیلئے ادب یہ ہے کہ اس کا یہ وارد تسلیم کرلیا جائے اور جب وارد ختم ہو جائے پھر اس کے لئے ادب یہ ہے کہ سکون سے اس سے کسی متعلق سوال نہ کیا جائے۔ (صاحب **فقہ علی مذاھب اربعہ علامہ عبدالرحمن جزیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ**) نے (تافیف) یعنی اُف، اُف کرنا باقی کی طرح شمار کیا ہے۔

11۔ اور وجد کبھی ہنسنے کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ امام بزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے صحیح سند کے ساتھ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے دعا فرمائی۔

"فضحکت عائشۃ رضی اللہ عنھا حتی سقط راسھا فی حجرہ من

الضحك فقال لها رسول الله ﷺ ایسرك دعائی؟ فقالت مالی لایسرنی
دعاؤك فقال رسول الله ﷺ لدعائی لامتی فی کل صلٰوۃ (الحدیث) "

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت رسول اکرم ﷺ کی دعائے مبارکہ سے اس قدر تبسم فرمایا کہ آپ کا سر مبارک حضور ﷺ کے دامن اقدس سے مس ہوگیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپ کو میری دعا سے اس قدر خوشی ہوئی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جی ہاں! کیوں نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہر امتی کے لئے ہر نماز کے بعد یہی دعا کرتا ہوں۔ اس ہنسنے کی دو وجہ ہوتی ہیں یا وجد کا غلبہ اور خوشی۔
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجد بھی اسی ہنسنے کی صورت میں ظاہر ہوتا تھا۔

12۔ وجد کبھی رقص کرنے یا بھاگنے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جیسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ وجد کی حالت میں ایک پاؤں پر بھاگ گئے تھے۔ یہ بھی وجد کے باعث ہوا۔ (کما فی الاحیاء: ج:۲: ص:۳۰۴)
اور امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے۔

"فکان ھٰذا اصلا فی رقص الصوفیۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم "

ترجمہ: یہ اصل ہے تصوف میں اہلِ تصوف کیلئے رقص کرنا۔

علامہ نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیقہ: ج:۲: ص:۵۳۲: میں شیخ نجم الدین غزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے تحریر کیا ہے۔ کبھی وجد انسان پر غالب ہوجاتا ہے کہ اس سے ایسے افعال واحوال صادر ہوتے ہیں کہ وہ بظاہر مجنون نظر آتا ہے۔

"کالرقص والدوران وتخریق الثوب وھی حالۃ شریفۃ "

ترجمہ: جیسے رقص کرنا، گول دائرے کی صورت میں گھومنا، کپڑے پھاڑنا یہ اچھی حالت ہے۔

"صاحب فتاویٰ خیریہ نے تحریر کیا ہے کہ"

"اما الرقص ففیه للفقهاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم کلام منھم من منعه ومنھم من لم یمنع حیث وجاء لذۃ الشھود وغلب علیه الوجد واستدل بما وقع لجعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه لما قال له النبی ﷺ اشبھت خلقی وخلقی... فحجل وفی روایۃ رقص من لذۃ ھٰذا الخطاب "
(فتاوی خیریه علی ھامش تنقیح الفتاوی الحامدیه: ج:۲: ص:۲۸۳: کذا فی الاحیاء: ج:۵: ص:۱۲: وکذا فی تفسیرات احمدیه: ص:۶۰۲)

ترجمہ: رقص کے بارے میں فقہاءِ عظام کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض فقہاء رقص کو منع کرتے ہیں اور بعض فقہاء منع نہیں کرتے، جب شھود کا مزہ پاتے ہیں تو وجد ان پر غالب آجاتا ہے اور ان کے لئے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ بطور دلیل قرار دیتے ہیں۔ جب حضور ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ان کی شکل شباہت، اخلاق حضور ﷺ سے مشابہ ہے تو انہوں نے ایک پاؤں سے دوڑنا شروع کیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس خطاب کی لذت سے انہوں نے رقص کرنا شروع کیا۔

"علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ردالمحتار: ج:۳: ص:۳۳۴: قبیل باب البغات میں تحریر کیا ہے"

"والتحقیق القاطع للنزاع فی امر الرقص والسماع. الخ وسیاتی انشاء اللہ تعالیٰ "

ترجمہ: وہ تحقیق جس سے اختلاف ختم ہوجاتا ہے سماع اور رقص کے بارے میں عارفوں کے لئے تفصیلی عبارت آگے بتائی جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

"پھر فرمایا"

"فقمت اسعی علی رجل وحق لمن دعاہ مولاہ ان یسعی علی الراس" (ردالمحتار: ج:۳: ص:۳۳۷)

ترجمہ: پس میں کھڑا ہوا اور ایک پاؤں پر دوڑتا ہوں جسے آقا اپنی طرف بلائیں اسے چاہئے کہ سر کے بل بھاگ کر پہنچے۔

13۔ وجد میں کبھی انسان بیٹھے ہوئے بھی اور کندھوں کو گول دائرے کی صورت میں حرکت دیتا ہے کبھی سر کو جھٹکے سے حرکت دیتا ہے جیسے علامہ شامی مجموعہ رسائل جلد اول :ص: میں فرماتے ہیں:

"فقد سئل امام الطائفتین سیدنا الجنید رضی اللہ تعالی عنہ ان اقواما یتواجدون ویتمایلون فقال دعوھم مع اللہ تعالی یفرحون. الخ. (الی ان قال) ولو ذقت مذاقھم لعذرتھم فی صیاحھم وشق ثیابھم" (مجموعۃ الرسائل: ج:۱: ص:۱۷۳)

ترجمہ: حضرت جنید بغدادی سے سوال کیا گیا کہ کچھ لوگ ذکر میں تاؤ پیچ کھاتے ہیں اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا: کہ ان لوگوں کو اللہ کے ساتھ چھوڑ دو کہ اپنی خوشیاں منائیں پھر مزید آپ نے فرمایا کہ یہ مزہ اگر تم نے چکھا ہوا تھا تو ان کو چیخیں مارنے اور کپڑے پھاڑنے کو معذور سمجھتے۔ جیسے علامہ نابلسی نے حدیقہ (جلد دوم) ص:523 میں فرمایا:

"کالرقص والدوران وتخریق الثیاب" (کما فی الحدیقۃ)

ترجمہ: رقص کرنا دائرے کی صورت میں گھومنا اپنے کپڑے پھاڑنا۔ اس کے علاوہ اور بھی مختلف صورتیں ہیں جن سے وجد اور حال کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ جیسے حضرت خواجہ باقی باللہ

رحمۃ اللہ علیہ کے توجہ مبارک سے نان فروش کا ظاہری رنگ، شکل وصورت حضرت خواجہ باقی باللہ کی صورت کے مشابہ ہوگئی تھی۔ یہ توجہ اتحادی اور وجد و حال سے ہے۔ (تفسیر عزیزی: ص: 338 سورۃ اقراء۔ جیسے گرمی اور حرارت کا حاصل ہونا جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث مبارکہ میں مرقوم ہے۔ (وان جبینہ لیتفصد عرقا (وسیاتی انشاء اللہ تعالیٰ))

"اسی طرح وجد غم وخوف کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، جس طرح ترمذی شریف کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ"

"شیبتنی ھود واخواتھا"

ترجمہ: سورہ ھود اور اس جیسی سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا۔

جیسا کہ غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اور صحبت سے انتقال کر جاتے اور کچھ لوگ صحرا کی جانب چلے جاتے اور کچھ ہوش وحواس سے بیگانہ ہوجاتے۔ (سیف المقلدین: ص: 538 جیسے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ پر اسی طرح حال کی کیفیت طاری ہوگئی تھی۔ انہوں نے چیخ ماری اور سر پر ہاتھ رکھا اور حیران وسرگردان باہر نکلے اور یہ بھی فیصلہ نہیں کر سکتے تھے کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔ تین دن اسی کیفت میں گزار دیئے۔

"فصاح ووضع یدہ علی راسہ وخرج ھائما لایدری این یتوجہ مدۃ ثلاثۃ ایام کما فی الحدیقۃ: ص:۱۰۹ "

مشہور تابعی اور فقہ کے بانی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے امام سے آیت: "ولا تحسبن اللہ. الخ" سنی تو بدن پر کپکپی طاری ہوگئی یہاں تک کہ دوسروں کو معلوم ہو رہی تھی۔ (الخیرات الحسان: ص:۳۹) ان احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ وجد وجذب کی

حالت میں بھاگنا، دوڑنا، زمین پر گر کر ہاتھ پاؤں مارنا۔نیز بلا اختیار کسی طرف چلے جانا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ثابت ہے چنانچہ رسالہ روح نماز:ص:۲۳: میں حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ ایک دن کسی سے آیت ''ان عذاب ربك لواقع ماله من دافع. الآیة '' سن کر بہت بڑی چیخ ماری اور بے اختیار ہو کر گر پڑے، اٹھا کر گھر لائے گئے۔مسلسل ایک مہینہ تک بیمار رہے۔

حضرت ابو جریر تابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت صالح مری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاوتِ قرآنِ مجید سن کر چیخ ماری اور فوت ہو گئے۔(انا للہ وانا الیه راجعون)(حوالۂ مذکورہ)

اس بیان سے غرض حصر اور تحدید نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ وجد کی اقسام اور صورتیں بہت زیادہ ہیں جن سے وجد ظاہر ہوتا ہے۔وجد اور حال حقیقی عارف اور حقیقی اہلِ تصوف کیلئے بالکل ثابت ہے جب وجد اور تواجد کے معنی اور اقسام عامۃ الوقوع میں بیان کر دیئے گئے ہیں اور اب وجد کے لئے ثبوت دلائل اور حوالے قرآنِ کریم کی آیات مبارکہ، آثار صحابہ مبارکہ اور تابعین اور اقوال مفسرین اور محدثین اور فقہاء اور اقوال اولیاء و علماء سے مدلل اثبات انشاء اللہ تعالیٰ بیان کیا جائے گا۔

اثباتِ وجد اور حال کے حق میں قرآنی آیات مبارکہ

اثبات میں قرآنِ مجید کی ان آیات کا تذکرہ کیا جائے گا جن سے مفسرین کرام نے وجد اور حال کے حق میں دلائل پیش کئے۔

آیت نمبر 1: ''اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابها مثانی تقشعر منه

جلود الذین یخشون ربهم ثم تلین جلودهم وقلوبهم الی ذکر اللہ ذالك هدی اللہ یهدی به من یشاء ومن یضلل اللہ فما له من هاد ''(سورہ زمر: آیت: ۲۳)

ترجمہ: اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہری بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔پھر ان کی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی رغبت میں۔یہ اللہ کی ہدایت ہے راہ دیکھائے اسے جسے چاہے اور جسے اللہ چاہے گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھلائے۔

تفسیر جلالین میں تقشعر کا معنیٰ ترتعد (کانپنا،لرزنا) تحریر کیا ہے تفسیر مدارک میں تقشعر کا معنیٰ تحرک اور تضطرب تحریر کیا ہے تفسیر مدارک میں تحریر کیا گیا ہے کہ کھال کی حرکت کے ساتھ اعضاء کی حرکت اور ان کا لرزنا عین وجد اور حال ہے اس آیت کریمہ سے وجد اور حال ثابت ہوتا ہے تفسیر مظہری جلد نمبر ۸:ص:۲۰۸: اور روح البیان جلد نمبر ۸:ص:۹۹: وجد اور حال کے اثبات کے حوالے سے استدلال کیا گیا ہے تفسیر مظہری میں بے ہوش ہونے کو حال اور وجد حقیقی اہل تصوف کیلئے اس آیت مبارکہ سے ثابت کیا گیا ہے۔

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان سب کا انکار کرنے کے جوابات مدلل طور پر اسی آیت کریمہ سے دیئے گئے ہیں امام بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انکار کا جواب بھی اسی آیت کریمہ سے مدلل طور پر آئیگا۔انشاء اللہ۔

آیت نمبر ۲: ''ولما جاء موسیٰ لمیقاتنا وکلمه ربه قال رب ارنی انظر الیك قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانه فسوف ترانی

فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا وخر موسیٰ صعقا فلما افاق قال سبحنك تبت الیك وانا اول المؤمنین ‘‘(سورہ اعراف: آیت:۱۴۳)

ترجمہ: اور جب آئے موسیٰ علیہ السلام ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر اور گفتگو کی ان سے ان کے رب نے (تو اس وقت) عرض کی اے میرے رب مجھے دیکھنے کی قوت دے تا کہ میں تیری طرف دیکھ سکوں۔ اللہ نے فرمایا: تم ہرگز نہیں دیکھ سکتے مجھے البتہ دیکھو اس پہاڑ کی طرف سو اگر یہ ٹھہرا رہا اپنی جگہ پر تو تم بھی دیکھ سکو گے مجھے پھر جب تجلی ڈالی ان کے رب نے پہاڑ پر تو کر دیا اسے پاش پاش اور گر پڑے موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر۔ پھر جب آپ کو ہوش آیا تو عرض کی پاک ہے تو (ہر نقص سے) میں توبہ کرتا ہوں تیری جناب میں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والا ہوں۔ پس جب پہاڑ اور جلیل القدر نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تجلیات برداشت کرنے کی طاقت نہ رکھ سکے بالخصوص جب اصل اور خالص تجلی بغیر ظل (سایہ) کے تھی تو فقرائے صوفیہ رحمۃ اللہ علیہ کس طرح برداشت کر سکیں گے۔ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں منتہی پر بھی اصل اور خالص تجلی بغیر ظل کی جب پڑ جائے تو اس پر بھی حیرت اور گر جانا، بے ہوشی کا طاری ہونا لازمی ہے۔ اس کے بناء چارہ نہیں بلکہ منتہی بھی مغلوب الحال ہو جاتا ہے۔ صرف ایک ذات اقدس حضرت رسول اکرم ﷺ ہی ہیں جو کہ شب معراج ذات باری تعالیٰ کی رُؤیت سے مشرف ہو کر بھی برداشت کر سکے اور بال برابر بھی نہ ہلے اس لئے کہ ایسی استعداد آپ ﷺ کے سوا کسی کو بھی حاصل نہیں۔ (مکتوبات مجددیہ) تو بہت سے اولیاء کرام تابعین پر غشی طاری ہو جاتی ہے اسی طرح کی مثالیں پہلے بھی بیان کی جا چکی ہیں اور مزید تفصیل ان شاء اللہ آگے بیان کی جائے گی۔

منتہی لوگوں پر بھی یہ حال (**جریان الدموع او اقشعرار الجسد**) وارد ہوتا

ہے مگر ان کی کیفیت اس طرح ہوتی ہے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں دواں ہوتے ہیں اور ان کا جسم حرکت میں آ جاتا ہے۔ (**کما فی المظهری**)

آیت نمبر۳: **‘‘واختار موسیٰ قومه سبعین رجلا لمیقاتنا ای اختار موسیٰ سبعین رجلا من اشراف قومه ونجباء هم اهل الاستعداد والصفاء والطلب والارادة والسلوك (فلما اخذتهم الرجفة) ای رجفة البدن التی هی من مبادی صعقة الفناء عند طریان بوراق الانوار وظهور طوالع تجلیات الصفات من اقشعرار الجسد وارتعاده وکثیرا ما تعرض هذا الحرکة للسالکین رحمة الله تعالیٰ علیهم عند الذکر او سماع القرآن او ما یتاثرون به حتی تکاد تتفرق اعضآء هم وقد شاهدنا ذالك فی الخالدین من اهل الطریقة النقشبندیة وربما یعتریهم فی صلاتهم مباح معه فمنهم من یستانف صلٰوته لذالك ومنهم من لایستانف وقد کثر الانکار علیهم وسمعت بعض المنکرین یقولون ان کانت هٰذه الحالة مع وجود العقل والشعور فهی سوء ادب ومبطلة الصلٰوة قطعا وان کانت مع عدم شعور وزوال عقل فهی ناقضة للوضوء ونراهم لا یتوضون. واجیب بانها غیر اختیاریة مع وجود العقل والشعور وهی کالعطاس والسعال ومن هنا لا ینتقض الوضوء بل ولا تبطل الصلٰوة. ونص بعض الشافعیة ان المصلی لو غلب علیه الضحك فی الصلٰوة لاتبطل صلٰوته ویعذر لك فلا یبعد ان یلحق ما یحصل من آثار التجلیات الغیر الاختیاریة بما ذکر (للعلة المشترکة بینهما) ولا یلزم من کونه غیر اختیاری کونه صادرا من غیر شعور فان حرکة المرتعش غیر**

اختیارية مع الشعور بها وهو ظاهر فلا معنی للانکار. انتهیٰ ''(تفسیر روح المعانی: ج:۳: ص:۱۵۵: سورۃ اعراف)

ترجمہ: اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ستر ۷۰ افراد ہمارے میقات کیلئے منتخب کئے پس جب ان کو رجفہ نے پکڑلیا۔علامہ محمود آلوسی بغدادی نے اس آیت کی تفسیر میں روح المعانی جلد ثالث میں تحریر فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے (۷۰) ایسے آدمی منتخب کئے جو کہ شریف، بزرگ، باستعداد، مریدین حق، اصحاب طلب اور اہل سلوک تھے پس جب ان کو رجفہ نے پکڑلیا یعنی بدن کی حرکت نے ان کو پکڑلیا جو کہ فنا کی صعقہ کی ابتدء میں پیش آتی ہے انوار رحمانیہ کے نزول اور صفات کی تجلیات کے ورود کے وقت یہ حالت پیش آتی ہے جس اثر سے بدن اقشعرار الجسد حرکت اور اضطراب میں آتا ہے اور اکثر اوقات میں یہ حالت سالکین طریقت کو ذکر اور تلاوت قران کے وقت پیش آتی ہے اور جس چیز سے وہ تاثیر لیتے ہیں (یعنی توجہ اور نعت خوانی) سننے سے بھی یہ حالت پیش آتی ہے جو کہ اسباب تاثیر میں داخل ہیں۔ یہاں تک کہ ایسا لگتا ہے کہ ان کے اعضاء بھی ٹوٹ جاتے ہیں اور ہم نے یہ حالت حضرت مولینا خالد قدس سرہ کے مریدین میں مشاہدہ کی ہے اور بعض اوقات میں ان کو نماز میں بھی حرکات کے ساتھ صیاح بھی پیش آتے ہیں۔پس بعض نماز اعادہ کرتے ہیں اور بعض اعادہ نہیں کرتے اور ان پر انکار زیادہ ہو رہا ہے اور بعض منکرین سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ حالت عقل اور شعور کے باوجود ہےتو یہ بے ادبی ہے اور نماز کیلئے قطعی طور پر باطل کرنے والی ہے اور عقل اور شعور زائل ہونے کی وجہ سے ہےتو پھر وضو ٹوٹ جاتا ہے۔اور یہ سالکین وضو کا اعادہ بھی نہیں کرتے لیکن میں اس اعتراض مذکورہ کے جواب میں کہونگا۔کہ نماز میں یہ حالت مزکور (یعنی حرکات اور صیاح) غیر اختیاری ہے اور یہ حالت عقل اور شعور کے با

وجود پیش آتی ہے اور اس کی مثال کھانسی اور چھینک کی طرح ہے کہ غیر اختیاری طور پر پیش آتی ہے اس لئے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ نماز باطل ہے اور شوافع نے کہا ہے کہ اگر نمازی پر ہنسنا غالب آجا ئے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہے اور نمازی اس صورت میں معذور سمجھا جائیگا۔بعید نہیں کہ تجلیا ت غیر اختیاریہ کے آثار کو بھی اس کے ساتھ ملحق کیا جائے اور عدم فساد صلوٰۃ پر حکم کیا جائے اور کسی چیز کے غیر اختیاری ہونے سے اس چیز کا غیر شعوری ہونا لازم نہیں کیونکہ مرتعش کی حرکت غیر اختیاری ہے اور غیر شعوری نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ عقل اور شعور موجود ہوتے ہیں اور یہ تو ظاہر باہر کا معاملہ ہے۔پس اس سے انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

آیت نمبر۴: ''انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم ''(سورہ الانفعال: آیت:۲)

ترجمہ: بے شک مومن وہ ہے جب اللہ کا ذکر ہو ان کے دل دہل جاتے ہیں۔یہ آیت کریمہ وجد ثابت کرتی ہے اسلئے کہ خوف اور خشیت طاری ہوجانا ذکر الٰہی کے وقت یہ بھی وجد ہی کی ایک قسم ہے جو اس سے پہلے وجد کی اقسام میں اجمالی طور پر بیان کیا گیا ہے۔تفصیلا انشاء اللہ تعالیٰ بیان کرینگے۔

آیت نمبر۵: ''لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله ''(سورہ حشر: آیت:۲۱)

ترجمہ: اگر ہم نازل کرتے اس قرآن کو پہاڑ پر تو تم اس پہاڑ کو دیکھتے کہ اللہ کے خوف سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا۔یہ آیت کریمہ اثبات وجد پر صریح دلیل ہے جب قرآن کریم کی نزول سے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوتا ہےتو چاہئے کہ انسان کے بدن اور دل پر بھی اس کے آثار طاری ہوں یعنی خوف اور خشیت کے آثار طاری ہو جیسے رونا، بے ہوش ہونا، لرزہ طاری ہونا، یا دیگر

احوال جو وجد کی اقسام میں درج کی جا چکی ہے۔

آیت نمبر ۶: "یا ایھا المزمل"

ترجمہ: اے وہ شخصیت جو لباس نبوت سے آراستہ و پیراستہ ہو۔) یہ آیت کریمہ بھی وجد ثابت کرتی ہے۔ جیسے بخاری شریف (باب کیف بدالوحی الی رسول اللہ ﷺ) حدیث اور کتاب التفسیر حدیث سے واضح ہے اور پہلے اسباب وجد اور اقسام وجد میں بیان ہو چکا ہے۔ تفصیل ان شاء اللہ آگے بیان کی جائے گی۔

آیت نمبر ۷: "یا ایھا المدثر"

ترجمہ: (اے بالاپوشی زیب تن کرنے والے) اس آیت کریمہ سے بھی وجد کی اثبات پر استدلال بعینہ (یا ایھا المزمل) کی طرح استدلال ہوتا ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت ساری دیگر آیات مبارکہ موجود ہیں جن سے استدلال ثابت ہوتا ہے۔

وجد اور حال کے اثبات میں احادیثِ نبوی ﷺ اور آثارِ صحابۂ کرام اور تابعین اور ائمۂ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

اس باب میں ان احادیث اور آثار کا تذکرہ کیا جائیگا جن سے وجد اور حال کا ثبوت ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۱: امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بخاری شریف کے پہلے باب (کیف بدا الوحی الی رسول اللہ ﷺ) میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔

"فجاء الملك فقال اقرأ فقلت ما انا بقارى قال فاخذنى فغطنى

حتى بلغ منى الجهد ثم ارسلنى فقال اقرأ فقلت ما انا بقارى فاخذنى فغطنى الثانية حتى بلغ منى الجهد ثم ارسلنى فقال اقرأ فقلت ما انا بقارى فاخذنى فغطنى الثالثة ثم ارسلنى فقال اقرأ باسم ربك الذى خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم. فرجع بها رسول الله ﷺ يرجف فواده (وفى رواية ترجف بوادره) فدخل على خديجة بنت خويلد رضى الله تعالىٰ عنها فقال زملونى زملونى حتى ذهب عنه الروع "(بخاری: ج:۱: ص:۳: باب بدا الوحی)

ترجمہ: اس کے بعد میرے پاس فرشتہ آیا اور فرشتے نے کہا: پڑھیئے! میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں۔ پھر اس فرشتے نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ ملا کر زور سے بھینچا۔ یہاں تک کہ مجھے مشقت میں ڈالا۔ پھر علیحدہ کیا۔ پھر کہا: پڑھیئے! میں نے کہا: میں پڑھنے والا نہیں۔ پھر مجھے اپنے سینے کے ساتھ ملا کر زور سے دبایا۔ یہاں تک کہ مجھے مشقت میں ڈالا۔ پھر سینے سے علیحدہ کیا۔ پھر کہا: پڑھیئے! میں نے جواب دیا: میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پھر سینے کے ساتھ ملا کر زور سے دبایا اور کہا: پڑھیئے! اقرأ باسم ربك الذى خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربك الاكرم الذى... (پڑھو! اس ذات کے نام کے ساتھ جس نے پوری مخلوق کو پیدا کیا اور انسان کو خون کے لوتھڑے کے ٹکڑے سے پیدا کیا۔ اس رب کے نام پر پڑھو جو کریم ہے) پس اللہ کے رسول ﷺ ان آیات مبارکہ کو لے کر واپس تشریف لائے تو آپ کا قلب مبارک حرکت کر رہا تھا۔ ام المؤمنین حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: میرے اوپر کپڑے ڈالو۔ (دو مرتبہ فرمایا) یہاں تک کہ وہ خوف، رُعب اور ہیبت رخصت ہوئی۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ پر جبریلِ امین نے توجہ کی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی گردن مبارک، سینہ مبارک کا ہلنا وجد کے باعث ہے اور جبریلِ امین کی توجہ وحی کی منتقلی کے لئے تھی۔

یہاں پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتا کہ ساری کائنات میں سب سے بڑے روحانی پیر، روحانی شخصیت حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے (تمام انسانوں، جنوں اور فرشتوں کیلئے) جیسے امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "المبدا و المعاد" میں ذکر کیا ہے کہ یہ توجہ باطنی کمالات اور درجات کے بلند کرنے کیلئے نہیں تھی بلکہ یہ مناسبت کیلئے تھی۔ انسان اور فرشتے کے درمیان۔ اور جبریلِ امین علم ظاہر کے استاد تھے مگر علم باطن کی کامل شخصیت اور پیشوا حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے۔

اس حدیث کے مضمون کے مطابق "کنت نبیا و آدم بین الروح الجسد وفی روایۃ بین الماء والطین" عالمِ ارواح میں سید الانبیا ﷺ نورِ مجسم تمام ملائکہ اور تمام مخلوقات اور تمام اولیاءِ کرام کی ارواح کو معرفتِ خداوندی عطا کرنے والی توجہ دینے والے اور خبر کرنے والے بلکہ تمام ارواح کو بھی سید الانبیا ﷺ نے توجہ باطنی دی اور ان کو سید الانبیا ﷺ نے خبر دی مگر بات اتنی ہے کہ جس روح نے عالمِ ارواح میں استفادہ کیا تو عالمِ اجساد میں بھی اسے ہدایت اور نورِ قبول کرنے کا موقع ملا۔ اور جو وہاں محروم رہا اس دنیا میں بھی محروم رہا۔ معاذ اللہ۔

حضرت عبدالرحمٰن بابا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ازل کے دن کسی نے کمایا اور کسی نے گنوا دیا۔

مقصد یہ ہے کہ تمام کائنات کیلئے علمِ باطن کے استاد اور پیشوا حضرت رسول اکرم

ﷺ ہیں۔ اور علمِ ظاہر کے استاد حضرت جبریلِ امین علیہ السلام ہیں لیکن چونکہ علمِ باطن کے استاد کا مرتبہ علمِ ظاہر کے استاد کے مرتبے سے بلند اور اعلیٰ ہے جیسا کہ امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "المبدا والمعاد" میں لکھا ہے کہ علمِ باطن اشرف ہے بہ نسبت علمِ ظاہر کے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا حق مبارکہ جبریلِ امین علیہ السلام کی نسبت بلند ہے اس حدیث مبارکہ میں جبرائیل علیہ السلام کا حضور ﷺ سے معانقہ کرنا اور علیحدہ ہو جانا اس سے توجہ ثابت ہوتا ہے اور یہ توجہ علمِ باطنی کے لئے نہیں تھی کیونکہ نبوت اور علمِ باطن حضور ﷺ کو پہلے ہی حاصل تھا جیسے کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔ بلکہ یہ توجہ صرف مناسبت کے لئے تھی اور وحیِ الٰہی جبریلِ امین سے اخذ کرنے کیلئے تھی۔

الغرض مذکورہ صورت روایت وجد اور حال ثابت کرتی ہے۔ جو صاحبِ بصیرت لوگوں پر مخفی نہیں۔

حدیث نمبر ۲: اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی باب میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔

"ولقد رأیتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان جبینہ لیتفصد عرقا" (رواہ البخاری)

ترجمہ: یقیناً میں دیکھتی تھی کہ رسول اکرم ﷺ پر سخت سردی کے دنوں میں وحی نازل ہوتی اور فرشتہ واپس چلا جاتا تو حضور ﷺ کی پیشانی مبارک پر پسینہ کے قطرات نمودار ہوتے۔)

اس سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ پر وحی کی تاثیر اور ثقل کے باعث گرمی کی کیفیت اور پسینہ آنا حالانکہ سخت سردی کا موسم ہوتا۔ سخت سردی میں حرارت کی کیفیت اور پسینے کے قطرات کا نمودار ہونا۔ یہ بھی وجد کی اقسام میں سے ایک قسم ہے گرمی اور حرارت جیسے وحی اور تاثیر

ملائکہ کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے ۔اسی طرح اولیاء کرام مشائخ عظام کی صحبت میں اوران
سے ملاقات کے وقت میں انوارالٰہیہ اور تجلیات ربّانیہ کا نزول ہوتا ہے ۔اس حدیث مبارکہ
سے بھی وجد اور حال کا ثبوت واضح ہے ۔

حدیث نمبر۳: اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کتاب التفسیر میں باب قولہ تعالیٰ
(فکیف اذا جئنا من کل امة بشھید.الآیة)
حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”قال لی رسول اللّٰہ ﷺ وھو علی المنبر اقرأ علی قلت اقرأ
علیك وعلیك انزل قال انی احسب ان اسمعه من غیری فقرات سورة
النساء حتی اتیت الی ھٰذہ الآیة (فکیف اذا جئنا من کل امة بشھید وجئنا
بك علی ھولاء شھیدًا) قال حسبك الآن فالتفت الیه فاذا عیناہ تذرفان “
(بخاری: ج:۲: ص:٦٥٩ : کتاب التفسیر)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے اللہ کے رسول ﷺ نے
اس وقت فرمایا کہ جبکہ وہ منبر پر جلوہ افروز تھے: آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قرآن سناؤ۔ میں
نے عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) قرآن کریم تو خود آپ کی ذات اقدس پر نازل ہوا ہے تو
حضور ﷺ نے مجھے فرمایا مجھے پسند ہے کہ میں دوسروں سے تلاوت سنوں ۔ چنانچہ حضرت
عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورۃ النساء کی تلاوت کی یہاں تک کہ اس ایت مبارکہ پر
پہنچے :(فــکیف ...) تب آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ: میں نے آپ ﷺ کے چہرہ انور کی
جانب دیکھا ۔آپ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں تھے ۔اس حدیث مبارکہ سے بھی
وجد کا ثبوت واضح ہے ۔اس لئے کہ رونا وجد کی انواع میں سے ایک نوع ہے جو پہلے اقسام

وجد کے تزکرہ میں ذکر ہو چکا ہے ۔

حدیث نمبر۴: اسی طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شمائل ترمزی کے (بــا ب مــا
جاء فی بکا ء النبی ﷺ) میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کی ہے:

”قال انکسفت الشمس یوما علی عھد رسول اللّٰہ ﷺ فقام
رسول اللّٰہ ﷺ یصلی حتی لم یکد یرکع ثم رکع فلم یکد یرفع راسه ثم
رفع فلم یکدان یسجد ثم سجد فلم یکدان یرفع راسه ثم رفع فلم یکدان
یسجد ثم سجد فلم یکدان یرفع راسه فجعل ینفخ ویبکی. الحدیث “(رواہ
الترمذی: ١٦٩)

ترجمہ: ایک دفع حضور اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں سورج گرہن ہو گیا آپ ﷺ نماز
کیلئے اٹھے اور اتنا لمبا قیام فرمایا کہ محسوس ہوا کہ رکوع ہی ادا نہ فرمائینگے بعد ازاں رکوع ادا فرمایا
رکوع بھی طویل فرمایا قریب تھا کہ سر مبارک حالت رکوع سے اٹھا نہ فرمائینگے پھر سر مبارک اٹھا
یا اور پھر بہت دیر کھڑے رہے پھر سجدہ ادا فرمایا سجدہ بھی نہایت طویل فرمایا اور سجدوں کے
درمیان جلسہ بھی نہایت طویل فرمایا ۔پھر دوسرا سجدہ ادا فرمایا یہ بھی طویل سجدہ تھا سجدے میں
حضور ﷺ اوہ اوہ فرمارہے تھے اور گریہ وزاری جاری تھی ۔ایسا رونا کہ جس سے رونا حاصل ہو
جائے یہ بھی عین وجد ہے جیسا کہ فقہائے کرام نے فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص
حالت نماز میں اللہ کے خوف یا جنت یا دوزخ کے خیال سے روتا ہے اور رونے میں اف وآہ
کرتا ہے یا الفاظ حاصل ہوتے ہیں اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ یہ خوف عین اللہ کا
خوف ہے اور یاد الٰہی کی وجہ سے ہے ۔اور ابوداؤد شریف میں یہ الفاظ موجود ہیں:(وقال فی
سجدته اُف اُف)حضور اکرم ﷺ نے حالت نماز میں اف اف کہا ۔آپ ﷺ کا حالت

نماز میں اف اف کرنا کثرت خشیت کیوجہ سے ہے۔اس حدیث سے بھی وجد ثابت ہوتا ہے۔
یہ بھی وجد کی ایک نوع ہے۔

حدیث نمبر۵: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی باب میں حضرت مطرب بن عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے اور وہ اپنے والد سے۔

"قال اتیت رسول اللّٰہ ﷺ وھو یصلی ولجوفہ ازیز کأزیز المرجل من البکآء. وفی روایۃ ازیز الرحیٰ "(رواہ الترمذی)

ترجمہ: وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے قریب حاضر ہوا تو آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے ابلتی ہوئی ہانڈی کی طرح آواز آرہی تھی جو کہ آپ ﷺ کے گریہ کے سبب تھی۔

دوسری روایت میں یہ ہے کہ چکی کے گھومنے کی طرح آواز خارج ہورہی تھی۔"فتح القدیر شرح ھدایۃ: باب یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیھا: ج:۱: ۳۴٦ "میں اس حدیث شریف سے یہ دلیل اخذ کی ہے کہ!

"وھٰذا حجۃ علی الشافعی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ من انہ یقول ان الانین والتاوہ والبکاء یقطع الصلوٰۃ مطلقا اذا حصل منہ حروف لان باذین المرجل یحصل الحروف لمن یصغی "

ترجمہ: یہ حدیث مبارکہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر حجت ہے اس لئے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آہ اوہ اور رونا مطلقا نماز کو فاسد کردیتا ہے۔جب ان سے حروف حاصل ہوجائیں حالانکہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ہانڈی کے ابلنے سے حروف ضرور حاصل ہوتے ہیں اگر کوئی شخص کان لگا کر سن لے۔لہٰذا اس

حدیث مبارکہ سے وجد ثابت ہوتا ہے اور عین حالت نماز میں رونا بھی وجد کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔(جریان الدموع او اقشعرار الجسد)یعنی آنسوؤں کا جاری ہونا اور جسم کا لرزنا غالباحال ہے منتہی لوگوں کا اور ابتداء او ردرمیان میں بہت سارے احوال وارد ہوتے ہیں جن کی تفصیل گزرچکی ہے۔منتہی لوگوں پر بھی کئی قسم کے احوال وارد ہوتے ہیں جسکی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔

حدیث نمبر٦: اس طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت کی ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے۔(باب ما جاء فی شیب رسول اللّٰہ ﷺ)

"قال: قال ابو بکر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ یا رسول اللّٰہ ﷺ قد شبت قال شیبتنی سورۃ ھود والواقعۃ والمرسلات وعم یتسآء لون واذا الشمس کورت"

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ آپ کی ریش مبارک میں سفید بال آگئے ہیں، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سورۃ ھود والواقعۃ والمرسلات وعم یتسآء لون اور اذا الشمس کورت نے مجھے بوڑھا کردیا ہے۔ریش سفید ہونے کے آثار امت کے غم اور ضعف کے باعث ہیں۔اس لئے کہ سورۂ ھود میں(واستقم کما امرت ومن اتبعک من المؤمنین)

ترجمہ: ثابت قدم رہو جس طرح تمہیں حکم ہے وہ بھی ثابت رہے جو تمہارے پیرو کار مومن ہیں رسول اللہ ﷺ کیلئے استقامت اور قرآن پر حکم بلکل بھی مشکل نہیں کیونکہ حضور ﷺ کے اخلاق قرآن کریم پر عمل ہے مگر امت کے لئے استقامت کا حکم ہے اور عام امتی کیلئے

استقامت بہت مشکل کام ہے۔

"امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں"

(الاستقامت لـلامة امر شديد صعب ولذا امروا بدعآء الهداية والاستقامة فى كل صلوٰة وفى كل ركعة 'ملخصًا')(كما فى المرقاة)

ترجمہ: استقامت تمام امت کے لئے بہت مشکل کام ہے اسی وجہ سے امت کیلئے ہر نماز میں ہر رکعت میں استقامت علـى الهداية کا حکم ہے۔تو یہ غم درحقیقت امت کیلئے ہی ہے جس طرح قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں کہ (رزقنـا الـلّٰه سبحانه وتعالٰى واياكم الاستقامة على سبيل الشريعة والطريقة والحقيقة واحفظنا واياكم من زلة الاقدام وسوء الخاتمة آمين. بحرمة مرشدنا الكريم ولاسيما بحرمة سيد المرسلين ﷺ آمين)

اسی طرح سورۂ واقعہ اور سورۂ مرسلات اور عم یتساءلون اور سورۂ تکویر میں قیامت کی سختیاں اور خوفناک واقعات گزری ہوئی امتوں کے انکار اور نافرمانی کیوجہ سے ہلاکت کے واقعات مذکور ہیں۔اسی وجہ سے امت کی خاطر رسولِ کریم ﷺ پر غم کے آثار ضعف اور ریش مبارک کا سفید ہونا ظاہر ہوا۔اور ان آثار کا ظاہر ہونا بھی وجد کی ایک قسم ہے۔جیسے کہ اقسامِ وجد میں ذکر کیا جاچکا ہے۔

"حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اس حدیث کی شرح میں احياء العلوم: ج:۲: ص:۲۹۸: میں باب آثار السماع وآدابه)میں فرماتے ہیں"

"وقوله عليه الصلٰوة والسلام شيبتنى هود واخواتها خبر عن الوجد فان الشيب يحصل من الحزن والخوف وذالك وجد "(كما فى

الاحياء العلوم: ج:۲:ص:۲۹۸)

ترجمہ: حضور ﷺ کا فرمان سورۂ ہود کی طرح سورتوں نے مجھے بوڑھا کردیا۔یہ بتانا خبر دینا ہے کہ داڑھی کا سفید ہونا بھی غم ہی کی وجہ سے ہے اور یہ وجد کی اقسام میں سے ایک ہے۔

حدیث نمبر ۷: اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بيهقى شعب الايمان اور ابن عدی کی (الکامل) کے حوالے سے ابوحرب بن ابی الاسود کی روایت سے مرسلا اس طرح نقل کیا ہے کہ:

" انه عليه الصلٰوة والسلام قرأ عنده "ان لدينا انكالا وجحيما وطعاما ذا غصة وعذابا اليما" فصعق كما فى احياء: ج:۲: ص:۲۹۷ "

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نے ابوحرب بن ابوالاسود کے سامنے یہ آیت کریمہ تلاوت کی اور یہ مرسل حدیث پر حجت ہے۔بلکہ حنفیوں کے نزدیک یہ مسند سے بھی اوپر ہے اصولِ فقہ کی کتابوں میں (بـاب السنه) میں وضاحت موجود ہے اور مسلم شریف میں حضور ﷺ کا بے ہوش ہو جانا بھی مروی ہے۔مسلم شریف: ج:۱:ص:۱۵۴: میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کا بے ہوش ہو جانا یا ان پر غشی طاری ہونے کی روایت موجود ہے پھر تدریجا استعداد بڑھتی گئی۔یہاں تک کہ شب معراج اللہ کے دیدار سے مشرف ہونے کے باوجود بھی بال برابر بھی نہ ہلے۔اپنی عظیم ترین استعداد مبارکہ کی بدولت ذات حق کا مشاہدہ کیا۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مکتوبات شریف میں یہ بات ذکر کی ہے کہ تجلی ذاتی اور اصلی خالص بدون ظل کے وقت میں دک وفک اور سقوط اور غشی کا طاری ہونا، اس سے چھٹکارا نہیں۔جیسا کہ اللہ تبارک وتعالٰی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ: (فلما تـجلى ربه للجبل جعله دكا وخر موسى صعقا)لہٰذا منتہی کیلئے اصل تجلی

خالص بغیر سایہ کے دیکھنے سے حالت متغیر ہو جاتی ہے مگر نبی کریم ﷺ کے پہلے احوال موسیٰ علیہ السلام کے پہلے احوال صحابہ کرام کے پہلے احوال تابعین و شیخین کے پہلے اقوال اس پر گواہ ہیں اور اس کے بعد سید الانبیا ﷺ کو اتنی ترقی اور استعداد کیسے حاصل ہوئی کہ عین ذات کا دیدار کرتے ہوئے بھی حالت نہیں بدلی۔ یہ ایک باریک تحقیق ہے اور تفصیل مکتوبات شریف میں موجود ہے تاہم یہاں یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ بھی وجد کی ایک قسم ہے اسلئے کہ غشی اور بے ہوشی کا طاری ہونا وجد ہی کی قسم ہے۔

حدیث نمبر ۸: اسی طرح تفسیر مدارک: ج:۴: ص:۱۳۶، تفسیر مظہری: ج:۸: ص: ۱۰۹: سورۂ زمر کی آیت کی تفسیر میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

"اذا اقشعر جلد المؤمن (وفی روایة جلد العبد) من خشیة اللّٰه تحاطت عنه الذنوب کما یتحاطت عن الشجرة الیابسة ورقها"

ترجمہ: جب مؤمن کی کھال اللہ کے خوف سے حرکت کرتی ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ بندے کی کھال اللہ کے خوف سے لرزتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خشک درخت سے اس کے پتے گرتے ہیں۔ "اقشعرار" کے معنی ہیں "ارتعاد" یعنی لرزنا، کانپنا یا اضطراب۔ یہ بھی وجد کی اقسام میں سے ایک قسم ہے۔ اس حدیث سے بھی بندۂ صالح اور بندۂ مؤمن کیلئے ثابت ہے۔

حدیث نمبر ۹: اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (کتاب الجنائز: ج: ۱: ص ۱۳۸) پر عذاب قبر کے باب میں حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت نقل کی!

"قالت قام رسول اللّٰه ﷺ خطیبا فذکر فتنة القبر التی تفتن فیھا

المرء فلما ذکر ذالك ضج المسلمون ضجة ای صاحوا صیحة"

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو فتنۂ قبر کا ذکر کیا جو بندے سے امتحان ہوتا ہے۔ جب قبر کی حالت کا ذکر ہوتا ہے یہ سن کر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے چیخیں مارنا شروع کیں۔

اور امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (کتاب الجنائز: ج:۱: ص:۲۲۴: کتاب التعوذ من عذاب القبر) میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے!

"حتی حالت بینی وبین ان افھم کلام رسول اللّٰه ﷺ فلما سکنت ضجتھم قلت لرجل قریب منی ای بارك اللّٰه فیك ماذا قال رسول اللّٰه ﷺ فی آخر قوله؟ قال: قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنة الدجال"

ترجمہ: یہاں تک کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وہ شور میرے اور حضور ﷺ کا کلام مبارک سمجھنے کے درمیان حائل ہوا۔ جب حضور ﷺ کا خطبہ مبارک ختم ہوا تو میں نے ایک صحابی سے پوچھا کہ آخر میں نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے کہ فتنۂ دجال کے وقت تم قبر کے فتنے میں ڈالے جاؤ گے۔

مشکوٰۃ شریف میں بھی یہ حدیث (باب اثبات عذاب القبر: ج:۱: ص: ۲۶) پر نقل کی گئی ہے۔ اب غور کرنا چاہئے کہ نبی کریم ﷺ کا وعظ وخطبے کے دوران صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا خوفِ الٰہی کے سبب چیخیں مارنا خلافِ ادب تصور کیا جائے گا یا نہیں حضور ﷺ کی محفل اقدس میں۔ اور حضور ﷺ کی آواز مبارکہ سے صحابۂ کرام

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی آوازیں خوفِ الٰہی کیوجہ سے بلند ہوگئی تھیں ۔ کہ چیخیں مار رہے تھے اور حضور نبی کریم ﷺ کی آواز مبارکہ سے اپنی آواز بلند کرنا ممنوع ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی: سورۃ حجرات الآیۃ:۲) کہ حضور اکرم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو ۔

معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا خوفِ الٰہی کے سبب چیخیں مارنا اور رونا یہ غیر اختیاری تھا ۔ عقل وشعور ہونے کے باوجود یہ چیخیں مارنا وجد کے باعث تھا اور یہ وجد بھی اقسامِ وجد میں سے ایک وجد ہے جس طرح علامہ آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے ۔

حدیث نمبر ۱۰: اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ ''سمعت النبی ﷺ یقرأ فی المغرب بالطور فلما بلغ ھٰذہ الآیۃ (ام خلقوا من غیر شئ ام ھم الخالقون) کاد قلبی ان یطیر ''(رواہ البخاری: ج:۲: ص:۷۲۰)

ترجمہ: جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ مبارک نماز مغرب میں سورۂ طور تلاوت فرمارہے تھے جب اس آیت کریمہ پر پہنچے: (ام خلقوا)تو قریب تھا کہ میرا دل اُڑنے لگ جائے ۔

یہ حدیث شریف بھی اثبات وجد پر صریح دلالت کرتی ہے اس لئے کہ دل کا اُڑ جانا بھی وجد کی ایک قسم ہے مگر چونکہ قلب جسم سے متصل ہے اور جسم عالم سفلی ہے اور قلب عالم علوی ہے لہٰذی قلب حالتِ وجد میں اڑنے کا تقاضا کرتا ہے ۔ جبکہ جسم کا ارادہ اس کے

برخلاف ہوتا ہے ۔ نتیجۃً غیر اختیاری فعل سرانجام پاتا ہے ۔

حدیث نمبر ۱۱: احیاء العلوم میں حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اور رسالہ چہل حدیث (مرتبہ امام عمر بن سعید علیہ الرحمۃ)حدیث نمبر ۶ کے حوالہ سے مولانا مولوی عبدالشکور صاحب حنفی، قادری نقشبندی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ:

''عن انس بن مالك رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه انا عند رسول اللّٰہ ﷺ اذا انزل جبرئیل علیه السلام فقال یا رسول اللّٰہ ﷺ ان فقراء امتك یدخلون الجنة قبل الاغنیاء بنصف یوم فھو خمس مائة عام ففرح رسول اللّٰہ ﷺ قال افیکم ینشدنا فقال بدوی انا یا رسول اللّٰہ ﷺ ھات فانشد البدوی (شعر) ''

قدلسعت حیة الھویٰ کبدی   فلا طبیب لھا ولا راقِ

الا الحبیب الذی شغفت بهٖ   عنده رقیتی وتریاقی

فتواجد رسول اللّٰہ ﷺ وتواجد الاصحاب معه حتی سقط ردائه عن منکبتیه فلما فرغوا اوٰی کل واحد منھم الی مکانه قال معاویة بن ابی سفیان ما احسن لعبکم یا رسول اللّٰہ ﷺ فقال مه یا معاویة لیس بکریم من لم یھتزّ عند ذکر الحبیب ثم قسم رداء رسول اللّٰہ ﷺ بین من حاضر ھم باربع مأة قطعات ''(احیاء العلوم: ج:۵: ص:۱۲۱: التفسیرات الاحمدیة مطبوعه کریمیه الواقعه فی ممبئ: ص:۶۰۲: ۱۳۲۷ھ: رھنمائے سالکین: ص: ۱۳۹: مطبوعه حاجی عبدالغفور راہ حقیق: ص:۱۱۱: ججه میاسیان ریاست بھاولپور)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کی امت کے غربا تو نگروں سے نصف دن پہلے جنت میں جائینگے جو (دنیا کے لحاظ) پانچ سو برسوں کے برابر ہے (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے (جو خوشی کے اس موقع پر) اشعار بنا کر سنائے؟ اس پر ایک بدوی (دیہاتی) نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں سناؤنگا۔ آپ نے فرمایا لاؤ (سناؤ) بدوی نے یہ اشعار سنائے (جن کا ترجمہ یہ ہے) میرے جگر کو (محبوب کی) خواہش کے سانپ نے ڈس لیا۔ جس کے لئے نہ تو کوئی حکیم ہے نہ جھاڑ پھونک کرنے والا ہے۔ مگر وہ حبیب (مخلص ساتھی) جس کی محبت میں میں فریفتہ ہوں اسی کے پاس میرے لئے تریاق بھی ہے اور تعویز بھی۔ (یہ اشعار سن کر) رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر وجد طاری ہو گیا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے دوش مبارک سے چادر مبارک گر پڑی۔ پھر جب وجد سے فارغ ہوئے تو ہر ایک اپنے اپنے مکان پر گیا۔ (جہاں پہلے تشریف فرما تھے) تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کتنا ہی حسین لعب (کھیل) ہے۔ اس پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا ایسا نہ کہو (یعنی اس مخصوص حالت کو کھیل سے تشبیہ نہ دو یہ محبوب حقیقی کی یاد سے جنبش تھی اور) جو شخص اپنے محبوب کا ذکر سن کر جنبش میں نہ آئے وہ کریم (بزرگ) نہیں ہے پھر حضور ﷺ (کی اس وقت زیب تن کی ہوئی) چادر مبارک کے چار سو ٹکڑے کر کے حاضرین میں تقسیم کئے گئے۔ یہ حدیث شریف شعر و اشعار، سننے سنانے وجد وجذب کے جواز کے لئے واضح دلیل ہے۔ اس لئے کہ خود حضور ﷺ نے اشعار سنانے کا امر کیا۔ (نمبر ۲) اشعار سن کر آپ ﷺ کے اوپر وجد کا غلبہ ہوا۔ (۳) اپنے اپنے مکانات سے

(جہاں پہلے تشریف فرما تھے) ہٹ کر ادھر ادھر گئے (۴) اسی عالم میں حضور ﷺ کے دوش مبارک سے چادر گر پڑی (۵) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وجد کو لہو و لعب کھیل کو د سے تشبیہ دینے کو نا پسند کیا۔ نیز بزرگی کی علامت ہی یہ بیان فرمائی کہ اپنے محبوب کے ذکر سے حرکت و جنبش میں آجائے۔ پس حضرات صوفیاء کرام بھی ان ہی چیزوں کو وجد و جذب سے تعبیر کرتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۲: اس طرح امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم جلد دوم ،ص: ۳۰۴: پر نقل کیا ہے یہ حدیث امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے الحاوی للفتاوی میں ذکر کی ہے شیخ ضیاء الدین نے اداب المریدین میں ذکر کی ہے اور فتاوی خیریہ میں بھی اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ وجد اور رقص اور بھاگنا، دوڑنا، چھلانگیں لگانا، اچھلنا، یہ حالت ہے جو حقیقی اہل تصوف کیلئے ثابت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت عمارہ رضی اللہ عنہا کی پرورش کیلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منتخب فرمایا گیا تھا۔ تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے درمیان میں لطیف اختلاف پیدا ہوا تھا کہ تربیت کی ذمہ داری سب ہی قبول کرنا چاہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

”انا اخذتها وهی بنت عمی وقال جعفر رضی اللّٰه تعالٰی عنه بنت عمی وخالتها تحتی وقال زید رضی اللّٰه تعالٰی عنه بنت اخی فقضی بها النبی ﷺ لخالتها وقال الخالة بمنزلة الام وقال لعلی انت منی وانا منك فحجل علی وقال لجعفر رضی اللّٰه تعالٰی عنه اشبهت خلقی وخلقی فحجل جعفر رضی اللّٰه تعالٰی عنه (وفی روایة رقص) وقال لزید رضی اللّٰه تعالٰی عنه انت

اخونا ومولانا فحجل زید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کذا ذکر الغزالی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ فی الاحیاء ''

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس لڑکی کی تربیت میں کرونگا اس لئے کہ یہ میرے چچا کی بیٹی ہیں۔حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ میرے بھی چچا کی بیٹی ہے (اوراس کی خالہ میری بیوی ہیں لہٰذا اس کی تربیت کا حق مجھے پہنچتا ہے حضرت زید بن حارثہ نے فرمایا میرے بھائی کی بیٹی ہے مجھے اس کی تربیت کا حق حاصل ہے تو اللہ کے رسول ﷺ نے خالہ کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔اور فرمایا کہ خالہ ماں کی (مثل) قائم مقام ہوتی ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رقص شروع کیا یا ایک پاؤں پر دوڑنا شروع کیا۔حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے کہ تم شکل وصورت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے ایک پاؤں پر دوڑنا شروع کیا یا رقص کرنا شروع کیا حضرت زید بن حارثہ سے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی ہو اور ہمارے ہی آزاد کردہ ہو تو حضرت زید رضی اللہ تعالٰی عنہ نے بھی ایک پاؤں پر دوڑنا شروع کیا۔

اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے احیاء العلوم میں اس کا ذکر کیا ہے۔اس حدیث مبارکہ سے بھی دوڑنا عین وجد صراحتًا ثابت ہوتا ہے۔

حضرت ابوعبیدہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:(الحجل ان یرفع رجلہ وتقغر علی الاخری) حضرت ابوعبیدہ فرماتے ہیں کہ حجل کا معنی یہ ہے کہ ایک پاؤں اٹھائے اور دوسرا پاؤں لے بھاگے۔

اور امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے الحاوی میں اور صاحب فتاویٰ خیریہ میں

حضرت جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہ کیلئے رقص کرنے کے الفاظ ذکر کئے ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو منع نہیں فرمایا۔

''ولم ینکر علیہ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فکان ھٰذا اصلا فی رقص الصوفیۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیھم اجمعین لما یدرکونہ من لذات المواجید''

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے اس رقص کو منع نہیں فرمایا۔حضرت نبی کریم ﷺ کا اس رقص سے منع نہ فرمانا صوفیوں کے رقص پر دلیل ہے جب وہ لذتِ عشق سے لبریز ہوتے ہیں۔تو رقص بے خودی ہوتے ہیں۔

وجد اور رقص تقریر اور فعلِ صحابہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین سے ثابت ہے۔رقص اور ایک پاؤں پر بھاگنا بھی وجد کی اقسام میں سے ایک قسم ہے لہٰذا یہ حدیث مبارکہ بھی وجد پر ثبوت ہے۔

حدیث نمبر ۱۳: اور اسی طرح الحاوی للفتاویٰ میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں۔

''وقد ورد فی الحدیث رقص جعفر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بن ابی طالب بین یدی رسول اللّٰہ ﷺ لما قال لہ ''اشبھت خلقی وخلقی'' وذالک من لذۃ ھٰذا الخطاب ولم ینکر علیہ النبی ﷺ فکان ھٰذا اصلا فی رقص الصوفیۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیھم اجمعین لما یدرکونہ من لذات المواجید وقد صح القیام والرقص فی مجالس الذکر والسماع عن جماعۃ من کبار الائمۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیھم منھم شیخ الاسلام عز الدین عبد

السلام رحمة اللّٰہ تعالٰی علیہ ''(الحاوی:ص:۲۳٤)

ترجمہ: حدیث شریف میں ہے کہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا رقص حضور ﷺ کی موجودگی میں تھا جب حضور ﷺ نے ان سے فرمایا تمہاری شکل وصورت میرے مشابہ ہے تو اس خطاب کی لذت اور عشق میں وارفتہ ہو کر انہوں نے رقص شروع کیا حضور ﷺ کا منع نہ کرنا اہل تصوف کے رقص پر دلیل ہے جب وجد کی لذت اور سرور کے باعث رقص ہو تو مجلس سماع کی محفلوں میں رقص کرنا بڑے علماء کرام سے ثابت ہے اور یہ بات صحت تک پہنچ چکی ہے۔ان ائمہ میں شیخ عزالدین بن عبدالسلام شامل ہیں۔

اور(فتاویٰ رد المحتار للشامی: ج:۳:ص:۳۳۷: قبیل باب البغات)میں ہے

''والتحقیق القاطع للنزاع فی امر الرقص والسماع یستدعی تفصیلا ذکرہ فی عوارف المعارف واحیاء العلوم وخلاصۃ ما اجاب بہ العلامۃ الخریر ابن کمال بادشاہ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ بقولہ ما فی الوجدان حقیقۃً من حرج ولا التمائل ان اخلصت من باس فقمت تسعی علی رجل وحق لمن دعاہ مولاہ ان یسعی علی الراس الرخصۃ فیما ذکر من الاوضاع عند الذکر والسماع للعارفین۔الخ ''

ترجمہ: رقص اور سماع کے مسئلہ کے بارے میں قطعی تحقیق تفصیل طلب ہے۔جو کہ عوارف المعارف اور احیاء العلوم میں ذکر کی گئی ہے۔اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جو علامہ کمال بادشاہ نے اپنے قول میں ذکر کی۔حقیقی تواجد میں گناہ نہیں اور اسی طرح تمایل اور جسم کو حرکت دینے میں کوئی گناہ نہیں جب کہ اس میں ریاکاری نہ ہو۔جگہ سے اٹھنا اور ایک پاؤں پر بھاگنا۔حالانکہ جسے آقا ﷺ اپنی جانب بلائیں اسے حق ہے کہ سر کے بل حاضر ہو۔مذکورہ اعضا ءسماع اور ذکر

کے وقت حرکت دینے کی اجازت ہے۔

حدیث نمبر۱۴: اسی طرح امام ترمذی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے (جامعہ ترمذی: ج:۲:ص: ٤۳: کتاب الذھد باب ما جاء فی الریاء وسمعت من شفیہ اصبحی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)اورحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے:

''قال قلت لہ ای لابی ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اسئلک بحق لما حدثتنی حدیثا سمعتہ من رسول اللّٰہ ﷺ عقلتہ وعلمتہ فقال ابو ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ افعل لاحدثنک حدیثا حدثنیہ رسول اللّٰہ ﷺ عقلتہ وعلمتہ ثم نشغ ابو ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نشغۃ فمکث قلیلا ثم افاق قال لاحدثنک حدیثا حدثنیہ رسول اللّٰہ ﷺ فی ھذا البیت ما معنا احد غیری وغیرہ. ثم نشغ نشغۃ شدیدۃ ثم افاق ومسح وجھہ وقال افعل لاحدثنک حدیثا حدثنیہ رسول اللّٰہ ﷺ انا وھو فی ھذا البیت ما معی احد غیری وغیرہ ثم نشغ ابو ھریرۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نشغۃ شدیدۃ ثم مال خارا علی وجھہ فاسندتہ طویلا ثم افاق فقال حدثنی رسول اللّٰہ ﷺ ان اللّٰہ تعالٰی اذا کان یوم القیامۃ ینزل (بلا کیف) الی العباد لیقضی بینھم۔ الحدیث ''

ترجمہ: شفیا اصبحی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور اس کو آپ نے سمجھا ہو۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسی حدیث بیان کرونگا جو اللہ کے رسول ﷺ نے مجھ سے بیان فرمائی اور جسے میں اچھی طرح سمجھتا ہوں۔حضرت ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ کہہ کر بے ہوش ہو گئے ۔پھر فرمایا کہ میں تمہیں ایسی حدیث بیان کرونگا جو نبی کریم ﷺ نے اس گھر میں بیان کی جس میں میرے علاوہ کوئی اور موجود نہ تھا۔پھر حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے ۔پھر ہوش میں آئے ۔اپنے چہرہ مبارک کا مسح کیا۔فرمایا کہ تمہیں ایسی حدیث بیان کروں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی ۔میرے اور حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا تو حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ پھر گر گئے اور مائل ہو گئے اور بہت وقت تک بے ہوش رہے ۔پھر فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسی حدیث بیان فرمائی ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بلا کیف بندوں کی طرف نزول فرمائے گا تا کہ بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے ۔اور آگے حدیث طویل ہے الفاظ یہ ہیں کہ پھر سخی کو بلایا جائیگا،شہید کو بلایا جائیگا،اور حاکم کو بلایا جائیگا ۔(الیٰ آخر)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر غشی کا طاری ہو جانا اس کی دو وجوھات بیان ہوئی ہیں ایک وجہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ کی یاد اور کمال محبت محمدی ﷺ کی وجہ سے ان پر غشی طاری ہوئی ۔دوسری وجہ یہ کہ اس حدیث میں وعید کا ذکر کیا گیا ہے لہٰذا وعید کا تصور اور اللہ کے خوف کی وجہ سے غشی طاری ہوئی ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جید عالم تھے اور علوم ظاہری اور علوم باطنی کے حامل تھے لہٰذا عالموں کے بارے میں جو وعید کا ذکر کیا گیا ہے لہٰذا اس کے تصور سے ان پر غشی طاری ہوئی ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اعلیٰ درجہ کے خاشعین اور وارثین میں سے تھے ۔لہٰذا یہ حدیث مبارکہ بھی اثبات وجد کیلئے قوی دلیل ہے اس لئے کہ غشی اور بے ہوشی بھی وجد کی انواع میں سے ایک نوع ہے ۔

حدیث نمبر۱۵: اسی طرح انوار محمدیہ ﷺ :ج:۱:ص:۴۲۰:مواہب لدنیہ کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ نقل کیا ہے:

”وقد كان ابن عمر رضي الله تعالى عنه ربما مر باية في ورده فتخنقه العبرة و يسقط و يلزم البيت يوم واليومين حتى يعاد ويحسب مريضا“

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بہت مرتبہ اپنے وظیفے میں ایک آیت پر جب گزرتے تھے گریہ وزاری کرتے تھے یہاں تک کہ اپنا گلہ مبارک ہاتھوں سے تھام لیتے اور گر جاتے ، ایک دن یا دو دن گھر کے اندر بند رہتے یہاں تک کہ لوگ انہیں بیمار سمجھتے تھے اور ان کی عیادت کیلئے آنا شروع کرتے تھے ۔اور البدایہ والنہایۃ : ج:۲:ص:۲۶۷: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بے ہوش ہو جانے کی روایت نقل کی ہے اور حلیۃ الاولیاء :ج:۱:ص:۳۰۰:پر بھی یہ روایت موجود ہے:**”ان ابن عمر رضي الله تعالىٰ عنه قرأ ”ويل للمطففين“ حتى بلغ الى ”يوم يقوم الناس لرب العلمين“ فبكى وخر “**

ترجمہ: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سورۃ مطففین کی تلاوت کرنا شروع کی یہاں تک کہ اس آیت مبارکہ پر پہنچے کہ(یوم یقوم) تک تلاوت کی تو رونا شروع کر دیا اور زمین پر گر گئے ۔بعض نام نہاد مفتیان جذب اور وجد کے نہ ماننے پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول پیش کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے انکار کیا ہے تو خود سوچئے کہ جو حال ، جو کیفیت حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ پر طاری ہوئی اس کا انکار کیسے ہو سکتا ہے ۔مگر یہ کہ اس مبارک کو یہ معلوم تھا کہ یہ کام تکلف کی طور پر کیا ہے یا مکر کے باعث سرزد ہوا ہے تو اتنے لوگوں کی موجودگی میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کس طرح انکار کر سکتے ہیں ؟ حالانکہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر خود غشی طاری ہو گئی ۔اسی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کس طرح انکار کر سکتی ہیں

حالانکہ خود ان پر غشی طاری ہوئی جیسا کہ بخاری شریف میں درج ہے۔(**بخاری شریف: ج:۱: ص:۴۷۹**)لہٰذا اتنے دلائل کے باوجود حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کس طرح اس وجد کو برا سمجھ سکتے ہیں ۔مگر انکار کی روایت بلا سند غیر مقبول جانے یا تاویل حسنہ جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر مظہری :ج:۸:ص:۲۰۹: پر سورۃ زمر کی آیت ۲۳ کی تفسیر میں تحریر کیا ہے کہ جن لوگوں نے وجد کی وجہ سے انکار کیا ہے وہ وجد مکرا اور تکلفا تھا۔وہ لوگ اپنے آپ کو بتلاتے یا دکھلاتے تھے۔اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس عبارت کی تفصیل تحریر کی جائیگی۔انکار کی قطعا کوئی گنجائش نہیں۔بعد میں منکرین وجد اور تواجد اور ان کے اعتراضات کی مزید وضاحت کی جائے گی۔

اسی طرح **مجمع الزوائد** میں امام بزار کے حوالے سے منقول ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

"انہا قالت لما رایت من النبی ﷺ طیب النفس، قلت یا رسول اللّٰہ ﷺ ادع لی، فقال اللھم اغفر لعائشۃ رضی اللّٰہ تعالی عنہا ما تقدم من ذنبھا وما تاخر وما اسرت وما اعلنت فضحکت عائشۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا حتی سقط راسھا فی حجرھا من الضحک، فقال لھا رسول اللّٰہ ﷺ ایسرك دعائی؟ فقالت ما لی لا یسرنی دعآءك فقال رسول اللّٰہ ﷺ انھا لدعائی لامتی فی کل صلوٰۃ"

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کو جب میں نے خوش دیکھا تو میں نے عرض کیا۔یا رسول اللہ ﷺ میرے حق میں دعا فرمایئے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ۔یا اللہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اگلی پچھلی ظاہری، پوشیدہ تمام

خطاؤں کو معاف فرما، تو ام المؤمنین نے اس قدر تبسم فرمایا کہ سر مبارک انکے اپنی گود مبارک کی جانب جھک گیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا آپ کو میری دعا سے اس قدر خوشی ہوئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ مجھے کیا ہوا کہ آپ کی دعا سے مجھی خوشی نہ ہو۔ مجھے آپ کی دعا سے بے حد خوشی حاصل ہوئی ہے حضور کریم ﷺ نے فرمایا۔میں اپنی امت کے لئے ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگتا ہوں۔اس روایت سے بھی وجد ثابت ہوتا ہے اس لئے کہ ام المومنین کا تبسم عام مسکراہٹ نہ تھی بلکہ حضور ﷺ کے الفاظ مبارکہ سے حاصل ہونے والی خوشی اور لذت تھی۔یہ بھی حالت وجد اور غیر اختیاری مسکراہٹ تھی اور مسکراہٹ یہ بھی وجد کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔

حدیث نمبر ۱۶: اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (**کتاب التفسیر باب قولہ تعالیٰ 'لا تسئلوا عن اشیاء' الآیۃ: ج:۲: ص:۶۶۵**) میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں!

"قال خطب رسول اللّٰہ ﷺ خطبۃ ما سمعت مثلھا قط قال لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا قال فغطی اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ وجوھھم حنین"

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے ایسا بے مثل خطبہ دیا جس کا مثل کوئی خطبہ میں کبھی نہیں سنا۔اس خطبے میں فرمایا: اگر تم جانتے، جو کچھ میں جانتا ہوں تو بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے اثر کے باعث صحابہ کرام نے اپنے چہرے چھپا لئے اور رونا گریہ وزاری کرنا سسکیاں لینا شروع کیں۔اس روایت سے بھی وجد ظاہر ہوتا ہے کیونکہ خوف الٰہی کے باعث رونا، سسکیاں لینا یہ بھی وجد کی قسموں میں سے

ایک قسم ہے۔

حدیث نمبر ۱۷: اسی طرح تفسیر مظہری اور روح البیان اور دیگر تفاسیر میں سورۃ زمر آیت نمبر ۲۳ کے ذیل میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

"قلت لجدتی اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیف کان اصحاب رسول اللہ ﷺ یفعلون اذا قریٔ علیہم القرآن؟ قالت کانوا کما وصفہم اللہ تعالیٰ تدمع اعینہم وتقشعر جلودہم"

ترجمہ: میں نے اپنی دادی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کی اس وقت کیا حالت یا کیفیت ہوتی جب ان کے سامنے قرآن تلاوت کیا جاتا تھا۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ان کی وہی حالت ہوتی تھی جو اللہ نے ان کی صفت بیان فرمائی ہے کہ ان کی آنکھیں آنسو بہاتیں اور ان کے کھال مبارک حرکت میں آجاتی۔ اس روایت سے بھی وجد ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ آنسوؤں کا بہنا اور کھالوں کا لرزنا بھی وجد کی اقسام میں سے ایک قسم ہے، اور یہ احسن کیفیت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تمام اوقات میں بھی ان پر وجد طاری ہوتا اس لئے کہ وہ منتہی تھے۔ احیاناً ان پر کبھی کبھی غشی، اضطراب، رقص، ایک پاؤں پر بھاگنا، ہنسنا، چیخیں مارنا، گریہ وزاری کرنا یہ تمام احوال صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر وارد ہوتے تھے۔ یہ سب کی سب اقسام وجد میں داخل ہیں۔ جیسے کہ اقسام وجد میں ذکر کیا جاچکا ہے۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ بہت سارے احوال کا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر طاری ہونا وجد اور حال کے مختلف انوع مختلف مواقع پر طاری ہونا۔ سلوک اور طریقت کے منتہی اولیائے کرام اور اصحاب تمکین بھی تمام احوال میں ان کا رونا اور جسم کا ہلنا کھال کی حرکت بدن

کا لرزنا اور دیگر احوال کا وارد ہونا اور مبتدی اور متوسط اصحاب تلوین کا عام احوال میں رقص اور بے چین ہونا، کپڑوں کا پھاڑنا، غشی کا طاری ہونا، چیخیں مارنا، تواجد خالص حقیقی ہے۔ منتہی کے طرز پر حالات کا طاری ہونا ایک حالت کا بھی انکار ممکن نہیں بلکہ سب کچھ دلالت کے ساتھ ثابت ہے اور اس سے انکار بے دینی اور جہالت ہے۔ یہ روایت بھی وجد اور حال کے اثبات پر دلالت کرتی ہے جو کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر نے بیان فرمائی:

حدیث نمبر ۱۸: اسی طرح علامہ سید طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ (**حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ص: ۲٦٤**) میں حدیث مبارک مذکور ہے

"من اطاع اللہ باکیا فقد دخل الجنۃ ضاحکا"

ترجمہ: جو شخص روتا ہوا اللہ کی عبادت اور اطاعت کے ساتھ وہ جنت میں ہنستا ہوا داخل ہوتا ہے اور (**کفایہ شرح ھدایہ: ج: ۱: ص: ۳٤٦: باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیھا**) میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

حدیث نمبر ۱۹: **"سئلت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عن الانین فی الصلوٰۃ فقالت ان کان من خشیۃ اللہ لا تفسد صلوٰتہ وان کان من الالم تفسد"**

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال ہوا کہ نماز میں آہ کرنا کیسا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اگر اللہ کے خوف سے ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی اگر درد یا مصیبت کے باعث ہو تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (فاسد ہوجاتی ہے) یہ دونوں روایتیں بالخصوص نماز میں رونا اور آہ کرنا اوہ کرنا فریاد کرنا۔ یہ بھی اقسام وجد میں سے ایک قسم ہے۔ فقہی مسئلے سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ احوال وجد میں سے ایک قسم ہے۔ جو وارد ہوتے ہیں بلکہ یہ

زیادہ خشوع اور خضوع پر دلالت کرتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۹: اسی طرح علامہ ابو اللیث ثمر قندی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تنبیہ الغافلین کے :ص ۲۹۴: پر ثعلبہ انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کا واقعہ لکھتے ہیں کہ جب ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک سہو واقع ہوا تو اس وجہ سے ان پر اللہ کا خوف طاری ہوا تو پہاڑ پر چڑھ گئے نہایت عجز و انکساری کے ساتھ توبہ و استغفار میں مشغول ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مبارک توبہ کی قبولیت کی خوش خبری حضرت جبرائیل علیہ السلام کے توسط سے حضور ﷺ کو دی۔

چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو حضرت ثعلبہ کو تلاش کرنے کا حکم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ دونوں صحابیوں کو حضور ﷺ نے اس امر پر معمور فرمایا دونوں اصحاب مبارکہ نے تلاش شروع کر دی۔ اس پہاڑ پر ان کی ملاقات حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور انہوں نے آپ (ثعلبہ) رضی اللہ عنہ کو پہاڑ سے اتار کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت مبارکہ میں پیش کیا۔ نماز کا وقت تھا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ کو آخری صف میں شامل کیا۔

''فقرأ رسول اللہ ﷺ الھاکم التکاثر. فشھق شھقۃ فلما تلی حتی زرتم المقابر شھق شھقۃ اخری وفارق الدنیا فلما انفتل النبی ﷺ جاء الی ثعلبۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ فقال یا سلمان انضح علیہ الماء فنادی سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ یا نبی اللہ ﷺ قد فارق الدنیا. الحدیث ''

ترجمہ: حضرت نبی کریم ﷺ نے ''الھاکم التکاثر '' تلاوت فرمائی تو حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے حالت نماز میں چیخ ماری جب حضور ﷺ نے ''حتیٰ زرتم المقابر '' کی

تلاوت کی تو حضرت ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے پھر چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہوئے۔ بعد نماز کے حضور ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ حضرت ثعلبہ کے چہرے پر پانی کی چھینٹیں ماریں۔ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کی، کہ یا رسول اللہ ﷺ حضرت ثعلبہ دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں یعنی وفات پا چکے ہیں۔ یہ حدیث مبارکہ بھی وجد پر دلیل ہے بالخصوص قرآن کریم کی تلاوت سننے کے دوران زیادہ خوف خداوندی اور چیخیں مارنا وجد کے باعث وفات پا جانا اور وجد میں انتقال کر جانے پر قوی دلیل ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی مجلس میں دوران ذکر و تبلیغ میں بہت سے اشخاص دنیا سے رخصت ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ خود بھی حضرت داؤد علیہ السلام بے ہوش ہو گئے تھے اور حاضرین مجلس سے چار سو اشخاص کے جنازے اٹھے۔ (کما فی الاحیاء: ج: ۲: ص: ۶۸: عوارف المعارف: ص: ۱۱۱:)

اور حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت میں بہت سارے جنازے اٹھتے تھے (کمافی سیف المقلدین علیٰ اعناق المنکرین نمبر ۵۳۷) اور حضرت خواجہ محمد باقی باللہ نقشبندی کی توجہ اتحادی سے ایک نان فروش بے ہوش ہو گیا تھا اور تین دن بعد وفات پا گیا تھا۔ (کمافی التفسیر العزیزی جلد آخر: ص: ۳۳۸)

حدیث نمبر ۲۰: اسی طرح ملا علی قاری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (مرقات: ج: ۱: ص: ۴۵۶) کتاب العلم فصل اول میں حضرت سیدنا جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ نقل کیا ہے:

''قال الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالٰی عنہ وقد سئل عنہ عن

حالة لحقته فی الصلوٰة حتی خر مغشیا علیه فلما سری عنه قال ما زلت اردد الایة علی قلبی حتی سمعتها من المتکلم بها (بلا کیف) فلم یثبت جسمی لمعاینة قدرته''

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حالت کے بارے میں پوچھا گیا جو نماز میں ان پر طاری ہوئی تھی یہاں تک کہ نماز کے دوران بے ہوش ہو کر گر گئے تھے۔ جب وہ کیفیت نہ رہی تو حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک آیت کریمہ بار بار دل میں تلاوت کررہا تھا۔ یہاں تک کہ خالق حقیقی سے (بلا کیف) وہ آیت مبارکہ سنی تو میرا جسم اس ذات اور اس کی قدرت معانی کے سامنے قائم نہ رہ سکا اور مجھ پر بے ہوشی طاری ہوئی۔ اسی روایت کو حضرت شیخ اجل شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عوارف المعارف: ص:۵۱: باب دوئیم میں ذکر کیا اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکتوبات: ج:۲: مکتوب:۱۱۸: دفتر سوئم میں بھی یہی کیفیت ان کی نقل کی ہے۔

حالانکہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ درجے کے منتہی تھے مگر ان پر بھی یہ کیفیت وارد ہوئی اب سوال یہ ہے کہ غیر نبی کا اللہ کا کلام خود ذات الٰہی سے بلا کیف سننا بہتر ہے یا نہیں؟ یہ صرف ممکن ہی نہیں بلکہ عین حقیقت ہے۔ تفسیر مظہری میں اس آیت کریمہ (واوحینا الی ام موسیٰ) کی تفسیر میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بے حد دلائل دیئے ہیں۔ قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک وحی تو شرعی ہوتی ہے جو کہ صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ وسلام کے لئے خاص مخصوص ہے دوسری قسم وحی کی غیر تشریعی ہے جو غیر نبی کو بھی عطاء ہوسکتی ہے اور حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ پہلی امتوں میں بعض محدث (اللہ کے ساتھ کلام کرنے والے) ہوتے تھے اور میری امت میں اگر کوئی محدث ہے تو وہ حضرت عمر

رضی اللہ عنہ ہیں۔ تو اس امت میں بہت سارے محدثین اور بھی ہیں جیسے سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے بھی یہ کیفیت وارد ہوئی۔ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجھ سے بھی بلا کیف کلام فرمایا۔ الحمدللہ میں بھی محدث ہوں۔ پوری تفصیل تفصیل مظہری اور مکتوبات شریف میں درج ہے یہ روایت بھی وجد کے ثبوت میں خصوصاً حالت نماز میں وجد پر قوی دلیل ہے۔

حدیث نمبر ۲۱: امام شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (تنبیہ المغترین) میں لکھا ہے۔

''قرأ النبی ﷺ یوما ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصة وعذابا الیما وکان ورائه حموان بن اعین رضی اللّٰه تعالیٰ عنه فخر میتا ''
(تنبیه المغترین)

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے ایک دن یہ آیت کریمہ تلاوت فرمارہے تھے۔ ''ان لدینا'' تو حضور اکرم ﷺ کے قریب حضرت حموان بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر تھے فوراً گر کر وفات پاگئے اور (تذکرہ قرطبی: ج:۱: ص: ۸٤) پر آدم علیہ السلام کا بے ہوش ہونا بھی مذکور ہے اور (البدایه والنهایه: ج:٤: ص:۲۳۱) پر حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بے ہوش ہونا بھی ذکر ہے۔

حدیث نمبر ۲۲: اسی طرح عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (حدیقة الندیه: ص:۱۰۹) پر علامہ شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (تنبیه المغترین) میں روایت کی ہے۔

''وکان میمون بن مهران رضی اللّٰه تعالیٰ عنه یقول: سمع سلمان الفارسی رفی اللّٰه تعالیٰ قارئًا یقرأ (وان جهنم لموعدهم اجمعین) فصاح ووضع یده علی راسه وخرج صائما لا یدری این یتوجه مدة ثلاثة ایام ''

ترجمہ: حضرت میمون بن مہران رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قاری سے یہ آیت کریمہ سُنی (وان جھنم) تو چیخ ماری اور دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے اور سرگردان و پریشان باہر نکل گئے اور یہ سمجھ نہیں رہے تھے کہ کس جانب جائیں ۔تین دن تک اسی کیفیت میں رہے ۔

حدیث نمبر۲۳: اسی طرح آثار تابعین اور تبع تابعین کی بھی سن لیجئے ۔جو کہ اثباتِ وجد کیلئے قوی دلائل ہیں ۔من جملہ ان میں سے علامہ حافظ ابن حجر مکی ہیتمی نے الخیرات الحسان: ص: ۳٦: پندرھویں فصل میں جلیل القدر ہستی تابعی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک واقعہ نقل کیا ہے ۔

"وقرأ الامام اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ یومًا فی صلٰوۃ الصبح (ولا تحسبن اللّٰہ غافلًا عما یعمل الظلمون) فارتعد حتی عرف ذالك منه"

(الخیرات الحسان: ص: ۳٦: فصل: ۱۵)

ترجمہ: ایک دن حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فجر کے نماز میں اس آیت مبارکہ کی تلاوت کی (ولا تحسبن اللّٰہ غافلا عما یعمل الظلمون) تو لرزنے لگے یہاں تک کہ لوگوں نے ان کا لرزنا دیکھ لیا اور ارتعاد (یعنی لرزنا بدن کا) یہ بھی وجد کی اقسام میں سے ایک قسم ہے اور یہ واقعہ بھی نماز کی حالت میں وجد کے وارد ہونے کیلئے قوی دلیل ہے ۔

حدیث نمبر۲۴: اسی طرح ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (مرقاۃ شرح مشکوۃ :ص:٦٦: ج:١) میں تحریر کیا ہے:

"وروی ان الشافعی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ سمع قارئًا یقرأ (هٰذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لهم فیعتذرون) فتغیر الشافعی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ

وارتعد وخر مغشیا علیہ "

ترجمہ: روایت ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک قاری کو یہ آیت کریمہ تلاوت کرتے ہوئے سنا (ھذا یوم) تو امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لرزنے لگے اور بے ہوش ہو گئے جلیل القدر مجتہد جو تبع تابعین میں سے ہیں ایک مسلک کے امام ہیں ان پر کیا کیفیت طاری ہوئی خاصکر قرآن کریم کی تلاوت سننے کے وقت یہ بھی وجد کی اثبات پر قوی دلیل ہے کہ بزرگانِ دین پر وجد کی حالت طاری ہوتی ہے ۔

حدیث نمبر۲۵: اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (احیاء العلوم: ج:۱: ص: ۱۷۱) میں جلیل القدر تابعی ربیع بن اخثم رحمۃ اللہ تعالیٰ کا علیہ واقعہ نقل کرتے ہیں ۔

"ومشی ذات یوم مع ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنه فی الحدادین فلما نظر الی الاکوار تنفخ والی النار تلتهب صعق وسقط مغشیا علیه وقعد ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنه عند راسه الی وقت الصلٰوۃ فلم یفق فحمله علی ظهره الی منزله فلم یزل مغشیا علیه الی مثل التی صعق فیها ففاتته خمس صلٰوات وابن مسعود رضی اللّٰہ تعالٰی عنه عند راسه یقول هٰذا واللّٰہ هو الخوف "

ترجمہ: ایک دن ربیع ابن اخثم تابعی حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ لوہار کی بھٹی کے پاس سے جا رہے تھے (حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں جا رہے تھے) جب ربیع ابن اخثم نے لوہار کی بھٹی کو دیکھا کہ اس کو ہوا دی جاتی ہے اور آگ کے شعلے لپک رہے تھے تو چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر گئے ۔حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے قریب کھڑے تھے ۔اس دوران نماز کا وقت ہو گیا اور آپ ہوش میں نہ آئے تو حضرت

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو پیٹھ پر اٹھا کر ان کے گھر تک پہنچا دیا۔ دوسرے روز صبح تک وہ بے ہوش رہے اسی دوران پانچ نمازیں ان سے قضاء ہوئیں بعد ازاں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم خوفِ الٰہی کے باعث ان پر یہ کیفیت طاری ہوئی۔

یہ فعل اور حال تابعی کا ہے اور تقریر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی معایہ وجد کیلئے مضبوط دلیل ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر بے اختیار حال اسی پر وارد ہوا اور بے ہوشی طاری ہوئی اور بے ہوشی بھی طویل رہی یہاں تک کہ پانچ نمازیں ان سے قضاء ہوئیں ان پر کوئی گناہ اور حرج نہیں ہے۔ جب ہوش میں آئیں تو ان نمازوں کی قضاء ادا کریں۔ بلکہ صرف وجد غیر اختیاری باوجود یہ کہ اس کا عقل وشعور بھی ہو جس طرح کہ انسان چھینک مارتا ہے یا کھانستا ہے تو باوجود وجد کے ہوش برقرار رہتے ہیں تو اس کی نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی وضو ٹوٹتا ہے۔ (تفسیر روح المعانی: ج:۳: ص: ۸۶: سورۃ اعراف: آیت:۱۵۵)

اگر عملِ کثیر اس سے صادر ہو اور نماز کے بعد حال ختم ہو جائے تو نماز کو دوبارہ دہرانا پڑیگا۔ اگر عملِ کثیر نہ ہو بلکہ صرف رونا، آواز کا نکلنا، جسم کا ہلنا تو پھر اس شخص پر نماز کا دہرانا ضروری نہیں ہے۔ اس کی تفصیل روح المعانی: ج:۳: ص:۸۶: پر مذکور ہے۔

حدیث نمبر۲۶: اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (احیاء العلوم: ج:۲: ص: ۲۹۷) میں زرارہ بن اوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ نقل کیا ہے۔

"وروی ان زرارۃ بن اوفی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ وکان من التابعین رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کان یؤم الناس بالرقۃ فقرأ (فاذا نقر فی الناقور) فصعق ومات فی محرابہ"

ترجمہ: روایت یہ ہے کہ زرارہ ابن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تابعی ہیں لوگوں کو رقہ نامی جگہ پر نماز کی امامت کیا کرتے تھے جب یہ آیت کریمہ تلاوت کی (فاذا نقر فی الناقور) تو دورانِ نماز محراب میں گر گئے اور انتقال کر گئے۔ جو کہ وجد کی اعلیٰ ترین قسم میں سے ایک قسم ہے۔

اور جامع ترمذی: ج:۱: ص:۵۹: پر یہ حدیث موجود ہے:

"کان ضرارہ بن اوکع رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ قرأ یوما قولہ تعالٰی "فاذا نقر فی الناقور" فخر میتًا"

ترجمہ: حضرت ضرارہ ابن اوکع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن یہ آیت کریمہ تلاوت کی (فاذا نقر فی الناقور) تو گر گئے اور وفات پا گئے۔

وجد اور حال کے ثبوت میں مفسرین، محدثین، فقہاءِ کرام اور اولیاءِ راسخین اور علماءِ حق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فرمودات کے ساتھ

اس باب میں وجد اور حال کے مختلف احوال واقسام کے اثبات میں معتبر اور معتمد علمائے دین کے اقوال ذکر کئے جائیں گے اور بہت زیادہ کتابوں اور عبارات کا تذکرہ کیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

تفسیر روح المعانی، روح البیان، تفسیر مظہری، تفسیر مدارک، تفسیر عزیزی، فتاویٰ شامی، رد مختار، فتاوی حامدیہ، فتاوی خیریہ، مجموعۃ الرسائل لابن عابدین شامی، فتاوی علمکیری، طحطاوی، حاوی للفتاوی، مکتوبات شریف، مکاتیب شریفہ شاہ غلام علی دھلوی، حدیقۃ الندیہ، عوارف المعارف، احیاء علوم الدین، فتوح الغیب، انوار

القدسيه، قطب الارشاد، سيف المقلدين، حجة السالكين، مقامات خواجه نقشبند، رشحات كاشفين، فتاوی رضويه، انوار شريعت، رسائل ميلاد النبی ﷺ، النبراس علی شرح العقائد احقاق المعالی، وغيره معتبر، مقبول ومشهور كتابيں اهلسنت والجماعت کی ہیں ان میں اور باقی سب میں واضح لکھا ہوا ہے کہ اہلِ وجد اور اہلِ حال کیلئے وجد، غشی کو جید بزرگانِ دین نے مانا اور ثابت کیا ہے۔

(۱) جليل القدر مفسر خاتمة المحققين مفتیٔ بغداد حضرت علامه مولانا محمود الوسی رحمة اللّٰه تعالٰی عليه حنفی نقشبندی مجددی خالدی رحمة اللّٰه تعالٰی عليه اپنی تفسیر روح المعانی: ج:۳: ص:۸۶: سورة اعراف: آيت نمبر: ۱۵۵: میں وجد کے بارے میں اس آیت مبارکہ سے استدلال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"واختار موسى قومه سبعين رجلا ای من اشراف قومه ونجباء هم اهل الاستعداد والصفاء ولارادة والطلب والسلوك (فلما اخذتهم الرجفة) ای رجفة البدن التی هی من مبادی صعقة الفناء عند طريان بوارق الانوار وظهور طوالع تجليات الصفات من اقشعرار الجسد وارتعاده وكثيرا ما تعرض هٰذه الحركة للسالكين رحمة اللّٰه تعالٰی عليهم عند الذكر او سماع القرآن او ما يتاثرون به حتی تكاد تتفرق اعضاء هم وقد شاهدنا ذالك فی الخالديين رحمة اللّٰه تعالٰی عليهم من اهل الطريقة النقشبندية وربما يعتريهم فی صلوٰتهم صياح معه فمنهم من يستانف وقد كثر الانكار عليهم وسمعت بعض المنكرين يقولون ان كانت هٰذه الحالة مع وجود العقل

والشعور فهی سوّء ادب ومبطلة للصلوٰة قطعا وان كانت مع عدم شعور وزوال عقل فهی ناقضة للوضؤ ونراهم لا يتوضوؤن واجيب بانها غير اختياری مع وجود العقل والشعور وهی كالعطاس والسعال ومن هنا لا ينتقض الوضؤ بل ولا يبطل الصلوٰة وقد نص بعض الشافعية رحمة اللّٰه تعالٰی عليهم ان المصلی لو غلبه الضحك فی الصلوٰة لا تبطل صلوٰته ويعذر بذالك فلا يبعد ان يلحق ما يحصل من آثار التجليات الغير الاختيارية بما ذكر ولا يلزم من كونه غير اختياری صادرًا من غير شعور فان حركة المرتعش غير اختياری مع الشعور بها وهو ظاهر فلا معنی للانكار "(تفسير روح المعانی: ج:۳: ص:۸۶: سورة اعراف: آيت:۱۵۵: باب: الاشارات)

ترجمہ: اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ستر (۷۰) افراد ہمارے میقات کیلئے منتخب کئے پس ان کو جب رجفہ نے پکڑلیا۔علامہ محمود آلوسی بغدادی نے اس آیت کی تفسیر میں روح المعانی: ج: ثالث میں تحریر فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ستر ایسے آدمی منتخب کئے جو کہ شریف، بزرگ باستعداد، مریدین حق، اصحاب طلب اور اہل سلوک تھے پس جب ان کو رجفہ نے پکڑلیا۔۔الخ

یعنی بدن کی حرکت نے ان کو پکڑلیا جو کہ فنا کی صعقہ کی ابتدا میں پیش آتی ہے۔ انوارات رحمانیہ کے نزول اور صفات کی تجلیات کے ورود کے وقت یہ حالت پیش آتی ہے۔ جس کے اثر سے بدن حرکت اور اضطراب میں آتا ہے اور اکثر اوقات یہ حالت سالکین طریقت کو ذکر اور تلاوت قرآن کے وقت پیش آتی ہے اور جس چیز سے وہ تاثیر لیتے ہیں (یعنی توجہ اور نعت خوانی) سننے سے بھی یہ حالت پیش آتی ہے جو کہ اسباب تاثیر میں داخل ہے یہاں

تک کہ ان کے اعضاء بھی ٹوٹ جاتے ہیں اور ہم نے یہ حالت حضرت مولانا خالد قدس سرہ کے مریدین سے مشاہدہ کی ہیں اور بعض اوقات میں ان کو نماز میں بھی حرکات کے ساتھ صیاح بھی پیش آتے ہیں پس بعض نماز کا اعادہ کرتے ہیں اور بعض اعادہ نہیں کرتے ہیں اور ان پر انکار زیادہ ہو رہا ہے۔ اور میں نے بعض منکرین سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ حالت عقل اور شعور کے باوجود ہے تو یہ بے ادبی ہے اور نماز کیلئے قطعی طور پر باطل کرنے والی ہے اور اگر عقل اور شعور زائل ہونے کیوجہ سے ہے تو پھر سُکر کیوجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہ سالکین وضو کا اعادہ بھی نہیں کرتے لیکن میں اس اعتراض مذکور کے جواب میں کہتا ہوں کہ نماز میں یہ حالت مذکور (یعنی حرکات اور صیاح) غیر اختیاری ہے اور یہ حالت عقل اور شعور کے باوجود پیش آتی ہے اور اس کی مثال کھانسی اور عطس کیطرح ہے کہ غیر اختیاری طور پر پیش آتا ہے اس لئے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ ہی نماز باطل ہوتی ہے اور شوافع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم نے کہا ہے کہ اگر نمازی پر ہنسنا غالب آجائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہے اور نمازی اس صورت میں معذور سمجھا جائے گا۔

پس بعید نہیں کہ تجلیات غیر اختیاریہ کے آثار کو بھی اس کے ساتھ ملحق کیا جائے اور عدم فساد صلوٰۃ پر حکم کیا جائے اور کسی چیز کی غیر اختیاری ہونے سے اس چیز کا غیر شعوری ہونا لازم نہیں کیونکہ مرتعش کی حرکت غیر اختیاری ہے اور غیر شعوری نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ عقل اور شعور موجود ہوتے ہیں اور یہ تو ظاہر باہر معاملہ ہے پس اس سے انکار کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ تو علامہ محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بدن کی حرکت اور کانپنا خداوند قدوس کے انوارات کا اثر قرار دیا نیز یہ بھی فرمایا کہ یہ حالت سالکین اور مریدین خصوصاً طریقہ نقشبندیہ کے بزرگوں کو حالت ذکر اور تلاوت کلام اللہ کے وقت یا توجہ مرشد کامل مکمل کیوقت یا

خشیت خداوندی کے غلبہ کے وقت پیش آتی ہے۔ کبھی یہ حالت اقشعر ارکم ہوتی ہے اور بعض بدن پر زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ لطائف کی حرکت اور بعض اوقات میں غلبہ پاکر سارا بدن حرکت کرنے لگتا ہے اور اعضاء ٹوٹ جانے کا خطرہ محسوس ہوتا ہے۔ نیز کبھی نماز کے اندر اقشعر ارجسد اور صیاح طاری ہوتی ہے جیسا کہ روح المعانی کی عبارت سے واضح ہوا۔ لیکن عقل اور شعور کی موجود ہونے کیوجہ سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور وضو بھی نہیں ٹوٹتا صرف اختیار سلب ہوتا ہے۔

(۲) اسی طرح مفسر جلیل القدر بیہقی وقت علم الہدیٰ حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مظہری نقشبندی مجددی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر، تفسیر مظہری ج:۸: ص:۲۱۰۔ ۲۰۸: سورۃ زمر کی آیت نمبر ۲۳: کی تفسیر میں منکروں کے اعتراض غشی کے مسئلہ پر جواب تحریر کرتے ہیں کہ غشی او روجد کا مدلل اثبات کیا ہے، فرماتے ہیں:

”فان قيل بعض اهل العشق من الصوفية رحمة اللّٰه تعالىٰ عليهم يغشى عليه عند استماع القرآن فهل هو من الاحوال الحميدة او القبيحة؟ وقد شنع عليهم الامام محى السنة البغوى رحمة اللّٰه تعالىٰ عليه فى تفسيره فقال قال قتادة رضى اللّٰه تعالىٰ عنه هٰذا يعنى ما ذكر من اقشعرار الجلد من خشية اللّٰه نعت اولياء اللّٰه رحمة اللّٰه تعالىٰ عليه ينعتهم اللّٰه بان تقشعر جلودهم وتطمئن قلوبهم بذكر اللّٰه ولم ينعتهم بذهاب عقولهم والغشيان عليهم انما ذالك فى اهل البدع وهو من الشيطان اخبرنا عن عبداللّٰه بن الزبير رضى اللّٰه تعالىٰ عنه قال قلت لجدتى اسماء بنت ابى بكر رضى اللّٰه تعالىٰ عنها كيف كان اصحاب رسول اللّٰه ﷺ يفعلون اذا قرئ عليهم

القرآن؟ قالت كانوا كما نعتهم تدمع عيونهم وتقشعر جلودهم قال فقلت لها ان ناسا اذا قرئ عليهم القرآن خر احدهم مغشيا عليه فقالت اعوذ بالله من الشيطان الرجيم. وروى البغوى رحمة الله تعالىٰ عليه ان ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنه مر على رجل من اهل العراق ساقط فقال ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنه انا لنخشى الله وما نسقط وقال ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنه ان الشيطان يدخل فى جوف احدهم ما كان هٰكذا صنيع اصحاب رسول الله ﷺ. (قلت) وجه طريان هٰذه الحالة كثرة نزول البركات والتجليات مع ضيق حوصلة الصوفى وضعف استعداده. وانما لم توجد هٰذه الحالة فى الصحابة رضى الله تعالىٰ عنه (فى عامة الحالات) مع وفور بركاتهم لاجل سعة حواصلهم وقوة استعدادهم ببركة صحبة النبى ﷺ وما غير الصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم من الصوفية رحمة الله تعالىٰ عليهم فعدم طريان تلك الحالة عليهم اما لقلة نزول البركات واما لسعة حواصلهم والعجب من الامام الهمام محى السنة البغوى رحمة الله تعالىٰ عليه كيف انكر على اصحاب تلك الحالة وشنع عليهم ونسى قوله تعالىٰ (حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق وهو العلى الكبير) وقد روى هو فى تفسير تلك الآية عن النواس بن سمعان رضى الله تعالىٰ عنه اذا اراد الله بالامر تكلم بالوحى اخذت السموات منه رجفة او قال: رعدًا شديدةً خوفًا من الله فاذا سمع ذالك اهل السموات صعقوا وخروا لله ساجدا فيكون اول من يرفع راسه جبرئيل عليه السلام الحديث. وروى البخارى رحمة

الله تعالىٰ عنه عن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى ﷺ نحوه بلفظ اذا قضى الله الامر فى السماء ضربت الملائكة عليه السلام باجنحتها خضعانا لقوله كانه سلسلة على صفوان فاذا فزع عن قلوبهم قالوا ماذا قال ربكم قالوا الحق الحديث وقوله تعالىٰ (فلما تجلى ربه للجبل جعله دكا وخر موسى صعقا) (وكذا كثير من الاحاديث والآثار المذكورة) وقول ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنه ان الشيطان يدخل فى جوف احدهم وكذا استعاذة اسماء رضى الله تعالىٰ عنها فمحمول على انهما رعما غشى ذالك الرجل تكلفا ومكرا ولذا نسباه الى الشيطان وانما كان انكار تلك الحالة منهما لعدم طريان تلك الحالة عليهما وعلى امثالهما (فى عامة الاوقات) بناء على وسعة الحوصلة وقوة الاستعداد ويدل على ما قلت انه ذكر عند ابن سيرين رضى الله تعالىٰ عنه الذين يصرعون اذا قرئ عليهم القرآن فقال بيننا وبينهم ان يقعد احدهم على ظهر بنية باسط رجليه ثم يقرأ عليهم القرآن من اوله الى آخره فان رمى بنفسه فهو صادق حيث علق صدقه على رمى نفسه من ظهر بنية مرتفعة فعلم منه انه حمل صرعه على الكذب والتكلف دون صدق الحال اعلم ان البشر اقوى استعدادا واوسع حوصلة من الملائكة كما يشهد عليه قوله تعالىٰ (انى جاعل فى الارض خليفة) الى قوله تعالىٰ (انى اعلم ما لا تعلمون) وقوله تعالىٰ (انا عرضنا الامانة على السمٰوات والارض. الآية) ولاجل ذٰلك يأتى حالة الغشى على الملائكة كلما سمعوا الوحى دون البشر واما البشر فاذا تمّ نزوله لا يتغير

حالہ الا نادرا واذا تمّ عروجۂ وقصر نزولہ یتغیر حالہ غالبًا. (اعلم) ان الصوفی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ متی کان فی السکر یتغیر حالہ غالبا عند ذکر المحبوب جل جلالہ فی الشعر والتغنی ولذالک یستحبون السماع لکن تغیر الحال عند سماع القرآن اشرف منہ حالا لان عند استماع القرآن وتلاوتہ تتنزل البرکات الاصلیۃ المتعلقۃ بالتجلیات الذاتیۃ والصفات الحقیقۃ ولا سبیل الیھا لاکثر الصوفیۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیھم المحتبسین فی مقام ولاجل ذلک تراھم یتغیر حالھم عند السماع ما لا یتغیر عند تلاوۃ القرآن (وان کان فی السماع فائدۃ للواصلین ایضًا کما فی المکتوبات المجددیۃ) واما الذین صعدوا ذروۃ الافق الا علی ثم دنی رب العزۃ وتدلی فکان قاب قوسین او ادنی لا یتغیر احوالھم (فی عامۃ الاوقات) الا کما کان یتغیر حال اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ تدمع عیونھم ونقشعر جلودھم (وھذا ایضًا وجدٌ کما مر) ثم تلین جلودھم وتطمئن قلوبھم الی ذکر اللّٰہ (ذلک) ای الخوف والرجاء واحسن الحدیث (ھدی اللّٰہ یھدی بہ من یشاء) ھدایتہ (ومن یضلل اللّٰہ) ای یخذلہ (فما لہ من ھاد) یخرجہ من الضلالۃ "

(تفسیر مظھری: ص: ۲۰۸ : تا: ۲۱۰: سورۃ زمر آیت نمبر: ۲۶: پارہ :۲۳)

ترجمہ: اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرتا ہے کہ بعض عاشق صوفیائے کرام پر قرآن کریم پڑھتے وقت بیہوشی طاری ہوتی ہے کیا یہ اچھے احوال میں سے ہے یا برے احوال میں سے ہے۔ حالانکہ امام محی السنہ بغوی نے اسکو اپنی تفسیر میں بُرا کہا ہے۔قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے خوف سے بدن کا لرزنا اولیاء اللہ کی صفت ہے جو اللہ تعالٰی نے یہ صفت بیان کی ہے کہ

اولیاء اللہ کے بدن لرزتے ہیں اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں ان کے لئے اللہ تعالٰی نے یہ صفت بیان کی ہے اور یہ صفت بیان نہیں کی کہ جیسا کہ امام بغوی نے کہا انکی عقل ضائع ہوتی ہے تو یہ احوال اھل بدعت پر وارد ہوتے ہیں۔یہ بے ہوش ہونا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے عبداللہ ابن زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے خبر دی گئی کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی نانی حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔(صحیح بات یہ ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہا عبداللہ ابن زبیر کی والدہ ہیں، نانی نہیں۔شاید ناصح سے غلطی ہوئی ہے)حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ صحابہ کرام کا وہ حال تھا کہ اللہ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے اور بدن مبارک پر لرزہ طاری ہوتا۔

عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے یہ کہا کہ بے شک بعض لوگ ایسے ہیں کہ جب ان کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی جاوے تو وہ گر کر بیہوش ہو جاتے ہیں۔تو حضرت اسماء رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اعوذ باللہ پڑھا۔اور اس بے ہوشی کو شیطان کا حال سمجھا۔امام بغوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ عراق کے ایک آدمی کے پاس سے گزرے کہ وہ آدمی بیہوش پڑے ہوئے تھے حضرت عبداللہ نے حاضرین سے دریافت کیا کہ اس شخص کو کیا ہوا ہے۔حاضرین نے جواب دیا کہ جب قرآن پڑھا جائے یا ذکر الٰہی کیا جائے تو یہ شخص بے ہوش ہو جاتا ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا ہم صحابہ کرام اللہ سے ڈرتے ہیں حالانکہ نہ ہم بے ہوش ہوتے ہیں بے شک شیطان بعض لوگوں کے پیٹ میں جاتا ہے اور انہیں بے ہوش کر دیتا ہے۔حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کا یہ احوال نہ تھے۔ہم امام

بغوی کی ان باتوں کا مدلل جواب دیتے ہیں۔اس حالت کے طاری ہونے کی وجہ کثرت نزول
برکات اور تجلیات الٰہیہ ہیں اور صوفیوں کے حوصلہ تنگ اور صحابہ کرام کی نسبت صوفیوں رحمۃ
اللہ علیہ میں استعداد کم ہوتی ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی استعداد بہت زیادہ اور قوی ہوتی
ہے کیونکہ یہ برکات تھیں حضور نبی کریم ﷺ کی صحبت کے باعث اس لئے ان پر بے ہوشی کی
کیفیت طاری نہیں ہوتی ۔صوفی میں برکات، تجلیات کا نزول اور استعداد کی کمی انہیں بے ہوش
کردیتی ہے۔بعض صوفیوں پر بے ہوشی کی حالت طاری نہیں ہوتی ان میں استعداد قوی ہوتی
ہے۔

امام بغوی پر تعجب ہے کہ کس طرح اس حالت کا انکار کرتے ہیں اور اسے برا سمجھتے
ہیں۔اللہ کا یہ فرمان انہیں غالباً یاد نہ رہا۔

"حتی اذا فزع عن قلوبھم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وھو
العلی الکبیر"

یہاں تک کہ جب فرشتوں کے دل سے نزول وحی کی طاری شدہ ہیبت دور ہوئی
تو فرمایا تمہارے رب نے کیا فرمایا۔دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں حق فرمایا:اللہ کی ذات
بہت بلند ہے اور بڑی ہے:

امام بغوی نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی امر کا ارادہ کرتا ہے تو وحی کے ساتھ کلام فرماتا ہے تو
اس وحی کی ہیبت سے آسمانوں میں لرزہ طاری ہوتا ہے اور اہلِ آسمان سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔
سجدہ سے سب سے پہلے جبرائیل امین سر اٹھائیں گے۔

امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انہی الفاظ کے ساتھ روایت

نقل کی ہے۔جب اللہ تعالیٰ کسی معاملے کا فیصلہ فرماتا ہے تو آسمان والوں کو حکم فرماتا ہے تو
فرشتے اللہ تعالیٰ کا قول سن کر عاجزی ظاہر کرنے کیلئے اپنے پروں کو ہلاتے ہیں تو وہاں سے
ایسی آواز نکلتی ہے جیسے بہت بڑی زنجیر کو ہلایا جا رہا ہو۔جب فرشتوں سے ہیبت دور ہو جاتی
ہے تو دوسرے فرشتوں سے پوچھتے ہیں کہ رب نے کیا فرمایا۔دوسرے فرشتوں نے کہا کہ جو
فرمایا حق ہے۔کیا یہ حدیث امام بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیش نظر نہ تھی؟ جب حضرت موسیٰ
علیہ السلام کے سامنے اللہ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔حضرت موسیٰ بے ہوش
ہو گئے۔اسی طرح بہت ساری احادیث اور آثار بھی مذکور ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ کہنا کہ شیطان پیٹ میں داخل ہوتا ہے
اور حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لاحول پڑھنا اس پر محمول ہے کہ مکر ہے اور ان کا یہ بیان
اس لئے ہے کہ ان دونوں شخصیات پر یہ حالت بالعموم طاری نہ ہوتی کیونکہ ان کی قوت
استعداد نہایت بلند ہوتی تھی کہ حضرت ابن سیرین نے ان کا بے ہوش ہو جانا مکر پر محمول کیا ہے۔
وہ کہتے ہیں کہ بلند جگہ پر بیٹھ جائیں۔اگر وہ سچے ہیں تو ان کے سامنے قرآن شروع سے لیکر
آخر تک پڑھا جائے تو پھر نہیں گریں گے۔

ابن سیرین نے کہا کہ اگر عقل سلب ہو جائے یا اختیار سلب ہو جائے تو گر جائیں
گے مگر اگر بلند جگہ سے نہ گریں تو مکر پر گمان کیا جائے گا۔

انسانوں کی استعداد فرشتوں سے قوی ہے اور اس پر یہ دلیل ہے کہ اللہ نے فرشتوں
سے فرمایا۔"انی جاعل فی الارض خلیفۃ "(تو فرشتوں نے عرض کیا اس کو خلیفہ بنائے
گا جو زمین میں فساد کرے تو رب نے فرمایا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے)۔

دوسری جگہ قرآن پاک میں ذکر ہے کہ ہم نے امانت کو آسمان اور زمین کے سامنے

پیش کیا۔۔۔الخ۔اس لئے غشی فرشتوں پر نازل ہوتی ہے انسانوں پر نہیں ۔جب عروج مکمل ہوجاتا ہے اور نزول ختم ہوجاتا ہے تو غالبا حالت متغیر ہوجاتی ہے جان لو کہ جب صوفی سُکر کی حالت میں ہوتا ہے تو شعر میں اور سماع میں وجد کی کیفیت ہوتی ہے مگر قرآن کریم کی تلاوت سنتے وقت وجد افضل ترین ہے کیونکہ سمع قرآن کے وقت برکات اصلیہ نازل ہوتے ہیں جن کا تعلق تجلیاتِ ذاتیہ اور صفات حقیقہ سے ہوتا ہے۔

اکثر صوفیوں کی اس بارے میں کوئی رائے ہی مذکور نہیں ہے جو ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں ۔دیکھتے ہیں کہ ان کی حالت سماع کے وقت زیادہ متغیر ہوتی ہے اور تلاوت قرآن کے سنتے ہوئے اتنی متغیر نہیں ہوئی ۔اگر چہ سماع میں فائدہ ہے ان لوگوں کیلئے جو واصل ہوتے ہیں جیسے مکتوبات مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں لکھا ہے ۔جو آسمان کی بلندیوں تک پہنچتے ہیں، رب کے قریب ہوتے ہیں اور پھر مزید قریب ہوتے ہیں یہاں تک کہ دو کمانوں کا جتنا فاصلہ رہ جاتا ہے یا اس سے بھی زیادہ قریب ۔مگر عام حالت میں ان کی حالت متغیر نہیں ہوئی اور صحابۂ کرام کی حالت بھی متغیر ہوئی کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور ان کی جلد لرزنے لگتی یا کپکپی طاری ہوتی ۔یہ بھی وجد ہے جیسے پہلے بیان کیا جا چکا ہے ۔پھر ان کی کھال نرم ہوتی اور ان کے دل مطمئن ہوتے ہیں اللہ کے ذکر کی جانب ۔یہ خوف او ر رجاء اور احسن الحدیث ہدایت ہے۔

اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے، جسے اللہ گمراہ کردے اس کے لئے کوئی ہدایت نہیں کہ اس کو کوئی گمراہی سے نکال سکے ۔(تفسیر مظہری:ص:۲۰۸ تا ۲۱۰: سورۂ زمر: آیت:۲۶:پارہ:۲۳)

اس عبارت سے بہت سارے نکتے نکلتے ہیں پہلی بات یہ ہے کہ وجد اور غشی ہر

حالت میں ثابت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ابن سیرین، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اقوال کا مکمل جواب ہوا اور صحیح محمل پر محمول ہوا اور منکرین کے فاسد استدلال کا راستہ بند ہوا۔صحابۂ کرام اور راسخین اولیاء اللہ پر اور عام احوال میں غشی کا طاری نہ ہونا، اس کی وجہ بھی بیان کی جا چکی اگر چہ صحابۂ کرام اور راسخین اولیائے کرام پر بھی کبھی وجد کے حالات طاری ہوتے ہیں۔جن میں بہت ساری احادیث اور آثار کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے۔منتہی اولیاء اللہ اکثر تلاوت او رسماع کے وقت ان کی حالت بدل جاتی ہے اور کبھی کبھی سماع کے علاوہ نعت خوانی کے دوران مبتدی متوسط اور منتہی اولیائے کرام اور متوسط سب کو فائدہ پہنچتا ہے جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتوبات شریف میں مرقوم ہے

متوسط اور مبتدیوں کے تجلیات ذاتیہ اور صفاتِ حقیقیہ سے زیادہ قربت نہیں ہوتی۔ دورانِ سماع ان پر وجد طاری ہوتا ہے کیونکہ مشائخ عظام ان کے لئے محفل سماع کے وقت میں ذکر خدا کی محافل منعقد کرتے ہیں۔سماع کے وقت میں ظلی تجلیات زیادہ وارد ہوتی ہیں اور متوسطین کیلئے مناسبت اسی کی ہے۔

عنصرِ آگ خصوصی گرمی پہنچاتی ہے۔آگے ترقی، بلندی، ہمت عطاء کرتی ہے عنصر آب کی برودت قو یہ ٹوٹ جاتی ہے تو اس حیثیت سے سماع منتہیوں کیلئے بھی فائدہ پہنچاتی ہے جیسے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی وضاحت کی ہے۔

(۳) اسی طرح **مفسر جليل جامع بين الظواهر والبواطن عارف بالله حضرت اسماعيل حقي بروسي حنفي** نے **تفسير روح البيان: ج:٨: ص: ١٠٠ تا ١١٠: سورة زمر آيت نمبر٢٣:** میں سب سے پہلے معترضین کے

اعتراضات نقل کئے اور آخر میں فرمایا: ''یقول الفقیر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لا شك ان القدح والجرح انما هو فی حق اهل الریاء والدعوی وفی حق من یقدر علی ضبط نفسه کما اشار علیه السلام بقوله (من عشق وعف وکتم ثم مات مات شهیدا عف ای کف وامتنع عن اظهاره ومن غلب علی حاله کان الادب له ان لا یتحرك بشیئ لم یؤذن فیه واما من غلب علیه الحال وکان فی امره محقا لا مبطلا فیکون کالمجنون حیث یسقط عنه القلم فبای حرکة تحرك کان معذورا فیها فلیس حال البدایة والتوسط کحال النهایة فان ما یقدر علیه اهل النهایة لا یقدر علیه من دونهم وکان الاصحاب رضی اللّٰه تعالٰی عنهم ومن فی حکمهم ممن جاء بعدهم راعوا الادب فی کل حال ومقام بقوة تمکینهم بل لشدة تلوینهم فی تمکینهم فلا یقاس علیهم من لیس له هذا التمکین فرب اهل تلوین یفعل ما لا یفعله اهل التمکین وهو معذور فی ذلك لکونه مغلوب الحال ومسلوب الاختیار فلیجتهد العاقل فی طریق الحق بلا ریاء ودعوی ولیلازم الادب فی کل امر متعلق بفتوی او تقوی ولیحافظ علی ظاهره وباطنه من الشین ومما یورث الرین والغین ''

(تفسیر روح البیان: ج:۸: ص:۱۰۰ تا ۱۰۱: سورۃ زمر آیت:۲۳: پارہ: ۲۳)

ترجمہ: فقیر کہتا ہے کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ قباحت اور جرح ان لوگوں پر کیا جاتا ہے جو کہ ریا کار اور باطل دعوی کرنے والے ہوں۔ اپنے آپ پر جو لوگ کنٹرول کرنے کی قدرت رکھتے ہیں جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے اشارہ فرمایا ہے۔ حدیث کے

الفاظ یہ ہیں۔

جو لوگ اللہ کے عاشق ہوتے ہیں اور اپنے عشق کا اظہار نہیں کرتے اور اپنے عشق کو اپنے دل میں چھپانے کی قدرت رکھتے ہیں اور مر جاتے ہیں، شہید ہوتے ہیں۔ جو لوگ اپنی حالت پر غالب ہوتے ہیں تو ان لوگوں کیلئے ادب یہ ہے کہ نا جائز حرکت نہ کریں، جو حال پر غالب نہیں ہوتے ہیں اور اہلِ حق ہوتے ہیں اہلِ باطل نہیں ہوتے، پاگلوں کی طرح ان سے قلم اٹھا لیا جاتا ہے اور ان کی حرکت پر ان کو معذور سمجھا جاتا ہے اس لئے کہ یا تو یہ مبتدی ہوتے یا متوسط ہوتے ہیں، منتہی نہیں۔ اس لئے کہ منتہی جن باتوں پر قادر ہوتا ہے۔ غیر منتہی ان پر قادر نہیں۔ مبتدی اور متوسط کی حالت منتہی کی طرح نہیں۔ صحابۂ کرام اور صحابہ کی مثل ہر حالت اور مقام میں ادب کا لحاظ ان کیلئے ضروری ہے قوتِ تمکین کے ساتھ بلکہ شدتِ تلوین فی التمکین میں خود پر قابو رکھتے ہیں یعنی منتہی پر عام لوگوں کا قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ بہت سارے اہلِ تلوین وہ کام کرتے ہیں جو اہلِ تمکین نہیں کرتے اسلئے کہ اہلِ تمکین خود پر قابو رکھتے ہیں جب کہ اہلِ تلوین پر حال غالب ہوتا ہے اور اختیار ان کا سلب ہو چکا ہوتا ہے تو عقل مند حق کی راہ سے بغیر ریا اور دعوی کے کوشش نہ کرے اور ہر وہ کام جس کا تعلق فتویٰ یا تقوی سے ہو ادب کا لحاظ رکھے اور اپنے اوپر لازم کرے کہ ظاہر اور باطن میں اپنے آپ کو عیب سے محفوظ رکھے۔ اور ان چیزوں سے جن میں شک اور میل پیدا ہوتا ہو تو اس سے اپنے آپ کو بچائے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ جو لوگ مغلوب الحال نہیں ہوتے ان کو خلافِ شرع حرکت ہرگز نہیں کرنی چاہئے۔ اگر وہ شریعت کے مطابق حرکات تو اجد محمودہ میں کر سکتا ہے جیسے آئندہ بیان کیا جائے گا۔ جو لوگ مغلوب الحال ہو جائیں تو ہر قسم کی حرکات ان سے صادر ہوتی ہیں تو ہر حال میں ایسے لوگوں کی ہر حرکت اچھی ہے۔

اسی طرح علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روح البیان: ج:۲:ص:۱۶۷:
سورۃ آل عمران کی اس آیت پر کہ: ''الذین یذکرون اللّٰہ قیاما وقعودا . الآیۃ''
ترجمہ: وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوکر اور بیٹھ کر بھی۔

تو اپنی تفسیر میں وہ ذکر بالجہر، وجد و حال، مضبوط اور مدلل دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔ تفصیلی عبارت وہاں ملاحظہ کریں۔ یہاں پر اختصار کی بناء پر ہم پوری عبارت نقل نہیں کر رہے

اسی طرح مفسر جلیل القدر فقیہ اعظم علامہ ابو البرکات عبد اللہ نسفی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر مدارک: ج:۴:ص:۳۶: پر سورۃ زمر کی آیت:۲۳: کی تفسیر میں بدن کا لرزنا وجد اور حال کے اثبات اور شرافت کے بارے میں اس طرح لکھا ہے۔

''تقشعر ای تضطرب منہ جلود الذین یخشون ربھم یقال اقشعر الجلد اذا تقبض تقبضا شدیدا والمعنی انھم اذا سمعوا بالقرآن وبآیات وعیدہ اصابھم خشیۃ تقشعر منھا جلودھم وفی الحدیث اذا اقشعر جلد المؤمن من خشیۃ اللّٰہ تحاتت عنہ ذنوبہ کما یتحاتت عن الشجرۃ الیابسۃ ورقھا''

ترجمہ: قرآنِ کریم کی آیت کی تلاوت سن کر ان لوگوں کی کھال (جلد) حرکت میں آئی ہے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں کہ کھال کا اکڑ جانا اور پھر لرزنا نیز معنی یہ ہوئے کہ اللہ سے ڈرنے والے جب قرآن سنتے ہیں تو اس کے سننے سے ان کی کھال لرزنے لگتی ہے اور اس میں اضطراب و بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں یہ الفاظ ہیں کہ: ''جب مؤمن کی کھال اللہ کے خوف سے حرکت میں آتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خشک درخت سے اس کے پتے گرتے ہیں''۔

اسی طرح شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حنفی نے تفسیر عزیزی کی آخری جلد میں سورۃ اقرأ ص:۳۳۸: میں حضرت خواجہ باقی باللہ حنفی مرشد امام ربانی کا واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک نانبائی یا نان فروش نے حضرت باقی باللہ کے مہمانوں کیلئے کھانا پکایا حضرت باقی باللہ اس طرزِ عمل سے نہایت خوش ہوئے اور نان فروش سے فرمایا کہ جو مانگنا چاہتے ہو مانگو۔ اس نان فروش نے کہا کہ آپ کی طرح بننا چاہتا ہوں حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کو اندر لے گئے اور اس پر توجہ اتحادی فرمائی۔

تو حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''ناچار او را در حجرہ بردند تاثیر اتحادی بروی کردند۔ چون از حجرہ بر آمدند درمیان خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و درمیان نان وائی در صورت و شکل ہیچ فرق نماندہ بود مردم را امتیاز مشکل افتاد این قدر بود کہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہوشیار بود و آن نان وائی مدہوش و بے خود۔ آخر بعد از سہ روز در ہمین حالت سکری و بیہوشی قضاء کرد''۔ (تفسیر عزیزی: جلد آخر: ص: ۳۳۸: سورۃ علق)

ترجمہ: مجبوراً حضرت باقی باللہ اسے خانقاہ کے اندر لے گئے اور توجہ اتحادی فرمائی۔ باہر آنے پر حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور نان بائی کی ظاہری صورت ایک جیسی نظر آ رہی تھی۔ لوگوں کے لئے ان کے درمیان فرق کرنا مشکل ہوگیا تھا۔ اتنا فرق اندازہ سے ہوتا کہ حضرت خواجہ ہوش میں تھے اور نانبائی بے ہوش اور مجذوب آخر تین دن بعد اسی بے ہوشی میں دار الفناء سے دار البقاء کی جانب رحلت فرما گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ اسی طرح مشہور اور مقبول فقیہہ حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتویٰ رد المختار: ج:۳: ص:۳۳۷: قبیل باب البغاۃ میں وجد اور تواجد اور رقص حقیقی عارفوں کے حق میں اس طرح

لکھتے ہیں کہ:

”والتحقيق القاطع للنزاع فی امر الرقص والسماع يستدعی تفصيلا ذكره فی عوارف المعارف واحياء العلوم وخلاصته ما اجاب به العلامة النحرير ابن كمال باشا رحمة اللّٰه تعالٰی عليه بقوله: (ما فی التواجد ان حققت من حرج ولا التمايل ان اخلصت من باس فقمت تسعی علی رجل وحق لمن دعا مولاه ان يسعی علی الراس الرخصة فيما ذكر من الاوضاع عند الذكر والسماع للعارفين) الخ “(فتاوی رد المختار: ج:۳: ص: ۳۳۷ :قبيل باب البغاة)

ترجمہ: جو تحقیق قاطع (قطعی تحقیق) رقص اور سماع کے مسئلہ میں وہ تفصیل طلب ہے جیسا کہ عوارف المعارف اور احیاء العلوم ان کا تفصیلی ذکر ہے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ علامہ ابن کمال پاشا نے اپنے قول میں یہ ذکر کیا ہے کہ حقیقی تواجد میں کوئی گناہ نہیں اور خالص حرکتوں میں بھی کوئی بات قابل اعتراض نہیں ہے۔ایک پاؤں پر بھاگتے ہو حالانکہ جس کو اس کا آقا اپنی طرف بلائے اس پر حق ہے کہ سر کے بل بھاگے۔مذکورہ اعضاء میں حقیقی سماع کے وقت وجد اور تواجد دونوں کی اجازت ہے۔

تو اس عبارت سے وجد کی مختلف اقسام اور ان کے اثبات کیلئے اشارہ ملتا ہے۔امام عقیلی اور ابو نعیم اصفہانی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

”قال: لما قدم جعفر رضی اللّٰه تعالٰی عنه من ارض الحبشة، تلقاه رسول اللّٰه ﷺ فلما نظر جعفر رضی اللّٰه تعالٰی عنه الی رسول اللّٰه ﷺ حجل، قال سفيان بن عيينة من احد رواته يعنی مشی علی رجل واحدة

فقبل رسول اللّٰه ﷺ بين عينيه. الحديث “(سنن ای داؤد: ج:٤: ص: ٣٥٦: رقم حديث: ٥٢٢٠)سنن ابوداؤد کی روایت امام شعبی سے مروی ہے جس میں ”فالتزمه“(آپ نے انہیں سینے سے لگایا) زائد ہے۔

ترجمہ: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ سرزمین حبشہ سے تشریف لائے تو (حضور علیہ السلام) نے ان سے ملاقات کی، جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی نظر چہرہ انور پر پڑی تو انہوں نے حجل کیا۔امام سفیان ابن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں، فرماتے ہیں: احتراماً اپنے ایک پاؤں پر چلنے لگے تو حضور ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔سنن ابی داؤد: ج:ص:۳۵۶: کی روایت: امام شعبی سے مروی ہے فالتزمهٗ ﷺ آپ علیہ السلام نے انہیں سینے سے لگایا ”مسند احمد“ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ایک ایسی روایت ہے جو حسن سے کم درجہ کی نہیں۔

”حجل زيد بن حارثه وجعفر وعلی بين يديه ﷺ لما قال: للاول انت مولای وللثانی انت اشبهت خلقی وخلقی، و للثالث انت منی وان منك “(صحيح بخاری: ج:٢: ص:٦١٠: ايضًا: ج:١: ص:٣٧٢: مسند احمد: ج:٥: ص:٢٠٤)

ترجمہ: حضرت زید بن حارثہ حضرت جعفر طیار اور حضرت علی رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رقص کیا، جبکہ آپ ﷺ نے پہلے کو فرمایا، تو میرا پیارا غلام ہے دوسرے کو فرمایا، تو سیرت وصورت میں میرے مشابہ ہے اور تیسرے کو فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔اور طبقات ابن سعد میں ایک مرسل روایت یوں ہے جس کی سند امام ابن سعد کے نزدیک امام محمد باقر رضی اللہ عنہ تک صحیح ہے:

(فقام جعفر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فحجل حول النبی ﷺ دار علیہ)

یعنی حضرت جعفر رضی اللہ تعالٰی عنہ اٹھے اور حضور ﷺ کے اردگرد حلقے کی صورت میں رقص کیا۔

"والحجل: قال فی النھایۃ: ان یرفع رجلا ویقفز علی الاخری من الفرح النھایۃ" (لغت الحدیث) میں ہے حجل کے معنی ہیں۔فرط مسرت سے ایک پاؤں اٹھا کر دوسرے پاؤں پر اچھلنا۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں 'ھو رقص بھیئۃ مخصوصۃ '

حجل: خاص حالت میں رقص کرنے کو کہتے ہیں۔

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حبشہ سے واپس آنے پر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا رقص حضور ﷺ کی تعظیم و تکریم اور آپ کے دیدار کی خوشی اور احترام میں تھا۔اور ان کے ساتھ دیگر دو اصحاب کا رقص اپنی تعریف سننے اور حضور ﷺ کے شرف مخاطبت کی لذت کے باعث تھا۔اور اس بات کے شکرانے میں تھا کہ حضور ﷺ نے کمال عزت و محبت اور قرب سے نوازتے ہوئے انہیں اپنی طرف نسبت عطا کی۔اور یہ وہ عظیم کرم نوازی ہے جس پر جتنا ناز کیا جائے کم ہے۔پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے اس فعل پر توقف فرمایا اور قول و فعل سے ان کی تردید نہیں کی۔

اور اسی طرح علامہ ابن عابدین شامی حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف مجموعہ رسائل: ص:۱۷۳: ج:۱: پر وجد اور تواجد اور تمایل اور کپڑے پھاڑنے کے بارے میں لکھتے ہیں:

"ولا کلام لنا مع الصدق من ساداتنا الصوفیۃ رحمۃ اللّٰہ تعالٰی

علیھم المبرئین عن کل خصلۃ ردیۃ، فقد سئل امام الطائفتین سیدنا الجنید رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ ان قوما یتواجدون ویتمایلون: فقال دعوھم مع اللّٰہ تعالٰی یفرحون فانھم قوم قطعت الطریق اکبادھم، ومزق النصب فوادھم، وضاقوا ذرعا فلا حرج علیھم اذا تنفسوا مداوۃ لحالھم، ولو دقت مذاقھم عذرتھم فی صیاحھم وشق ثیابھم. وبمثل ما ذکرہ الامام الجنید البغدادی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اجاب العلامۃ النحریر ابن کما باشا رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ لما استفتی عن ذالک حیث قال: "

ما فی التواجد ان حققت من حرج ولا التمایل ان اخلصت من باس
فقمت تسعی علی رجل وحق لمن دعاہ مولاہ ان یسعی علی الراس

الرخصۃ فی ما ذکر من الاوضاع عند الذکر والسماع للعارفین رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیھم الصارفین اوقاتھم الی احسن الاعمال السالکین المالکین لضبط انفسھم عن قبائح الاحوال فھم لا یستمعون الامن الالہ، ولا یشتاقون الا الیہ ان ذکروہ ناحوا، وان شکروہ باحوا، وان وجدوہ صاحوا، وان شھدوہ استراحوا، وان سرحوا فی حضرات قربہ ساحوا، اذا غلب علیھم الوجد بغلباتہ، وشربوا من موارد ارادتہ: فمنھم من طرقتہ طوارق الھیبۃ فخرو ذاب ومنھم من برقت لہ بوارق اللطف فتحرک وطاب، ومنھم من طلع علیھم الحب من مطالع القرب فسکر وغاب، ھذا ما عن لی فی الجواب واللّٰہ اعلم بالصواب. ومن یک وجدہ وجدا صحیحًا فلم یحتج الی قول المغنی لہ من ذاتہ طرب قدیم وسکر دائم من غیر دنی (مجموعۃ

الرسائل: ج:۱: ص:۱۷۳)

ترجمہ: علامہ شامی فرماتے ہیں کہ ہم صادق سادات صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں زبان درازی نہیں کرسکتے اس لئے کہ یہ تمام اخلاق رزیلہ سے مبرا ہیں۔ یہ پاک باطن لوگ ہیں۔ امام طائفتین سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسی نے سوال کیا کہ بعض صوفی ایسے ہیں جو تواجد کرتے ہیں۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے عشق میں انہیں چھوڑ دو کہ خوشحالی کریں اس لئے کہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ طریقت نے ان کے دل پھاڑ دیئے ہیں اور مصیبتیں برداشت کرتے ہوئے ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ہیں اب ان کے حوصلے تنگ ہوگئے ہیں۔ آہ کے ساتھ سانس لیتے ہیں ان پر کوئی حرج نہیں۔ اس حالت کی دائمیت کے لئے اگر تمہیں ان کی حالت حاصل ہوجائے اور انوار و تجلیات کا مزہ حاصل ہوجائے تو ان کی چیخوں اور نعروں میں تم بھی شامل ہوکر اپنے کپڑے پھاڑ ڈالو۔ تم ان کو ان کے چیخیں مارنے اور کپڑے پھاڑنے میں معذور سمجھو۔

اسی طرح حضرت ابن کمال پاشا صاحب سے اسی مسئلے کے بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ آپ نے اپنے شعر میں یہ فرمایا:

ما فی التواجد ان حققت من حرج　　　والتمایل ان اخلصت من باس

اس شعر میں یہ فرمایا کہ اس تواجد کے کرنے میں کوئی حرج اور نہ ہی جسم کے ہلنے میں کوئی حرج ہے جبکہ باطنی علتوں سے پاک لوگوں میں یہ آجائے۔

وجد کی وجہ سے اٹھ کر بھاگنا بھی جائز ہے۔ اسلئے کہ اپنا مالک و مولیٰ جب بلائے تو انہیں اپنے سر کے بل بھاگنا چاہئے۔ محفل ذکر و محفل سماع میں کامل عارفوں کے لئے وجد اور

رقص کی رخصت ہے کیونکہ یہ لوگ اپنا قیمتی وقت بہترین اعمال میں صرف کرتے ہیں۔ طریقت کے سالکین ہوتے ہیں۔ جو اپنے نفسوں کو قبیح اعمال کرنے سے منع کرتے ہیں۔ وہ ان صفات سے متصف ہوتے ہیں کہ جب صوفیہ کرام سنتے ہیں تو اپنے پروردگار کی جانب سے سنتے ہیں۔ جب اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو روتے ہیں اور جب کبھی اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں۔ جب محبوب حقیقی کی جانب سے تجلیات و انوارات کا مشاہدہ کرتے ہیں تو چیخیں مارتے ہیں۔ جب شوق سے اللہ ذکر کرتے ہیں تو روتے ہیں اور جب محبوب حقیقی کا مشاہدہ کرتے ہیں تو آرام پاتے ہیں۔ اور جب قرب کے مراتب میں انہیں حصہ نصیب ہوتا ہے تو اس میں سیر کرتے ہیں اور بلند مقامات طے کرتے ہیں۔ جب ان پر وجد غلبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ارادت اور واردات سے بعض سالکوں پر ہیبت اور تجلیات کا عروج ہوتا ہے تو گر پڑتے ہیں۔ یا بے دم ہوجاتے ہیں۔ بعض سالکوں پر لطف خداوندی کی انوار نازل ہوتے ہیں تو خوشی کا اظہار کرتے ہیں بعض سالکوں پر قرب خداوندی اور مطلع جب ظاہر ہوتا ہے تو سُکر (مستی) کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو اپنے جسم اور جان سے بے خبر ہوجاتے ہیں۔ یہ مقام سُکر مقام غیبت اسے کہا جاتا ہے۔ یہ تمام مذکورہ حالات جائز اور ثابت ہیں۔ جس کو صحیح وجد نصیب ہوجائے تو اس کے لئے گانے والے اور گانے کی ضرورت نہیں رہتی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس سے ملی مستی نصیب ہوتی ہے جو بغیر شراب کے دائمی مستی اور سُکر حاصل ہوتی ہے۔ (مجموعہ رسائل: ج:۱: ص:۱۷۳) اس عبارت سے نہ صرف وجد بلکہ وجد کے مختلف اسباب اور اقسام کا بھی ذکر ہوا۔ اسی طرح جلیل القدر فقیہ علامہ مفتی سید احمد طحطاوی حنفی مصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاشیہ طحطاوی علی الدر المختار: ج:۴: ص:۱۷۶ تا ۱۷۷ میں وجد، رقص اور سماع ذکر کے بارے میں اس طرح تحریر فرمایا:

''ومن الفقهآء رحمة اللّٰه تعالٰی علیهم من لم یمنع الرقص حیث وجد لذة الشهود فغلب علیه الوجد واستدل بما وقع لجعفر ذی الجناحین رضی اللّٰه تعالٰی عنه لما قال له النبی ﷺ اشبهت خلقی وخلقی فحجل ای مشی علی رجل واحدة وفی روایة رقص من لذة هٰذا الخطاب ولم ینکر علیه النبی ﷺ وجعل ذلك اصلا لجواز رقص الصوفیة رحمة اللّٰه تعالٰی علیهم عند ما یجدونه من لذة الوجد فی مجالس الذکر والسماع وفی التاتارخانیة ما یدل علی جوازه للمغلوب الذی حرکاته کحرکات المرتعش. وبهٰذا افتی البلقینی رحمة اللّٰه تعالٰی علیه وبرهان الدین الانباسی رحمة اللّٰه تعالٰی علیه ''(حاشیة الطحطاوی علی الدر المختار: ج:٤: ص: ١٧٦ تا ١٧٧)

ترجمہ: بعض فقہاءِ کرام رقص سے نہیں روکتے جب شہود کا مزہ پاتے ہیں، جب سالک پر وجد کا غلبہ آجائے تو فقہا کرام اس حدیث تقریری سے استدلال کرتے ہیں۔ جعفر ذوالجناحین کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اخلاق شکل اور صورت میں میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو۔ اس خطاب کے سننے کے ساتھ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پاؤں پر بھاگنے لگے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اس خطاب کی لذت سے رقص کرنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے ان پر انکار نہیں کیا۔ یہ حدیث اہل تصوف کے رقص کے لئے دلیل بن گئی۔ جب اسطرح حال صوفی کو مل جائے اور محافل ذکر و سماع میں وجد کی لذت کیوجہ سے اسطرح کا حال صوفی پالیتا ہے۔ فتویٰ تا تارخانیہ میں مغلوب الحال سالک کیلئے نماز کی حالت میں یا نماز سے خارج میں یہ حال اور چیخیں مارنا جائز لکھا ہے جب یہ حرکات مرتعش کی طرح غیر اختیاری ہوں اور

مشابہت مجذوبین کیوجہ سے اختیاری حرکات کثیرہ کرتے ہیں تو اس کو تواجد کہتے ہیں۔ تو اس طرح نماز میں کرنا جائز نہیں ہے اور نماز کے باہر جائز ہے کہ ریا کاری سے خارج ہو اور دوسروں کو تکلیف دینے سے خارج ہو۔ اسی طرح فتویٰ علامہ بلقینی اور علامہ برہان الدین انباسی نے بھی دیا ہے۔ (یہاں پر طحطاوی کا کلام مکمل ہوا) علامہ سید احمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح مراقی الفلاح میں وجد کے اسباب کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے (مجمع الانھر) میں وجد کی بہت سی قسمیں ہیں جہاں اختیار سلب ہوجاتا ہے۔ مطلق انکار کے لئے کوئی وجہ نہیں۔ فتویٰ تا تارخانیہ میں مغلوب الحال سالک کا وجد ثابت کیا ہے جو حرکت وہ مرتعش کی طرح کرتا ہے وہ غیر اختیاری ہوتی ہیں اور تواجد بھی اچھا ہے اس کے اثبات کے دلائل بعد میں آجائیں گے۔ اللہ نے چاہا تو۔۔

(٩) (حاشیه الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ص:١٧٤:قبیل باب مایفسد الصلوٰة)

اسی طرح علامہ خیر الدین رملی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فتویٰ خیریہ (نفع البریہ) میں فتویٰ تنقیح الحامدیہ: ج:٢:ص:٢٨٣: میں اسی طرح وجد کے بارے میں لکھا ہے:

''اما الرقص ففیه للفقهآء کلام منهم من منعوه ومنهم من لم یمنع حیث وجد لذة الشهود وغلب علیه الوجد واستدل بما وقع لجعفر بن ابی طالب رضی اللّٰه تعالٰی عنه لما قال له علیه الصلوٰة والسلام "اشبهت خلقی وخلقی" وفی روایة جعفر رضی اللّٰه تعالٰی عنه ''اشبه الناس بی خلقا وخلقا فحجل" وفی روایة "رقص من لذة هٰذا الخطاب ولم ینکر علیه النبی ﷺ رقصه" وجعل ذلك اصلا لرقص الصوفیة رحمة اللّٰه تعالٰی علیهم عند ما

یجدونه من لذة المواجید فی مجالس الذکر والسماع وفی التاتار خانیة ما یدل علی جوازه وبهٰذا افتی البلقینی رحمة اللّٰه تعالٰی علیه وبرهان الدین النباسی رحمة اللّٰه تعالٰی علیه وبمثله اجاب بعض الحنفیة والمالکیة "

(فتاوی خیریه علی هامش تنقیح الحامدیة: ج:۲: ص:۲۸۳)

ترجمہ: رقص میں فقہاءِ کرام کا کلام ہے بعض منع کرتے ہیں اور بعض نہیں کرتے۔ کب جب شہود کی لذت موجود ہواور سالک پر وجد کی کیفیات طاری ہوں اور وہ دلیل کے طور پر حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ جواز کی دلیل بناتے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا۔ تم شکل و شباہت اور اخلاق میں میرے مشابہ ہو۔ ایک اور جگہ آپ ﷺ نے فرمایا: اوروں میں جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ اخلاق میں بھی اور شکل وصورت میں بھی۔ یہ خطاب سن کر حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پاؤں پر بھاگنا شروع کیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت جعفر نے رقص شروع کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس رقص کو منع نہیں کیا۔ یہ واقعہ اہلِ تصوف کے نزدیک ایک دلیل ہے جب ذکر وسماع میں لذت محسوس کرے۔ فتویٰ تاتارخانیہ میں جواز کے دلائل موجود ہیں۔ اسی طرح امام بلقینی اور علامہ برہان الدین نے جواز کا فتویٰ دیا۔ اس کے علاوہ جواز کا فتویٰ حنفیوں اور مالکیوں نے بھی دیا ہے۔ (فتاوی خیریه علی هامش تنقیح الحامدیه: ج:۲: ص: ۲۸۳)

ایک نکتہ

اس عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ جب بعض علماءِ احناف اور بعض علماءِ مالکیہ سے وجد اور رقص کے بارے میں پوچھا گیا تو سب نے جواز پر فتویٰ دیا۔ اسی طرح امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ شافعی المسلک ہیں۔ انہوں نے بھی جواز بلکہ استحباب کا حکم دیا ہے۔

(الحاوی للفتاوی: ج:۲: ص:۲۲٤) میں اس کی پوری وضاحت موجود ہے بعد میں ان کی عبارت پوری نقل کریں گے۔ انشاء اللہ۔

اسی طرح شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ حنبلی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، وجد اور حال کا اثبات کیا ہے۔ فتوح الغیب میں لکھا ہے کہ صوفی کیلئے آٹھ (۸) خصلتیں ہونی چاہئیں۔ ایک ان میں سے وجد بھی ہے۔ بعد میں ان کی عبارت جو کہ فتوح الغیب میں آجائے گی خلاصہ یہ ہوا۔ چاروں مذہبوں کے علماء وجد اور حال کے اثبات کے قائل ہیں۔ عارفوں کیلئے لہٰذا منکرین کس طرح وجد اور حال کو چاروں مذہبوں میں حرام کہتے ہیں؟ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ فاسق اور خلافِ شرع متصوفہ کا رقص اور تماشہ اور لہو ولعب چاروں مذہبوں میں حرام ہے اور قرطبی کی بھی یہی مراد ہے اور جو حقیقی عارفوں اور متشرع اہلِ تصوف کا وجد اور حال ہے وہ بالکل ثابت اور جائز ہے بلکہ نور عنایت الٰہی ہے اور یہ حال اولیاءِ کرام کا ہے جیسا کہ حدیقة الندیه لنابلسی کے حوالہ سے بھی عبارت بعد میں آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس طرح تطبیق عبارتوں کے درمیان کرنا علماءِ راسخین اور غیر متعصب اہلِ بصیرت کا کام ہے۔ منکرین کی طرح نیم ملا خطرہ ایمان کی طرح نہیں۔ روایتوں کے درمیان تطبیق نہیں کر سکتے بلکہ اسے سمجھ بھی نہیں سکتے بلکہ روایات اور عبارات سے نجدیوں کا مسلک تلاش کرتے ہیں اور انہیں سے جوڑتے ہیں اور اس بات کی عبارتوں کو ہضم کر جاتے ہیں لیکن یہ ارمان ان کا کبھی پورا نہ ہوگا۔ افسوس در افسوس یہ منکرین اپنے آپ کو مفتی اور شیخ الحدیث کہلاتے ہیں اور دوسری طرف جانتے کچھ نہیں۔ یہ ایک عجیب سا معاملہ ہے۔

آن کس کہ نداند و نداند کہ نداند   در جہل مرکب ابد الدہر بماند

ترجمہ: جو نہیں سمجھتا اور اپنی ناسمجھی اور ہیچ مدانی پر بھی خبردار نہیں وہ ہمیشہ کیلئے جہل مرکب ہی

میں رہ جاتا ہے۔

مزید وضاحت اگلے صفحات میں (جو منکرین کے جوابات کے بارے میں ہیں) آئے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۱۰) اسی طرح علامہ حامد بن علی بن عبدالرحمٰن آفندی عمادی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی دمشق وشام نے اپنی کتاب (مغنی المستفتی عن سوال المفتی المعروف فتاوی تنقیح حامدیه: ج:۲:ص:۳۵٤: باب الحظر والاباحة) میں علامہ جلال الدین دوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (شرح ھیاکل نور) کے حوالے سے لکھا ہے کہ:

"الانسان يستعد بحركات العبادة الوضعية الشرعية للشوارق القدسية بل المحققون رحمة اللّٰه تعالىٰ عليهم من اهل التجريد رحمة اللّٰه تعالىٰ عليهم قد يشاهدون فى انفسهم طربا قدميا مزعجا فيتحركون بالرقص والتصفيق والدوران ويستعدون بتلك الحركة لشروق انوار آخر الى ان يقضى ذلك الحال عنهم بسبب من الاسباب كما عليه تجارب السالكين رحمة اللّٰه تعالىٰ عليهم" (تنقيح فتاوى حامديه: ج:۲:ص:۳۵٤)

ترجمہ: انسان کبھی شرعی عبادات ادا کرنے کی وجہ سے پاکیزہ انوار کے لئے مستعد بلکہ تجدید محققین اولیاء اپنے اندر پاکیزہ انوا مستی کا مشاہدہ کرتے ہیں اس کی وجہ سے وہ حرکات کا باعث بنتا ہے تو وہ حرکت میں لگ جاتے ہیں۔ رقص اور تالیاں بجانا، یوں بھاگنا دوڑنا، اس طرح کی حرکتیں ان سے سرزد ہوتی ہیں کیونکہ ان پر انوار کا نزول ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کا حال ختم ہو جاتا ہے کسی سبب کے ساتھ اور عام سالکوں کا تجربہ اس پر گواہ ہے۔ اس عبارت سے کہ یہ حرکات انوار کے نزول کے سبب کرتے ہیں جو برداشت نہیں کر پاتے۔

(۱۱) اسی طرح محدث مفسر فقیہ اور ادیب وصوفی حضرت امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ چاروں مذاہب میں مقبول ہیں، خود شافعی ہیں اپنی کتاب (الحاوی للفتاوی المتعلقة بالتصوف) تصوف کے متعلق باب میں وجد، رقص، سماع اور مجالس ذکر، قیام ذکر کے اثبات میں یوں رقمطراز ہیں کہ:

مسئلة: فى جماعة الصوفية رحمة اللّٰه تعالىٰ عليهم اجتمعوا فى مجلس ذكر ثم ان شخصا من الجماعة قام من ذلك المجلس لوارد حصل له فهل له فعل ذلك سوآء كان باختياره ام لا؟ وهل لا منعه وزجره عن ذلك؟

الجواب: لاانكار عليه فى ذلك وقد سئل عن هٰذا السوال بعينه شيخ الاسلام سراج الدين البلقينى رحمة اللّٰه تعالىٰ عليه فاجاب بانه لا انكار عليه فى ذلك وليس لمانع التعدى بمنعه ويلزم المتعدى بذلك التعذير.

وسئل عن علامة برهان الدين الانباسى رحمة اللّٰه تعالىٰ عليه فاجاب بمثل ذلك وزاد ان صاحب الحال مغلوب والمنكر محروم ما ذاق لذة التواجد ولا صفا له المشروب (الى ان قال فى آخر جوابه) وبالجملة فالسلامة فى تسليم حال القوم واجاب ايضًا بمثل ذلك بعض ائمة الحنفية رحمة اللّٰه تعالىٰ عليهم والمالكية رحمة اللّٰه تعالىٰ عليهم كلهم كتبوا على هٰذا السوال بالموافقة من غير مخالفة (اقول) وكيف ينكر الذكر قائما والقيام ذاكرًا وقد قال اللّٰه تعالىٰ (الذين يذكرون اللّٰه قيامًا وقعودًا وعلى جنوبهم. الآية) وقالت عائشة رضى اللّٰه تعالىٰ عنها كان النبى ﷺ يذكر اللّٰه على كل احيانه وان انضم الى هٰذا القيام رقص او نحوه فلا انكار عليهم

لان ذلك من لذات الشهود او المواجيد وقد ورد فی الحدیث رقص جعفر بن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالٰی عنه بین یدی النبی ﷺ لما قال له 'اشبهت خلقی وخلقی' وذلك من لذة هٰذا الخطاب ولم ینکر ذلك علیه النبی ﷺ فکان هٰذا اصلا فی رقص الصوفیة رحمة اللّٰہ تعالٰی علیهم لما یدرکونه من لذات المواجید. وقد صح القیام والرقص فی مجالس الذکر والسماع عن جماعة من کبار الائمة رحمة اللّٰہ تعالٰی علیهم منهم شیخ الاسلام عز الدین بن عبدالسلام رحمة اللّٰہ تعالٰی علیه. (الحاوی للفتاوی: ج:۲: ص:۲۲٤)

ترجمہ: (مسئلہ)صوفیاءِ کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کی ایک جماعت جو کہ ذکر کیلئے جمع ہوئے ہوں اور پھر ایک شخص اس جماعت سے اٹھے جو کہ ذکر کرنے والا ہو اور یہ حال اس سالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر حصول کیوجہ سے ایک وارد سے مستمر ہو جائے ، پس یہ کام اس سالک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مغلوب الحال اگر اختیار کے ساتھ ہو یا کہ بغیر اختیار ہو، تو جواز رکھتا ہے کہ نہیں ؟ اور آیا کونسے شخص کو اختیار ہے کہ اسے منع کرے یا روکے ؟

الجواب: اس سالک کے معاملے کا کسی قسم کا انکار نہیں کرنا چاہئے ۔ بعینہٖ یہی سوال شیخ الاسلام سراج الدین بلقینی سے ہوا تو انہوں نے یہ جواب دیا کہ اس کام میں اس سالک سے کسی قسم کا انکار نہیں اور منع کرنے والے کو منع نہیں کرنا چاہئے اور منع کرنے والے کو سختی سے روکنا چاہئے اور تعزیر کرنا چاہئے اور اسی مسئلہ کا علامہ برہان الدین انباسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے بھی پوچھا گیا تو ان کا جواب بھی یہی تھا کہ اس مغلوب الحال کا جو منکر ہے وہ محروم اور بے نصیب ہوا ۔ یہاں تک کہ جواب کے آخر میں یہ فرمایا ہے کہ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ صوفیاءِ کرام

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہم کے حال کو تسلیم کرنے میں سلامتی ہے ۔

اسی طرح کا جواب احناف نے دیا ہے اور مالکیہ کا جواب بھی یہی ہے ۔ جب ان سے پوچھا گیا تو ان سب نے اسی طرح جواب دیا اور اس پر اکتفا کیا ۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے تو کس طرح کھڑا ہو کر ذکر کا انکار کیا جائے حالانکہ اللہ تعالٰی نے فرمایا ہے ۔ عقل مند لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالٰی کا ذکر کھڑے ہو کر ، بیٹھ کر اور پہلوں پر لیٹ کر کرتے ہیں ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں : حضور اکرم ﷺ اللہ کا ذکر ہر حالت اور ہر ہیئت سے کرتے تھے تو اس میں کھڑا ہونے کی بھی ہیئت آتی ہے اگر مغلوب الحال سالک کھڑا ہو کر ناچنا شروع کر دے یا دوسری حرکات اور چیخیں اس کے ساتھ مل جاتیں ہوں تو اس میں بھی انکار نہیں ہے کیونکہ یہ حال شہود اور لذت سے پیدا ہوا ہے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں حدیث شریف میں ان کا رقص ثابت ہے جب حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ۔ کہ تیری صورت اور اخلاق مجھ سے مشابہت رکھتے ہے تو آپ نے رقص شروع کیا اور حضور اکرم ﷺ نے اس پر منع نہیں فرمایا تو یہ صوفیوں کے رقص پر بھی دلیل ہے ۔ جب وہ وجد پاتے ہیں ذکر اور نعت خوانی کی مجلس میں رقص اور قیام کے متعلق آئمہ سب کے سب اس کے قائل ہیں جس میں سے شیخ الاسلام عز الدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہیں ۔ (الحاوی للفتاوی: ج:۲: ص:۲٦٤)

اس عبارت شریف سے مسئلہ وجد او رتواجد کے اثبات اور کچھ اور نکتے بھی نکلتے ہیں

نمبر ۱: کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ذکر کرنے والوں کو قیام اور تواجد سے منع کرے اور اگر کسی نے منع کیا تو اس کو تعزیر (سزا) دینا چاہئے یا اسے مارنا چاہئے ۔ تو منکرین اپنے بارے میں سوچیں ۔

نمبر۲:   وجد اور حال والا سالک عارف مغلوب الحال ہے منکرین فیض الٰہی سے محروم ہیں خود انہوں نے اس حال کا مزہ اور باطنی لذت نہیں پائی۔ اس لئے دوسرے اہل اللہ کا انکار کرتے ہیں۔ تو اب منکرین اپنی محرومیت کے بارے میں سوچیں۔

نمبر۳:   چاروں مذاہب کے علماءِ حقیقی اہلِ تصوف اور عارفین کے وجد اور حال کے اثبات پر متفق ہیں اور رد دیدی عبارتیں فساق اور خلافِ شرع متصوفہ اور ریا کار کے حق میں ہیں تو کس طرح منکرین حقیقی اہلِ تصوف عارفین کے وجد اور حال چار مذہبوں کے مطابق حرام سمجھتے ہیں۔

اسی طرح فتاویٰ ہندیہ (عالمگیری) ج:۵:ص:۳۵۲:باب:۱۷: میں مشائخ صادقین کے وجد اور غشی طاری ہونے سماع میں اچھے اشعار سنتے وقت فاسق کا گانا اور رقص نا جائز کے حق میں اس طرح لکھا ہے:

"فان فی زمانهم ربما ینشد واحدا شعرا فیه معنی یوافق احوالهم فیوافقه من کان له قلب رقیق اذا سمع کلمة توافقه علی امر هو فیه وربما یغشی علی عقله فیقوم من غیر اختیار وتخرج حرکات منه من اختیار وذلك مما لا یستبعد ان یکون جائزا مما لا یؤاخذ به ولا یظن فی المشائخ رحمة اللّٰه تعالٰی علیهم انهم فعلوا مثل ما یفعل اهل زماننا من اهل الفسق والذین لا علم لهم باحکام الشرع وانما یتمسك بافعال اهل الدین (ای مشائخ التصوف رحمة اللّٰه تعالٰی علیهم کذا فی جواهر الفتاوی) "(فتاوی هندیه: ج:۵: ص:۳۵۲:باب:۱۷)

ترجمہ: بے شک ان کے زمانے میں بہت مرتبہ شعر بنا تا اور اس کا ایسا معنی ہوتا کہ ان کے

باطنی حال کے موافق تو ان کا دل نرم ہو جاتا اس موافقت سے ان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ان کے باطنی حال کے موافقت کی وجہ سے کہ شعر ان کے باطن کے موافق ہوتا تو بے اختیار کھڑے ہو جاتے اور ان سے وہ حرکات صادر ہو جاتیں تو یہ کام جائز اور ان پر مواخذہ نہیں اور حقیقی مشائخ طریقت پر یہ گمان نہیں ہوسکتا۔ اور ہمارے زمانے میں فاسق اور جاہلوں اور فاسقوں کی طرح خلاف شرع امور کریں حالانکہ یہ فاسق لوگ اہلِ دین اور مشائخ حقیقی کے احوال پر دلیل پکڑتے ہیں جو کہ خلافِ شرع کام کرتے ہیں بلکہ صوفیۂ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم تو ان کی طرح نہیں تھے۔

"اسی طرح جواہر الفتاویٰ میں بھی لکھا ہے"

تو اس عبارت سے فتاویٰ ہندیہ کی دوسری عبارت کا محمل بھی معین ہوا۔ جس میں سماع و رقص اور وجد پر رد کیا ہے۔ وہ اس طریقے پر صادق مشائخ اور متشرع سالک کیلئے یہ جائز ہے اور فاسق اور خلافِ شرع کیلئے اس کا جواز نہیں بلکہ اس عبارت کے ساتھ فقہاء کی تمام عبارتوں کی تطبیق ہوئی کہ ایک طرف ثبوت اور دوسری طرف منع متعصب منکرین اولیاء صرف نفی کی عبارات لیتے ہیں جیسے یہودی احبار حق کو چھپاتے ہیں۔ پوری تحقیق انشاء اللہ بعد میں آئے گی۔

اسی طرح سیدنا وسید کل امام ربانی محبوب صمدانی واقف متشابہات قرآنی سیدنا مجدد ومنور الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی حنفی نقشبندی احراری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مکتوباتِ قدسی الآیات مکتوب:۳۵۲: حصہ:۵:ج:۱: میں فرماتے ہیں۔

"ای فرزند! ولولۂ عشق وطنطنۂ محبت ونعرہائے شوق انگیز وصیحا ھائی درد آمیز ووجد وتواجد ورقص ورقاصی ہمہ در مقامات ظلال است ودر آوان ظہورات وتجلیات ظلیہ" (مکتوبات

شریف: مکتوب: ۳۰۲: ج: ۱)

ترجمہ: اے بیٹے! عشق کے شور اور ولولہ اور محبت اور شوق سے بھرے ہوئے نعرے اور درد کی چیخیں اور وجد و تواجد اور رقص یہ تمام حالات ظلال کے مقام میں آتے ہیں۔ ظلی تجلیات کے ظہور کے وقت یہ وارد ہوتے ہیں۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وجد اور حال کے مختلف انوار اکثر تجلیاتِ ظلیہ کے مقام پر وارد ہوتے ہیں جن کا تعلق ولایت سے ہے اور تجلیات اصلیہ کے وارد ہونے کا وقت اور اس کا تعلق کمالات اور حقائق سے ہوتا ہے۔ زیادہ تر جسم میں کپکی کا آجانا اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب بہنا اور کبھی کبھی اس مقام پر رقص اور غشی وغیرہ کے احوال بھی وارد ہوتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے بہت ساری آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت کیا جاچکا ہے۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ "از دک و فک چارہ نیست" یا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غشی کے طاری ہونے کا واقعہ اس پر دلیل ہے۔ نیز اور بہت ساری روایات اللہ کے مقبول بندے عارفوں کے وجد اور حال کے اثبات کیلئے دلیل ہیں۔

یہاں تک کہ حضور پُر نور عظیم البرکت امام اہل سنت قاطع بدعت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان افغانی ثم بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وجد اور تواجد کے بارے میں فتاویٰ رضویہ میں صفحہ ۴۴۵ جلد ۱۰ (مطبوعہ المجدد احمد رضا اکیڈمی) پہ لکھتے ہیں۔ تواجد یعنی اہلِ وجد کی صورت بنانا اگر معاذ اللہ بطورِ ریا ہے تو اس کی حرمت میں شبہ نہیں کہ ریا کیلئے تو نماز بھی حرام ہے اور اگر نیت صالح ہے تو ہرگز کوئی وجہ ممانعت نہیں۔ یہاں نیت صالحہ دو ہوسکتی ہیں ایک عام یعنی تشبہ بصلحاءِ کرام "ان لم تکونوا مثلھم فتشبھوا ان الشبہ بالکرام

فلاح "اگر نیک لوگوں کی طرح نہیں ہو تو نیکوں کی مشابہت اختیار کرلو۔ تحقیق کے ساتھ نیک لوگوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے میں ہی کامیابی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "من تشبہ بقوم فھو منھم" "جو کسی قوم سے تشبہ کرے گا وہ ان میں سے ہی ہے۔ دوسری حدیث مبارکہ میں ہے: "ان لم تبکوا فتباکوا" رونا نہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔

دوسری نیت طالبانِ راہ کیلئے وجد کی صورت بنائے کہ حقیقت حاصل ہوجائے نیت صادقہ کے ساتھ یہ تکلف بنا بھی رفتہ رفتہ حصولِ حقیقت کی طرف منجر ہوجاتا ہے۔

"امام حجۃ الاسلام غزالی قدس سرہ العالی احیاء العلوم میں فرماتے ہیں"

"التواجد المتکلف منہ مذموم یقصد بہ الریاء ومنہ محمود وھو التوسل الی استدعاء الاحوال الشریفة واکتسابھا واجتلابھا بالحیلة فان لکسب مدخلا فی جلب الاحوال الشریفة ولذلك امر رسول اللّٰہ ﷺ من لم یحضرہ البکاء فی قراءة القرآن ان یتباکی ویتحازن (سیدی عارف باللّٰہ علامہ عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی حدیقہ ندیہ) میں فرماتے ہیں

"لا شك ان التواجد وھو تکلف الوجد واظھارہ من غیر ان یکون لہ وجد حقیقة فیہ تشبہ باھل الوجد الحقیقی وھو جائز بل مطلوب شرعا قال رسول اللّٰہ ﷺ من تشبہ بقوم فھو منھم فتاوی علامہ خیر رملی استاذ صاحب در مختار علیھما رحمة الغفار اما الرقص ففیہ للفقھاء کلام منھم من منعہ ومنھم من لم یمنع حیث وجد لذة الشھود وغلب علیہ الوجد واستدلوا بما وقع لجعفر بن ابی طالب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ لما قال لہ علیہ الصلوٰة والسلام اشبھت خلقی وخلقی وفی لفظ جعفر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ

اشبہ الناس بی خلقا وخلقا فحجل ای مشی علی رجل واحدۃ وفی روایۃ رقص من لذۃ ھٰذا الخطاب ولم ینکر علیہ الصلوٰۃ والسلام رقصہ وجعل ذلک اصلا لجواز رقص الصوفیۃ عند ما یجدونہ من لذۃ المواجید فی مجالس الذکر والسماع وفی التاتاخانیۃ ما یدل علی جوازہ للمغلوب الذی حرکاتہ کحرکات المرتعش وبھٰذا افتی البلقینی وبرھان الدین الابناسی وبمثلہ اجاب بعض ائمۃ الحنفیۃ والمالکیۃ وکل ذلک اذا خلصت النیۃ وکانوا صادقین وفی الوجد مغلوبین فی القیام والحرکۃ عند شدۃ الھیام والمشیٔ قد یتصف تارۃ بالحلال وتارۃ بالحرام باختلاف القصد والمرام وبتقریر جمیع ما قالوہ یطول الکلام "(نہایہ ابن اثیر ومجمع البحار)میں ہے۔

"قال ﷺ لزید انت مولانا فحجل الحجل ان یرفع رجلا ویقفز علی الاخری من الفرح زاد فی النہایۃ وقد یکون بالرجلین الا انہ قفز "چاہتا بھی اگر بے اختیاری سے ہوتو مثل وجد کسی طرح زیر حکم نہیں آسکتا اور اگر ریا سے ہے تو نماز بھی حرام ہے اور اگر کوئی نیت فاسدہ نہیں مگر وہاں کسی مریض یا نائم کو تکلیف یا نمازی یا ذاکر یا مشتغل علم کی تشویش ہو تو ممنوع ہے۔امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی حدیث میں ہے وقت نماز میں حضور اقدس ﷺ نے تلاوت کرنے والوں کو جہر قرآن سے منع فرمایا اور اگر تمام مفاسد سے پاک ہو تو کوئی حرج نہیں علامہ ابن عابدین شامی منہوات شفاء العلیل میں نور العین فی اصلاح جامع الفصولین سے علامہ ابن کمال وزیر کا فتویٰ نقل فرماتے ہیں۔

"ما فی التواجد ان حققت من حرج. ولا التمایل ان اخلصت من بأس. فقمت تسعی علی رجل وحق لمن. دعاہ مولاہ ان یسعی علی الرأس.

الرخصۃ فیما ذکر من الاوضاع عند الذکر والسماع للعارفین الصارفین اوقاتھم الی احسن الاعمال السالکین المالکین لضبط انفسھم عن قبائح الاحوال فھم لا یستمعون الامن الالہ ولا یشتاقون الالہ ان ذکروہ وناحوا وان وجدوہ صاحوا اذا وجد علیھم الوجد فمنھم من طرقۃ طوارق الھیئۃ فخر وذاب ومنھم من برقت لہ بوارق اللطف فتحرک وطاب "(فتاوی رضویہ: ج:۱۰: ص:۱۸۲،۶۸)

یعنی وجد اور تواجد اور رقص بالکل جائز ہے اور احوال صحیحہ ہے اس سے انکار کرنا صراحۃً گمراہی ہے۔

اسی طرح امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوب نمبر:۲۶: میں ج:۱: وجد اور حال کے اثبات میں فرماتے ہیں۔

"والعروج الی حضرت الذات لا یتصور الا بالسیر الاجمالی فی الصفات والعبارات. ومن وقع سیرہ فی الاسمآء بالتفصیل حبس فی الصفات والاعتبارات ولم یزل منہ الشوق والطلب ولم یفارق عنہ الوجد والتواجد فاصحاب الشوق والتواجد لیسوا الا اصحاب تجلیات الصفات(فی عامۃ الحالات) ولیس من التجلیات الذاتیۃ لھم نصیب ما داموا فی الشوق والوجد "(مکتوبات شریف مکتوب: ج:۱: ص: ۲۶)

ترجمہ: حضرت ذات کی طرف عروج روحی کرنا تصوف میں نہیں مگر صفات اور اعتبارات کے ساتھ وہ بھی اجمالی عروج کرنا جس کی سیر اسماء وصفات میں تفصیلی واقع ہو تو وہ صفات اور اعتبارات میں بند ہو جاتا ہے تو ہمیشہ اس کے شوق بعد طلب میں رکھتا ہے۔اس کے ساتھ

ہمیشہ وجد اور تواجد میں رہتا ہے اور تجلیاتِ صفات والی عام حالت میں ہوتے ہیں اور تجلیاتِ ذاتیہ میں ان کا نصیب نہیں ہوتا۔

اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ وجد اور تواجد اولیاءِ کرام کے احوال ہیں اور تجلیات صفاتیہ ظلیہ کے وقت میں بہت زیادہ حرکات اور اس کے علاوہ دیگر اشکال میں ظاہر ہوتا ہے جب تجلیاتِ ذاتیہ اور اصلیہ اولیائے راسخین کا نصیب ہوجائے تو اس کے بعد زیادہ وجد، رونا اور بدن کے لرزنے کی صورت میں اور کبھی دوسری امثال یا صورتیں بھی ظاہر ہوجاتی ہیں جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوسرے مکتوب میں تحریر کیا ہے: (از ذوق وفک چارہ نیست) یعنی کبھی کبھی اور احوال بھی اصل اور خالص تجلی کے وقت میں سالک پر آتے ہیں۔جس کا ذکر ہم نے تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔

اس طرح امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو چاروں مذہبوں میں مقبول شخصیت ہیں اپنی کتاب ''انوار قدسیہ فی معرفۃ قواعد صوفیہ: ج:۱:ص:۳۹: باب آداب ذکر ''میں وجد اور مختلف نعروں کے اثبات کے حق میں اس طرح لکھا:

''وقال سیدی یوسف العجمی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ وما ذکروہ من آداب الذکر محلہ فی الذاکر الواعی المختار اما المسلوب الاختیار فھو مع ما ھو یرد علیہ من الاسرار، فقد یجری علی لسانہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اوھو ھو ھو ھو او لا لا لا لا او آہ آہ آہ آہ او عا عا عا عا او آ آ آ او ھا ھا ھا او صوت بغیر حرف او تخبیط وادبہ عند ذلك التسلیم للوارد فاذا انقضی الوارد فاذ بہ السکون من غیر تقول ''(انوار القدسیہ فی معرفۃ قواعد صوفیہ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیھم: ج:۱:ص:۳۹)

ترجمہ: اور میرے سید یوسف عجمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مشائخِ طریقت نے سالک کیلئے جو آداب ذکر کئے ہیں وہ صاحب اختیار سالک کے حق میں ہیں اور جو مسلوب الاختیار ہوتے ہیں ان کو اسرار وارده کی وجہ سے چھوڑ دیئے کبھی ان کی زبان سے بے اختیار اللہ، اللہ، اللہ یا ھو، ھو، ھو یا لا، لا، لا یا آہ، آہ، آہ یا عا، عا، عا یا آ، آ، آ یا ھا، ھا، ھا یا بغیر حروف کے آواز نکالتے ہیں اور کبھی بعض کلمات کو بعض الفاظ کے ساتھ ملا لیتے ہیں جیسے کہ اللہ ھو، ھو اللہ یا ھو عا، یا عا ھو وغیرہا اور اس کیلئے ادب یہ ہے جب یہ اسرار وارده کو تسلیم کرے پس جب یہ اسرار وارده ختم ہوجائے اس کیلئے ادب یہ ہے کہ سکون اور وقار کے ساتھ بیٹھ جائے۔

اسی طرح امام حجۃ الاسلام محمد بن محمد بن محمد الغزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو چاروں مذاہبِ حق میں مقبول شخصیت ہیں اپنی کتاب مستطاب (احیاء علوم الدین: ج:۲: ص:۳۰٤:مقام ثالث من السماع)پر بیان کرتے ہیں کہ وجد کی حالت میں کپڑے پھاڑنے کے بارے میں لکھا ہے:

''ولا یبعد ان یغلب الوجد بحیث یمزق ثوبہ وھو لا یدری لغلبۃ سکر الوجد علیہ او یدری ولکن یکون کالمضطر الذی لا یقدر علی ضبط نفسہ ''(احیاء علوم الدین: ج:۲: ص:۳۰٤:مقام ثالث من السماع)

ترجمہ: یہ بات بعید نہیں ہے کہ وجد اس قدر غالب ہوجائے کہ اپنے کپڑے پھاڑے سکر اور وجد کے غلبے کیوجہ سے اور اپنی حالت کو سمجھے بھی نہیں یا سمجھتا ہے مگر مجبور شخص کی طرح بن جائے۔اپنے نفس پر کنٹرول اور قدرت نہ ہو۔

''اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اولیائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے رقص کے اثبات میں یہ لکھا ہے''

"وذلك "ای الرقص" يكون لفرح او شوق فحكمه حكم مهيجه ان كان فرحه محمودا والرقص يزيده ويؤكده فهو محمود وان كان مباحا فهو مباح وان كان مذموما فهو مذموم "(احیاء العلوم: ج:۲: ص: ۳۰٤)

ترجمہ: رقص اور خوشی شوق کیوجہ سے صادر ہوتا ہے اس کا حکم سبب کے ساتھ متعلق ہے اگر خوشی جائز اور نیک ہو تو رقص بھی اسے بڑھا دیتا ہے تو اس طرح کا رقص بھی محمود اور اچھا ہے اگر خوشی مباح ہو تو رقص بھی مباح اگر خوشی نا جائز ہو تو رقص بھی مذموم ہوگا۔

پھر امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (احیاء العلوم: ج:۲: ص:۲۷۳: باب کتاب السماع والوجد)میں(بخاری شریف کتاب النکاح قبیل کتاب الطلاق: ج:۲: ص: ۷۸۸)پر حبشیوں کا مسجد میں رقص اور دوسری صحیح احادیث میں اس بات کی دلیل ہے جب سبب مباح کی وجہ سے حبشیوں کیلئے مسجد میں رقص کرنا جائز ہے اور رسول اللہ ﷺ نے منع نہیں فرمایا اور ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دیکھنا اور اس کیلئے ان کا کھڑے ہو کر دیکھنا اہلِ تصوف کیلئے سبب محمود کی وجہ سے جو کہ انوارِ الٰہیہ کا ورود ہے۔ بطریقِ اولیٰ مسجد میں رقص ووجد ہونا جائز ہوتا ہے حالانکہ اہلِ تصوف سے اختیار بھی سلب ہو جاتا ہے اگر چہ عقل وشعور باقی ہوتا ہے۔ جیسے تفسیر روح المعانی میں غشی اور بے ہوشی کی حالت میں عقل واختیار، دونوں سلب ہو جاتے ہیں۔ غشی کے احوال میں ہوش باقی رہتا ہے۔ اختیار سلب ہو جاتا ہے۔ کھانسی اور چھینک کی طرح۔ اس پر بھی کسی قسم کا اعتراض نہیں ہے۔ مسجد اور غیر مسجد میں اس طرح جائز اور ثابت ہے۔

"اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (احیاء العلوم: ج:۲: ص: ۲۹۳)پر حضرت موسیٰ عبادانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ واقعہ نقل کیا ہے"

"انه قال اقدم علينا صالح المری رحمة الله تعالٰی عليه وعتبة الغلام رحمة الله تعالٰی عليه وعبدالواحد بن زيد رحمة الله تعالٰی عليه ومسلم الاسواری رحمة الله تعالٰی عليه فنزلوا علی الساحل قال فهيآء لهم ذات ليلة طعاما فدعوتهم اليه فجاء وا فلما وضعت الطعام بين ايديهم اذا بقائل يقول رافعا صوته هذا البيت. وتلهيك عن دار الخلود مطاعم. ولذة نفس غيها غير نافع. فصاح عتبة الغلام رحمة الله تعالٰی عليه صيحة وخر مغشيا عليه وبكى القوم فرفعت الطعام وماذاقوا والله منه لقمة "

ترجمہ: مسلم عبادانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم پر صالح المری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور عتبۃ الغلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور عبد الواحد بن زید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مسلم الاسواری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمارے یہاں پہنچے اور دریا کے کنارے پر ہمارے مہمان بن گئے۔ تو حضرت عبادانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کیلئے رات کو کھانا تیار کیا اور میں نے انہیں کھانے کی دعوت دی اور ان کو کھانا کھانے کیلئے بلایا اور وہ آگئے۔ جب ان کے سامنے کھانا دیا گیا تو ایک شخص بلند آواز سے یہ شعر پڑھ رہا تھا۔ کہ تمہیں جنت کے کھانوں سے غافل کر دیا نفس کی ان لذتوں نے جن کی تم تابعداری کرتے ہو اور ان میں کچھ بھی فائدہ نہیں۔ تو عتبۃ الغلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ تو سب نے رونا شروع کر دیا تو کھانا میں نے دوبارہ اٹھالیا۔ اللہ کی قسم !انہوں نے ایک لقمہ بھی نہیں کھایا۔

حضرت عتبۃ الغلام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پرانے اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ اور صاحبِ کرامت شخصیت ہیں اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہیں۔ اس کی پوری تفصیل تذکرہ اولیاء میں مذکور ہے۔ جو کہ حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی

تصنیف ہے۔

''اسی طرح حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (احیاء العلوم: ج:۲: ص: ۲۹۷) میں حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا واقعہ تحریر کیا ہے کہ!

''فقد كان الشبلی رحمة اللّٰه تعالیٰ علیه فی مسجده لیلة من رمضان وهو یصلی خلف امام له فقرأ الامام ولئن شئنا لنذهبن بالذی اوحینا الیك فزعق الشبلی رحمة اللّٰه تعالیٰ علیه زعقة ظن الناس انه قد طارت روحه واحمر وجهه وارتعد فرائضه ''(احیاء العلوم: ج:۲: ص: ۲۹۷)

ترجمہ: حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مسجد میں رمضان کے مہینے کی ایک رات امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب امام نے یہ آیت پڑھی: ''ولئن شئنا لنذهبن بالذی اوحینا الیك ''تو حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسی چیخ ماری کہ لوگوں نے گمان کیا کہ ان کی روح پرواز کر گئی۔ ان کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ ان کے لطائف نے تیزی کے ساتھ حرکت شروع کر دی۔

اس واقعہ سے نماز کی حالت میں وجد ثابت ہوا اور وجد کے وقت میں چہرہ کا سرخ ہو جانا بھی ثابت ہوا۔ حالانکہ منکرین نے استہزائیہ انداز میں لکھا ہے کہ جن کے مریدوں کے چہرے مریضوں کی طرح سرخ ہو جاتے ہیں۔ آیا کیا منکرین یہ نسبت حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب کرتا ہے۔ (معاذ اللّٰه) کہ ایک ولی اللہ کا انکار کفر اور بے دینی ہے لہٰذا منکرین اپنے افکار اور استہزاء کو غور سے دیکھیں۔ استہزاء کی عاقبت اور انجام کی فکر کرے۔

اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (احیاء العلوم: ج:۲: ص: ۳۰۳: مقام ثالث من السماع) میں حضرت سہل ابن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کے اضطراب اور وجد کا واقعہ اور ان کے مرید اور خلیفہ حضرت شیخ ابوالحسن محمد بن احمد کی روایت کے ساتھ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

''صحبت سهل بن عبدالله ستین سنة ما رأیته تغیر عند شیٔ كان یسمعه من الذكر او القرآن فلما كان فی آخر عمره سمع مرة ''الملك یومئذ الحق للرحمٰن'' فاضطرب ''

ترجمہ: میں نے حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں ساٹھ سال گذارے۔ اس مبارک کو ذکر یا تلاوت قرآن یا سماع کے وقت میں نے متغیر حال نہیں دیکھا آخری عمر میں ایک مرتبہ جب یہ آیت کریمہ تلاوت کی جا رہی تھی: ''الملك یومئذ الحق للرحمٰن ''تو انہوں نے لرزنا شروع کیا، ان پر اضطراب کی کیفیت طاری ہو گئی۔ جب حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ منتہی اور اصحاب تمکین میں سے تھے لہٰذا عام حالتوں میں ان پر تغیر احوال وارد نہ ہوتا۔ البتہ کبھی کبھی ان پر اضطراب کی کیفیت طاری ہوتی۔ یہ واقعہ منتہیوں پر وجد کے آنے کی دلیل ہے۔

اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان اولیاء حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وجد کے حق میں (احیاء العلوم ج:۲: ص: ۲۹۸) پر تحریر کیا ہے۔

حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب کسی سے یہ آیت مبارکہ سنی:

''انه اذا سمع احدا یقرأ ''اذا السماء انشقت'' اضطربت او صاله حتی كان یرتعد''

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن ادھم جب کسی سے یہ آیت مبارکہ سنتے تو ہڈیوں اور جوڑں میں اضطراب آ جاتا اور کپکپی طاری ہو جاتی اس کے علاوہ دیگر بہت ساری احادیث اور اقوال و

واقعات حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''احیاء العلوم'' میں نقل کیے ہیں۔

اسی طرح حضرت شیخ اجل شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (عوارف المعارف باب:٢٤: ص:١١٧) میں وجد کے بیان میں فرمایا ہے کہ وجد میں انسان پر رونے کی کیفیت بھی طاری ہوتی ہے۔

''واعلم ان للباكين عند السماع مواجيد مختلفة فمنهم من يبكى خوفا ومنهم من يبكى شوقا ومنهم من يبكى فرحا''

ترجمہ: جان لو کہ سماع اور نعت خوانی میں رونے کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں بعض خوف سے روتے ہیں بعض خوشی اور بعض شوق سے روتے ہیں۔

اسی طرح شیخ اجل شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سماع کے وقت میں وجد کی مختلف قسمیں بیان کی ہیں جیسے رونا، کپڑے پھاڑنا، چیخیں مارنا وغیرہ۔ آپ نے (عوارف المعارف باب:٢٢) میں لکھا ہے۔

''سئل رويم رضى اللّٰه تعالىٰ عنه عن وجد الصوفية رحمة اللّٰه تعالىٰ عليهم عند السماع فقال يتنبهون للمعانى التى تغرب عن غيرهم فيشير اليهم الى (اى هلموا الى) فيتنعمون بذلك من الفرح ويقع الحجاب للوقت فيعود ذلك الفرح بكاء فمنهم من يمزق ثيابه ومنهم من يبكى ومنهم من يصيح''

ترجمہ: حضرت رویم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے وجد کے بارے میں پوچھا گیا کہ سماع کے وقت میں وجد کی کیا حالت ہوتی ہے؟ تو حضرت رویم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اہلِ تصوف ایسی معنویت کو بیدار کرتے ہیں جو دوسرے لوگوں سے پوشیدہ ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے کہ میری طرف متوجہ ہو جاؤ تو وہ بہت خوش ہو جاتے ہیں اور کبھی حجاب معنوی رونما ہوتا ہے تو کچھ وہ ہیں جو کپڑے پھاڑتے ہیں کچھ وہ ہیں جو روتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو چیخیں مارتے ہیں۔

اسی طرح فقیہ نبیل متکلم شہید صوفی جلیل حضرت عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (حديقة الندیه شرح طريقه محمديه: ج:٢: ص:٥٢٣) سچے عارفوں کا وجد اور تواجد کا مضبوط اثبات تحریر کیا ہے۔ سب سے پہلے مخالفوں کے دلائل لکھتے ہیں: جو کہ قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول سے مخالفین نے دلیل پکڑی ہے اور علامہ برکلی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول سے اور مختلف لوگوں کے اقوال سے دلیل پکڑی ہے۔ اس کے بعد سب کے تردیدی اقوال نقل کیے ہیں کہ یہ خلافِ شرع صوفی اور رفاسقین پر محمول کیے ہیں۔ اس کے بعد منکرین کے اعتراضات کے جوابات تحریر کیے اور فرمایا:

''واعلم ان هٰذا الذى سبق ذكره فى المتن (متن الطريقة المحمدية ﷺ) من عبارات الفقهاء جميع فى ترديد الوجد فى حق من ذكرنا هم من طائفة متصوفة (من الفساق) اللّٰه تعالىٰ اعلم بايمانهم فلا تنزله انت فى حق كل من وجدتهم على شبه منهم وقياس منك لهم عليهم فان الشيطان للانسان عدو مبين والا فان طريق الوجد والتواجد الذى تعلمه الفقرآء الصادقون فى هٰذا الزمان وبعده كما كانوا يعلمونه من قبل فى الزمان الماضى نور وهداية واثر التوفيق من اللّٰه تعالىٰ وعناية. قال المناوى رحمة اللّٰه تعالىٰ عليه فى طبقات الاولياء فى ترجمة الشيخ ابراهيم الادسوقى انه قيل للجنيد رحمة اللّٰه تعالىٰ عليه ان قوما يتواجدون

ويتمايلون فقال دعوهم مع الله يفرحون فانهم قوم قطعت الطريق اكبادهم ومزق النصب فوادهم وضاقوا ذرعا فلا حرج عليهم اذا تنفسوا مداواة لحالهم ولو ذقت مذاقهم عذرتهم في صياحهم وشق ثيابهم (الى ان قال) وربما غلب الوله على اهل الله والوجد حتى يغيبوا عن وجنودهم فتبدوا منهم احوال وافعال لو صدرت من احد وهو مشاهد الفعل والاحساس بين يديهم لحكموا عليه انه خرج عن حد العقل والحقوا تلك الافعال باحوال المجانين كالرقص والدوران وتخريق الثياب وهي حالة شريفة علامة صحتها ان تحفظ على صاحبها اوقات الصلوٰة وسائر الفرائض فيرد فيها عليهم عقولهم وهٰذا حال جماعة من اولياء اللّٰه تعالٰى منهم ابو بكر شبلي وابو الحسن الثوري وسمنون المحب وسعدون المجنون وامثالهم رحمة اللّٰه تعالٰى عليهم. ذكر اليافعي رحمة اللّٰه تعالٰى عليه عن بعضهم قال رأيت الشبلي رحمة اللّٰه تعالٰى عليه قائما يتواجد وخرق ثوبه وهو يقول: شققت ثوبي عليك حقا وما لثوبي اردت خرقا اردت قلبي فصادفته يداي بالجيب اذ برقا لو كان قلبي مكان جيبي لكان للشق مستحقا (الى ان قال في: ج:۲: ص:۵۲۵)وانشد الشيخ الامام شهاب الدين احمد الزهري الشافعي رحمة اللّٰه تعالٰى عليه متعذرا عن كشف راس الفقراء في الذ بقوله:''

يلومونني في كشف راسي وانني لمعترف اني على ذلك اوجر
لقصدي به اظهار ذلتي التي هي المقصد الاسنى لمن يتبصر

(حديقة الندية شرح طريقه محمديه للعلامة عبد الغني النابلسي الحنفي رحمة اللّٰه تعالٰى عليه: ج:۲: ص:۵۲۳ تا ۵۲۵)

ترجمہ: جان لوکہ جوطریقۂ محمدیہ کے متن میں وجد کی تردید کے حوالے سے جوعبارات نقل کی گئی ہیں وہ سب خلاف شرع ناقص پیروں کے حق میں ہیں ۔یہ تنقیدی عبارتیں اس شخص کے حق میں مت چسپاں کرنا جوکہ ظاہری حالت میں ان متوصفہ سے مشابہت رکھتاہے ۔اس لئے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے تا کہ صادق اولیاءِ کرام سے بدگمان نہ کرسکے اس لئے صادق اولیاءِ کرام کا وجد اورتواجد زمانۂ حال یا آنے والے زمانے میں یا گزرے ہوئے زمانے میں دوسروں کیلئے ہدایت ہے ۔اللہ کی توفیق کااثر ہے ۔اللہ کی خاص عنایت اورمہربانی ہے

علامہ امام مناوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ طبقاتِ اولیاء میں شیخ ابراہیم الدسوقی کے تذکرہ میں فرماتے ہیں: حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے پوچھا گیا بعض صوفیوں کے بارے میں کہ وہ تواجد اختیار کرتے ہیں، اس بارے میں کیا حکم ہے؟ تو حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو کہ اپنے حال میں اپنے اللہ کے ساتھ خوش ہوں اس لئے کہ یہ اپنے لوگ ہیں کہ ان کے دلوں کو پھاڑ دیا گیا ہے اور مصیبتوں کو برداشت کرتے ہوئے انہوں نے اپنے دل کوٹکڑے ٹکڑے کردیا حوصلے تنگ ہوگئے ہیں ۔اس لئے ان کے تواجد پر گناہ یا اعتراض نہیں ۔جب وہ آہ کے ساتھ سانس لیتے ہیں تا کہ ان کا یہ حال دائمی ہوجائے یا اس کا مزہ تم نے چکھا ہوتو تم ان کو چیخیں مارنے میں معذور جانو۔

بہت مرتبہ اولیاءِ کرام پر دیوانگی کا غلبہ ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنے وجود میں فانی ہو جاتے ہیں اوران سے ایسے افعال صادر ہوتے ہیں کہ اگر ایک عام باہوش انسان سے ایسے احوال صادر ہوجائیں تو لوگ ان پر حکم جاری کردیں کہ یہ شخص عقل و دانش کے دائرے سے

باہر ہے۔تو ان کی معنویت کے یہ احوال اور افعال پاگلوں کے احوال کے ساتھ ملحق کر لیں کہ یہ وجد کی حالت میں ناچتے اور اپنے کپڑے پھاڑتے ہیں مگر درحقیقت یہ احوال اچھے ہیں اور ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ نماز کیلئے پوری طرح ہوش وحواس میں ہوتے ہیں اور اگر بے ہوشی طاری ہو جائے یا چیخیں نکلیں تو یہ بھی معاف ہے جیسا کہ روح المعانی کے حوالہ جات میں بیان کیا جاچکا۔اور اگر دورانِ نماز ان پر بے ہوشی طاری ہوجائے تو ان پر نماز کا اعادہ لازم ہے۔

حضرت ابو بکر شبلی، حضرت ابوالحسن ثوری، حضرت سمعون المحب، حضرت سعدون المجنون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اور انکی طرح اور دیگر اولیاء اللہ، حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعض عالموں کے قول نقل کئے ہیں۔وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علامہ شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا کہ وہ حالتِ تواجد میں تھے اور اپنے کپڑے پھاڑ رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے: ''میں نے اپنے کپڑوں کو تیری محبت میں حق پر پھاڑ دیا۔میرا ارادہ کپڑوں کو پھاڑنے کا نہ تھا۔میرا ارادہ اپنے دل کو چیرنے کا تھا مگر میرے ہاتھ میرے گریبان سے ٹکرا گئے۔اگر میرے گریبان کی جگہ میرا دل ہوتا تو وہی پھاڑے جانے کے لائق ہوتا کہ میں اس کو پھاڑتا''

پھر،ص:۵۲۵: پر لکھتے ہیں: کہ حضرت شیخ شہاب الدین احمد زہری شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقرائے طریقت کے ذکر کے وقت میں سر برہنہ رہنے کے عذر میں اشعار تحریر کئے ہیں: لوگ مجھے سر ننگا رہنے پر ملامت کرتے ہیں۔حالانکہ میں اس بات کا معترف ہوں کہ مجھے اس پر اجر ملتا ہے اس لئے کہ سر ننگا رہنے سے میرا مقصد عاجزی کا اظہار کرنا ہے جو کہ اہلِ نظر کی نظر میں بیش قیمت مقصد ہے۔(حدیقۃ الندیہ للعلامۃ عبد الغنی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: ج:۲: ص:۵۲۳ تا ۵۲۵)

اس عبارت سے کچھ نکتے نکلتے ہیں:

جن فقہاء اور علماء نے وجد اور تواجد کی تردید کی ہے وہ خلافِ شرع متصوفہ ریاکار اور فاسق مدعی تصوف پر محمول ہیں تو حقیقی عارف اور فقراء کو ان فاسقوں اور خلافِ شرع متصوفہ پر قیاس کرنا شیطانی وسوسہ اور گمراہی ہے۔

حقیقی فقیروں کیلئے وجد اور تواجد بالکل جائز ہے بلکہ نور اور ہدایت اور عنایت اور اثرِ توفیق حالت ہے۔

وجد اور تواجد کوئی نیا کام نہیں ہے بلکہ حقیقی عارفوں کیلئے بہت پُرانا اور ثابت ہے اور کسی خاص زمانے کیلئے مختص نہیں ہے۔

سید الطائفہ حضرت شیخ جنید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی عارفوں کے وجد، تواجد، تمائل اور چیخیں مارنا اور کپڑے پھاڑنا ثابت کیا ہے۔

اولیاءِ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم پر کبھی ایسے احوال وارد ہوتے ہیں جو معاذ اللہ مجنونوں کے افعال واعمال دکھائی دیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قال النبی ﷺ لن یؤمن احدکم حتی یقال انه مجنون''

ترجمہ: تم میں ایک بھی اس وقت تک مؤمن نہیں بن سکتا جب تک لوگ اسے مجنون نہ کہیں

''عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه ان رسول اللّٰہ ﷺ قال: اکثروا ذکر اللّٰہ تعالیٰ حتی یقولوا مجنون ''

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔(الکنز الثمین فی فضیلة الذکر: ص:۹۳: احمد بن حنبل: المسند: ج:۳: ص:۶۸: ج:۳: ص:۷۱:

ابن حبان الصحیح: ج:۳:ص:۹۹: ابو یعلیٰ: المسند: ج:۲:ص:۵۲۱:
عبد ابن حمید: المسند: ج:۱:ص:۲۸۹: دیلمی الفردوس الخطاب: ج:
۱:ص:۷۲: ابن رجب: جامع العلوم والحکم: ج:۱:ص:٤٤٤: حاکم
المستدرك: ج:۱:ص:٦۷۷: بیهقی شعب الایمان: ج:۱:ص:۳۹۷:
منذری الترغیب والترهیب: ج:۲:ص:۲٥٦: مزی تهذیب الکمال: ج:۸
ص:٤۷۹: ابن معین التاریخ: ج:٤:ص:٤۱۳: هیشمی مجمع الزوائد: ج:
۱۰:ص:۷٥: عجلونی کشف الخفاء: ج:۱:ص:۱۸۷: قرطبی الجامع
لاحکام القرآن: ج:۲:ص:۱۹۷: تبلیغی نصاب باب فضائل ذکر
حدیث:نمبر:۱٥: لمولوی زکریا: ابن کثیر تفسیر القرآن
العظیم: ج:۳:ص:٤۹٦)

"عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ
اذکروا اللّٰه ذکرا یقول المنافقون: انکم تراؤون"

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ کا ذکر اس قدر کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں ۔(الکنز الثمین فی فضیلة الذکر
والذاکرین:ص:۹٤: طبرانی المعجم الکبیر: ج:۲:ص:۱٦۹: ابو نعیم
حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء: ج:۳:ص:۸۱: ابن رجب جامع العلوم
والحکم: ج:۱:ص:٤٤٤:٤٤۸: ابن کثیر: ج:۳:ص:٤۹٦: مناوی فیض
القدیر: ج:۱:ص:٤٥٦)

"عن ابی جوزا رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ

اکثروا ذکر اللّٰه حتی یقول المنافقون انکم مراؤون"

ترجمہ: حضرت ابو جوزا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ
کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں ۔(الکنز الثمین فی فضیلة الذکر
والذاکرین: ص:۹٤: بیهقی شعب الایمان: ج:۱:ص:۳۹۷: مناوی فیض
القدیر: ج:۲:ص:۸٥: عجلونی کشف الخفاء: ج:۱:ص:۱۸۷)

"عن ابن عباس رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ
اذکروا اللّٰه ذکرا حتی یقول المنافقون انکم تراؤون"

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ کا ذکر اس قدر کرو کہ منافق تمہیں ریاکار خیال کریں ۔(هیتمی المجمع الزوائد: ج
۱۰:ص:۹۷: منذری الترغیب والترهیب: ج:۲:ص:۲٥٦: الکنز الثمین
فی فضیلة الذکر والذاکرین: ص:۹٤)

"عن ابن عباس مرفوعا اذکروا اللّٰه ذکرا یقول المنافقون انکم
مراؤون"

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
فرمایا کہ حق تعالیٰ کا اتنا ذکر کرو کہ منافقین یوں کہنے لگیں کہ تم ریاکار ہو۔(رواه الطبرانی
کذا فی الجامع)

"ما رواه البیهقی فی شعب الایمان مرسلا ومرفوعا اکثروا ذکر
اللّٰه حتی یقول المنافقون انکم مراؤون "(سیاحة الفکر: ص:۲٤: اقسام
الذکر واحکامه: ص:۲٤۲)

ترجمہ: امام بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شعب الایمان میں ایک روایت مرسل اور دوسری بار مرفوع ذکر کیا ہے: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تا کہ منافقین تمہیں ریا کار کہیں۔

اور علامہ رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اوست دیوانہ کہ دیوانہ نشد اوست فرزانہ کہ فرزانہ نشد

ترجمہ: وہ شخص پاگل ہے جو اللہ کے عشق میں پاگل نہ ہو جائے۔ وہ شخص ہوشیار ہے جو دنیا داری کا ہوشیار نہ ہو۔

کبھی کبھی عارفوں پر رقص اور جنون اور کپڑے پھاڑنا اور سر ننگا کرنے جیسے احوال آجاتے ہیں۔ صحیح وجد اور حال کی علامتیں یہ ہیں کہ جس پر یہ احوال وارد ہوتے ہیں وہ نماز اور عبادات کا پابند ہوتا ہے۔ فاسق اور فاجر پر یہ احوال وارد نہیں ہوتے اگر چہ کبھی کبھی سالک نماز ادا کرنے سے بھی عاجز ہوتا ہے بعد میں نماز کی قضاء ادا کرتا ہے۔ جیسے ربیع بن اخثم تابعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پانچ وقت نمازوں میں بلکل بے ہوش رہے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ھٰذا واللّٰہ ھو الخوف:

ترجمہ: یہ سب کچھ اللہ کے خوف کی وجہ سے ہے

جیسے پہلے احیاء العلوم کے حوالے سے احادیث اور آثار کے باب میں بیان کیا جا چکا ہے عام وجد اور احوال کے ساتھ عقل ضائع نہیں ہوتی۔ عین وجد کی حالت میں بھی نماز ہوتی ہے اور وضو بھی نہیں ٹوٹتا۔

اسی طرح حضرت عارف باللہ حضرت علامہ فقیر اللہ صاحب حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قطب الارشاد: ص: ۵۴۰: میں فرماتے ہیں:

”واذا واظب علی تکرارھا بالوجہ المذکور یحصل لہ فی بعض الاوقات کیفیۃ عجیبۃ وھو مقدمۃ الجذبۃ۔ الخ “

ترجمہ: (جب سالک ذکر کا تکرار کرتا ہے مذکورہ طریقے سے ہیشگی کے ساتھ تو بعض اوقات اس پر عجیب حالات طاری ہوتے ہیں۔ یہ حالت مقدمہ ہے جذب کا)

قطب الارشاد: ص: ۵۲۴: میں اللہ کی طرف پہنچنے کا کثرت ذکر کے تین راستے ہیں۔ تیسرے راستے کے بارے میں فرماتے ہیں:

”وثالثا طریق السائرین الی اللّٰہ تعالیٰ والطائرین باللّٰہ تعالیٰ وھو طریق الشطار من اھل المحبۃ والسالکین بالجذبۃ۔ الخ “(قطب الارشاد: ص: ۵۲٤)

ترجمہ: تیسرا راستہ اللہ تعالیٰ کے وصول کا سیر کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی معرفت تک پرواز کرنے کا یہ ہے شطاریوں کا راستہ جو محبت اور جذب کے راستے سے سلوک کا راستہ طے کرنے والے ہیں۔ اس طرح سیف المقلدین: ص: ۵۲۷: میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے واقعہ لکھتے ہیں:

”در آن وقت آن حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بر وعظ بکرسی بر آمد با نواع علوم تکلم میکرد حاضران ہمہ از مشاہدہ ہیبت وعظمت فساکت وصامت میبودند ناگاہ درمیان کلام میفرمودند (مضی القال وعطفنا بالحال)این گفتن وو در مردم اضطراب وو جد و حال در آمدند۔ یکی در گریہ وفریاد میدر آمد و دیگر در جامہ پارہ کردن وراہ صحراہ گرفتن و دیگری بی ہوش می افتاد و جان میداد وقتہا بودی کہ از مجلس وعظ آن حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنازہائے بیرون میامد از جہت غلبہ شوق وہیبت وتصرف وقہرمان عظمت وجلال“ (بحوالہ سیف المقلدین

علي اعناق المنكرين: ص: ۵۳۷)

ترجمہ: اس وقت وہ مبارک رحمۃ اللہ علیہ وعظ کے لئے کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور ہر علوم پر خطاب فرمایا۔ حاضرین سب کے سب ہیبت اور عظمت اور مشاہدہ کی وجہ سے چپ ساکت اور خاموش رہے اچانک خطاب کے دوران غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قال ختم ہوا اور حال کے طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اتنا کہنا تھا کہ لوگوں پر وجد اور حال آیا اور لوگوں نے رونا اور کچھ لوگوں نے فریاد کرنا شروع کیا۔ اور کچھ لوگوں نے اپنے کپڑے پھاڑنے شروع کئے اور کچھ لوگ بے ہوش ہو گئے اور کچھ لوگوں کی روح پرواز کر گئی۔ اور ایسے مواقع بھی آئے کہ لوگوں کے جنازے بھی اٹھتے۔ وعظ کی مجلس سے شوق کے غلبے اور رہیبت کی وجہ سے تصرف اور قہرمانی عظمت وجلال اس مبارک شخصیت کی وجہ سے وجد طاری ہوجاتا تھا۔

(بحوالہ سیف المقلدين علي اعناق المنكرين: ص: ۵۳۷)

حیرت کی بات یہ ہے کہ وجد اور تواجد چاروں مذہبوں میں جائز اور رائج ہے اور مذاہب اربعہ میں چاروں طریقے ثابت ہیں۔ جیسے نقشبندیوں کے لئے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور تفسیر روح المعانی کی عبارت سے ثابت ہوا اور بعد میں بھی شاہ نقشبند کا وجد اور حال اور بعض واقعات، مقامات، خواجہ اور مکاتب شاہ غلام دہلوی کے حوالے سے لکھیں گے۔ انشاء اللہ۔

اور قادریوں کیلئے حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس واقعہ سے بھی ثابت ہوا۔ اور چشتیوں کیلئے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مبارک ہے۔ جیسے: (شعر)

آنجا کہ زاہدان بہزار اربعین رسند مست شراب عشق بہ یک آہ میرسند

ترجمہ: جہاں زاہد ہزار چلوں سے پہنچتے ہیں شراب عشق کے مست اک آہ میں پہنچتے ہیں

سلسلۂ سہروردیہ کے بزرگوں کیلئے حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بہت ساری عبارتوں اور عوارف المعارف سے ثابت ہوا۔

اسی طرح مجموعۃ الفتاوی: ص: ۳۵۵: وجد اور تواجد اور رقص اور تصفیق (تالیاں بجانے) کے حق میں لکھا ہے۔

"التواجد والاهتزاز والرقص والتصفيق وامثال ذلك ان صدرت من الذاكر في حالة الطرب والخروج عن حيز الاختيار وغلبة الشوق اخرجته عن حيز الخيرة فهو في ذلك معذور وغير ملام "

ترجمہ: تواجد مستی اور رقص اور تصفیق (تالیاں بجانا) اور اس جیسے دیگر امور اگر ذکر کرنے والے کو روحانی حالت میں اور مستی میں اختیار سے باہر اور شوق کے غلبے ذاکر کو اختیار سے صادر ہوجائے تو ذاکر اس میں معذور ہے۔ اسے ملامت نہیں کرنا چاہئے۔

اسی طرح حضرت سیدنا شاہ غلام علی دہلوی مجددی قدس سرہ نے بار بار وجد اور تواجد اور اثبات کا ذکر کیا ہے: مولانا خالد نقشبندی کے سارے مریدوں نے وجد اور حال اور جذبات میں بہت تائید کی ہے۔ منکرین کے بارے میں کفر کا خطرہ سمجھا۔ نقشبندیوں، چشتیوں، قادریوں، سہروردیوں اور مجددیوں کی معرفت کی نشانی یہی بیان کی ہے کہ ان میں جذب ہوتا ہے یہاں ہم نمونہ کے طور پر چند عبارتیں تحریر کرتے ہیں۔

کہ "مجمع فضائل ظاہر وباطن مولانا خالد سلمہم اللہ تعالیٰ بہ اشارت غیبی در ہند در شاہ جہان آباد نزد احقر لاشی رسیدہ در طریقہ نقشبندیہ مجددیہ مصافحۂ بیعت نمودہ باذکار واشغال ومراقبات در خلوتی پرداختند بعنایت الٰہی سبحانہ بواسطہ مشائخ کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایشان را

حضور و جمعیت و بیخودی وجذبات و ارادات و کیفیات و حالات و انوار حاصل شد و مناسبتی بہ نسبت قلبی نقشبندیہ دست داد و باز تو جہات بر لطائف عالم امر و لطائف عالم خلق ایشان کردہ شد و باین تو جہات نمی از دریا ہائے نسبتہائے حضرت مجدد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بہرہ یافتہ و باین حالات و مقامات اجازت و خلافت در تلقین و ارشاد طالبان ایشان را دادہ شد فالحمد للہ دست ایشان دست من و دیدن ایشان دیدن من و دوستی ایشان دوستی من وانکار و عداوت ایشان بمن میر مسد و مقبول ایشان مقبول پیران کبار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم من ۔۔۔ الخ۔

وفیض از آن حضرت علیہ ﷺ بر دلھائی اولیآء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم وارد شد بیتابیھا واضطرات وولولہ ونعرہ را باعث گشت نعرہ ھائے حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از عجائب احوال صوفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گفتہ اند در صحبت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میر محمد نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و مرزا مراد بیگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و رحم اشرف این ہر دو ازین فقیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استفادہ واشتند نعرہ وآہ و بی تابی ھا بسیار حاصل میباشد ۔ در خاندان میر ابو علی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ آہ و نالہ بسیار است اگر در اصحاب شیخ خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ این امور ظاہر شد ھز و خوبی مولانا خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ است نہ جائے طعن نا واقفان ۔ الخ۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طریقہ چشتیہ و قادریہ و سہرور دیہ از والد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود و کبرویہ از مولانا یعقوب سرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گرفتہ ۔ استفادہ نقشبندیہ از حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد باقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نمودند و در اندک زمانہ باسرار و انوار و حالات و کیفیات و جذبات و واردات کثیرہ رسیدند۔

ملا عبد الحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گفتہ کہ ایشان مجدد این الف اند امام المحدثین شاہ ولی اللہ در مکہ شریفہ رسالہ کہ در روافض حضرت مجدد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نوشتہ اند آنرا بلفظ عربی

از فارسی ترجمہ کردہ اند در آنجا نوشتہ اند ۔(بلغ امرہ الی ان لا یحبہ الا مؤمن تقی ولا یبغضہ الا منافق شقی : مکاتیب شریفہ: مکتوب:۱۰۹:ص:۲۲۵ تا ۲۲۷)

اسی طرح مکتوب:۸۷:ص:۸۲: میں حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حق میں لکھتے ہیں کہ:

”اصحاب حضرت خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ در چند روز از غلبۂ حالات فرق در تمکین وشیرین نمی کردند یک بار بر کنیزی توجہ نمودند سرشار و بے خود گردید بخانہ رفت مالک اش بدیدن او بیہوش افتادہ زنی ہمسایا آمد بدیدن مالک اش مغلوب غلبات و سکر گردید“

سکۂ کہ بہ یثرب وبطحا زدند — نوبت آخر بہ بخارا زدند
از خط ان سکۂ نشد بہرمند — جز دل بے نقش شانقشبند
این گوہر پاک نہ ہر جا بود — معدن او خاک بخارا بود

(مکاتیب شریفہ:مکتوب:۸۷:ص:۴۸: رسالہ سوم)

ترجمہ: ظاہری و باطنی فضائل کے جامع مولانا خالد غیبی اشارہ کے ساتھ ہندوستان میں شاہ جہان آباد میں فقیر کے پاس پہنچا ۔ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ میں مصافحہ کے ساتھ بیعت کی اور خلوت میں مشغول ہوئے اللہ کی مہربانی اور مشائخ کرام کے واسطہ سے اس مبارک کو حضور کی جمعیت جذبات واردات کیفیات حالات انوار حاصل ہوئے ۔ نسبت قلبی نقشبندی کے ساتھ مناسبت پیدا ہوئی اس مبارک کو عالم امر اور عالم خلق کے لطائف پر میں نے توجہ کی تو ان ہی توجہات کی وجہ سے نمی یا تری اس دریا سے جو مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہرور تھے وہ حضرت خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں آئی تو ان حالات میں ان مقامات کی وجہ سے خلافت اور اجازت دے دی اور مریدوں کو تلقین دینے لگے۔

اس کے بعد شاہ غلام علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: اس کا ہاتھ، میرا ہاتھ۔ اس کا دیکھنا، میرا دیکھنا۔ اس کی دوستی، میری دوستی۔ اس کی دشمنی، میری دشمنی ہے۔ خالد بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا جو مقبول ہے وہ میرے بڑے پیروں کا مقبول ہے۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ فیض رسول اکرم ﷺ سے بزرگوں کے دلوں پر وارد ہوتا ہے۔ بے تابیاں اور اضطراب، ولولہ اور نعرہ کا سبب بنتا ہے۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نعرے اور عجیب اقوال اولیاء کرام نے شمار کئے ہیں۔ حضرت خواجہ باقی باللہ کی صحبت میں میر محمد نعمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرزا مراد بیگ اور رحم اشرف کو یہ نعرہ اور آہ کرنا اور بہت ساری بے تابی حاصل تھی اور بعد میں دونوں نے فقیر سے استفادہ کیا۔ اور میر ابو علی نقشبندی کے خاندان میں آہ فریاد اور چیخیں مارنا بہت زیادہ تھا۔ اگر مولانا خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں میں اس طرح کے امور ظاہر ہوتے ہیں تو یہ مولانا خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا کمال و ہنر ہے یہ طعن و تشنیع کی جگہ نہیں بیوقوفوں کے لئے۔

اس کے بعد اسی مکتوب میں مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے طریقہ چشتیہ قادریہ اور سہروردیہ اپنے والد بزرگوار سے اور طریقہ کبرویہ مولانا یعقوب صوفی سے لیا اور طریقہ نقشبندیہ سے استفادہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کیا تو انہوں نے بہت کم وقت میں اسرار، انوار حالات، کیفیات، جزبات اور بہت سارے واردات پر مشرف ہوا۔ ملا عبدالحکیم سیالکوٹی فرماتے ہیں کہ یہ مبارک ایک ہزار سال تک مجدد ہیں۔ امام المحدثین شاہ ولی اللہ نے مکہ مکرمہ میں امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رسالہ اہل سنت کی تائید اور شیعہ کے تردید میں فارسی سے عربی میں ترجمہ کیا اور اس میں یہ بات لکھی ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شان و لایت مقبولیت اس حد تک پہنچی ہے کہ ان سے محبت نہیں

کرتے مگر تقویٰ دار مؤمن ان سے بغض نہیں رکھتے مگر منافق بد بخت۔

اسی طرح مکتوب: ۸۷: ص: ۸۲: پر حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حق میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں میں کئی کئی دن حالات کے غلبہ کی وجہ سے ایسا ہوتا کہ میٹھے اور نمکین کے ذائقہ میں بھی فرق نہیں کر سکتے تھے۔ ایک دن ایک کنیز کو توجہ کی تو وہ وجد میں آ گئی اور بے ہوش ہو کر گر گئی۔ پھر وہ کنیز اپنے گھر چلی گئی۔ مالک نے اسے دیکھا اور بے ہوش ہو کر گر گیا۔ اتنے میں ایک پڑوسی عورت آ گئی اور مالک کو دیکھ کر مغلوب الحال، سکر اور جذب کی کیفیت میں مبتلا ہو کر گر پڑی۔

سکۂ کہ بہ یثرب وبطحا زدند	نوبت آخر بہ بخارا زدند
از خط ان سکۂ نشد بہرمند	جز دل بے نقش شاہ نقشبندؒ
این گوہر پاک نہ ہر جا بود	معدن او خاک بخارا بود

(مکاتیب شریف: مکتوب: ص: ۸۷: ۲۸: رسالہ سوم)

ترجمہ: جو سکہ مدینہ منورہ میں لگتا وہی سکہ آخر میں بخارا میں لگایا جانے لگا اس سکے سے کبھی فائدہ نہیں اٹھایا سوائے اس کے کہ جو حضرت شاہ نقشبند مبارک کے بے نقش دل کے یہ پاک موتی ہر جگہ نہیں ہے۔ اسکا خزانہ بخارا کی مٹی ہے۔

اسی طرح آگے اسی کتاب میں مکتوب نمبر ۱۰۰ سے ۱۱۰ تک اور پھر ۱۳۹ تک رقمطراز ہیں فرماتے ہیں:

”واین مراقبہ ولایت صغری میکند کہ دائرۂ ثانی است واینجا سیر تجلیات افعالِ الٰہیہ وظلال اسماء وصفات است۔ دراینجا تو حید وجودی وذوق وشوق وآہ ونالہ واستغراق وبیخودی ودوامِ حضور وتوجد وغیرہ حاصل می شود“

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ یہ مراقبہ صغریٰ میں ہوتا ہے جو دائرہ ثانی ہے۔اس مقام میں افعال الٰہیہ اور ظلال اور اسماء وصفات کے تجلیات کی سیر ہے۔اس مقام پر توحید وجودی، ذوق وشوق اور استغراق اور بے ہوشی اور ہمیشہ حضوری احوال حاصل ہوتا ہے۔

اسی کتاب کے مکتوب ۱۰۲ میں فرماتے ہیں۔

''الحمدللہ سعی نماید کہ جمعیت وتوجہ وحضور وجذبات وواردات دردلہا پیدا آید''

ترجمہ: الحمدللہ کوشش کرو کہ معیت توجہ، حضورئی قلب، جذبات، ارادات دل میں پیدا ہو جائے

اسی طرح مکتوب ۱۰۴ میں فرماتے ہیں :

''درترقی طالبان سعی نماید، ہرگاہ حضور وجمعیت وتوجہ وجذبات وواردات را در لطائف عالمِ امر دریابتوجہ بلطیفۂ نفس نماید۔پس بلطائف عالم خلق''

(مکتوب شریف:مکتوب:۱۰۴)

مریدوں کی ترقی میں کوشش کرو۔جب عالم امر کے لطائف میں حضوری، جمعیت، توجہ، واردات اور جذبات پالو تو لطیفہ نفس پر توجہ کرو اور باقی لطائف عالم خلق (عناصر اربعہ) پر توجہ کرو۔

اسی طرح مکاتب شریفہ میں مکتوب نمبر:۵۸:ص:۷۵: میں فرماتے ہیں:

''اگر چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ است ازصحبت او ذوق وشوق وگرمی وبی تابی دل وترک وتجرید حاصل گرددو اگر قادری است صفائی قلب ومناسبت بہ عالِم ارواح وملائکہ علیہم السلام وازگشت وآئندہ علمی نقد اوشود (بطریق الالہام والاعطاء والکشف) واگر نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ است حضور وجمعیت ونسبت یادداشت وبےخودی وجذبات وواردات دست دہد واگر مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ است آنچہ در لطائف فوقانیہ (یعنی خمسہ عالم امر وعالم خلق)

کیفیات وصفاء ولطائف نسبت باطن وانوار واسرار کہ درطریقہ مجددیہ مقرر است پیدا شودو اگر درصحبت او این احوال ظہور نکند توان گفت۔شعر:

صحبت نیکان ز جہان دور شد خانۂ عسل خانہ زنبور شد

(مکاتیب شریفہ:مکتوب:۵۸:ص:۷۵)

ترجمہ: اگر کوئی شخص چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے تو اس کے لئے ذوق شوق ترک دنیا، گرمی باطن بے تابی دل، اور تجرید حاصل ہوتی ہے اور اگر ایک آدمی قادری سلسلے میں ہے تو اس کی صحبت سے دل کی صفائی اور عالم ارواح سے مناسبت اور فرشتوں سے مناسبت اور ماضی اور مستقبل کے حالات کا علمی کشفی طریقے اور الہام کی عطاء سے نقد حاصل ہوتا ہے اگر ایک آدمی نقشبندی سلسلے میں ہے تو اس کی صحبت سے حضورئی جمعیت، نسبت، یاداشت اور بے خودی اور جذبات اور واردات حاصل ہوتے ہیں اور اگر ایک آدمی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے تو اس کے صحبت سے کیفیات، صفائی باطن اور باریکیاں اور نسبت باطنی، انوار اور اسرار جو طریقہ مجددی میں مقرر ہیں۔وہ لطائف عالم امر اور عالم خلق کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے اور اس کی صحبت میں اس قسم کے احوال پیدا ہوتے ہیں۔شعر:

نیکوں کی صحبت دنیا سے چلی گئی شہد کی مکھیوں کا گھر عام مکھیوں کا گھر بن گیا

(مکاتب شریف مکتوب:۵۸:ص:۷۵)

اسی طرح (بھجۃ النفوس) میں، ایک بار حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر وجد اور حال کا ایسا غلبہ ہوا کہ سات دن تک اپنے گھر سے نہیں نکلے اس دوران نہ کچھ کھاتے اور نہ پیتے تھے اور نہ ہی سوتے تھے اور ان کی پیر صاحب کو خبر ہوئی تو پیر صاحب مبارک نے فرمایا کہ اس کی نماز محفوظ ہے یا نہیں؟ تو لوگوں نے عرض کیا کہ پانچوں نمازیں جماعت کے

ساتھ پڑھتا ہے تو پیر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: الحمد لله الذى لم يجعل للشيطان عليه سبيلا)

ترجمہ: تمام تعریفیں صرف اسی اللہ کے لئے ثابت ہیں جس نے اس پر شیطان کا راستہ نہ بننے دیا۔ تو اس واقعہ سے بھی وجد اور حال پر استدلال ہوتا ہے۔ (استدلالا باحوال الاكابر رحمة الله تعالىٰ عليهم)

اسی طرح امام زنادقہ ملحد کبیر ابن تیمیہ خارجی بھی وجد اور حال کے مسئلے سے انکار نہ کر سکا اس لئے کہ یہ مسئلہ اجماعی ہے اور تسلیم شدہ اور متواتر ہے اس لئے اس ملحد نے بھی مجبورً اس مسئلے کا اثبات کیا ہے۔ علماء اہل سنت کے اتنے اقوال کے باوجود اس کے اقوال لکھنے کی ضرورت نہ تھی لیکن چونکہ اس ملحد کے تابعدار لوگوں کے لئے حجت بن جائے اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ وجد اور حال کا مسئلہ ایسا اجماعی اور اظہر من الشمس ہے کہ ابن تیمیہ جیسے ملحد کبیر کو بھی اس سے کوئی انکار کا موقع ہاتھ نہ آیا۔ اگر چہ بہت سارے ضروریات دینیہ اور متواترۂ اجماعیہ سے اس ملحد کبیر نے علی الاعلان انکار کیا ہے۔ اس کے فتوىٰ اور رسائل اس سے بھرے ہوئے ہیں۔

علامہ مجتہد اعظم تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علامہ کوثری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور بہت سارے علماء دین اہل سنت و جماعت نے اس کے عقائد کفریہ کا تفصیل کے ساتھ آپریشن کیا ہے۔ اس کی خارجیت اور رافضیت اکٹھے ثابت کئے ہیں۔ تفصیل کے لئے مخزن الحقائق سے رجوع کریں۔

لیکن اس کے باوجود بھی اس ملحد کبیر نے وجد و حال کو مضبوط طریقے سے ثابت کیا ہے۔ اپنے فتوىٰ (مجموعة الفتاوىٰ ابن تيميه كى : ج:١: ص:١٨٦: میں طرح لکھا ہے)

”وما يحصل عند السماع والذكر المشروع من وجل القلب ودمع العين واقشعرار الجسد فهٰذا افضل الاحوال التى نطق بها الكتاب والسنة. واما الاضطراب الشديد والغشى والموت والصيحات فهٰذا ان كان صاحبه مغلوبا عليه لم يلم عليه كما قد كان يكون فى التابعين ومن بعدهم فان منشاه قوة الوارد على القلب مع ضعف القلب والقوة والتمكن افضل كما هو النبى ﷺ والصحابة رضى الله تعالىٰ عنهم“

ترجمہ: ”وہ کچھ جو حاصل ہوتا ہے سماع اور ذکر مشروع کے وقت دل کا خوف اور آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا اور بدن کا لرزنا۔ یہ سب کے سب اچھے احوال ہیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ اس پر ناطق ہے۔ جو کچھ شدید اضطراب اور بے ہوشی اور وفات پا جانا اور چیخیں مارنا مغلوب الحال ہو تو اس پر کوئی ملامت نہیں جیسے تابعین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اس کے بعد اولیاء اللہ کے احوال تھے۔ اس لئے اس کا منشاء وہ قوت وارد ہے جو ان کے دل پر وارد ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کا دل ضعیف اور کمزور ہوتا ہے۔ تمکن جو تلوین کے بعد حاصل ہوتی ہے یہ افضل ہے جو اکثر نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو تمکین کا حال تھا۔“

تنبیہ: کبھی کبھی یہ اضطراب اور غشی کا ثبوت پہلے صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے احوال میں حدیث گزر چکی ہے اس کے علاوہ بہت سی عبارات وجد اور تواجد کے اثبات کے لئے حقیقی پابند شریعت اہل تصوف کے لئے ہیں لیکن اس ذکر شدہ عبارات پر مسئلہ پورہ پورہ واضح اور ثابت ہوا۔ اب خصوصیت کے ساتھ تواجد کے اثبات کیلئے چند عبارات کو ملاحظہ کیجئے۔ اس لئے کہ بعض لوگ وجد مانتے ہیں مگر تواجد سے انکار کرتے ہیں۔ تواجد علی الاطلاق نہیں مانتے تا کہ ان لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تواجد بنیت حسنہ جائز

بلکہ مطلوب شرعی ہے۔(فاقول و باللہ التوفیق)

تواجد محمودہ کے اثباب میں علماء حق کے احوال

یہ بات جان لینی چاہیئے کہ تواجد کے ثبوت کی کچھ وضاحت پہلے کی جا چکی ہے۔یہاں مزید وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔تواجد باب تفاعل سے ہے۔اس کی معنٰی ہے تکلفاً وجد کو ظاہر کرنا۔امام قشیری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ رسالہ قشیریہ میں فرماتے ہیں:

''التواجد استدعآء الوجد بضرب الاختیار ولیس لصاحبہ کمال الوجد ''

ترجمہ: تواجد وجد کے دعویٰ کا نام ہے اور اپنے اختیار کے ساتھ حالانکہ تواجد کرنے والے کو کمال وجد حاصل نہ ہو تو تواجد اس نیت سے ہو کہ اہل وجد کے ساتھ مشابہت ہو جائے تو یہ جائز بلکہ مطلوب شرعی بھی ہے۔

حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حدیقۃ الندیہ : ج : ۲ : ص: ۵۲۵ : پر تحریر فرماتے ہیں۔

''ولاشك ان التواجد وھی تکلف الوجد واظھارہ من غیر ان یکون لہ وجد حقیقۃ، فیہ تشبہ باھل الوجد الحقیقی وھو جائز بل مطلوب شرعا قال رسول اللہ ﷺ من تشبہ بقوم فھو منھم ''(رواہ الطبرانی فی الاوسط عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ تعالٰی عنہ)

ترجمہ: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ تواجد تکلفاً وجد ظاہر کرنے کو کہتے ہیں۔حالانکہ اسے حقیقی وجد حاصل نہ ہو تو اس میں حقیقی اہل وجد کے ساتھ مشابہت ہو تو یہ جائز بلکہ مطلوب شرعی ہے۔حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کی مشابہت کرے وہ ان میں سے ہوگا۔اسی

طرح شیخ اجل شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ(عوارف المعارف :ص: ۱۱۳:باب: ۲۳)میں فرماتے ہیں:

''سئل بعض العارفین عن التکلف فی السماع فقال علی ضربین تکلف فی المستمع لطلب جاہ او منفعۃ دنیویۃ وذلك تلبیس وخیانۃ وتکلف فیہ طلب الحقیقۃ کمن یطلب الوجد بالتواجد وھو بمنزلۃ التباکی المندوب الیہ ''

ترجمہ: بعض عارفین سے سوال کیا گیا سماع میں تکلف کے معاملے میں انہوں نے جواب دیا کہ ان کی دو قسمیں ہیں: سماع پڑھنے والا اور سماع سننے والا جو عزت اور نفع دنیوی تلاش کرنے کیلئے ہو تو یہ دھوکہ اور خیانت ہے اور دوسری قسم وہ تکلف ہے کہ اس شخص میں ہو جو حقیقت کی طلب میں ہو جیسے ایک شخص تواجد کے ذریعے وجد طلب کرتا ہے جیسا تکلفاً ہوتا ہے یہ اچھا اور مطلوب شرعی ہے۔اسی طرح عین العلم :ص:۴۰۵:پر تحریر ہے۔

''والتواجد مذموم للریاء لا لقصد الوصول الی الحقیقۃ ''

ترجمہ: تواجد برا ہے اگر دکھاوے یا ریا کاری کے لئے ہو حقیقت تک پہنچنے کے لئے تواجد برا نہیں ہے اسی طرح حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ احیاء العلوم : ج:۲:ص:۲۹۶:پر لکھتے ہیں:

''التواجد المتکلف فمنہ مذموم وھو الذی یقصد بہ الریاء واظھار الاحوال الشریفۃ مع الافلاس عنھا ومنہ ما ھو محمود وھو التوصل الی استدعاء الاحوال الشریفۃ واکتسابھا واجتلابھا بالحیلۃ فان للکسب مدخلا فی جلب الاحوال الشریفۃ ولذلك امر رسول اللہ ﷺ من لم

یحضره البکاء فی قرآءة القرآن ان یتباکی ویتحازن فان هٰذه الاحوال تتکلف مبادیها ثم تحقق او اخرها''

ترجمہ: تکلفاً وجد ظاہر کرنا، بعض اوقات مذموم ہے مثلاً اس کا مقصود ریاکاری ہو اور اس کا مقصد احوال شریفہ کا ظاہر کرنا ہو حالانکہ وہ شخص احوال شریفہ سے عاری ہو اور بعض تکلف اچھے ہیں، نیک ہیں جو کہ تکلفاً کرتا ہے۔ احوال شریفہ حاصل کرنے کیلئے حیلہ اور تدبیر کے ذریعے اسکو ذریعہ بناتا ہے اور اچھی کوشش کرتا ہے تو یہ کسب ہے کہ احوال شریفہ اسے حاصل ہو جائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پاک پڑھتے وقت جس کو رونا نہ آئے اسے چاہیئے کہ تکلفاً اپنے آپ کو غمزدہ ظاہر کرے۔ اس لئے یہ احوال شریفہ ابتداء میں تکلفاً کئے جاتے ہیں اور بعد میں حقیقتاً حاصل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح امام ابو القاسم عبدالکریم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسالہ قشیرہ میں فرماتے ہیں۔

''فقوم قالوا التواجد غیر مسلم لصاحبه لما یتضمن من التکلف ویبعد عن التحقیق. وقوم قالوا انه مسلم للفقراء المجردین الذین ترصدوا لوجد ان هٰذه المعانی. واصله خبر رسول الله ﷺ ابکوا فان لم تبکوا فتباکوا''(رواه ابن ماجه)

ترجمہ: بعض علماء نے فرمایا کہ تواجد مسلّم نہیں ہے اس لئے کہ اس میں تکلف ہے اور اس میں تحقیق نہیں ہے، تحقیق سے دور ہے اور بعض دوسرے علماء نے فرمایا کہ تواجد حقیقی فقیروں کے لئے مسلّم ہے جو کہ باطنی معنی حاصل کرنے کیلئے جدوجہد کرتے ہیں اور اس کی اصل اور دلیل حضور اکرم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ تم رویا کرو اور اگر رونا نہ آئے تو رونے والی صورت اختیار کرو۔

اسی طرح علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیقۃ الندیہ: ج:۲:ص:۲۰۸: پر فرماتے ہیں:

''ان التواجد بتکلف الوجد فی نفسه من غیر حقیقة الوجد لا باس به من قبیل التشبه بالصٰلحین محبة فیهم ورغبة فی التزی بزیهم وتکلف الاخلاق باخلاقهم''

ترجمہ: یقیناً تواجد تکلف کے ساتھ وجد جبکہ وجد حقیقی نہ ہو، اس میں گناہ نہیں ہے اس لئے کہ یہ نیک لوگوں کے ساتھ مشابہت ہے اور نیک لوگوں کی محبت کیوجہ سے ان کے اطوار اختیار کرتے ہیں اور تکلفاً ان کے اخلاق اختیار کرنے سے کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ مطلوب ہے۔

اسی طرح سیدنا امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوب نمبر:۲۶: ج:اول میں فرماتے ہیں

''ومن وقع سیره فی الاسماء بالتفصیل حبس فی الصفات والاعتبارات ولم یزل منه الشوق والطلب ولم یفارق عنه الوجد والتواجد''

ترجمہ: جس شخص کے سیر اسماء وصفات میں تفصیل کے ساتھ واقع ہو تو وہ صفات اور اعتبارات میں محبوس ہو جاتا ہے اور ہمیشہ شوق اور طلب میں ہوتا ہے تو اس سے وجد اور تواجد نہیں ہوتا اور مکتوب نمبر:۲۰۲: ج:اول میں فرماتے ہیں:

''وجد و تواجد و رقص و رقاصی ہمہ در مقام ظلال است''

ترجمہ: وجد و تواجد و رقص یہ سب مقام ظلال میں آتا ہے۔

اسی طرح علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیقۃ الندیہ: ج:۲:ص:۵۲۳: پر فرماتے ہیں۔

''واما الوجد والتواجد الذی تعلمه الفقراء الصادقون. فنور

وهداية وعناية واثر توفيق من الله وحالة شريفة وحالة اولياء الله تعالیٰ (ملخصًا)''

ترجمہ: جو وجد اور تواجد صادق فقیر تعلیم دیتے ہیں تو وہ نور اور ہدایت اور مہربانی ہے اور اثر ہے توفیق الٰہی سے یہ اولیاء اللہ کی حالت ہے۔

اسی طرح سید الطائفہ سید جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا:

''ان قوما يتواجدون ويتمايلون''

ترجمہ: (بے شک بعض لوگ ایسے ہیں جو تواجد کرتے ہیں اور ہلتے جلتے ہیں) تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

''دعوهم مع الله تعالیٰ يفرحون ''انہیں چھوڑ دو وہ اللہ کے ساتھ فرحت محسوس کرتے ہیں۔

اسی طرح علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتویٰ ردالمحتار: ج: نمبر: ۳: ص: ۳۳۷: پر (قبیل باب البغات) میں فرماتے ہیں: شعر:

ما في التواجد ان حققت من حرج ولا التمايل ان اخلصت من باس

ترجمہ: تواجد محمودہ میں کوئی گناہ نہیں ہلنا جلنا بھی جرم نہیں جس میں ریاکاری نہ ہو۔ پوری عبارت پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

اسی طرح امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ الحاوی للفتاویٰ: ج: نمبر: ۲: ص: ۲۲۴: مجالس ذکر میں قیام اختیاری اور غیر اختیاری دونوں کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''لا انكار عليه في ذلك واصحاب الحال مغلوب والمنكر محروم ما ذاق لذة التواجد''

ترجمہ: دونوں قسم کے قیام پر کوئی انکار نہیں ہے صاحب حال مغلوب ہے اور منکر محروم ہے اور تواجد کا مزہ اس نے نہیں چکھا۔ پوری عبارت پہلے بیان کی جا چکی ہے۔

الغرض اچھی نیت کے ساتھ تواجد باتفاق جائز ہے۔ علامہ پیر علی بیرکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے طریقہ محمدیہ میں تحریر کیا ہے:

''من الافتراء على الله التواجد''

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پر افتراء کے جملے سے تواجد بھی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تواجد کرنے والا کسی ذاتی غرض، ریاکاری، طلب دنیوی، طلب عزت اور منفعت ہو تو یہ تواجد ممنوع ہے۔

اسی طرح تمام عبارات جو تواجد کے بارے میں تحریر کی گئیں ہیں ان سب کا مقصد ریاکاری کے ساتھ تواجد کی مذمت ہے اور اگر تواجد ریاکاری سے پاک ہو تو عین مطلوب شرعی ہے

اسی طرح فضيلت الذاكرين في جواب المنكرين ۔(شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مفتی محمد غلام فرید ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: ص: ۲۱) میں فرماتے ہیں۔

سوال نمبر ۱: وجد اور تواجد کی حقیقت کیا ہے، کیا یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: وجد عموماً بعض ذی روح چیزوں خصوصاً اہلِ ایمان میں سے ایسے حضرات کو ہوتا ہے جو تلاوتِ قرآن یا نعتِ رسول ﷺ یا ذکر باری تعالیٰ یا بزرگانِ دین کی تعریف وتوصیف سنتے ہیں تو ان پر کسی خاص کیفیت کا ورود ہوتا ہے۔ یا انوار وتجلیات کا ورود ہوتا ہے۔ تو ایسی صورت میں وہ اپنے اوپر قابو اور کنٹرول نہیں کر پاتے جس وجہ سے ان کے جسم پر اضطراب وحرکت پیدا ہو جاتی ہے جس کی بناء پر کبھی ادھر کبھی آگے کبھی پیچھے جھکتے ہیں اور گر پڑتے ہیں۔ اور کبھی کبھار بے ہوش بھی ہو جاتے ہیں۔ تو ایسی حرکات کو وجد حقیقی کہا جاتا ہے اور اس کا محمود

وجد ہونا قرآنی آیات واحادیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے۔

(۱): ”اللّٰہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون ربھم ثم تلین جلودھم وقلوبھم الی ذکر اللّٰہ“(پارہ:۲۳:ع:۱۷)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ایسی اچھی کتاب نازل فرمائی ہے۔جس کی آیتیں باہم ملتی جلتی ہیں۔ بار بار دھرائی جاتی ہیں۔جس سے اپنے رب سے ڈرنے والوں کے دل کانپنے لگتے ہیں۔ (یعنی حرکت کرتے ہیں) پھر ان کے بدن اور دل نرم ہوجاتے ہیں اور اللہ کے ذکر میں لگ جاتے ہیں۔یعنی ان کے جسم وابدان حرکت کرنے اور مضطرب ہونے لگتے ہیں حتی کہ ذکر خداوندی میں سرشار ہوکر ذاکر بن جاتے ہیں۔یہاں اس نص قطعی الثبوت کی دلالت بھی اقشعرار بدن اور دلوں کے نرم ہونے پر قطعی ہے گویا وجد کی کیفیت کا ثبوت ایسی نص سے واضح ہے جو قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت بھی ہے۔اور پھر نفس وجد کا انکار اس آیت مذکورہ کا انکار ہے جو کفر خالص ہے۔جیسا کہ اس کی تفسیر میں صاحب مدارک اور صاحب جلالین اور صاحب تفسیر مظہری وغیرہ نے لکھا ہے۔

(۲): ”فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا وخر موسیٰ صعقا“(پارہ:۹:ع:۷)

ترجمہ: جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی ڈالی تو اس نے پہاڑ کو ریزہ ریزہ کردیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوکر گر پڑے۔ملاحظہ ہو تفسیر مظہری۔

یہاں صفاتی تجلی نے موسیٰ علیہ السلام کو بے ہوش اور پہاڑ کو ریزہ ریزہ کردیا ہے تو پھر ذاتی انوار وتجلیات کا کیا عالم ہوگا۔

(۳): ”واختار موسی قومه سبعین رجلا لمیقاتنا فلما اخذتھم الرجفة“

(پارہ:۹:ع:۹)

ترجمہ: اور چنے موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ستر آدمی ہماری ملاقات کے لئے پھر جب ان کو پکڑلیا رجفہ نے۔یہاں پر صاحب روح المعانی کا استدلال قابلِ غور ہے۔

(۴): ”فلما راینه اکبرنه وقطعن ایدیھن“(پارہ:۱۲:ع:۱۴)

ترجمہ: جب مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو اسے دیکھ کر حیرت زدہ ہوگئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔یہاں صرف جمال یوسفی کے مشاہدہ سے زنانِ مصر ایسی بے ہوش ہوئیں کہ انگلیاں کاٹ لیں یہ وجد ہی کی کیفیت ہے جو جمالِ خداوندی یا جمالِ مصطفوی کے مشاہدہ سے اس کا طاری ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔مطالعہ کیلئے روح البیان زیادہ مفید ہے

(۵): ”انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللّٰہ وجلت قلوبھم“(پارہ:۹:ع:۱۵)

ترجمہ: بے شک ایمان والوں کے سامنے جب اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں یعنی دلوں پر اضطراب کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔الغرض ان پانچ عدد آیاتِ قرآنیہ سے اہلِ ایمان خصوصاً اہلِ سلوک، اہلِ ذوق وعشاق کے وجد حقیقی کا ثبوت بالکل واضح ہے اس کا انکار قرآن کا انکار ہے۔

حدیث اول:

حدیث پاک سے ثابت ہے کہ بعض صحابۂ کرام کی زبان سے قرآن کریم کی تلاوت سن کر گھوڑا ناچتا ہے جیسا کہ یہ حدیث شریف مشکوٰۃ شریف:ص:۱۸۴: پر موجود ہے اگر قرآن سن کر گھوڑے جیسے جانور پر وجد طاری ہوسکتا ہے تو انسان پر ایسی کیفیات کا ورود کیونکر نہیں ہوسکتا۔

رہا معاملہ تواجد کا تو تواجد کے معنی ہیں از خود وجد والی صورت اختیار کرنا۔یعنی یہ وہ

صورت ہے کہ جس میں حقیقی وجد نہیں ہوتا بلکہ حقیقی وجد والوں کی نقل اتارنا مراد ہے۔ جس طرح حقیقی وجد والا آدمی حرکات وسکنات کرتا ہے گرتا ہے، اچھلتا ہے تڑپتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو اسی طرح وہ آدمی جو تواجد کرتا ہے یعنی نقل اتارتا ہے وہ بھی ویسے ہی حرکات وسکنات کرتا ہے تو اس کو تواجد کہتے ہیں جو کہ منع نہیں بلکہ جائز ہے اور احسن عمل ہے۔

حدیث پاک میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "من تشبه بقوم فهو منهم "جو شخص کسی قوم سے اپنی مشابہت کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا۔ اور یاد رہے کہ تواجد کے جواز پر صرف ہم نے ہی استدلال نہیں کیا بلکہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا فتویٰ تواجد پر یوں ہے۔ کہ ذاکر خواہ ذکر کرتے ہوئے کھڑا ہو جائے اور یہ کھڑا ہونا اختیاری ہو یا غیر اختیاری ہو ہر حال میں جائز ہے بلکہ جواب میں فرماتے ہیں کہ ایسے لوگوں پر نہ انکار جائز ہے اور نہ ہی ان کو منع کرنا جائز ہے اور یہی جواب دیا ہے۔

علامہ بلقینی اور علامہ برہان الدین انباسی فرماتے ہیں کہ صاحب حال مغلوب ہے اور اس کا منکر محروم ہے اس لئے کہ اس نے تواجد کی لذت نہیں دیکھی اور عشق حقیقی کا جو مشروب ہے وہ منکر کو نصیب نہیں ہوتا۔ شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام سے بھی یہی کچھ منقول ہے بلکہ مجلس ذکر میں کھڑے ہونے اور رقص کرنے والوں میں یہ شیخ الاسلام بھی شامل ہیں اور کھڑے ہو کر ذکر کرنا اور گھومنے وغیرہ کا ثبوت بھی الحاوی الفتاویٰ :ص:۲۲۴: ج:۲: میں موجود ہے۔ اسی طرح علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بیان فرمایا: مجموعۃ الرسائل: ج:۱:ص:۱۷۳: اور فتاویٰ شامی: ج:۳:ص:۳۰۷: میں وجد مع تواجد اور رقص وغیرہ کا ثبوت ملتا ہے۔

حدیث دوم:

فتاویٰ الحاوی: ج:۲:ص:۲۲۴: میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ:

"وان انضم الى هٰذا القيام رقص او نحوه فلا انكار عليهم لان ذٰلك من لذة الشهود والمواجد وقد ورد فى الحديث رقص جعفر بن ابى طالب بين يدى النبى ﷺ لما قال له شبهت خلقى وخلقى وذلك من لذة منه الخطاب ولم ينكر ذلك عليه النبى ﷺ فكان هٰذا اصلا فى رقص الصوفية. الخ "

ترجمہ: اور اگر اس قیام وغیرہ کے ساتھ رقص وغیرہ کو ملایا جائے تو بھی صوفیاء پر انکار جائز نہیں کیونکہ یہ شہود اور مواجید (وجد کی جمع) کی لذت کی وجہ سے ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ جناب جعفر بن ابی طالب کو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے اخلاق اور خلقت میں میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو۔ تو یہ سن کر انہوں نے حضور ﷺ کے سامنے رقص کیا یعنی ناچنے لگے۔ تو آپ نے منع نہ فرمایا۔ اور نہ انکار فرمایا۔ جو جواز کی دلیل ہے نوٹ یاد رہے کہ اسی حدیث کو صوفیاء کرام کے وجد تواجد اور رقص کی اصل دلیل قرار دیا گیا ہے۔

اسی طرح سید احمد طحطاوی اپنی کتاب حاشیۃ الطحطاوی علی در المختار: ج: چہارم میں ۱۷۶۔۱۷۷: میں اور الحدیقۃ الندیہ شرح طریقۃ المحمدیہ جلد دوم: ص:۵۲۲: میں اور اسی طرح امام شعرانی انوار قدسیہ جلد اول: ص:۳۹: میں فرماتے ہیں۔

نوٹ: یاد رہے کہ اختصار کی خاطر صرف حوالہ جات پر اکتفا کیا ہے اور بعض عبارات کے مختصر جملے نقل کر دیئے گئے ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ وجد و تواجد اور رقص جلیل القدر اولیاء کرام پر طاری ہوتا رہا ہے۔ مثلاً ابو بکر شبلی، ابو الحسن نوری، سمنون المحب، معدون المجنون وغیرہ

مزید براں ایں کہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی مکاتب شریفہ میں فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمد بہاء الدین شاہ نقشبند کی توجہات سے مریدین پر عجیب و غریب کیفیات طاری ہوتی تھیں۔(حوالہ مکاتب شریفہ۔ص:۷۸:۸۲:)

سوال نمبر۲: حضرت جعفر بن ابی طالب کی حضور ﷺ کے سامنے وجد و رقص کرنے والی روایت کس کتاب میں ہے؟

جواب: الحاوی للفتاوی جلد دوم:ص:۲۳۴: سیرت حلبیہ جلد دوم:ص:۲۵۲: کے حاشیہ میں ہے(السیرۃ النبویہ والآثار المحمدیہ)اور حدیقۃ الندیۃ جلد دوم:ص:۵۲۴: تفسیر احمدی:ص:۶۰۲:۶۰۳: میں بھی موجود ہے۔علاوہ ازیں ملاحظہ فرمائیں۔تفسیر روح البیان:ص:۲۱۱:(ویخرون للاذقان ویذیدھم خشوعا)کے تحت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وجد و جذب ہوا۔ملاحظہ ہو ترمذی شریف: باب الزہد: نیز سورۃ محمد کی تفسیر میں تفسیر روح البیان: ج:۸:ص:۱۴۷: وغیرہ کا مطالعہ کیجئے۔خوف طوالت سے عبارات نہیں لکھیں۔البتہ کسی کو شبہ ہو تو دکھائی جا سکتی ہیں۔

سوال نمبر۳: ابن عابدین علیہ الرحمۃ نے تو رقص یعنی ناچنے کو حرام قرار دیا ہے جیسا کہ ان کی کتابوں سے ثابت ہے۔

جواب: انہوں نے اگرچہ منع کیا ہے لیکن یاد رہے کہ جس رقص کو انہوں نے حرام قرار دیا ہے وہ جھوٹے اور جعلی صوفیاء کا رقص ہے۔ایسا رقص کہ جو شہوات نفسانی میں ہیجان پیدا کرے۔اس کو حرام و منع فرمایا ہے۔سچے صوفیا کرام جو معرفت خداوندی سے مراد اور واصلین ہیں ان کے وجد و رقص و وجد کو انہوں نے حرام و منع نہیں فرمایا۔ابن عابدین کے مجموعہ رسائل کا ص:۱۷۲:۳۷: شفاء العلیل کا مطالعہ فرمانے سے وہم دور ہو سکتا ہے(ذرا مطالعہ فرمائیں)

سوال نمبر۴: کیا نماز کی حالت میں اپنے جسم کو ہلانا اور حرکت دینا جائز ہے اور کیا صحابہ کرام سے یہ ثابت ہے؟

جواب: کسی کیفیت کے وارد ہونے کی صورت میں جسم کو ہلانا اور جسم کا حرکت کرنا بے شک صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ملاحظہ ہو البدایہ والنہایہ: ج:۸:ص:۶: امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ابوارا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی جب وہ اپنی دائیں طرف پھرے تو رک گئے جب سورج نیزے کے برابر آیا تو آپ نے دو رکعتیں پڑھیں۔پھر اپنا دست اقدس الٹا کر فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو دیکھا ہے۔آج میں ان سے کچھ مشابہت نہیں رکھتا۔وہ خالی ہاتھ بکھرے ہوئے بالوں اور گرد آلود چہروں کے ساتھ صبح کرتے تھے کتاب اللہ کی تلاوت کرتے اپنے قدموں اور پیشانیوں کے درمیانی حصے کو حرکت دیتے جب صبح ہوتی تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے ایسے حرکت کرتے جیسے ہوا والے دن درخت حرکت کرتا ہے ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے،خدا کی قسم انکے کپڑے بھاری ہو جاتے۔

اسی طرح حلیۃ الاولیاء،ص:۷۳: میں بھی مذکور ہے۔

ذکر میں سرشار ہو کر جسم کا حرکت کرنا ایک اچھا عمل ہے اور شرعاً جائز ہے امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مسند میں صحیح حدیث نقل کی ہے۔

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حبشی حضور ﷺ کے سامنے رقص کرتے تھے۔اور اپنی زبان سے یہ کہتے تھے کہ محمد عبد صالح لیکن آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر منع نہیں فرمایا جو اپنی کیفیت کے پیدا ہونے کی صورت میں رقص و وجد کے جواز کی دلیل ہے۔

سوال نمبر۵: نماز کے اندر وجد حقیقی کے بعد جسم کا حرکت کرنا اور منہ سے آوازیں

نکالنا دونوں ہاتھوں سے تالی بجانا، چیخنا، چلانا اور ہاہو وغیرہ کی صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے لہٰذا ایسا کرنا منع و نا جائز ہے بلکہ آداب مسجد کے منافی ہے اور عمل کثیر ہے جو کہ مفسد صلوٰۃ ہے۔

جواب: قارئین سے گزارش ہے کہ اگر نماز کے اندر مزکورہ بالا امور کا پایا جانا انوار و تجلیات اور دیگر ایسی ہی کیفایت کی وجہ سے ہوا۔ جو انسان کو ایسی حرکات پر مجبور کر دیتی ہیں تو اس صورت میں وہ شخص مغلوب الحال ہو جاتا ہے اور مغلوب الحال کی نہ نماز فاسد ہوتی ہے اور ٹوٹتی ہے نہ ہی وضو۔ اور نہ ہی نماز مکروہ ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ روح نماز کی علامات ہیں بلکہ اصل نماز ہی یہی ہے۔ اسی نمازوں میں ایسی کیفیات وارد نہیں ہوتیں۔ یہ کیفیات اصلی نمازوں میں ہی وارد ہوتی ہیں۔ جن لوگوں پر خشوع و خضوع طاری ہوتا ہے تو ان کی کیفیت بدل جاتی ہے۔

نیز سوال نمبر ۴: میں صحابہ کرام کے متعلق جواب ثابت ہو چکا ہے۔

نوٹ: نماز کے اندر وجد کی کیفیت کے جواز اور نماز نہ ٹوٹنے کے متعلق ایک اہم عبارت فقہ حنفی کی معتبر و مستند کتاب ہدایہ شریف سے نقل کی جاتی ہے ملاحظہ ہو اور اس کے علاوہ بھی چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

(۱): ہدایہ: ج:۱: ص:۱۳۵: میں فرماتے ہیں کہ:

"فان ان فیھا او تاوہ او بکی فارتفع بکاؤہ (ای حصل منہ الحروف) فان کان (ای کل ذلك) من ذکر الجنۃ والنار لم یقطعھا لانہ یدل علی زیادۃ الخشوع وان کان من وجع او مصیبۃ قطعھا لان فیھا اظھار الجزع والتاسف فکان من کلام الناس "

ترجمہ: اگر نمازی نے نماز میں آہ یا اوہ کہا یا ایسا رویا کہ آواز بلند ہوگئی یعنی رونے سے حروف بھی حاصل ہو جائیں تو اگر یہ رونا وغیرہ جنت یا دوزخ کے ذکر کی وجہ سے ہو تو نماز کو

نہیں توڑے گا کیونکہ یہ خشوع و عاجزی کی زیادتی کی وجہ سے ہے اور اگر جسمانی درد یا کسی اور مصیبت کی وجہ سے رویا یا آہ اوہ کی تو نماز کو توڑ دے گا۔ کیونکہ اس میں جزع اور افسوس کا اظہار ہے۔ اس لئے یہ لوگوں کے کلام سے ہوگا۔

(۲): اسی طرح فقہ حنفی کی معتبر ترین اور مشہور زمانہ کتاب بحر الرائق میں ہے یعنی جو کچھ صاحب ہدایہ نے لکھا ہے اس سے بھی زیادہ مفصل طور پر علامہ ابن نجیم نے لکھا ہے اختصار کے پیش نظر عبارت نقل کرنے سے گریز کیا ہے۔ اور حوالہ پر ہی اکتفا کیا ہے۔

نیز ایک بات جو بحر الرائق نے زائد لکھی ہے وہ یہ ہے کہ **"ولو صرح بھمافقال اللھم انی اسئلك الجنۃ واعوذبك من النار لم تفسد صلوٰتہ "**

ترجمہ: اگر نمازی نماز کی حالت مین صراحۃ مزکورہ بالا جملے کہہ دیتا ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ یہ خشوع و عاجزی کی زیادت پر دلالت کرتے ہیں اور خشوع و خضوع کی زیادت کی وجہ سے ہیں۔

(۳): فتاویٰ تاتارخانیہ: ج:۱: ص:۵۷۹: میں ہے کہ **"ولو ان فی الصلوٰۃ او تاؤہ او بکی فارتفع وفی الخانیۃ فحصل لہ حروف فان کان من ذکر الجنۃ او النار فصلواتہ تامۃ وان کان من وجع او مصیبۃ فسدت صلوٰتہ عند ابی حنیفۃ ومحمد رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ "**

یعنی اگر آہ، اوہ کہنا یا بلند آواز نماز میں رونا جنت یا دوزخ کے ذکر کی وجہ سے ہو تو خواہ حروف بھی حاصل ہو جائیں تو بھی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک نماز تام و کامل ہے۔ اور اگر درد یا مصیبت کی وجہ سے آواز نکلے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (فتاویٰ تاتارخانیہ،۵۷۹)

(۴): اس طرح فتاویٰ عالمگیری: ج:۱:ص:۱۰۰: میں بھی لکھا ہوا ہے۔

(۵): اور اسی طرح فتاویٰ بزازیہ علیٰ ہامش عالمگیر: ج:۱:ص:۱۳۶: پر بھی موجود ہے۔

(۶): **"الانین والتاوہ والتافیف والبکاء اذا اشتملت علی حروف مسموعة فانها تبطل الصلوٰة الا اذا کانت ناشئة من خشیة اللّٰہ او من مرض بحیث لا یستطیع وھٰذا الحکم متفق علیه بین الحنفیة والحنابلة وبین المالکیة فی مسئلة الخشیة فقه علی مذاهب الاربعة "(ج:۱:ص:۳۰۰)**

یعنی نمازی کی حالت میں نمازی کا آہ اوہ اور اف کہنا اور اس طرح رونا کہ حروف بنے جائیں تو اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ہاں، اگر یہ رونا آہ، اوہ، یا اف کہنا اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت کی وجہ سے ہو یا کسی ایسی بیماری کیوجہ سے ہو جس پر یہ کنٹرول، قابو نہیں رکھ سکتا تو پھر نماز فاسد نہ ہوگی۔اور یہ حکم احناف وحنابلہ ومالکیہ کا اتفاق ہے

(۷) اسی طرح علامہ شیخ احمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علی مراقی الفلاح: ص:۱۷۴: میں فرماتے ہیں کہ:

"الوجد له مراتب وبعضه یسلب الاختیار فلا وجه لمطلق الانکار وفی التاتارخانیة ما یدل علی جوازہ للمغلوب الذی حرکاته کحرکات المرتعش. آہ"

یعنی وجد کی کئی اقسام ہیں اور بعض اقسام ایسی ہوتی ہیں جو اختیار کو سلب کر دیتی ہیں۔لہٰذا مطلقاً انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔فتاویٰ تاتارخانیہ میں لکھا ہے کہ مغلوب الحال سالک جس کی حرکات مرتعش کی حرکات جیسی ہوتی ہیں۔اور غیر اختیاری ہوتی ہیں اس کے لئے نماز کے اندر بھی یہ حالت جائز ہے (اور یہ حالت مفسد صلوٰۃ یعنی نماز کو توڑنے والی نہیں)

(۸): صاحب روح المعانی تفسیر روح المعانی میں تقریباً اسی طرح فرماتے ہیں کہ اس وجد سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا اور نماز بھی باطل نہیں ہوتی۔

(۹): حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ص:۱۷۸: میں بھی ایسی ہی عبارت موجود ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ اگر خشیت الٰہی کے غلبہ کی وجہ سے آہ یا اوہ یا اف یا تف کہا اور حروف بھی حاصل ہو گئے تو بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔

(۱۰): ہدایہ کی شرح فتح القدیر میں بھی یہی کچھ فرمایا گیا ہے۔الغرض ان دس عدد حوالہ کتب فقہ اور روح المعانی کے حوالے سے بالکل واضح ہو گیا ہے کہ نمازی کو اگر نماز کی حالت میں وجد ہو جائے اور وہ وجد کی کیفیات میں سرشار ہو جائے اور مغلوب الحال ہو جائے اور منہ سے ھا، ھو، کی آوازیں نکل جائیں یا چیخے چلائے یا مرتعش کی طرح حرکتیں کرے۔جسم کو ہلائے، ہاتھ کھل جائیں اور تالی کی شکل بن جائے تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی وضو ٹوٹتا ہے۔فقہاء احناف علیہم الرحمۃ والرضوان نے بلند آواز سے رونا اور آہ یا اوہ یا اف وغیرہ نماز کے اندر کہنے سے نماز فاسد نہ ہونے کی جو علت خشیۃ الٰہی خوف خداوندی، خشوع وخضوع میں زیادتی بتائی ہے وہ علت جب بھی پائی جائے گی اور جہاں بھی پائی جائے گی تو وہاں معلول یعنی حکم بھی پایا جائیگا۔یہ نہیں ہو سکتا کہ علت تو پائی جائے مگر معلول نہ پایا جائے۔معلول کا تخلف علت سے جائز نہیں ہے۔اسی لئے فقہائے احناف جہاں دیکھتے ہیں کہ فلاں فعل نمازی سے خشیت الٰہی اور خشوع کی وجہ سے پایا گیا ہے تو وہاں یہی حکم لگا دیتے ہیں کہ نماز فاسد نہیں ہوتی لہٰذا ہمارے سلسلہ عالیہ مجددیہ سیفیہ کے مریدوں میں نماز کی حالت میں جو مذکورہ بالا حرکات وافعال پائے جاتے ہیں۔ان کی علت بھی خشیت الٰہی خوف خدا اور خشوع کا غلبہ ہوتا ہے۔لہٰذا یہ حکم یہاں بھی لگے گا کہ نہ نماز فاسد ہوتی ہے اور نہ ہی وضو ٹوٹتا ہے۔اگرچہ بے شمار حوالہ جات مزید پیش

کئے جاسکتے ہیں بوقت ضرورت لیکن فی الحال خوف طوالت سے یہاں دس حوالہ جات پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اب اسی مسئلہ کے متعلق ذرا تفسیر روح المعانی ملاحظہ کریں۔

یہ عبارت ملاحظہ کریں جو ایمان کو تازہ کر دیتی ہے جس کا ایک ایک لفظ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے موجودہ طریقہ کی تائید کرتا ہے اور جس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ہمارے سلسلہ کو جو لوگ نئی اختراع یا نئی ایجاد قرار دیتے ہیں وہ دراصل بے خبر ہیں یا غفلت کا شکار ہیں یا پھر تجاہل عارفانہ سے کام چلاتے ہیں اور یا پھر تعصب وعناد کی پٹی آنکھوں پر باندھ رکھی ہے۔ ان کو چاہیئے کہ یہ پٹی آنکھوں سے اتار کر مذکورہ حوالہ جات دیکھیں اور کتابوں کا مطالعہ فرمائیں اور قصہ کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں۔ محض لکیر کے فقیر نہ بنیں۔ علماء دین کے شایان شان لکیر کا فقیر بننا نہیں ہے۔

مزید برآں حوالہ نمبر (۱۱) علامہ آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"واختار موسی قومه سبعين رجلا عن اشراف قومه ونجباء هم اهل الاستعداد والصفاء والارادة والطلب والسلوك فلما اخذتهم الرجفة اى رجفة البدن التى هى من مبادى حقيقة الفناء عند طريان بوارق الانوار وظهور طوالع تجليات الصفات من اقشعرار الجسد وارتعاده وكثيرا ما تعرض منه الحركة السالكين عند الذكر او سماع القرآن او ما يتاثرون به حتى تتفرق اعضاء هم وقد شاهدنا ذلك فى الخالدين (او فى السالكين) من اهل الطريقة النقشبندية وربما يقربهم فى صلاتهم صياح معه (الى ان قال) وقد كثر الانكار عليهم وسمعت بعض المنكرين يقولون ان كانت هٰذه الحالة مع الشهود والعقل فهى سوء ادب ومبطلة للصلوٰة قطعا وان

كانت مع عدم شعور وزوال عقل فهى ناقضة للوضوء ونراهم لا يتوضؤون واجيب بانها غير اختيارية مع وجود العقل والشعور وهى كالعطاس والسعال ومن هنا لا ينتقض الوضؤ بل ولا تبطل الصلوٰة (الى ان قال) فلا يبعد ان يلحق ما يحصل من آثار التجليات الغير الاختيارية بماذكر ولا يلزم من كونه غير اختيارى كونه صادرا من غير شعور فان حركة المرتعش غير اختيارية مع الشعور بها وهو ظاهر فلا معنى للانكار. الخ "(روح المعانی: ج:۳: ص: ۸٦: الجزء التاسع)

ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں سے ستر (۷۰) نجباء اور شرفاء کو چنا جو اسقدر صفاء ارادت اور طلب وسلوک والے تھے کہ جب ان کے بدن کو رعشہ یعنی کپکپی نے پکڑا جو حقیقۃً فناء کے مبادیات سے ہے جب انوار و تجلیات کی تجلیاں وارد ہوتی ہیں اور تجلیات صفات کا ظہور ہوتا ہے جیسے جسم پر کپکپی اور ارتعاد کا وارد ہونا۔ اور بہت دفعہ یہ حرکت سالکین کو عارض ہوتی ہے۔ ذکر کے وقت یا قرآن پاک کے سماع کے وقت یا اس چیز کے سننے کے وقت جو سامعین کو متاثر کرتی ہے۔ مثلاً (نعت خوانی وغیرہ) یہاں تک کہ ان کے اعضاء جسمانی بکھر جاتے ہیں یا قریب ہوتا ہے کہ ان کے اعضاء ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور ایسی حالت کا مشاہدہ ہم نے حضرت خالد علیہ الرحمۃ کے پیروکاروں میں کیا ہے۔ یا سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے سالکین میں اور بسا اوقات ان کو نماز کے اندر چیخ و پکار کی کیفیت طاری ہوتی ہے (یہاں تک کہ) ان پر انکار بھی بکثرت کیا گیا ہے اور میں نے بعض منکرین سے سنا ہے۔ وہ کہتے ہیں: کہ اگر یہ حالت عقل وشعور کے ہوتے ہوئے ہوئی تو پھر یہ سوء ادب بھی ہے اور نماز کو باطل بھی کر دیتی ہے اور اگر یہ حالت عقل وشعور کے زوال کے بعد ہوئی تو پھر وضو کو توڑنے والی ہے۔ مگر ہم ان

کو دیکھتے ہیں کہ یہ وضو نہیں کرتے تو اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ حالت باوجود عقل وشعور کے قائم رہنے کے غیر اختیاری ہے جیسے چھینک اور جمائی انسان کو آتی ہے۔ عقل وشعور کے موجود ہوتے ہوئے بھی یہ غیر اختیاری ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ نماز فاسد ہوتی ہے اور بعض شوافع نے نصا فرمایا ہے کہ نمازی پر اگر نماز میں تضحک (یعنی کھل کر ہنسنا غالب) ہو جائے تو نماز باطل نہ ہوگی اور اس نمازی کو معذور قرار دیا جائیگا لہٰذا بعید نہیں کہ تجلیات غیر اختیاریہ سے حاصل ہونے والے غیر اختیاری اثرات کو (حکمی طور پر) چھینک اور جمائی سے ملحق قرار دیا جائے اور ان کے غیر اختیاری ہونے سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ وہ عقل وشعور کے بغیر ہو۔ کیونکہ مرتعش کی حرکت باوجود شعور کے غیر اختیاری ہے اور یہ ظاہر ہے لہٰذا انکار کا کوئی معنی نہیں۔ (ملاحظہ ہو روح المعانی: ج: سوم: ص: ۸۶)

سوال: صاحب روح المعانی نے اس مذکورہ: ص: ۸۶: پر یہ بھی فرمایا ہے کہ **حضرت** خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مریدوں کو ایسی **صورت** میں وضو کرنے اور نماز نئے سرے سے پڑھنے کا حکم دیتے تھے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسی کیفیت کے وارد کے بعد وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے اور نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو **حضرت** خالد وضو کرنے اور نماز کے اعادہ کا حکم نہ فرماتے۔ لہٰذا یہ **عبارت** تمہارے خلاف ہے۔

جواب: اس **عبارت** میں یہ جملہ موجود ہے کہ **سدا لباب الانکار** **حضرت** خالد اس وجہ سے وضو اور نماز کے اعادہ کا حکم نہ دیتے تھے کہ وضو اور نماز فاسد ہو گئی ہے یا ٹوٹ گئی ہے بلکہ منکرین کے انکار کا دروازہ بند کرنے کیلئے ایسا حکم دیتے تھے یہ اعادہ کا حکم احتیاطی تدبیر کے طور پر تھا شرعی حکم کے طور پر نہ تھا۔ لہٰذا وضو اور نماز کے ٹوٹنے کا نتیجہ نکالنا باطل و مردود ہے۔

سوال: روح المعانی کے مذکورہ: ص: ۸۶: میں یہ **عبارت** بھی موجود ہے جو تمہارے خلاف

ہے کہ:

”والحق ان ما يعترى هٰذه الطائفة غير الوضوء لعدم زوال العقل معه ولٰكنه مبطل للصلوٰة لما فيه من الصياح الذى يظهر به حرفان مع امور تاباها الصلوٰة“

یعنی حق یہ ہے کہ **صوفیاء** وسالکین کے اس گروہ پر جو کیفیت طاری ہوتی ہے وہ ناقض وضو نہیں ہے یعنی وضو کو نہیں توڑتی کیونکہ اس حالت میں **عقل** زائل نہیں ہوتی لیکن یہ کیفیت نماز کو باطل کرتی ہے کیونکہ اس میں وہ چیخ وپکار ہوتی ہے جس میں دو حرف ظاہر ہوتے ہیں باوجود مزید چند ایسے امور کے جو نماز کے لائق نہیں۔

جواب: اس عبارت میں جس صیاح و چیخ وپکار کا ذکر ہے وہ **محمول** ہے اس **صورت** پر جب یہ صیاح و چیخ وپکار خشوع وخضوع اور خشیتِ الٰہی کے وجہ سے نہ ہو بلکہ کسی دنیاوی **مصیبت** وتکلیف کیوجہ سے ہو جیسا کہ سابقہ **صفحات** میں کتب فقہ حنفی کے معتبر حوالہ **جات** سے اس کی تفصیل گزر چکی ہے لیکن اگر یہ چیخ وپکار محض **خشیت** اور خشوع وخضوع کیوجہ سے ہو تو پھر نماز باطل نہیں ہوتی جیسا کہ ہدایہ اور فتح القدیر و دیگر معتبر کتب سے نقل کر دیا گیا ہے گذشتہ **صفحات** میں۔

حضرت سیدی ومرشدی ووالدی پیر طریقت رہبر شریعت شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ سید احمد علی شاہ سیفی حنفی ماتریدی فرماتے ہیں کہ: ثبوتِ وجد اور تواجد حرکت غیر اختیاری جو صوفیاءِ کرام پر انوار وتجلیات کے غلبے کے باعث آتا ہے وجد کہلاتا ہے اور اگر تکلف کے ساتھ یہ حال اپنے اوپر کوئی لائے تو تواجد کہلاتا ہے۔ وجد اور تواجد کے ثبوت میں بے شمار آیتیں، احادیث اقوالِ فقہاء وصوفیاء وارد ہیں کہ جنہیں بیان کرنے سے ایک ضخیم کتاب بن جائے گی اور اتنی موٹی اور ضخیم کتاب کوئی نہیں دیکھتا لہٰذا عوام وخواص کو ہلاکت سے

بچانے کیلئے یہ مختصر رسالہ مرتب کیا گیا ہے۔

حالِ وجد غیر اختیاری

جیسا کہ بادِ صرصر کے چلنے سے درخت جنبش و حرکت میں آ جاتے ہیں اس طرح طریقت کا سالک بھی جب اس پر انوار و تجلیات و فیوضات اور برکات غیبی توجہ شیخ کامل مکمل کے ذریعے غالب ہو جاتی ہیں تو یہ بے اختیار ہو جاتا ہے اور حالات غریبہ محمودہ ان پر غالب ہو جاتے ہیں عقل و شعور ان میں بطریقۂ کمال موجود ہوتا ہے لیکن یہ اپنے اختیار میں نہیں ہوتے ہیں اس کی مثال عطس اور کھانسی کی طرح ہے کہ غیر اختیاری طور پر پیش آتی ہے۔

تواجد: روایت ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ آپ صورت و سیرت میں مجھ سے مشابہ ہیں۔ ''اشبهت خلقي وخلقي'' تو اس خطاب کی لذت سے اٹھ کر رقص کرنے لگے اور رسولِ خدا ﷺ نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

اس طرح حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''انت اخونا ومولينا'' آپ ہمارے بھائی اور دوست ہیں اس پر وہ رقص کرنے لگے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر کوئی اعتراض و انکار نہ فرمایا۔ (مشكوة شريف: ص: ۲۹۲: باب بلوغ الصغير: الخ: حاشيه: ۲۰: تفسير احمدى: ۲۰۲: بوادر النوادر: ص: ۴۰۶)

حاشیہ مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ ایک صحابی سورۃ کہف کی تلاوت کر رہے تھے۔ اس کے تھوڑے فاصلے پر گھوڑا بندھا ہوا تھا۔ کانپنے لگا اور بادلوں نے آ کر صحابی کو ڈھانپ لیا تو جب کبھی قرآن کی تلاوت کرتے تو گھوڑا چھلانگیں لگانے لگتا۔ صحابی نے آ کر حضور ﷺ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ تیرے دل کی تسلی کیلئے ہے جو قرآن شریف کی

برکت سے نازل ہوئی۔ (مشکوٰۃ: ص: ۱۸۴)

دوسری حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اس طرح کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہیں۔ (رواه احمد)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تلاوت قرآن کے وقت رویا کرو اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کی سی صورت اختیار کرو۔ (مشکوٰۃ) کیونکہ رونا وجد کی ایک صورت ہے اور قصداً رونا عین تواجد ہے جو شرعاً جائز مامور و مطلوب ہے۔

تواجد کا حال احادیث شریف میں موجود ہے جو تکلف اور اپنے اختیار سے لایا جاتا ہے جبکہ حال وجذب بے اختیار آتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور بی بی زلیخا کا واقعہ: کہ زلیخا نے اپنے آپ کو تہمت سے بچانے کے لئے زنان مصر کو اکھٹا کیا اور ہر ایک کے ہاتھ میں میوہ اور چھری تھما دی اور ان سے کہا کہ جب یوسف علیہ السلام تشریف لائیں تو آپ ان میووں کو کاٹ دینا۔ جب یوسف علیہ السلام تشریف لائے تو زنان مصر نے مدہوشی میں میووں کی جگہ اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں کیونکہ ان کے دل حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت میں مشغول تھے۔

حاشیہ پر لکھتے ہیں زلیخا بھی وہیں موجود تھی مگر شب و روز مشاہدہ جمال نے اس کو متحمل بنا دیا تھا لہٰذا نہ تو وہ بے ہوش ہوئی نہ انگلیاں کاٹیں اس لئے کہ وہ محبت کے انتہا میں تھی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت نے ان کے دل میں قرار پکڑ لیا تھا جبکہ دوسری عورتیں محبت کی ابتداء میں تھیں۔ (جلالين : ص: ۱۹۲ . ج :۱)

یہی حال سالک مبتدی کا ہوتا ہے کہ ابتداء سلوک میں اس پر وجد و حال کا غلبہ رہتا ہے۔ جس طرح کہ زنان مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت میں اپنی انگلیاں کاٹ

ڈالیں تو کوئی بعید بات نہیں کہ عاشق الٰہی دوران وجد فوت ہوجائے۔ جیسا کہ بہت سے عشاق وجد وحال کے دوران وفات پاچکے ہیں (وفات مولانا شاہ محمد حسین صاحب تکشف: ص:۱۹۰: وفات زرارہ بن اوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ترمذی: ص:۸٤: ج:۱)

حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور اکرم ﷺ نے سینے پر ایک ضرب لگائی تو مجھ پر ایسا حال غالب ہوا کہ میرا تمام بدن گرم ہوگیا اور پسینے سے شرابور ہوگیا اور حال میرا یہ تھا کہ جیسے میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں۔ (مشکوٰۃ: ص: ۱۸٤: تکشف: ٦٦٦)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی محبت میں تین دفعہ چیخ ماری اور بے اختیار ہوگئے۔ جب تیسری مرتبہ چیخ ماری تو زمین پر گر گئے۔

حضرت شفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافی دیر تک میں نے اپنے اوپر تکیہ کر رکھا تھا۔ کچھ وقت کے بعد جب اختیار میں آئے تو مجھے حدیث بیان فرمائی۔ (ترمذی: باب الریاء: ص: ۳٤۲: ص: ۷۳: ج: ۲: تکشف: ص: ٤۸۱)

حضرت امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ ایک دن کسی سے یہ آیت "ان عذاب ربك لواقع ما له من دافع. الآیة " سن کر بڑی چیخ ماری اور بے اختیار ہوکر گر پڑے۔ اٹھا کر گھر لائے گئے۔ مسلسل ایک مہینہ تک بیمار رہے۔ (احیاء العلوم: ج: ۲: ص: ۲۹۷)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورت تکویر کی تلاوت کی جب آیت مبارکہ:

"واذا الصحف نشرت " پر پہنچے تو بے اختیار ہوکر گر پڑے اور کافی دیر تک زمین پر (ہاتھ پاؤں) مارتے رہے۔ (حدیقة الندیه: ۱۰۹)

"جان لو کہ جذب اور وجد تین قسم کا ہے"

پہلی قسم کے وجد کی علامات یہ ہیں۔

زور سے چلانا، دوڑنا، زمین پر گر کر ہاتھ پاؤں مارنا، اعضاء کا ہلنا اور حرکت کرنا، آہ، اوہ، اف اور فریاد کرنا، خوشحالی وخوف یا شوق سے۔

یہ حال طریقے کے مبتدی کا ہے جس پر حال اور وجد کا غلبہ ہوتا ہے اور مجذوب اپنے کپڑے پھاڑ دیتا ہے حتیٰ کہ اس پر وجد اور جذب کا ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے عشق میں مستغرق ہوجاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اعضاء ٹوٹ جائیں گے۔ (تفسیر احمد: ٦۰۲: روح المعانی: ج: ۳: ص: ٦۰: تکشف: ٦٦٦: حاشیہ: ۲: ص: ٦۰۳: حاشیہ: ۱: رد المحتار: ج: ۳: ص: ۳۰۷: مجموعة الشامی: ج: ۱: ص: ۱۷۲)

دوسری قسم کے وجد کی علامات درج ذیل ہیں۔

چیخ مارنا، اور محبت وعشقِ الٰہی میں بے اختیار ہونا، دھاڑیں مارنا، زمین پر گرنا، اعضاء کا لرزنا اور مرتعش ہونا۔

یہ حال اور وجد متوسطین کا ہے جیسا کہ پہلی حدیث شریف بیان ہوچکی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ السلام کی محبت میں تین دفعہ چیخ ماری اور گر پڑے پھر کافی دیر تک اسی طرح بے اختیار پڑے رہے۔

تیسری قسم کے وجد کی علامات یہ ہیں۔

چیخ مارنا، بالوں کا کھڑا ہونا، بدن کا کانپنا، شوق اور محبت کے غلبہ کیوجہ سے آنسو بہانا رونا۔

اور یہ حالت وجد منتہی کا ہے جس کا ثبوت احادیث میں ذکر کیا گیا ہے۔

اگر نماز کے اندر خشیت الٰہی کیوجہ سے کسی پر وجد وصیاح طاری ہو جائے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا بلکہ نماز بھی فاسد نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ اس وقت بھی با شعور اور ذی عقل ہوتا ہے۔

فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ اگر نمازی نے نماز میں آہ اور اوہ اف کیا اور اتنا رویا کہ اس کا رونا حروف مسموعہ پر مشتمل ہو جائے پس اگر یہ حالت جنت یا دوزخ کی یاد کی وجہ سے طاری ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ یہ زیادہ خشوع پر دلالت کرتی ہے اور اگر دنیاوی درد و مصیبت کیوجہ سے یہ حالت پیش آجائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے کیونکہ پھر اس میں جزع اور افسوس کا اظہار ہے۔(ھدایۃ: ج:۱: ص:۱۲۵: فقہ علی المذاھب الاربعۃ: ج:۱: ص:۳۰۰: جزء:۱: رسائل ابن عابدین: ج:۱: ص:۱۷۲)

اور اگر مجذوب سے دوران وجد کفریہ الفاظ صادر ہو جائیں تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اس لئے کہ اس پر انوار الٰہی غالب آگئے ہیں اور یہ مغلوب اور مسلوب الاختیار ہے۔ (کمال ایثم: مترجم خلیل احمد سہارنپوری. شارح بخاری ص:۲۰۶: تربیت سالکین: ج:۱: ص:۵٤۱: تکشف لمولوی اشرف علی تھانوی: ص:۷۰)

اور اگر مجذوب کو کسی نے جذب سے روکا یا منع کیا تو یہ منع کرنے والا گناہ گار ہے بلکہ واجب تعزیر ہے(حاوی للفتاویٰ: ص:۲۳٤: ج:۲: للسیوطی صاحب جلالین)اور اگر حالت مذکورہ مسجد کے اندر کسی پر غالب آجائے تو شریعت میں کوئی حکم و

دلیل نہیں کہ مغلوب و مجذوب الحال کو روکا جائے یا منع کیا جائے کیونکہ وہ تو معذور ہے۔(حاوی : ص:۲۳٤: ج:۲:)

جبکہ ثبوت کے بارے میں دلائل میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ چند حبشی مسجد کے اندر نیزوں سے کھیل رہے تھے حضور علیہ السلام بھی تشریف فرما تھے۔

محدثین فرماتے ہیں کہ یہ کھیل دراصل جہاد کی تربیت دینا تھا اور اس کا حکم بھی عبادات میں شامل ہے لہٰذا ذکر الٰہی عام اوقات میں جہاد سے افضل و بہتر ہے تو یہ بطریقہ اولی کے ساتھ مسجد میں جائز اور ما مور ہے اگر حرکت غیر اختیاری ساتھ میں ہو۔(مشکوۃ شریف: ج:۲: ص:۲۸۰: معارف القرآن: ج:٤: ص:۳۳۵:)

حضرت علامہ مولانا حبیب الرحمٰن گبول طاہری اپنی کتاب راہِ حقیقت: ص:۱۰۸: میں وجد اور جذب کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعض صالحین عشق و محبت خداوندی اور ذکر اللہ میں محویت و فنائیت کے عالم میں دنیا و مافیہا سے بے خبر و لاتعلق ہو جاتے ہیں اور بے خودی کے عالم میں بلند آواز سے ذکر، تلاوت کرتے، حمد و نعت پڑھتے، گریہ و زاری کرتے، بلا اختیار آنکھوں میں آنسو بھر آتے، بدن پر لرزہ و کپکپی طاری ہو جاتی، کبھی دوڑتے زمین پر گرتے، لیٹتے جسم و جان کی پرواہ کئے بغیر درختوں اور دیواروں سے ٹکراتے، آگ میں کود پڑے، انگارے تک اپنی جھولیوں میں اٹھا لیتے، سردی گرمی کی تفریق کئے بغیر کئی کئی گھنٹے پانی میں اچھلتے رہتے اور عموماً صحت پر بھی کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔ یہ کوئی کہاوت، مبالغہ آمیز حقیقت یا محض مولف کا اپنے مشائخ کے یہاں مشاہدہ نہیں بلکہ قرونِ اولی سے لے کر آج تک ایسے بیسیوں واقعات سینکڑوں افراد نے مشاہدہ کئے ہیں۔ مشہور محدثین اور فقہائے کرام ایسے واقعات پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ بقول محدث ابن قیم ذاکر کے جسم میں ذکر اللہ کی بدولت

اس قدر قوت و طاقت پیدا ہو جاتی ہے کہ بعض اوقات وہ ایسے کام کر لیتا ہے کہ بغیر ذکر کے اس شخص سے ایسے افعال کا صدور نہیں ہو سکتا۔

الغرض قرآن و حدیث اور کتب فقہ و فتاویٰ و تصوف میں غیر اختیاری طور پر کسی کیفیت ہونے کیلئے وجل، وجد، جذبہ، رقص اور اقشعرار کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور یہ ایک طرح کی عمدہ وصف ہے، تاہم بزرگی یا ولایت کی نہ تو دلیل ہے نہ ضروری۔

اسی طرح مشہور و معروف ماہر علم نحو و منطق حضرت سید میر شریف جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے اوپر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اس عالم میں آپ کے سر سے دستار بھی گر پڑی۔ کافی دیر بعد جب سنبھلے اور آپ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا بڑے عرصہ سے یہ میرے دل کی خواہش تھی کہ کاش مجھے ایک ساعت ہی ایسی میسر آ جائے جس میں میری لوح مدرکہ (عقل وخرد) سے علمی نقوش (مختلف علوم عقلیہ کے خیالات) مٹ جائیں تو بہتر ہے۔ الحمدللہ آج مجھے وہ مطلوب ساعت میسر آ گئی اور مجھے غیر معمولی سرور ولذت حاصل ہوا۔

(رشحات: ص: ۸۲: مؤلفہ مفسر قرآن حضرت شیخ فخر الدین علی بن حسین المشہور واعظ کاشفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

ولی کی زیارت سے وجد:

حضرت سلطان الاولیاء سید شاہ مردان شاہ اول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (چھٹے پیر صاحب پاگارہ جو کہ حضرت کوٹ دھنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لقب سے مشہور تھے) کے حالات زندگی میں مرقوم ہے کہ آپ دستور کے مطابق ۲۷ رجب کو مریدین کو زیارت سے مستفیض فرماتے اور نصیحت فرماتے تھے تو بہت سے فقراء پر وجد و حال طاری ہو جاتا تھا کئی بے

ہوش ہو کر گر پڑتے تھے جبکہ گریہ وزاری تو جماعت میں عام ہوتی تھی۔ (تاریخ پاگاران: ص: ۱۰)

ولی کے غائبانہ کلام سے وجد:

حضرت شاہ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کے متعلق یہ مشہور ہے کہ آپ کو مطلق آواز یہاں تک کہ چکی کے پیسنے کی آواز پر بھی وجد ہو جاتا تھا۔ (کسانیکہ این پرستی کنند بآواز دولاب مستی کنند۔

یہ حضرت ایک بار تھانیسر تشریف لے گئے جہاں ان کے ایک جولاہا مرید بھی رہتے تھے اور فقہی مسائل کے سلسلہ میں حضرت مولانا جلال الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف رجوع کرتے تھے ایک مرتبہ مولانا موصوف نے فقیر صاحب مذکور کو فرمایا: تمہارے ناچنے والے پیر صاحب بھی تو آئے ہیں (اس سے ان کا مقصود شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کثرت وجد پر تنقید کرنا تھا) کو مولانا صاحب کے یہ کلمات ان کو شاق گذرے لیکن صبر کیا اور چلے آئے موقع مناسبت سے یہ بات حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی سنا دی شاہ صاحب قدس سرہ نے سن کر فرمایا اگر آئندہ میرے متعلق یہ کلمات (ناچنے والے پیر) دہرائے تو ان کو کہنا وہ ناچتے بھی ہیں اور نچاتے بھی ہیں۔

چنانچہ دوسری بار جب فقیر صاحب کے سامنے مولانا صاحب نے مذکورہ کلمات دہرائے تو انہوں نے فوراً کہہ دیا کہ جی وہ ناچتے بھی ہیں اور نچاتے بھی ہیں۔ فقیر صاحب کی زبان سے یہ الفاظ نکلتے ہی مولانا جلال الدین قدس سرہ کی حالت دگرگوں ہوگئی۔ حالت وجد کا غلبہ ہو گیا اور کھڑے ہو کر ناچنے لگے۔

بالآخر یہی مولانا جلال الدین حضرت شاہ صاحب عبد القدوس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید بلکہ خلیفہ بنے۔ یہ کیا تھا۔ ایک اللہ والے کے غائبانہ کلام کا اثر و کمال۔ (رسالہ

الظاھر: ص :۲٤ : مطبوعہ مکتبہ تھانوی الابقاء کراچی)

سندھ کے مشہور ولی حضرت شاہ عبد اللطیف بھٹائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوانح حیات میں ہے کہ جب آپ حضرت شاہ عبد الکریم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (بلوی والے) کے عرس کے موقع پر تشریف لے گئے سماع کے وقت آپ پر وجد کا اس قدر غلبہ ہوا کہ اپنے کچھ کپڑے (قمیص یا عمامہ وغیرہ) اتار کر دوہے پڑھنے والے فقراء کی طرف پھینک دئے۔ یہ دیکھ کر دوسرے لوگوں نے بھی کپڑے ان کی طرف پھینکے۔ یہاں تک کہ اس قدر کپڑوں کا وزن ہوگیا کہ اونٹ ہی اٹھا سکتا تھا۔ (بھٹ دھنی: ص:۵٦)

حافظ محمد ضامن صاحب نے کچھ قمریاں پال رکھی تھیں اور ان کے حق سرہ کی آواز پر بعض وقت بے ہوش ہوکر گر پڑتے تھے۔ (حاشیہ انوار قاسمی: ص:۱۴۴)

دار العلوم دیوبند میں وجد:

دیوبندیوں کا حکیم الامت اشرف علی تھانوی دیوبندی کی اشرف السوانح: ص:٦۴: کے حوالہ سے صاحب رہنمائے سالکین نے لکھا ہے کہ دورانِ وعظ ان کے سامعین پر اکثر گریہ اور بعض پر وجد اس حد تک طاری ہوتا تھا کہ لوٹنے تڑپنے لگ جاتے تھے چنانچہ مدرسہ دار العلوم دیوبند کے بڑے جلسہ دستار بندی میں حضرت مولانا موصوف کے وعظ میں ایک صاحب پر اس قدر شدید کیفیت وجد طاری ہوئی کہ وہ کسی طرح فرو نہ ہوئی یہاں تک کہ وعظ کا مجمع ہی باطل درہم و برہم ہوگیا اور وعظ نا تمام ہی رہا۔

نیز اس کتاب کے ۱۳۰، ۱۳۱ میں مولانا خواجہ عزیز الحسن مجذوب صاحب نے دار العلوم کانپور کے ایک طالب علم کا واقعہ لکھا ہے کہ بوستان کے درس میں

بہ مجنون کسے گفت کہ ایک نیک پے   چہ بودت کہ دیگر نیائی بے

اشعار سن کر وجد میں آکر لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے زور زور سے بھاگتے ہوئے بازار کی طرف نکل گئے جو ملتا اس سے یہی کہتے یہاں تک کہ ہندوؤں سے بھی لا الـہ الا اللّٰـہ کہلوایا۔ نماز عصر کا وقت ہونے پر کہنے پر وضو تو کرلیا اور نماز کے لئے کھڑے ہوگئے لیکن نماز عجیب طرح کی پڑھی کہ بجائے اللہ اکبر کے آہ آہ کہتے تھے اور بجائے تلاوت کے عشقیہ اشعار پڑھتے تھے۔ حالانکہ اس سے قبل انہیں کبھی اشعار پڑھتے ہی نہ سنا گیا۔ اس نماز میں انہوں نے سجدے بھی بے تعداد کئے۔ رات بھر یہی کیفیت رہی دوسرے روز جب کانپور کے درویش میاں خاکی شاہ سے کیفیت سلب کرائی گئی تو رات کو خواب میں اس طالب علم کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی اور فرمایا کہ اس فقیر سے کہہ دینا کہ کیا تیری کم بختی آئی ہے کہ ایسی نعمت کو سلب کرتا ہے؟ (تلخیص رہنمائے سالکین)

ولی کامل حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تہجد کے لئے اٹھے کہ بانسری کی آواز سنی بے تاب ہوکر گر پڑے، جس سے دست مبارک پر چوٹ آگئی۔ تو فرمایا: کہ لوگ ہمیں بے درد کہتے ہیں، بے درد تو وہ خود ہیں جو سماع کی تاثیر پر صبر کرتے ہیں۔ (**مقامات مظہری مترجم : ص: ۷۰**)

طریقہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مرشد کامل سید السادات حضرت سید نور محمد بدایونی قدس سرہ کو اعلیٰ درجہ کا استغراق حاصل تھا۔ چنانچہ پندرہ سال تک افاقہ نہ ہوا۔ مگر نماز کے وقت نماز ادا کرتے پھر مغلوب الحال ہوجایا کرتے تھے۔ (ص: ۸: **مقامات مظہری**)

نیز اوائل حال میں (حضرت مرزا شہید قدس سرہ) کی توجہ شریف کی تاثیر سے لوگ بے تاب ہوجاتے اور بکمال استغراق کی وجہ سے بیخود ہوکر گر پڑتے اور شوق کی حرارت دلوں کو راہ سلوک پر امادہ کرتی اور محبت کی جاذبہ سے مقامات طے کرتے (ص:۴۴: حوالہ مذکورہ)

چنانچہ آپ کے خلیفہ حضرت محمد احسان مقام جزبہ کی شورش اور بے تابی کی وجہ سے ارباب حلقہ و ذکر کی معیت اور طمانیت میں تشویش پیدا کرتے آپ نے انہیں اعلیٰ مقام میں جہاں پہ باطن کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ بطور طغرہ پہنچا دیا فوراً وہ گھبراہٹ اور شورش جاتی رہی اور ان کی باطنی نسبت پر اور طرح سے حالات وارد ہونے لگے۔ (ص:۴۵: حوالہ مذکور)

فائدہ: حضرت مرزا جان جاناں مظہری شہید قدس سرہ کے اس عمل سے معلوم ہوا کہ شورش و جزبہ کمال کی علامت نہیں، کمال کا مقام اس کے بعد ہے۔

توجہ سے وجد: نیز مقامات مظہری: ص: ۲۰۶: میں ہے کہ ایک بار نماز فجر کے بعد ذکر و مراقبہ سے پہلے آپ نے یہ فرماتے ہوئے مولوی کرامت علی صاحب پر توجہ فرمائی۔ کہ بحق بہاوالدین میں تجھے بے محنت دونگا۔ بقول مولوی صاحب مذکور میں بے ہوش ہوگیا۔ گویا میرا دل سینہ سے باہر نکل گیا ہے۔ مدت بعد ہوش میں آیا تو آپ حلقہ سے فارغ ہو چکے تھے اور میں دھوپ میں تھا۔

مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتانی صاحب انوار شریعت المعروف "جامع الفتاویٰ جلد دوم: ص۱۸۸" پر ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں رقص اور وجد ایک بے اختیاری حالت ہے جو طالب علم پر آتی ہے جس کو شارع علیہ السلام نے جائز رکھا ہے۔ چنانچہ شاہ رفیع الدین صاحب نے اپنے فتاویٰ میں بچند وجوہ جائز فرمایا ہے اور وہ یہ ہے: مقصود از فرمائش محبت حضرت منعم و اطاعت اوست و ایں محبت را بسیار اقسام است و حکم بچند سبب مختلف میشود یکے اسباب محرک ایں محبت دوم مقتضائے دورہ سوم فیض مرشد۔ آں چہارم امزجہ محباں بایں سبب گونہ گوں طریقہ برائے اظہار محبت پیدا میشود

و حق تعالیٰ چندیں درجات جنت کہ پیدا کردہ است برائے اختلاف امزجہ و احوال اہل جنت است۔ جماعت رای الحقیقت شورشے در دل پیدا مے شود۔ کہ بمثل خفقان از محافظت ادب معقول و مشروع عاجزی آیند۔ صحابۂ کرام و تابعین عظام را بہ سبب غلبہ انوار نبوت و انوار قرآن مجید ایں احوال طاری نمیشد۔ چوں نظر خلق بر احوال قلب افتاد بذکر و شغل کہ لطیفہ قلب بہوش مے آرد مشغول شدند۔ گوں نا گوں احوال از انواع دیگر پیدا شد بعضے او در مزاج غلبہ لذت حسن سماع بود۔ ہمراہ آں غلبہ نسبت باطن میشود۔ بعضے را بالعکس زیرا کہ نسبت ایشان سکون و اطمینان و استغراق بودہ است و بعضے را نسبت ابتہاج و انبساط بدریافت وصل محبوب حقیقی شد و بعضے را بملاحظہ غایت تنزیہہ حسن ابدی لازم حال گشت بالجملہ مردن بعضے ازیں حادثہ شوق دلیل صریح است بر شدت ہیجان محبت الٰہی و استیلائے آں بر قلب ایشان میں اعتراض بر ہیچ یکے ہرگز نباید کرد۔

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکان کند

ظاہر است کہ اوقات لیل و نہار چہ قدر تفاوت دارد۔ الخ، اور علاوہ اس کتاب وجیز الصراط: ص: ۱۴۰: سطر اول علامہ ابن جیون بایں طور اس کے جواز پر دلیل تحریر فرماتے ہیں۔

"والرقص ومما یوکد جواز الرقص ما ذکر فی مسند احمد بن حنبل عن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال اتیت النبی ﷺ انا وجعفر وزید فقال علیہ السلام لذید انت مولای فحجل وقال لجعفر انت اشبہت خلقی وخلقی فحجل ثم قال لی انت منی فحجلت والحجل رقص خاص والعام جزء الخاص فاذا جاز نوع من الرقص جاز مطلقہ. الخ"

ترجمہ: اور رقص کی بابت جس سے اس کی تائید ملتی ہے یہ کہ جو کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسند میں ذکر کیا گیا ہے۔ کہ میں اور زید اور جعفر حضور ﷺ کی خدمت شریف میں حاضر ہوئے اور آپ نے زید کو فرمایا ''انت مولائی'' پس میں رقص میں آیا پھر آپ نے جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: ''انت اشبهت خلقي و خلقي'' تو اس پر حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رقص میں آئے اور پھر آپ نے مجھے فرمایا کہ: ''انت منی'' تو آپ کے فرمانے سے میں بھی رقص میں آیا۔ اور رقص خاص ہے اور عام خاص کی جز ہوا کرتی ہے جب نوعِ رقص کا جواز ملتا ہے تو مطلق بھی جائز ہوا۔ اور قرآن مجید سورۃ بنی اسرائیل کے اخیر میں مومنوں کی تعریف میں فرماتا ہے کہ جب مومن قرآن مجید سنتے ہیں تو وہ بے اختیار ہو کر گر پڑتے ہیں: وهو هٰذا ''ويخرون للاذقان يبكون ويزيدهم خشوعاً''

ترجمہ: یعنی گر پڑتے ہیں اوپر ٹھوڑیوں کے روتے ہوئے۔ اور زیادہ کرتا ہے ان کو بلحاظ خشوع کے۔ پس ان دلائل قاطع سے معلوم ہوا کہ اہل دل کا رونا اور رقص بے اختیار کرنا جائز ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں جو باختیار خود ناچتے کودتے ہاتھ پاؤں مارتے اور ہاہو کرتے ہیں اور مزامیر سے رقص و سرور ہیں۔ اور کنجروں اور ڈوموں سے غنا سنتے ہیں اور نمازوں کی کچھ پروا نہیں کرتے۔ یہ سب امور بے شک باتفاق علمائے دین حرام و ناجائز ہیں چنانچہ فتاویٰ نور الہدیٰ: ص: ۴۲۷: میں بایں طور ہے۔ ''الرقص الذى يفعله المتصوفة فى زماننا حرام لا يجوز القصد والجلوس اليه'' (انوارِ شریعت: ج: ۹: ص: ۱۸۸)

جذب اور وجد اور تواجد دو قسم کے لوگوں پر آتا ہے ایک صوفیاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہوتے ہیں شریعت کے پابند ہوتے ہیں۔ ان سے جذب وجد اور تواجد ظاہر ہونا محمود ہے باعث ثواب ہے۔ ایک ہے متصوفہ جو بناوٹی پیر ہوتے ہیں۔ شریعت

کے مخالف ہوتے ہیں۔ پانچ وقت کی نمازیں ادا نہیں کرتے چرس وغیرہ بھی پیتے ہیں۔ داڑھی وغیرہ بھی بالکل صاف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو صوفیہ کہتے ہیں فقہاء کرام نے جو حرام کہا ہے وہ اشارہ ان متصوفہ کی طرف ہے جو کہ خلاف شرع ہیں۔

اسی طرح پیر طریقت علامہ مولانا محمد ظفر عباس محمدی سیفی اپنی کتاب مخزن طریقت: ص: ۱۰۲: میں وجد اور تواجد کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

وجد: وجد ایک ایسا روحانی جزبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے باطن انسانی پر وارد ہو جس کے نتیجہ میں خوشی یا غم کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اس جزبہ کے وارد ہونے سے باطن کی ہیئت بدل جاتی ہے اور اس کے اندر رجوع الی اللہ کا شوق پیدا ہوتا ہے گویا وجد ایک قسم کی راحت ہے یہ اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جس کی صفات نفس مغلوب ہوں اور اس کی نظریں اللہ تعالیٰ کی طرف لگی ہوں۔

کشف المحجوب میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وجد کی کیفت بیان نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ یہ وہ غم ہے جو محبت میں ملتا ہے اس لئے بیان سے باہر ہے وجد نیز وجد طالب اور مطلوب کے درمیان ایک راز ہے جسے بیان کرنا مطلوب کی غیبت کے برابر ہے وجد عارفوں کی صفت ہے۔

تواجد: عوارف المعارف میں شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ذکر اور فکر سے وجد کو حاصل کرنا تواجد کہلاتا ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں کہ تواجد وجد لانے میں ایک تکلف ہوتا ہے اور یہ انعامات و شواہد حق کو دل کے حضور پیش کرتا ہے اور محبوب کے وصال کا خیال اور انسانی آرزوؤں کا جوش میں آتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرتا ہے وہ

اسی سے ہوتا ہے' حضور ﷺ نے فرمایا: ''جب تم قرآن پڑھو تو رو، اگر رونا نہ آئے تو تکلف سے روؤ۔'' اور یہ حدیث تواجد کے مباح ہونے پر گواہ ہے۔ (کشف المحجوب)

وجد قرآن حکیم کی روشنی میں:

(۱): لو انزلنا ھٰذا القراٰن علیٰ جبل لرائیتہ خاشعاً متصدعاً من خشیۃ اللہ۔''

(سورۃ حشر: پارہ:۲۸: آیت:۲۱:)

ترجمہ: اگر ہم نازل کرتے اس قرآن کو ایک پہاڑ پر تو ضرور تو دیکھتا اسے جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ تعالیٰ کے خوف سے)

تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وجد کے متعلق لکھتے ہیں۔

اور جہاں تک وجد کا تعلق ہے جو اہل صلوٰۃ و اہل قرآن صالحین پر طاری ہوتا ہے تو یہ حلال اور جائز ہے اس میں ہمارے علماء میں سے کسی کا اختلاف نہیں جبکہ اس کا مقصد صرف رضا الٰہی کا حصول ہو اور خوف آخرت سے ذکر کرتے ہوں اس طرح یہ سب محمود اور غیر مذموم ہے اور اسی معنٰی کے لحاظ سے تواجد اور رقص بھی غیر مذموم ہے۔ (تفسیر مظہری: ص:۴۴۹)

(۲): ''فلما تجلیٰ ربہ للجبل جعلہ دکا و خر موسیٰ صعقاً''

''پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر اپنا نور چمکایا اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش کر گر پڑے''

تفسیر: شمشاد الدینوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور ﷺ سے ملاقات کی میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ سماع پر انکار کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس کی کوئی بھی چیز بری نہیں لگتی لیکن ان لوگوں سے کہدو کہ سماع کا افتتاح اور اختتام قرآن پاک کی تلاوت سے کریں۔

(۳): ''واختار موسی قومہ سبعین رجلا لمیقاتنا فلما اخذتھم الرجفۃ''

ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو ہمارے عہد کیلئے منتخب کیا جب زلزلہ نے آلیا۔ (سورۃ: الاعراف:۹: آیت:۱۵۵: ج:۳)

حضرت علامہ سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے اشراف سے ستر ایسے افراد کا انتخاب کیا جو صاحبانِ استعداد اور سلوک تھے۔ جب ان پر تجلیات کا ظہور ہوا تو ان کے جلد اور بدن حرکت کرنے لگے۔ اور ان کو زلزلے نے آلیا۔ یعنی وہ کانپنے لگے اور کانپنا جو بدن پر تجلی صفاتیہ اور انوار و خوارق کے ظہور کے سبب سے ہوتا ہے جو بدن پر بال کھڑے ہونے اور بدن کی حرکت سے عبارت ہے ایسی حالت اکثر سالکین پر ظاہر ہوتی ہے جو قرآن کی تلاوت کرنے سننے یا اشعار سننے سے آتی ہے قریب ہے کہ اس سے ان کے اعضاء ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔ (وہ اشعار جن میں رسول اکرم ﷺ کی صفت کی گئی ہو یا اولیاءِ کرام کی مدح پر مشتمل ہوں) اور ہم نے یہ مشاہدہ کیا ہے۔ حضرت خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں میں جو طریقہ نقشبندیہ میں تھے اور نماز کے دوران یہ حالت عارض ہونے کیوجہ سے اکثر وہ نماز میں چیختے تھے۔ اسی وجہ سے بعض سالکین نماز کا اعادہ کرتے تھے اور بعض نہیں کرتے ان لوگوں پر بہت انکار کیا جاتا ہے اور میں نے بعض منکرین سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر یہ حالت عقل و شعور کی موجودگی کے باوجود عارض ہو جائے تو یہ بے ادبی ہے اور اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اور اگر یہ حالت عقل و شعور کی عدم موجودگی میں آجائے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ وضو نہیں کرتے۔ میں ان کو جواب دیتا ہوں جن کا خیال کہ وجد اور اس حالت سے نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جاتے ہین کہ یہ حالت غیر اختیاری ہے۔ عقل و شعور کے ساتھ اس کی مثال کھانسی

اور چھینک جیسی ہے اس لئے اس سے نہ تو نماز باطل ہوتی ہے اور نہ وضو ٹوٹتا ہے ۔(تفسیر روح المعانی :۹: ص: ۸٦: ج:۳)

(۴): ’’فلما رأینه اکبرنه وقطعن ایدیهن وقلن حاش للّٰه ‘‘

ترجمہ: جب عورتوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا اس کی بڑائی بولنے لگیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور بولیں اللہ تعالیٰ کیلئے پاکی ہے ۔(سورۃ یوسف: جز:۲: آیت:۳۱)

حضرت افندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

ایک دفعہ علاو الدین الخلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بروسہ شہر میں وعظ کیلئے منبر پر بیٹھ گئے بہت سارے لوگ ان کی تقریر سننے کیلئے جمع تھے ۔حضرت خلوتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک بار کہا: یا اللہ پوری جماعت پر ایک حالت طاری ہوئی اور رقص کرنے لگے قریب تھا کہ اس کی آہ و بکاء سے نہ لوٹتے ۔(تفسیر روح البیان : ج:۱۰۲: ص :۳۹۸)

(۵): ’’اللّٰه نزل احسن الحدیث کتبا متشابها مثانی تقشعر منه جلود الذین یخشون ربهم ثم تلین جلودهم وقلوبهم الی ذکر اللّٰه‘‘

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی نے سب سے اچھا کلام نازل فرمایا جو ایسی کتاب ہے کہ باہم ملتی جلتی ہے بار بار دہرائی گئی ہے جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم ہو کر اللہ کے ذکر کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

(سورۃ زمر: پارہ:۲۳: آیت:۲۳)

تفسیر: قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تفسیر مظہری میں فرماتے ہیں یعنی اللہ کی رحمت اور عموم مغفرت کا جب وہ ذکر کرتے ہیں تو اس ذکر کی وجہ سے ان کے دلوں میں سکون اور اطمینان پیدا ہو جاتا ہے ذکر اللہ کے ساتھ رحمت کا ذکر نہیں کیا کیونکہ اصل تو رحمت ہی ہے۔

اللہ کی رحمت غضب پر غالب ہے ۔الی ذکر اللہ میں الی بمعنی لام ہے یعنی اللہ کے ذکر کی وجہ سے لیکن ذکر کے اندر چونکہ سکون و اطمینان کا مفہوم داخل ہے اس لئے بجائے لام کے الی کہا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ جب قرآن میں آیاتِ وعید کا ذکر آتا ہے تو مؤمنوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جلد بدن سکڑ جاتے ہیں اس میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے اور جب آیات وعدہ کا ذکر آتا ہے تو کھال کا انقباض جاتا رہتا ہے ۔کھالیں نرم ہو جاتی ہیں اور دلوں میں سکون پیدا ہو جاتا ہے ۔کتاب کی صفت مثانی بیان کی تھی یعنی اس میں فرمانبرداروں کیلئے وعدہ ثواب اور نافرمانوں کیلئے وعید عذاب کا بار بار ذکر ہے اس آیت میں وہ اثر بیان کر دیا جو وعدہ وعید سے مؤمنوں پر پڑتا ہے ۔(تفسیر مظہری: ج:۱۰: ص:۱٦۴)

(٦): ’’الم یأْن للذین امنوا ان تخشع قلوبهم لذکر اللّٰه ‘‘(سورۃ حدید: آیت:۱٦)

ترجمہ: کیا کیا وقت نہیں آیا ایمان والوں کیلئے کہ گڑگڑائیں ۔ان کے دل اللہ کی یاد سے۔

تفسیر: اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں امام فخر الدین رازی لکھتے ہیں یعنی حقیقت میں مؤمن مؤمن نہیں ہوتا مگر خشوع قلب کے ساتھ اور رونا اور بے اختیار گرنا یعنی وجد و حال کے باعث زیادتی خشوع قلب کا ہے ۔(تفسیر کبیر: ج:۸: ص:۹۳)

وجد حدیث شریف کی روشنی میں

حضرت عقبی بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شفیا الاصحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ:

میں مدینہ منورہ میں داخل ہوا ۔میں نے ایک آدمی دیکھا۔ جس کے ارد گرد بہت سے لوگ جمع ہوئے تھے ۔میں نے پوچھا یہ کون ہے ۔لوگوں نے جواب میں کہا یہ حضرت ابو

ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں شفیا الاصبحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب بیٹھ گیا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے۔راوی بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ چلے گئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکیلے ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ مجھے ایسی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہو اور آپ کو یاد ہو۔آپ نے فرمایا: میں تم کو ایک ایسی حدیث بیان کرونگا جو مجھے نبی کریم ﷺ نے بیان کی ہے جو میں نے سمجھی اور یاد کی ہے۔جب آپ سردار کونین ﷺ کے اسم شریف کو پہنچ جاتے تو بے ہوش ہو جاتے۔پھر بیدار ہوتے اور اپنے ہاتھوں سے اپنے چہرے کو مسح کرتے۔(جامع الترمذی: ج:٦ :ص :٦١: ابواب الزھد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ:

جب رب کریم نے اپنے نبی ﷺ پر یہ آیت نازل کی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: اے ایمان والو: اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

یہ آیت ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کے سامنے تلاوت کی ایک نوجوان لڑکا سنتے ہی بے ہوش ہو گیا۔

نبی کریم ﷺ نے اس کے دل پر اپنا ہاتھ مبارک رکھا۔اس کا دل دھڑک رہا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کہو "لا الہ الا اللہ "اور اس کے ساتھ ہی جنت کی خوشخبری سنائی۔(الترغیب والترھیب: ج:٤: ص:٢٣٣)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: اور جہنم کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔پھر فرمایا:

یہ آگ ہزار سال تک جلتی رہی کہ سرخ ہو گئی پھر ہزار سال تک (جلتی رہی) جل کر سفید ہو گئی۔پھر ہزار سال تک جل کر سیاہ ہو گئی۔

نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک کالا آدمی تھا اس نے چیخ مار کر رونا شروع کر دیا۔ جبرائیل علیہ السلام تشریف لے آئے اور فرمایا: "یا رسول اللہ ﷺ "آپ کے سامنے والا کون ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ یہ حبش کا ایک آدمی ہے۔آپ نے اس کی اچھی صفت و مدح بیان فرمائی اور پھر فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

کسی آنکھ سے میرے خوف کی وجہ سے آنسو نہیں بہتا مگر میں ضرور جنت میں اس کیلئے ہنسنا زیادہ کرونگا۔(الترغیب والترھیب: ج: ٤: ص :٢٣٣،٢٣٤)

حدیث میں ہے کہ: رقص کیا حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اس وقت جب آپ ﷺ نے خطاب کیا تو اس خطاب کی لذت کیوجہ سے کیا۔آپ ﷺ نے اس کے رقص کرنے پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔اور یہی صوفیاء حضرات کیلئے وجد و رقص کی دلیل ہے اور ذکر کے جلسوں میں کھڑا ہونا اور وجد و تواجد اور رقص کرنا بالتحقیق صحیح ہے اور یہ قول بڑے بڑے ائمہ دین سے ثابت ہے۔(الحاوی للفتاوی: ج:٢: ص: ٢٣٤: مکتبہ مصریہ)

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کے خوف سے بنی آدم کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس سے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جس طرح خشک درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔(الترغیب والترھیب: ج:٤: ص: ٢٣٤)

حدیث شریف میں حضرت داؤد علیہ السلام کی اچھی صفت بیان کی گئی ہے کہ داؤد علیہ السلام اتنے خوش آواز تھے کہ آپ علیہ السلام کی مجلس سے چار صد یا اس کے قریب جنازے اٹھائے جاتے تھے۔(احیاء العلوم: ج:۲: ص:۲۶۶)

(وقودها الناس والحجارة)نبی کریم ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی جب یہ آیت ایک نوجوان نے سنی تو اللہ کے خوف سے بے ہوش ہوگیا۔ نبی کریم ﷺ نے نوجوان کا سر شفقت کی وجہ سے اپنی گود مبارک میں رکھا۔(الترغیب والترھیب: ج:٤: ص:٤٧٤)

روایت کی گئی ہے کہ زراۃ بن اوفی رحمۃ اللہ تعالی علیہ جو ایک مشہور تابعی تھے۔ آپ لوگوں کو مقام رقہ میں امامت کروایا کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے نماز میں یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:(فاذا نقر فی الناقور)تلاوت فرماتے ہی آپ نے چیخ ماری اور محراب میں وفات پاگئے۔اللہ تعالی آپ پر رحم فرمائے۔(الترغیب والترھیب: ج:٤: ص:٢٦٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل میں ایک لڑکا تھا جو پہاڑ پر رہتا تھا۔ ایک دن اس نے اپنی ماں سے کہا: کہ آسمان کس نے پیدا کیا ہے اس کی ماں نے جواب دیا: اللہ عزوجل نے پیدا کیا ہے پھر اس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرادیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔(احیاء العلوم: ج:٣: ص:٢٧٩)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:''واذا رایت ثم رایت نعیما وملکا کبیرا ''(سورۃ الدھر: آیت:۲۰)تو ایک حبشی نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کیا میری آنکھیں جنت کی نعمتیں اس طرح دیکھیں گی جس طرح آپ کی آنکھیں دیکھتی ہیں؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس حبشی نے رونا شروع کردیا حتی کہ اس کی روح اس کے جسم سے پرواز کرگئی، اور فوت ہوگئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہا تھا کہ حبشی کو قبر میں رکھ رہے تھے۔(الترغیب والترھیب: ج:٤: ص:٣٩٩)

حضرت ابو ملیکہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حجرے میں حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے ساتھ بیٹھے تھے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: کہ روئیے یعنی اگر رونا نہیں آتا تو ایسی شکل اختیار کریں جس طرح کوئی زور سے روتا ہے اگر آپ کو معلوم ہوتا تو تم میں سے ہر ایک نماز میں اتنا قیام کرتا کہ اس کی کمر ٹوٹ جاتی اور اتنا روتا کہ اس کی آواز رونے کی وجہ سے ختم ہوجاتی۔(الترغیب والترھیب: ج:٤: ص:٢٣١)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ نے جب یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:''اذا الشمس کورت ''سے''واذا الصحف نشرت '' تک تو بے ہوش ہوکر گر پڑے۔

ایک دن ایک مقام پر سے گزر رہے تھے اور صاحب مکان نماز میں مشغول تھا۔ نماز میں یہ آیت کریمہ،''ان عذاب ربك لواقع ما له من دافع ''(سورۃ طور: پارہ:۷، ۸) تلاوت کی تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ اپنی سواری سے اترے اور ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر دیر تک کھڑے رہے اس کے بعد آپ رضی اللہ تعالی عنہ اپنے گھر تشریف لائے اور ایک مہینے تک بیمار رہے، لوگ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی تیمارداری کیلئے آتے تھے، لیکن کسی کو بھی آپ رضی اللہ تعالی عنہ کی بیماری معلوم نہ ہوئی کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ کس چیز سے بیمار ہیں۔ (احیاء العلوم: ج:٤: ص:١٨)

روایت کی گئی ہے کہ انصار کا ایک نوجوان جس کے دل میں دوزخ کا خوف داخل

ہوا تھا جس کی وجہ سے روتا تھا۔اور اس کے باعث گھر سے نکلتا نہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نوجوان کے گھر تشریف لائے اور نوجوان کے ساتھ معانقہ کیا۔وہ نوجوان مرکر گر گیا سردار کونین ﷺ نے فرمایا کہ اپنے دوست (یعنی نوجوان) کیلئے کفن کا انتظام کریں۔(احیاء العلوم: ج:٤: ص:١٨١)

ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ جو شخص اللہ کے خوف سے روئے وہ اس وقت تک آگ میں نہیں ڈالا جائے گا جب تک کہ دودھ تھن میں واپس داخل نہ ہو۔یعنی جس طرح دودھ کا تھن میں واپس داخل ہونا محال اور ناممکن ہے اس طرح اس شخص کا جہنم میں داخل ہونا ناممکن ہے اسے تعلیق بالمحال کہتے ہیں)

اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زیادہ رویا کرتے تھے۔تلاوت کے دوران بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے۔(حجة اللّٰه البالغة: ج:٢: ص:٩٩٩)

وجد فقہاء ومشائخ کی نظر میں

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ دورانِ وجد بے قابو ہو جاتے ہیں اور وجد میں گھومتے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

انہوں نے فرمایا کہ: ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں چھوڑ دو۔کیونکہ طریقت نے ان کے دل کاٹ دیئے ہیں اگر تم ان کی لذت سے آشنا ہو جاؤ تو چیخنے چلانے اور کپڑے پھاڑنے میں ان کو معذور سمجھو گے۔

ترجمہ اشعار: وجد میں کوئی گناہ نہیں اگر حقیقی ہو یا ظاہری بشرطیکہ خالص اللہ کیلئے ہو۔ حقیقی وجد تو الٰہی یا دوسرے لوازمات کا محتاج نہیں ہوتا کیونکہ ایسے شخص کو دائمی لذت اور خوشی

حاصل ہو جاتی ہے۔

ایسے لوگ بھاگتے رہیں ایک پاؤں پر چلیں یا سر کے بل چلیں اس میں کوئی گناہ نہیں۔(رسائل ابن عابدین: ج:١: ص:١٧٢،١٧٣)

تحقیق اور دلائل کے لحاظ سے اس مسئلے کا قطعی جواب صاحبِ عوارف المعارف مصنف احیاء العلوم اور علامہ ابن کمال پاشا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کا ہے وہ فرماتے ہیں: کہ وجد اور تواجد میں کوئی گناہ نہیں اگر یہ خالص رضاءِ الٰہی کیلئے ہوا اور جو عارفین باللہ ہیں اور ہمیشہ نیک کام کرتے ہیں اور ایسے سالکین جو اپنے آپ کو اعمال قبیحہ سے بچاتے ہیں۔اور جب عشقِ الٰہی ان پر غالب آجاتا ہے تو یہ لوگ بے ہوش ہو کر گر جاتے ہیں اور محبتِ الٰہی میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔(فتاوی شامی: ج:١: ص:٣٣٧)

خیر النساج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

ایک دن موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے ایک حکایت بیان فرما رہے تھے۔ کہ اس دوران ایک شخص پر وجد طاری ہوا اور چیخ ماری حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس شخص کو ڈانٹا۔اسی وقت وحی نازل ہوئی کہ: اے موسیٰ علیہ السلام اس شخص نے میری محبت میں چیخ ماری آپ کو کیونکر انکار ہے۔(علامہ عبدالوہاب شعرانی: انوار القدسیہ: ج:١:ص:١٨٥)

بعض صوفیاءِ عظام پر جب خوفِ الٰہی غالب آجاتا ہے تو وہ رونے لگتے ہیں۔اور ان کے اعضاء حرکت کرتے ہیں جیسا کہ حضور پاک ﷺ جب رات کو نماز پڑھتے تو آپ ﷺ کے سینے مبارک سے ہانڈی کے جوش مارنے کی آواز آتی۔(از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: حجۃ اللہ البالغہ: ج:٢:ص:٩٩)

جناب ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

اشعار اور قوالی ہر وقت نفع بخش ہے خاص کر ضعیفوں کیلئے مفید ہے اس لئے کہ سماع سے ہر عضو پر خاص اثر ہوتا ہے آنکھیں اس کے اثر سے روتی ہیں زبان پر اثر ہو تو وہ چیخ مارتی ہے۔ ہاتھ متاثر ہو تو کپڑے پھاڑے جاتے ہیں اور چہرے پر تھپڑ مارا جاتا ہے اور جب پاؤں پر اثر ہو تو رقص کرنے لگتے ہیں۔(انوار القدسیہ: ج:۱:ص:۱۸۷)

منقول ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وعظ کیلئے کرسی پر تشریف فرما ہوئے تقریر انواع علوم پر ہوتی تھی۔ حاضرین حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت اور ہیبت کی وجہ سے خاموش بیٹھے رہتے۔ اچانک آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے **(مضی القال وعطفنا بالحال)** اس جملے کے ساتھ ہی حاضرین پر وجد طاری ہو جاتا کچھ رونے لگتے بعض کپڑے پھاڑنے شروع کر دیتے اور بعض بے ہوش ہو کر جان دے دیتے۔ (شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: اخبار الاخیار)

یعنی جو شخص سماع اور وجد کے اثرات سے انکار کرتا ہے۔ تو یہ اس کی اپنی کوتاہ علمی ہے۔ اس شخص کے پاس وہ علم نہیں جس کے ذریعے وہ صوفیاءِ کرام کے احوال جان سکے ایسے شخص کی مثال اس ہیجڑے (نامرد) کی طرح ہے جو اپنی نامردی اور قوتِ شہوت کی عدم موجودگی کے باعث لذتِ جماع سے انکار کرے۔(از علامہ عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: انوار القدسیہ: ج:۱:ص:۱۸۵)

صوفیاءِ کرام ایک مجلس میں ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں اس مجلس میں ایک شخص پر وجد طاری ہو جاتا ہے اور وہ اٹھتا ہے خواہ یہ جذب اختیاری ہو یا بے اختیار کیا یہ جذب جائز ہے یا نہیں اور کیا لوگوں کو منع کرنا چاہئے یا نہیں؟

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وجد سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

بعینہ یہ سوال شیخ الاسلام سراج الدین البلقینی سے پوچھا گیا۔

انہوں نے جواب دیا کہ اس سے انکار نہیں ہے اور جو لوگ ان کو منع کرتے ہیں ان کو تعذیر شرعی دینی چاہئے۔ علامہ انباسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی آپ سے یہی سوال پوچھا تو انہوں نے یہی جواب دیا۔

مزید فرمایا کہ: صاحب الحال مغلوب ہوتا ہے اس سے منکر محروم ہے۔ یہ لوگ وجد کی لذت سے نا آشنا ہیں۔ یہی جواب حنفیہ اور مالکیہ کے علماء نے بھی دیا ہے اور مذکورہ جوابات کی تائید کی ہے مخالفت نہیں۔(از حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: الحاوی للفتاویٰ ج:۲:ص:۲۳۴)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ جب برکات اور تجلیات کی بارش بکثرت ہوتی ہے اور صوفی کا حوصلہ تنگ اور استعداد کمزور ہوتی ہے تو (صوفی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے) بیہوشی کی حالت طاری ہو جاتی ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ظرف وسیع تھے اور صحبت رسول اللہ ﷺ کی برکت سے استعداد قوی تھی۔ اس کے باوجود برکات کی کثیر بارش کے ان پر بے ہوشی طاری نہیں ہوتی تھی صحابیوں کے علاوہ دوسروں کو یہ چیز میسر نہیں اس لئے دو وجوہ سے ان پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے۔ یا نزولِ برکات ہی کم ہوتا ہے یا ان کا ظرف تنگ ہوتا ہے اور حوصلہ میں سمائی نہیں ہوتی۔

ایک دن امام شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں امام کے پیچھے ماہ رمضان میں عشاء پڑھ رہے تھے امام نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: "**ولئن شئنا لنذهبنّ بالذی اوحینا الیك**" (سورۃ بنی اسرائیل: آیت:۸۶)

تو حضرت امام شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وجد کی وجہ سے ایک چیخ ماری۔ لوگوں نے

یہ خیال کیا کہ امام شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وفات پا گئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور باقی اعضاء حرکت میں آگئے۔(احیاء العلوم: ج:۲: ص: ۲۹٤)

علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ سجدوں میں لوگوں کو ذکر بالجہر سے منع نہیں کرنا چاہئے۔ تا کہ اس آیت کریمہ کی مخالفت واقع نہ ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس آیت کریمہ میں فرماتے ہیں۔(ان سے زیادہ ظالم کون ہے جو لوگوں کو سجدہ میں ذکر الٰہی سے منع کرتا ہے) یعنی کوئی نہیں۔(طحطاوی: ص:۱۷٤)

حجۃ الاسلام محمد بن غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وجد کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: رقص مباح ہے کیونکہ حبشی لوگ مسجد النبی ﷺ میں رقص کرتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسے دیکھتیں اور جب حضور ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں تو لوگ وجد کو حرام جانتے ہیں وہ غلطی پر ہیں کیونکہ اس کی انتہا مستی ہے جبکہ مستی بھی حرام نہیں۔(از حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: کیمیائے سعادت: ج:۲:ص: ۲۰۵)

جامع الشریعت والطریقت عالم باعمل مرشد اکمل۔ شیخ القرآن والحدیث۔ سید احمد علی شاہ سیفی۔ مجموعہ رسائل حصہ:۲:ص:۸۰۴: پر لکھتے ہیں۔ ابو داؤد شریف میں کتاب (الکسوف فی باب من قال یرکع رکعتین: ج:۱: ص:۱٦۹: اور: شمائل ترمذی: ص: ۲۷: فی باب بکاء النبی ﷺ) میں ہے کہ نبی کریم ﷺ صلوٰۃ کسوف ادا فرما رہے تھے۔ حدیث شریف کے آخر میں ہے کہ سجدہ میں حضور ﷺ اُف اُف فرماتے تھے اور شمائل ترمذی میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سجدہ میں بہت دیر تک توقف فرمایا اور سجدہ میں اُف اُف کرتے اور روتے رہے۔

شرح شمائل میں علامہ عبد الجواد الرومی فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ اس اُف اُف کے ساتھ اپنے رب العٰلمین کیلئے بکا بھی کرتے: ص:۳۴۷: دوسری حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کے قریب یہ آیت تلاوت کی جا رہی تھی۔"ان لدینا انکالا و جحیما. الخ "تو نبی ﷺ نے ایک چیخ ماری۔(احیاء العلوم: ج:۲: ص:۲۹۷)وفی عمدۃ السلوک: ص:۱۰۷،۱۰۸،۱۰۹ ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"واذا سمعوا ما انزل الی الرسول تری اعینھم تفیض من الدمع مما عرفوا من الحق "(سورہ مائدہ: آیت:۸۳)

ترجمہ: یعنی اور جب وہ اس کو سنتے ہیں جو کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا گیا ہے تو آپ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوئے دیکھتے ہیں اسی سبب سے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔

قرآن مجید کی آیتوں کو سن کر رونا آجانا اور دلوں کا نرم ہو جانا۔ یہی جذب اور وجد کی کیفیت ہے جو آیت مذکورہ سے ظاہر ہے۔ دیگر "فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا "(آیت:۱۴۳)

ترجمہ: یعنی پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ علیہ السلام بے اختیار ہو کر گر پڑے۔

اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خدا تعالیٰ کی تجلی کے پرتو سے بے اختیار ہو کر گر جانا کمالِ جذب و وجد کی دلیل ہے۔ سالک بھی خدا تعالیٰ کی تجلیات کے پرتو کو برداشت نہیں کر سکتا اور اس پر وجد و جذب چھا جاتا ہے اور بعض وقت اس حال کے کمال غلبہ میں محو ہو جاتا ہے جس کو استغراق کہتے ہیں۔ اور بھی بہت سی آیتیں وجد و حال پر دلالت کرتی

ہیں۔مثلاً :''ان الذین اوتو العلم من قبلہ اذا یتلی علیھم یخرّون للاذقان سجدا''(آیت:۱۰۷:پارہ:۱۵)

ترجمہ: بے شک جن لوگوں کوقرآن پاک سے پہلےعلم دیا گیا تھا، یہ قرآن جب ان کے سامنے پڑھا جاتا ہےتوٹھوڑیوں کےبل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔

شفی اصبحی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں آپ سے حق کیلئے اور پھرحق کیلئے درخواست کرتا ہوں کہ مجھ سے کوئی ایسی حدیث رسول اللہﷺ بیان کیجئے جس کوآپ نے خوب سمجھا اور پوچھا ہو۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں میں ایسا کرونگا میں تم سے ایسی ہی حدیث رسول اللہﷺ بیان کرونگا جس کو میں نے سمجھا اور پوچھا ہے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چیخ ماری (یہ کیفیت بے تابی یا تو شدت خوف سے ہوئی ہے کہ حدیث کا بلا کم وکاست بیان کرنا بڑی احتیاط کی بات ہے اور یا شدت شوق سے تھا کہ رسول اللہﷺ کی صحبت کا نقشہ آنکھوں میں پھر گیا) الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بڑے زور سے چیخ مارنا، بے اختیار ہو کر گرنا اور پسینہ آجانا وجد اور حال کی کھلی دلیل ہے۔دوسری حدیثیں بھی بہت ہیں جو وجد وحال کی تائید کرتی ہیں۔"مثلاً عن مطرّف عن ابیہ رایت رسول اللہ ﷺ یصلی وفی صدرہ عزیز کعزیزالرحی من البکاء "(رواہ ابو داؤد: جمع الفوائد ومشکوۃ)

ترجمہ: حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہﷺ کو دیکھا کہ آپﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کیوجہ سے آپﷺ کے سینے مبارک سے چکی کی آواز کی مانند آواز آرہی تھی۔

مختلف سلاسل کے اولیاء کے یہاں بھی وجد کے واقعات بکثرت ملتے ہیں۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت ابو علی وقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی توجہات سے بعض لوگوں کا وجد میں وصال پانا بھی مروی ہے۔خواجہ ہاشم کشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی برکاتِ احمدیہ میں ایسے واقعات درج کئے ہیں مثلاً حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے احوال میں ہے کہ ان کی خدمت میں ایک صاحب خواجہ برہان حاضر ہوئے جو پہلے کسی دوسرے سلسلے میں نسبت اور اجازت حاصل کر چکے تھے وہ تصور شیخ کی نگہداشت سے اس قدر جذب سے مغلوب ہوئے کہ بڑھاپے کے باوجود وہ قریب دو ہاتھ اوپر اُچھلتے تھے اور خود کو دیوار ودرخت پر مارتے تھے اور کسی طرح قابو میں نہ آتے تھے۔

مولوی اشرف علی دیوبندی فرماتے ہیں کہ وجد آنا ایک نا آشنا اور بہتر حال ہے جو سالک پر آتا ہے۔حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایسا حال غالب ہوا تھا کہ لوگ سمجھ رہے تھے کہ ابھی وفات پا جائیں گے۔لہٰذا یہ حال ووجد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعے سے بہت واضح ثابت ہوگیا۔(تکشف: ص:۵۴۵)

اگر کوئی زیادہ معلومات چاہے تو ہمارے والد محترم کے مجموعہ رسائل حصہ دوم کا مطالعہ کرے۔

شیخ الانس والجان بابا سید عمر دراز شاہ مشہدی۔روحانی نصاب:۱۸۲: میں فرماتے ہیں:

جذب،وجد تواجد: سالک اکثر دو حالتوں سے دوچار ہوتے ہیں کبھی تلوین اور کبھی تمکین سے تلوین مقام طلب ہے جس میں حالتیں آتی جاتی رہتی ہیں اور سالک مغلوب الحال ہوتا ہے۔

گہ گریاں گہے خنداں گہے حیراں گہے نالاں بجز ایں شغل یک لحظہ بنودے روزگار من

یعنی کبھی رونا کبھی ہنسنا کبھی حیران ہونا ہے اور تمکین مقام رسوخ واستقرار ہے جس

میں سالک مغلوب الحال نہیں ہوتا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو زنان مصر نے دیکھا تو مدہوشی میں اپنی انگلیاں کاٹ ڈالیں یہ عورتیں مقام تلوین میں تھیں اور زلیخا بھی وہیں موجود تھی مگر شب و روز کے مشاہدہ جمال نے اس کو متحمل بنادیا تھا لہٰذا نہ تو بے ہوش ہوئی نہ انگلیاں کاٹیں نہ اس کی زبان سے بے ساختہ کوئی کلمہ نکلا حالانکہ اس کا عشق روز افزاں ترقی پر تھا مقام تمکین میں سالک انبیاء علیہم السلام کے کمالات معنوی سے فیض یاب ہوتا ہے اور مقام تلوین میں محروم رہتا ہے۔ سالک مبتدی ابتداء میں مرشد کامل کی توجہ سے عشق حقیقی کی گرمی محسوس کرتا ہے تو اندہ یافت کی شدت سے مشتغل ہوتا ہے کبھی پیچ و تاب کھاتا ہے کبھی تڑپتا ہے لوٹ پوٹ ہوتا ہے اور کبھی چیختا ہے چلاتا ہے ھاؤ، ھو اور ھو اللہ کے نعرے لگاتا ہے کبھی لرزہ بر اندام ہوتا ہے بے قراری کا اظہار کرتا ہے، کبھی روتا ہے اور کبھی خوشی اور طرب کا مظاہرہ کرتا ہے۔

اگر تو یار نداری چرا طلب نکنی　　　اگر بیار رسیدی چرا طرب نکنی

سیر عروجی میں عموماً سکر استغراق فنا اور بے خودی سے سالک کو واسطہ پڑتا ہے۔

ساکنان سر کوہائے تو بناشند بیہوش　　　آں زمینے است کہ آنجا ہمہ مجنوں خیزد

جذب و وجد کی بعض کیفیات عجیبہ اور حالات غریبہ جو ہمارے سلسلہ عالیہ صدیقیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ کے سالکین کو حاصل ہوتی ہیں۔

”والتاوہ اعنی الوجد التواجد والایصاح والانین والتاوہ والبکاء وغیرھا من شدۃ الفرح او شدۃ الجنون لاجل الوارد الذی نزل من اللّٰہ تعالٰی علی السالك عند استماع القرآن او الذکر او بتوجہ الشیخ وغیر ذلك مما یتاثر بہ“

یعنی میری مراد اس سے وجد ہے جس میں بے اختیار سالک کرتا ہے کھڑا ہوتا ہے

مرتعش کی طرح حرکت کرتا ہے یا تو اجد یعنی اہل حال کی محبت میں اور وجد کی تمنا میں قصداً وجد کی کیفیت طاری کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ (ابکو فان لم تبکو فتباکو)۔

یعنی روؤ اگر رونا نہیں آتا تو رونے والوں کی صورت اختیار کرو کیونکہ بے اختیار رونا وجد کی ایک صورت ہے اور قصداً رونا عین تو اجد ہے جو شرعاً مامور و مطلوب ہے۔

انین یعنی بلک بلک کر رونا اور تاوّ یعنی آہ آہ کرنا یا اوا بنا کر رونا یہ حالت فیض الٰہی کے اصول کی خوشی میں طاری ہوتی ہے یا محبوب حقیقی کی یاد یا خوف خداوندی یا جنت و دوزخ کے ذکر سے طاری ہوتی ہے۔ ان واردات کا من جانب اللہ ورود ہوتا ہے جب سچی طلب ہو اور سالک فیضان کا منتظر ہو اور اولیاء کرام سے محبت کرتا ہو تو یہ مبارک حالت اس کو نصیب ہوتی ہے اور جو مغرور اور متکبر ہو یا غافل غیر طالب اور گستاخ ہو تو اس کو کچھ بھی نہیں ملتا۔ اور اس کی بنجر زمین میں پھول نہیں کھلتے

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست　　　در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

جذب استغراق کی نعمت عظمٰی شیخ کامل کی توجہ اور دیدار سے کبھی حمد و نعت مصطفٰی ﷺ اور کلام عارفانہ کے سننے سے اور کبھی ذکر سے حاصل ہوتی ہے بعض علماء نے بناوٹی صوفیوں یعنی متوصفہ کا رد کیا ہے وہ بالکل درست ہے۔ بعض بھنگی، چرسی اور شراب خور نام نہاد نشے میں دہت ہو کر دھمال مچاتے ہیں ناچتے ہیں اور ان کا شریعت و طریقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا لوگوں کو بے قوف بناتے ہیں اور شریعت سے استہزاء کرتے ہیں۔

کار شیطان میں کنند نامش ولی　　　گر ولی ایں است لعنت بر ولی

مگر منصف مزاج عقل مند لوگ جانتے ہیں کہ اہل اللہ جو شریعت مطہرہ کے پابند ہیں ان کے جذب اور پاکیزہ وجد میں اور گمراہ پیروں کے دھمال اور شیطانی رقص میں زمین و

آسمان کافرق ہے۔جب سالک پر مرشد کی توجہ سے فیوضات ربانی اورقوی واردات کاوُرود ہوتا ہے تو سالک چیختا ہے مرغ بسمل کی طرح تڑپتا ہے اور ھو کے نعرے لگاتا ہے: آہیں بھرتا ہے اوراس طرح منازل ومقامات سلوک طے کرتا ہے۔آتش عشق بھڑک اٹھتی ہے اور اس طرح منزل قریب آجاتی ہے وللہ در القائل

جائیکہ زاہداں بہ ہزار اربعین رسند مست شراب عشق بہ یک آہ می رسند

یعنی جس مقام تک زاہد ہزار چلّوں کے بعد پہنچتا ہے وہاں تک مست شراب عشق ایک ہی آہ میں جاپہنچتا ہے۔

''اللّٰھم اعطنا حبك وحب حبیبك واولیائك حضرت علامہ عبد الغنی النابلسی (حدیقة الندیة) ''میں بحث فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:اگرنام نہاد فاسق وفاجر متصوف نہ ہوں بلکہ سچے صوفیائے کرام کا طریق وجد وتواجد ہوتو ''نور وھدایة واز توفیق من اللّٰہ وعنایتہ''

یعنی نور ہے ہدایت ہے اوراللہ کی توفیق کا اثر ہے اوراس کی عنایت ہے۔آگے فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے تواجد او رتمایل (دائیں بائیں جھکنا) کے بارے میں سوال کیاتو آپ نے فرمایا: دعو ھم مع اللّٰہ یفرحون. ان کو اپنے حال پے چھوڑ دو۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ خوش ہونے دو کیونکہ یہ لوگ کبیدہ خاطر اورعشق خداوندی میں خستہ جگر ہیں لہٰذا ان کے لئے کوئی حرج کی بات نہیں۔

اسی طرح "امام اھل سنت شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ الافغانی قندھاری ثم بریلوی" اپنی کتاب فتاویٰ رضویہ''میں جذب اوروجد پر بہت سے دلائل تحریر فرمائے ہیں۔منجملہ ان میں سے چند یہ ہیں۔فتاویٰ رضویہ:ج:۲۴:ص:۱۵۴:

اور:۹۸: میں تحریر فرماتے ہیں کہ:(بحوالہ حدیقة ندیة)

''فان طریق الوجد والتواجد الذی تعلمه الفقراء الصادقون فی ھٰذا الزمان وبعده كما كانوا یعلمونه من قبل فی الزمان الماضی نور وھدایة واثر توفیق من اللّٰہ تعالیٰ وعنایته''

ترجمہ: اس لئے کہ وجد اور تواجد کا طریقہ جیسے اس زمانے کے سچے فقراء ہی جانتے ہیں۔جیسا کہ پہلے زمانے کے لوگ جانتے تھے۔ایک نور ہدایت اوراللہ تعالیٰ کی توفیق اوراس کی عنایت کا اثر ہوتا ہے۔

اوراسی طرح:ص:۹۸:میں احیاءالعلوم کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''وقال الغزالی فی الاحیاء ان ابا الحسن النوری رحمة اللّٰہ تعالیٰ علیه كان مع جماعة فی دعوة فجرت بینھم مسئلة فی العلم وابو الحسین ساكت ثم رفع راسه وانشدھم''یقول!

رب ورقاء ھتوفی الضحیٰ	ذات شجو ھتفت فی فتن
ذكرت الفا وحزنا صالحا	فبكیت حزنا فحاجت حزنی
فبكائی ربما ارقھا	وبكاءھا ربما ارقنی
ولقد تشكو فما افھمھا	ولقد اشكو فما یفھمنی
غیر انی بالجوی اعرفھا	وھی ایضا بالجوی تعرفنی

قال فما بقی احد من القوم الا قام وتواجد ولم یحصل لھم ھٰذا الوجد من العلم الذی خاضوا فیه وان كان العلم حق. انتھیٰ.

ترجمہ: چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاءالعلوم میں فرمایا ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ

تعالٰی علیہ کسی دعوت میں ایک جماعت کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اچانک ان کے درمیان میں ایک علمی بحث چھڑ گئی اور حالت یہ تھی کہ ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بالکل خاموش بیٹھے تھے۔ پھر اچانک سر اُٹھایا اور یہ اشعار پڑھنے لگے۔ بہت سی کبوتریاں چاشت کے وقت لمبی لمبی آوازیں نکال کر درختوں کے شاخوں پر بولنے لگیں۔ میں نے محبت اور قابل قدر تخم کو یاد کیا۔ پھر میں غم کی وجہ سے رو پڑا۔ اور میرے غم میں اُبال اور جوش آ گیا۔ بسا اوقات میری گریہ وزاری نے انہیں نرم کر دیا اور بسا اوقات ان کے آہ و بکاء نے مجھے نرم کر ڈالا۔ بے شک وہ شکوہ و شکایت کرتے ہیں مگر میں تو انہیں نہیں سمجھاتا اور میں شکایت کرتا ہوں تو وہ مجھے نہیں سمجھاتے۔ مگر میں اپنی اندرونی سوز عشق کی وجہ سے مجھے پہچانتے ہیں۔ پھر بقول راوی سب کے سب وجد کرنے لگے۔ اور یہ وجد اس علم کیوجہ سے نہ تھا جس میں وہ اُلجھے ہوئے تھے۔ اگرچہ علم حق ہے۔

آگے تحریر فرماتے ہیں:

"ولا شك ان تواجد فيه تشبه باهل الوجد الحقيقي وهو جائز بل مطلوب شرعًا قال رسول اللّٰه ﷺ من تشبه بقوم فهو منهم" (رواه الطبراني في الاوسط عن حذيفة بن اليمان رضى اللّٰه تعالٰى عنه)

ترجمہ: بلاشبہ اس تواجد میں حقیقی وجد کرنے والوں سے مشابہت ہے اور یہ جائز ہے بلکہ شرعاً مطلوب ہے چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔ امام طبرانی نے الاوسط میں حضرت حزیفہ بن یمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے اس کو روایت کیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ص: ۹۸،۱۵۴: ج: ۲۴:)

اسی طرح مولوی مفتی فرید فتاویٰ دیوبند پاکستان المعروف بہ فتاویٰ فریدیہ میں: ج:

۱: ص: ۳۹۷: میں وجد او رجذب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

وجد ایک غیر اختیاری امر ہے سلف صالحین پر بھی طاری ہوا ہے لہٰذا اس پر انکار کرنا منکر ہے۔

اور اسی طرح فتاویٰ بلخی المسمیٰ عیون النکات شرح شروط الصلوٰۃ میں جذب اور وجد کے بہت سے دلائل دینے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ "ولا ینکرها الا احمق او مجنون . ص: ۱۳۱ "

یعنی اس حالت شریفہ سے احمق اور مجنون کے علاوہ اور کوئی انکار نہیں کرتا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ وجد اور جذب تواجد رقص غشی اور بکا۔ یہ تمام حالت شریفہ اگر ایسے لوگوں سے صادر ہو جائیں جو فاسق و فاجر متصوفہ نہ ہوں بلکہ سچے صوفیاء کرام ہوں تو یہ تمام کے تمام حالات شریفہ نور و ہدایت ہیں اور اللہ تعالٰی کی توفیق کا اثر ہے اور اس کی عنایت ہے جیسے کہ حدیقہ ندیہ کے حوالے سے ذکر کیا گیا۔

فقہاء کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جو رد کیا ہے وہ ان لوگوں پر ہے جو کہ فاسق و فاجر ہوتے ہیں۔ خلاف شرع کام کرتے ہیں۔ دین سے دور ہوتے ہیں۔ چرس، افیمی، دیگر نشے وغیرہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالٰی کا خوف ان کے دلوں میں نہیں ہوتا جو کہ متصوفہ ہے یعنی بناوٹی پیر۔ فقہاء کرام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے جو رد کیا ہے وہ ان لوگوں پر کیا ہے۔

"نماز کے دوران میں وجد واثبات کا حال"

پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ اللہ سے ڈرنے والے عارفوں کی وجد اور حال بہت سارے دلائل کے ساتھ ثابت ہے اور ان کی بہت ساری اقسام میں سے اللہ کا ذکر تلاوت قرآن اور قرآن کریم کی سماعت کے وقت وجد اور حال کی کیفیات وارد ہوتی ہے چونکہ نماز اللہ

کے ذکر اور تلاوت قرآن کریم پر مشتمل ہے تو نماز کی حالت میں یقیناً وجد اور حال کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

تو بہر کیف کہ وجد اور حال جسم کے ہلنے کی صورت میں ہو یا رونے کی صورت میں یا چیخ مارنے کی صورت میں ہو یا زبان سے آہ اُوہ اُف یا دیگر الفاظ زبان سے خارج ہو یا انسان کے گرنے یا بے ہوش ہونے کی صورت میں ہو یا لطائف کی حرارت تیزی سے حرکت کرنے کی صورت میں ہو جیسا کہ اقسام وجد میں تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے۔ لہٰذا وجد و حال خاشعین پر نماز کی حالت میں یا نماز سے باہر دونوں صورتوں میں جائز بلکہ ثابت ہے۔ بلکہ اللہ کی جانب سے توفیق سے اور نور اور ہدایت ہے۔ یہاں پر خصوصیت کے ساتھ وجد او رحال نماز کی حالت میں وارد ہو تو اس کے لئے دلائل ملاحظہ کریں۔

(۱): نماز کی حالت میں وجد او رحال پر ایک دلیل یہ آیت کریمہ ہے۔ **قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلوٰتهم خاشعون.**

ترجمہ: ''یقیناً وہ مؤمن کامیاب ہیں جو نماز کی حالت میں خشوع رکھنے والے ہیں''

اس لئے کہ جو لوگ نماز کی حالت میں خشوع خضوع رکھتے ہیں ان پر ایک قسم کا وجد او رحال اور کیفیت طاری ہوتی ہے کیونکہ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومن کی معراج ہے۔

(۲): دوسری دلیل یہ آیت کریمہ ہے: ''**تقشعر منه جلود الذین یخشون ربهم**''

ترجمہ: قرآن مجید کی آیتیں سننے کے ساتھ ان کی کھال لرزنے لگتی ہے۔ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اس لئے کہ بدن کا لرزنا وجد کی ایک نوع ہے اور پہلے ہم تفصیل سے ذکر کر چکے ہیں۔ قرآن کریم سننا اور اس وقت بدن کا لرزنا اللہ کا خوف رکھنے والوں کی صفت ہے چونکہ نماز بھی قرآن کریم کی تلاوت پر مشتمل ہے تو لہٰذا نماز میں لرزنا ثابت ہوا۔ اور یہ بھی وجد کی

قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ جیسے پہلے گذر چکا ہے مفصلاً۔

(۳): ''**فلما تجلیٰ ربه للجبل جعله دکا وخر موسیٰ صعقًا**'' (الآیة)

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام گر کر بے ہوش ہو گئے۔

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

اکمل تجلی ذاتی دنیا میں حالت نماز میں ہوتی ہے۔ اس کے بعد اکمل تجلی ذاتی حالت نذع میں ہوتی ہے اور اس سے اکمل تجلی ذاتی قبر میں ہوتی ہے۔ اور اس سے اکمل تجلی ذاتی میدان حشر میں ہوتی ہے۔ اور اس سے اکمل تجلی ذاتی جنت میں اللہ کے دیدار کے وقت ۔(**رزقنا اللّٰہ سبحانہ بفضله و کرمه و رحمة و بطفیل حبیبه المکرم ﷺ و بطفیل مرشد نا الکریم رحمة الله تعالیٰ علیه. آمین**)

اور جب نماز میں اکمل تجلیات سالکوں پر وارد ہوتی ہیں تو کبھی کبھی گر جانا اور بے ہوش ہو جانا یہ بھی آتا ہے جیسے کہ احادیث کے باب میں تفصیل سے گذر چکا ہے اور بہت ساری مثالیں گذر چکی ہیں۔ جب مختلف احوال وجد کے انہی تجلیات سے آتی ہیں تو آیت کریمہ نماز میں وجد کی دلیل بن گئی، کیونکہ تجلیات ربانیہ اللہ کی تجلیات نماز میں اتم اور اکمل ہیں۔

اور اسی طرح قرآن مجید کی بہت سی آیتیں پہلے گذر چکی ہیں جو کہ نماز میں وجد اور حال کی دلیل ہیں۔ مجملہ ان میں سے جو تفصیل کے ساتھ ذکر ہو چکا ہے تفسیر روح المعانی کی آیت نمبر ۱۵۵: ج:۳: سورہ الاعراف۔

اسی طرح فقہائے کرام اور علمائے دین بھی نماز کی حالت میں وجد و حال ثابت کرتے ہیں۔ ان میں سے ہم چند معتبر کتابوں کی عبارات ذکر کریں گے۔

جیسا کہ ہدایہ، عالمگیری، بزازیہ، درمختار، ردمختار، عنایہ، فتح القدیر، احیاء العلوم، رشحات، عد
السالکین، مقامات خواجہ نقشبند، مکاتیب شریفہ اور کفایہ، اور فقہ علی المذاہب الاربعہ، تا تار
خانیہ، بحر الرائق، وغیرہ معتبر او رمعتمد کتابوں کی عبارات ملاحظہ کریں۔

(۴): علامہ شیخ السلام برہان الدین مرغینانی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور او رمعتمد
درسی کتاب ہدایہ شریف میں ''باب یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیھا '' میں اس طرح لکھا
ہے کہ:

فان ان فیھا اوتاوہ او بکی فارتفع بکائہ(ای حصل منہ
الحروف)فان کان(ای کل ذلک) من ذکر الجنت او النارلم یقطعھا لانہ
یدل علی زیادۃ الخشوع فان کان من وجع او مصیبۃ قطعھا لان فیھا اظھار
الجذع والتاسف فکان من کلام الناس. (ھدایۃ۔ ج:۱: ص۱۲۰)

ترجمہ: یعنی اگر نمازی نے نماز میں آہ کی یا اوہ کیا یا اتنا رویا کہ اس کا رونا حروف پر مشتمل
ہو جائے تو پس اگر یہ حالت جنت یا دوزخ کی یاد کیوجہ سے طاری ہوئی تو نماز فاسد نہیں ہوتی
کیونکہ یہ زیادہ خشوع پر دلالت کرتی ہے اور اگر دنیاوی درد یا مصیبت کیوجہ سے یہ حالت ہو
جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں بے چینی اور افسوس کا اظہار ہے (اسے عام لوگوں
کی باتوں میں سے شمار کیا جاتا ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے)

(۵): اسی طرح کفایہ شرح ھدایہ علیٰ ھامش فتح القدیر : ج:۱: ص:
۳۴۶: پر اس طرح لکھا ہے کہ:

''سئلت عائشۃ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا عن الانین فی الصلوٰۃ فقالت
ان کان من خشیۃ اللّٰہ لا تفسد صلوٰتہ وان کان من الالم تفسد''

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نماز کے دوران رونے کے
بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کہ اگر اللہ کے خوف سے ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی
اگر دنیاوی درد یا مصیبت کیوجہ سے ہو تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(۶): اسی طرح فتح القدیر شرح ہدایہ: ج:۱: ص: ۳۲۶: پر ترمذی شریف کی حدیث کے
حوالے سے(وھو یصلی ولجوفہ عزیز کعزیز المرجل)''وھٰذا حجۃ علی
الشافعی من انہ قول ان الانین والتاوہ والبکاء یقطع الصلوٰۃ مطلقًا اذا حصل
منہ حرفان لان یعزیز المرجل یحصل الحروف لمن یصغی''

ترجمہ: یہ حدیث مبارکہ حضرت شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر حجت ہے اس لئے کہ وہ
فرماتے ہیں کہ دوران نماز آہ اوہ کی آواز نماز کو توڑ دیتی ہے جبکہ یہ الفاظ زبان سے خارج ہو
جائیں۔ اس لئے کہ ہانڈی کے اُبلنے سے حروف حاصل ہوتے ہیں اگر کان لگا کر سنا جائے۔

(۷): اسی طرح عنایہ شرح ہدایہ علی ھامش فتح القدیر: ج:۱: ص: ۳۴۵: پر تحریر فرماتے ہیں:

''فان ان فیھا اوتاوہ۔ الخ۔ الانین صوت المتوجع وقیل ھو ان یقول
آہ والتاوہ ان یقول اوہ۔ وارتفاع البکاء ھو ان یحصل بہ حروف وکل
ذلک اما ان یکون من ذکر الجنۃ او النار او من وجع او مصیبۃ فان کان
الاول لم یقطعھا لانہ یدل علی زیادۃ الخشوع وان کان الثانی قطعھا لان فیہ
اظھار الجزع والمصیبۃ فکان کل منھما دلیلا علی امر (علیحدۃ) والدلالۃ
تعمل عمل الصریح اذا لم یکن ھناک صریح یخالفھا ولو صرح بذکر
الجنۃ او النار فقال اللّٰھم انی اسئلک الجنۃ واعوذ بک من النار لم یفسد
صلوٰتہ ولو صرح باظھار الوجع فقال اللّٰھم انی مصاب فسدت صلوتہ

فکذلك بالدلالة اذ لیس ثم صریح یخالفھا ‘‘

ترجمہ: اگر ایک شخص دوران نماز آہیا اوہ کرتا ہے۔(الانیـن) دردمند کی آواز کو کہتا ہے۔ کسی نے کہا آہ اوہ کرنے کو الانین کہتے ہیں اور ارتفاع البکاء اس کو کہتے ہیں کہ رونے کے ساتھ حروف حاصل ہو جائیں ۔ ہر ایک امور مثلاً جنت یا جہنم کی یاد کی وجہ سے ہو یا دنیاوی مصیبت کی وجہ سے ہو۔اگر جنت یا جہنم کی یاد کی وجہ سے ہوتو نماز فاسد نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ اللہ کے خوف کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے ۔اس لئے کہ اس طرح کی فریاد اور مصیبت کا اظہار دونوں جدا جدا صورتیں ہیں۔

یہ دلیل دلیل صریح ہے اگر دوسری صریح اس کے خلاف نہ ہوں ۔اور اگر جنت یا جہنم کی یاد کی وجہ سے ہوتو تصریح کرلے کہ یا اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم سے پناہ مانگتا ہوں تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور اگر دنیاوی مصیبت کے اظہار کی تصریح کی کہ میں درد میں ہوں تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

اسی طرح دلالت کی صورت میں بھی حکم ہے کہ اس کے آہیا اوہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اسے کوئی تکلیف ہے اور اس طرح کے الفاظ ادا کرتا ہے کہ اے اللہ : مجھے مصیبت پہنچی ہے ،میں مصیبت زدہ ہوں تو نماز فاسد ہوتی ہے ۔اور اسی طرح دلالت کی صورت میں بھی حکم ہے اس لئے کہ صریح اس کے خلاف موجود نہیں ۔

(۸): اسی طرح بحر العلوم واقف مذاہب اربعہ حضرت علامہ عبدالرحمن جزیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب الفقہ المذاہب اربعہ :ج:۱:ص:۳۰۰:پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

”الانین والتـاوہ والتـافیف والبکـاء اذا اشـتملت علی حروف مسموعة فانھا تبطل الصلٰوۃ الا اذا کانت ناشئة من خشیة اللّٰہ او من مرض

بـحیث لا یستطیع منعھا وھٰذا الحکم متفق علیه بین الحنفیة والحنابلة والمالکیة فی مسئلة الخشیة ‘‘

ترجمہ: یعنی نماز میں آہ اوہ اف کرنا اور اسی طرح رونا کہ حروف مسموعۃ پر مشتمل ہوں تو یہ چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں مگر جب یہ حالت اللہ کے خوف کیوجہ سے صادر ہو یا ایسے مرض کیوجہ سے ہو جس میں حالت مذکورہ کے منع کرنے کی طاقت نہ ہوتو پھر نماز فاسد نہیں ہوتی اور یہ حکم مذکورہ بابت خشیت حنفیہ،حنابلہ اور مالکیہ کے مابین متفقہ ہے۔(یعنی نماز فاسد نہیں ہوتی)

شوافع کہتے ہیں کہ اگر اس طرح رونا ہو کہ دو حروف حاصل ہو جائیں تو نماز فاسد ہو جاتی ہے لیکن حدیث ترمذی اور ابو داؤد امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر حجت ہے ۔حروف کے علاوہ اور قسم کے بھی وجد ہیں جو دوران نماز حنفی حنبلی اور مالکی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم مانتے ہیں۔ نماز کے علاوہ وجد اور حال کی تمام اقسام پر مذاہب اربعہ متفق ہیں ۔

(۹): اسی طرح (الشیـخ العلامـہ زیـن الدین ابن نجیم بحر الرائق: ج:۲: ص:۳ سے ٤ تک علامہ زین الدین ابن نجیم قدس سرہ)فرماتے ہیں:

”والانین والتاوہ وارتفاع بکائه من وجع او مصیبة لا من ذکر جنة ونار ای یفسدھا اما الانین فھو ان یقول او کما فی الکافی والتاوہ ھو ان یقول اوہ.... واما اتفاع البکاء فھو ان یحصل به حروف وقوله لا من ذکر جنة او نار عائد الی الکل فالحاصل انھا ان کانت من ذکر الجنة او النار فھو دال علی زیادۃ الخشوع ولو صرح بھما فقال اللّٰھم انی اسئلك الجنة واعوذ بك من النار لم تفسد صلٰوۃ وان کان من وجع او مصیبة فھو دال علی اظھار ھما فکانه قال انی مصاب (فتفسد صلٰوۃ) ‘‘

ترجمہ: یعنی نماز میں آہ اوہ اور حروف پر مشتمل رونا نماز کو فاسد کر دیتا ہے جب دنیاوی درد اور مصیبت کی وجہ سے صادر ہو اور اگر جنت یا دوزخ کی یاد کی وجہ سے یہ حالات پیش آجائیں تو پھر نماز فاسد نہیں ہوتی ۔ انین یہ ہے کہ "آہ" کریں اور تاوہ کا مطلب یہ ہے کہ "اوہ" کریں او بکاء مرتفع کا یہ ہے کہ اس کے ساتھ حروف بھی صادر ہو جائیں اور "لا من ذکر جنة او نار" کا قول "آہ" "اوہ" اور "بکاء" مرتفع تینوں کی طرف راجع ہے ۔ پس حاصل یہ ہے کہ اگر یہ حالت جنت یا دوزخ کی یاد کیوجہ سے ہو جائے تو زیادت خشوع کی دلیل ہے ۔ اور نماز فاسد نہیں ہوتی ۔ او راگر جنت اور دوزخ پر تصریح کر دی پس اس طرح کہا کہ اے اللہ: میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں ۔ تو تب بھی زیادت خشوع کی دلیل ہے اور اگر یہ حالت دنیاوی درد اور مصیبت کی وجہ سے ہو تو پھر بھی اس درد اور مصیبت کی دلیل ہے پس گویا اس نے کہا کہ میں مصیبت زدہ ہوں (تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائیگی)

(۱۰): اسی طرح فتاویٰ تا تارخانیہ: ج:۱: ص:۵۷۹: پر علامہ علاؤ الانصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"ولو ان فی صلٰوۃ او تاوہ او بکی فارتفع بکائه وفی الخانیة فحصل له حروف فان کان من ذکر الجنة او النار فصلٰوته تامة وان کان من وجع او مصیبة فسدت صلٰوته عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما اللّٰه تعالٰی "

ترجمہ: یعنی اگر کسی نے نماز میں آہ ۔ اوہ کی یا رویا او راس کا رونا مرتفع (اونچا) ہو گیا اور فتاویٰ خانیہ میں ہے کہ مرتفع رونا یہ ہے کہ اس کی وجہ سے حروف حاصل ہو جائیں پس اگر یہ حالت جنت اور دوزخ کی یاد کی وجہ سے طاری ہو جائے تو نماز تام اور کامل ہے اور اگر دنیاوی درد اور مصیبت کی وجہ سے طاری ہو تو اس کی نماز فاسد ہو گی ۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دونوں کا قول ہے ۔

(۱۱): اسی طرح علامہ شیخ احمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ علی مراقی الفلاح: ص:۱۷۴: پر تحریر فرماتے ہیں:

"الوجد مراتب وبعضه یسلب الاختیار فلا وجه لمطلق الانکار وفی التاتارخانیة ما یدل علی جوازہ للمغلوب الذی حرکاته کحرکات المرتعش . آہ"

ترجمہ: یعنی وجد کی کئی اقسام ہیں ایک وجد ایسا ہوتا ہے جو اختیار کو سلب کر لیتا ہے ۔ پس مطلقاً انکار کے لئے کوئی گنجائش نہیں ۔ فتاویٰ تا تارخانیہ میں ہے مغلوب الحال سالک جس کی حرکات مرتعش کی حرکات کی طرح بغیر اختیاری ہوتی ہیں (اس کے لئے نماز کے اندر بھی یہ حالت جائز ہے)

(۱۲): اسی طرح فتاویٰ عالمگیری: ج:۱: ص:۱۰۰: پر مرقوم ہے کہ:

"ولو ان فی صلٰوۃ او تاوہ او بکی فارتفع بکائه فحصل له حروف فان کان من ذکر الجنة او النار فصلٰوته تامة وان کان من وجع او مصیبة فسدت صلٰوته ولو تاوہ لکثرۃ ذنوب لا یقطع الصلٰوۃ وتفسیر الانین ان یقول آہ، آہ، وتفسیر التاوہ ان یقول اوہ. کذا فی التاتارخانیة "

ترجمہ: یعنی اگر کسی نے نماز میں آہ کی یا اوہ کہا یا بکاء مرتفع سے رویا جس کی وجہ سے حروف حاصل ہوں پس اگر یہ حالت جنت یا دوزخ کی یاد کی وجہ سے ہو تو نماز صحیح اور کامل ہے اور اگر یہ حالت دنیاوی درد یا مصیبت کی وجہ سے ہو تو پھر نماز فاسد ہے اگر گناہوں کی کثرت کی وجہ سے "اوہ" کیا تو بھی نماز فاسد نہیں ہے ۔ انین کی تفسیر یہ ہے کہ "آہ آہ" کریں اور تاوہ کی

تفسیر یہ ہے کہ ''اوہ'' کریں ۔(فتاویٰ تاتارخانیہ میں بھی اسی طرح مذکور ہے)

(۱۳): اسی طرح فتاویٰ بزازیہ علی حامش عالمگیری:ج:۱:ص:۱۳۶:پر عبارت اس طرح ہے کہ:

''**وان ارتفع صوته فحصل به حروف ان كان من ذكر الجنة او النار لم تفسد صلوٰة وان كان من وجع او مصيبة تفسد صلوٰة**''

ترجمہ: یعنی اگر نماز میں آواز مرتفع ہوگئی اور اس سے حروف حاصل ہوں تو اگر جنت یا دوزخ کی یاد کیوجہ سے ہے تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور اگر دنیاوی درد یا مصیبت کی وجہ سے روئے تو پھر نماز فاسد ہوجائے گی۔

(۱۴): اسی طرح علامہ الوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو بغداد کے مشہور قاضی و مفتی ہیں نماز میں وجد کے متعلق یوں فرماتے ہیں۔(تفسیر روح المعانی:ص:۸۶:ج:۹)

''**واجيب بانها غير اختيارية مع وجود العقل والشعور وهي كالعطاس والسعال ومن هنا لا ينتقض الوضوء بل لا تبطل الصلوٰة**''

ترجمہ: علامہ الوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفسر جلیل صاحب تفسیر روح المعانی متعلق وجد فرماتے ہیں۔میں منکرین وجد کو جواب دیتا ہوں کہ نماز میں وجد یا آہ اوہ اف اف کرنا یہ حالات غیر اختیاریہ ہیں عقل و شعور کے ساتھ اس کی مثال کھانسی اور چھینک کی سی ہے جو ایک غیر اختیاری فعل ہے اس وجہ سے اس سے نہ تو نماز فاسد ہوتی ہے اور نہ وضو ٹوٹ جاتا ہے۔(تفسیر روح المعانی:ص:۸۶:ج:۳:حصہ:۹)

(۱۵): اسی طرح علامہ شامی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ردمحتار:ج:۱:ص:۴۱۶:پر فرماتے ہیں:

''**لا لذكر جنة او نار .الخ. لان الانين ونحوه اذا كان بذكر هما كانه قال اللّٰهم انى اسئلك الجنة واعوذ بك من النار ولو صرح به لاتفسد صلوٰته**''

ترجمہ: یعنی جنت اور جہنم کے خیال کی وجہ سے اگر یہ امور صادر ہوجائیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی اس لئے کہ الانین وغیرہ کبھی جنت یا جہنم کی یاد پر مشتمل ہوتی ہے جیسا کہ ایک شخص کہتا ہے یا اللہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔اس طرح تصریح کرتا ہے تو اس سے بھی نماز فاسد نہیں ہوتی۔

اس کے علاوہ تاوہ یا تافیف کی تفسیر میں لکھا ہے۔

''**التاوه قال فى شرح المنية بان قال اوه بفتح الهمزة وتشديد الواو مفتوحة وبضم الهمزة واسكان الواو او قال آه بمد الهمزة وذكر فى الحلية فيه ثلاث عشرة لغة ساقها فى البحر والتافيف قال فى الحلية اُف اسم فعل لاتضجر وفيه لغات انتهت الى اربعين منها ضم الهمزة مع تثليث الفاء مخففة اُف ومشدودة اُف منونة او غير منونة اف .الخ**''

ترجمہ: اوہ کے بارے میں شرح مُنیہ میں لکھا ہے یا تو الف پر فتح ہو واو پر تشدید مفتوحہ یعنی اَوّہ اور یا اوہ کے الف پر ضمہ اور واو ساکن یعنی اُوہ اور یا آہ ہمزہ پر مد کے ساتھ۔اور حلیہ میں اس کے (۱۳) عدد لغات ذکر کئے ہیں جو کہ بحر الرائق میں موجود ہیں۔اور تافیف کے بارے میں حلیہ میں ہے کہ یہ اسم فعل ہ۔یعنی دل چھوٹا نہ کریں۔اور اس میں تقریبًا چالیس عدد لغات ہیں۔بعض اس میں سے یہ ہیں۔ہمزہ ضمہ کے ساتھ اور فا پر تینوں حرکات ہیں یعنی زبر زیر اور پیش۔یا ف غیر مشددہ ہو یا مشددہ ہو یا تنوین کے ساتھ ہو یا بغیر تنوین کے ہو۔

(۱۶): اسی طرح علامہ حصفکی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درمختار:ج:۱:ص:۴۱۶:پر تحریر فرماتے

ہیں کہ:

"فلو اعجبته قرآءة الامام فجعل یبکی ویقول بلی او نعم او اری لا تفسد لدلالته علی الخشوع"

ترجمہ: اگر کسی کو امام کی قرائت اچھی لگی اور وہ روتے ہوئے کہنے لگے کہ جی ہاں بالکل تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ اس کی دلالت عاجزی پر ہے۔ یعنی یہ خشوع اور خضوع پر دلالت کرتی ہے۔

(۱۷): اسی طرح فتاویٰ امجدیہ میں مولانا امجد علی اعظمی لکھتے ہیں کہ:

"ذکرِ جنت و نار پر اگر گریہ طاری ہوا اور آہ اُف وغیرھما الفاظ زبان سے نکل گئے تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر ایک دو قدم ایسی حالت میں آگے یا پیچھے ہٹ گیا جب بھی حرج نہیں" (درمختار میں ہے) "لا لذکر جنة او نار" (ردالمحتار میں ہے) "لان الانین ونحوه اذا کان بذکرهما صار کانه قال اللّٰهم انی اسئلك الجنة واعوذ بك من النار ولو صرح به لا تفسد صلوٰته" (فتاویٰ امجدیہ: ج:۱: ص:۱۸۱)

(۱۸): مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ:

"جنت و دوزخ کی یاد سے اگر آہ یا اُف وغیرہ بھی منہ سے نکل جاوے تب بھی نماز فاسد نہیں ہوتی" (امداد: ج:۱: ص:۲۷۸)

رشحات نمبر ۴ پر لکھتے ہیں کہ:

"وھم وی میگفت کہ یکی از علماء رسوم نزد شیخ ما آمدہ بود میگفت حال اہلِ رقص وسماع از دو حال بیرون نیست یا دران وقت شعور دارند یا ندارند اگر شعور دارند با وجود شعور حرکت ورقص واظہار بیخودی بغایت قبیح است واگر شعور ندارند بعد از شعور طہارت نکردہ نماز میگزارند

قبیح تر است۔

شیخ در جواب آن دانشمند گفتند کہ اسباب نقض یکے آن است کہ عقل مسلوب می شود چنانچہ مجانین را واقع است و دیگری آن کہ عقل مستور میگردد چنانچہ در حال اغماء میباشد امابی شعوری این طائفہ در حال رقص وسماع نہ مسلوب شدن عقل است و نہ مستور شدن عقل است بلکہ این بی شعوری راجہت آنست کہ دران محل عقل کلی از عالم الٰہی برین عقل جزوی قابض گردد در مملکت وجود سالک حاکم و غالب میشود و این عقل کلی را قوت وقدرت آن ہست کہ تدبیر وضبط عالمی کند چہ جائے تدبیر وضبط بدن و بدن دران حال در ظل حمایت و تدبیر اوست و آن عقل کلی مدبر در مقام حفظ ونگہداشت او بلکہ نواقض وضوء در آن محل نمی ماند چہ طالب صادق در ان محل از طبیعت واحکام او بہ تمام بیرون می آید و از لوازم بشریت خلاص میشود پس دران وقت بہ تجدید وضوء اصلاً احتیاج نیفتد" (رشحات: ص:۱۷۲)

ترجمہ: اور یہ مبارک فرماتے ہیں کہ ایک شخص علماءِ ظواہر میں سے میرے پیر صاحب کے پاس آیا اور کہا کہ اہلِ وجد اور جذب اور اہلِ رقص اور سماع والوں کا حال دو حالتوں سے باہر ممکن نہیں۔ یا تو اس وقت ان کو شعور ہوگا یا نہیں ہوگا۔ اگر شعور ہے اور باوجود شعور کے یہ حرکات کرتے ہیں تو برا ہے اور اگر شعور نہیں ہے اور وضو کے بغیر نماز پڑھتا ہے تو یہ اس سے بھی برا ہے۔

اس سلسلے میں شیخ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے جواب میں فرمایا کہ وضو ٹوٹنے کا ایک سبب عقل کا سلب ہونا ہے جیسا کہ پاگلوں کے ساتھ واقع ہوتا ہے اور دوسری وجہ عقل کا مستور ہونا ہے۔ جیسا کہ بے ہوشی کے عالم میں عقل مستور ہو جاتی ہے جبکہ اہلِ تصوف کی بے شعوری در حالِ رقص وسماع اور در حالِ جذب و وجد اس میں نہ عقل مسلوب ہوتی ہے اور نہ عقل مستور

ہوتی ہے۔لیکن اس بے شعوری کی توجیہ اس مقام پر یہ ہے کہ عقل کلی عالمِ الٰہی سے عقل جزوی پر حاوی اور قابض ہو جاتی ہے اور سالک کے وجود کی مملکت پر حاکم و غالب ہو جاتی ہے اور عقلِ کلی کو یہ قدرت اور قوت حاصل ہے کہ سارے عالم کی تدبیر ضبط کرے۔رہ گیا صرف ایک بدن کی تدبیر و ضبط تو بدن اس حالت میں ظل حمایت اور تدبیر میں ہوتا ہے اور اس وقت عقلِ کلی مقامِ حفاظت و نگہداشت میں بدن کا مدبر ہوتا ہے تو نواقضِ وضو نہیں رہتا اس محل میں کیونکہ مرید صادق اس حالت میں طبیعت اور احکامِ طبیعت سے بالکل باہر ہوتا ہے اور لوازماتِ بشریت ختم ہو جاتے ہیں تو اس حالت میں تجدیدِ وضو کی بالکل احتیاج نہیں رہتی۔ اس لئے کہ نہ عقل زائل ہوئی نہ مستور رہوئی ہے بلکہ مغلوب ہوئی ہے یہ عقل و شعور باقی ہے مگر اختیار سلب ہو گیا ہے۔

لہٰذا اس عبارت شریفہ سے بھی علامہ الوسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریر کی تائید ہوئی۔اور وہ یہ ہے کہ وجد و حال کی حالت میں عقل و شعور باقی رہتا ہے جبکہ اختیار سلب ہو جاتا ہے۔لہٰذا وضو نہیں ٹوٹتا۔اور اگر نماز کی حالت میں یہ وجد و حال آجائے تو بھی نہ وضو ٹوٹے گا اور نہ نماز فاسد ہوگی جیسے کہ روح المعانی کی عبارت میں گزرا۔

(۲۰): اسی طرح شیخ ابو الحسن محمد باقر بن محمد علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف مقامات حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: مقصد سوئم: ص:۱۵۵: باب بیانِ کراماتِ حضرت شاہِ نقشبند: میں اور شیخ صلاح بن مبارک بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف: عدۃ السالکین قسم چہارم: باب کراماتِ خواجہ بزرگ: ص:۱۸۲: میں حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روایت سے حضرت خواجہ محمد بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی امامت کا واقعہ جو انہوں نے علاقہ سفید مون بخارا میں حضرت خواجہ یوسف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے باغ میں ادا

کی تھی اور وہ واقعہ اس طرح بیان کیا ہے کہ:

”بباغ در آمدند وقت نماز پیشین شدہ بود، بنماز مشغول شدند مولینا ابو بکر افسنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ را امامت فرمودند بعد از تکبیر تحریمہ غایتی گذشتہ از مولانا ابو بکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیچ حرکت صادر نشد حضرت خواجہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ او را از محراب بیرون آوردند خود بہ امامت مشغول شدند ہیبتی در آن قوم پیدا شدہ بود و بر ہر یکی کیفیتی تصرف کرد کہ نتوانستند نماز گزاردن۔ آن جماعت کہ دران باغ بودند ہفتاد تن بودند ہر یکی را حالتی بود بعضی می گریستند و بعض در خاک میغلطیدند و بعضی بطرف صحرا رو آوردہ بودند و مولانا ابو بکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عمامہ و دراعہ را انداختہ بودند بہر طرف می رویدند و میگفتند دلیل من رنجیدہ مست و خاک بر سر میکرد“

ترجمہ: جب باغ میں حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے تو ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا لہٰذا نماز میں مشغول ہو گئے اور حضرت مولانا ابو بکر افسنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو امامت کیلئے آگے کیا۔جب مولانا صاحب نے تکبیر تحریمہ کہی تو کافی دیر تک ان سے کوئی حرکت صادر نہ ہو سکی تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں محراب سے پیچھے کیا اور خود مصلۂ امامت پر امامت کرنے میں مشغول ہوئے تو اس دوران آپ کی اقتداء میں جتنے لوگ تھے سب پر ایک قسم کی ہیبت طاری ہو گئی اور ہر مقتدی پر ایسی کیفیت نے غلبہ کیا کہ اس میں نماز پڑھنے کی طاقت نہ رہی۔یہ جماعت جو باغ میں نماز ادا کر رہے تھے (۷۰) افراد پر مشتمل تھی اور ہر شخص کو الگ الگ حال درپیش ہوا۔کوئی رو رہا تھا تو کوئی خاک میں لوٹ رہا تھا اور کوئی صحرا کی طرف دوڑ رہا تھا جبکہ مولانا ابو بکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا عمامہ کوٹ اور جبہ پھینکا ہوا تھا اور چاروں طرف گھوم رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میری دلیل خفا ہو گئی اور مٹی اپنے سر پر ڈال رہے تھے۔

اسی طرح کی حالت ہمارے مرشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز اور صحبت میں بعض دوستوں پر طاری ہوتی ہے اس لئے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حقیقی نقشبندی ولی ہیں اور صاحبِ انوار و فیوضات ہیں اور صداقت کے ساتھ اپنے متقدمین بزرگانِ طریقت کے نقشِ قدم پر گامزن ولی اللہ اور صاحبِ وقت ہیں۔

"الحمد للہ تعالیٰ افاض اللہ علینا من فیوضاتہ دائما آمین "

اس واقعہ سے اگر ایک طرف نماز میں وجد و حال کا اثبات ہوتا ہے تو دوسری طرف یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سلسلہ طریقۂ عالیہ نقشبندیہ میں کتنا جذب و وجد اور حال موجود ہے جیسا کہ روح المعانی کی عبارت میں بھی یہ گزرا کہ: "وقد شاهدنا ذلك في الخالدين من اهل طريقة نقشبندية " اور حضرت خواجہ شاہ غلام علی دہلوی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مکاتب شریف کی بعض عبارات بھی پہلے نقل کی جا چکی ہیں کہ حضرت شاہِ نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدین پر کس قسم کا وجد و حال آیا کرتا تھا۔ اور حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتوب نمبر ۳۰۲: ج:۱: کی عبارت بھی پہلے گزر چکی ہے جس میں کثرتِ وجد و حال کو مقامِ ظلال میں ثابت کیا تھا۔ اور احیانًا تجلی ذاتی کے مقام میں بھی تغیرِ احوال غشی دک وقف ثابت کیا تھا۔ تو ابھی آپ خود فکر کریں کہ بعض منکرین تو اپنے آپ کو نقشبندیوں میں شامل کرتے ہیں حالانکہ انہیں اپنے اسلاف کے بارے میں کوئی علم ہی نہیں۔ اگر یہ منکرین جو اپنے آپ کو نقشبندیوں میں شامل کرتے ہیں اگر انہیں اپنے اسلاف کے بارے میں علم ہوتا تو کبھی بھی یہ وجد و حال سے منکر نہ ہوتے۔

ایسے لوگوں کے بارے میں جو اپنے آپ کو نقشبندی کہتے ہیں حضرت عارف رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

کارِ شیطان می کند نامش ولی   گر ولی اینست لعنت بر ولی

از بیرون چون گور کافر پُر حلل   وزدرون قہر خدائی عز و جل

ترجمہ: شیطان کے کام کرنے والا اپنے آپ کو ولی کہے تو اگر ولی ایسا ہو جو شیطانی کام کرتا ہو تو ایسے ولی پر لعنت ہے۔

باہر سے کافر کی قبر کی طرح خوبصورت نظر آئے اور اندر اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہو رہا ہوگا۔

الغرض: میرے عزیز بھائیو! وجد و حال باہر از نماز اور عین نماز کی حالت میں اولیاءِ کرام خاشعین اور حقیقی اہلِ تصوف کیلئے کتاب اللہ سنت رسول اللہ ﷺ اور اجماعِ امت کے ساتھ ثابت ہے اور اس امرِ حق سے انکار کرنا کفر، زندیقیت اور الحاد ہے۔

منکرینِ وجد و تواجد کے شبہات اور ان کے جوابات

منکرینِ وجد و حال یک طرفہ روایتوں اور مطلق عبارتوں سے کام لے کر سادہ لوح اور کم فہم لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جیسا کہ منکرین نے یہی طرز اپنایا ہے۔ اس باب میں ایسی یک طرفہ عبارات اور روایتوں کا صحیح محمل بیان کیا جائے گا اور ان کے جوابات قویہ کا ذکر کیا جائے گا کہ کہیں دوسرے منکرین و زندیق کسی سادہ و کم فہم کو دھوکہ نہ دے سکیں۔ (فاقول وباللہ التوفیق)

اعتراض اول: منکرین اعتراضًا کہتے ہیں کہ اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہا گیا کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کا حال قرآن پاک سنتے وقت کیسا ہوتا تھا؟ تو آپ نے فرمایا کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے، بدن لرز رہا ہوتا، تو کسی نے کہا کہ بعض لوگ ایسے ہیں کہ جن کے ساتھ قرآن پڑھا جائے تو بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں۔ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اعوذ باللہ پڑھی۔ اور اسے شیطانی کام قرار دیا تو معلوم ہوا وجد و حال اور جذب ایک

شیطانی عمل ہے۔

دوسرا یہ ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک عراقی آدمی پر آئے جو بے ہوش ہوا تھا تو آپ نے پوچھا کہ اس پر کیا ہوا ہے۔ حاضرین نے کہا کہ جب اس کے سامنے قرآن پاک پڑھا جاتا ہے یا ذکر کیا جاتا ہے تو اس پر یہ حالت آتی ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ کبھی ہم نہیں گرتے اور پھر فرمایا کہ اس کے پیٹ میں شیطان گھس گیا ہے اور صحابہ کا طرزِ عمل ایسا نہ تھا۔

اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ وجد و حال اور بے ہوشی شیطانی عمل ہے۔ دوسرا یہ کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا کہ بعض لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا! کہ قرآن پاک اس سے زیادہ پاک اور معزز اور عظیم ہے۔ کہ لوگوں کی عقل زائل کرے لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ شیطانی عمل ہے۔

دوسرا یہ کہ ابن سیرین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ بعض لوگ قرآن سنتے وقت بے ہوش ہو جاتے ہیں تو آپ نے فرمایا! کہ اسے کوٹھے کی چھت پر بٹھاؤ۔ اور اول تا آخر ان کو قرآن پاک سناؤ اگر بے ہوش ہو کر گر جائیں تو صادق ہیں ورنہ کاذب اور ریا کار ہیں تو ان سب روایات سے وجد و حال کی نفی ثابت ہوئی۔

"الجواب بعون الملك الوهاب"

اولاً: تو ان تمام عبارات سے صرف اور صرف غشی (بے ہوشی) کی نفی معلوم ہوتی ہے اور بے ہوشی کے علاوہ باقی اقسام کے وجد و حال کی نفی بالکل ثابت نہیں ہوتی۔ تو منکرین جو ان روایات کی وجہ سے مطلق وجد و حال کی نفی کرتے ہیں یہ ان کی اعلیٰ درجہ کی حماقت، جہالت اور بلادت (کند ذہنی) ہے اور علی الاعلان عناد مع الحق ہے۔

ثانیاً: کہ اگر بے ہوشی یا غشی علی الاطلاق شیطانی حال ہے تو العیاذ باللہ پھر حضرت آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، داؤد علیہ السلام اور سید المرسلین ﷺ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت عمر فاروق، حضرت ابن عمر، حضرت جعفر صادق، حضرت ثعلبہ انصاری، حضرت ابو ہریرہ، امام شافعی، زرارہ تابعی، ربیع بن خثیم تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، اور دوسرے بہت سارے اصحاب اور تابعین اور ائمۂ دین پر غشی و بے ہوشی آتی تھی۔ جیسا کہ پہلے باب میں احادیث و آثار میں مفصلاً گزر چکا ہے۔

ثالثاً: ان عبارات کی نفی کیلئے ایک خاص محمل ہے اور وہ یہ ہے کہ ان اکابر نے ان لوگوں کی غشی اور بے ہوشی تکلفاً اور مکراً مانا تھا۔ تو اس سے صادقین اور حقیقی غشی کی نفی کبھی نہیں ہوتی۔ دوسرا یہ کہ عام حالات میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر قوت استعداد کی وجہ سے غشی نہ آتی تھی۔ اس لئے عام حالات میں غشی کی نفی کرتے ہیں۔ تسلی کیلئے تفسیر مظہری اور روح البیان کی عبارات ملاحظہ کریں جو پہلے گزر چکی ہیں لیکن تھوڑے تھوڑے ضروری حصے ادھر بھی ملاحظہ کریں کہ اعتراض کا تسلی بخش جواب ہو جائے۔

(۱): علامہ عارف باللہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مجددی نقشبندی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیر مظہری: ج: ۸: ص: ۲۰۹: سورۃ زمر: آیت: ۲۳: کی تفسیر میں مذکورہ بالا اعتراض کے جواب میں اس طرح رقمطراز ہیں کہ:

"وجه طريان هٰذه الحالة كثرة نزول البركات والتجليات مع ضيق حوصلة الصوفی رحمة اللّٰه تعالٰی علیه وضعف استعداده وانما لم توجد هٰذه الحالة فی الصحابة رضی اللّٰه تعالٰی عنه (فی عامة الاحوال) مع وفور بركاتهم لسعة حواصلهم وقوة استعداد هم ببركة صحبة النبی ﷺ واما

غیر الصحابة رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم من الصوفیة رحمة اللّٰہ تعالیٰ علیہم فعدم طریان تلک الحالة علیہم اما لقلة نزول البرکات واما لسعة الحوصلة (الی ان قال) وقول ابن عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما ان الشیطان یدخل فی جوف احدہم وکذا استعاذة اسمآء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا فمحمول علی انہما زعما غشی ذلک الرجل تکلفًا ومکرًا ولذا نسبہ الی الشیطان وانما کان انکار تلک الحالة منہما لعدم طریان تلک الحالة علیہما وعلی امثالہما بناء علی وسعة الحوصلة وقوة الاستعداد ویدل علی ما قلت انہ ذکر عند ابن سیرین رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ الذین یصرعون اذا قرئ علیہم القرآن فقال بیننا وبینہم ان یقعد احدہم علی ظہر بیتہ باسطا رجلیہ ثم یقرء علیہم القرآن من اولہ الی آخرہ فان رمی بنفسہ فہو صادق حیث علق صدقہ علی رمی نفسہ من ظہر بنیة رتفعة فعلم منہ انہ حملہ صرعہ علی الکذب والتکلف. الخ ''(مظہری)

ترجمہ: غشی اور بے ہوش ہونے کی حالت آنے کی وجہ یہ ہے۔ برکات وتجلیات کا کثرت سے نزول ہوتا ہے اور صوفی اور سالک کا حوصلہ پست ہوتا ہے اور استعداد ضعیف ہوتی ہے اور اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر عام حالات میں یہ حالت نہیں آئی (اگر چہ احیانًا آئی ہے) حالانکہ ان پر تو زیادہ برکات وتجلیات کا نزول ہوتا تھا لیکن ان کے حوصلے پختہ اور استعداد قوی تھے جس کی وجہ حضور اقدس ﷺ کی صحبت کی برکت تھی اور جو صحابۂ کرام کے علاوہ عام صوفیہ کرام ہیں جن پر یہ حالت نہیں آتی تو اس کی دو وجوہات ہوسکتی ہیں ایک یہ کہ یا تو ان پر نزول برکات کم ہوگی۔ دوم یہ کہ ان کی استعداد زیادہ اور قوی ہوگی۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ حضرت

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ قول کہ بے شک شیطان اس شخص کے پیٹ میں گھس گیا اور اس طرح حضرت اسمآء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اعوذ باللہ پڑھنا محمول ہے ان اشخاص کے تکلف اور مکر پر (اس سے حقیقی غشی کی تردید مراد نہ تھی) اسی وجہ سے اس کی نسبت انہوں نے شیطان کو کی۔ (اگر کہیں تکلفًا غشی پر تردید محمول نہ ہو تو پھر صحیح تاویل یہ ہوگی کہ) اس حالت سے ان دونوں مبارکوں نے اس وجہ سے انکار کیا کہ عام حالت میں ان اشخاص کی مثل قوت استعداد زیادہ ہونے کیوجہ سے آپ دونوں پر غشی نہ آئی ہو اور میری اس مذکورہ دلیل پر یہ بات دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے ان لوگوں کا تذکرہ ہوا جو قرآن سن کر بے ہوش ہو جائے تو آپ نے فرمایا کہ ہمارے اور ان کے مابین صداقت کا حال معلوم کرنے کی یہ شرط ہے کہ ان میں سے ایک شخص کو ایک کوٹھے کی چھت پر اس طرح بٹھایا جائے کہ اس کے پاؤں لٹک رہے ہوں اور اس پر اول سے آخر تک پورا قرآن پڑھا جائے تو اگر اس نے اپنے آپ کو چھت سے نیچے گرایا اور بے ہوش ہو گیا تو پھر صادق ہے اس لئے کہ اپنے آپ کو اونچی جگہ سے گرا کر بے ہوش ہونے سے انہوں نے اپنی صداقت ثابت کر دی۔ لہٰذا ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول سے بھی ثابت ہوا کہ آپ نے بھی اس شخص کا بے ہوش ہونا جھوٹ اور تکلف پر محمول کیا۔ نہ یہ کہ صادقین کیلئے حقیقی غشی کے منکر تھے کـــــلا وحاشا ثم کلا وحاشا۔

(۲): اسی طرح علامہ عارف باللہ اسماعیل حقی بروسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر روح البیان شریف: ج:۸: ص:۱۰۰: سورۃ زمر: آیت:۲۳: کی تفسیر میں مذکورہ بالا اعتراض کا جواب اس طرح دیتے ہیں:

''یقول الفقیر رحمة اللّٰہ تعالیٰ علیہ لا شک ان القدح والجرح

انما هو فی حق اهل الریاء والدعوی وفی حق من یقدر علی ضبط نفسه کما
اشار علیه السلام بقوله (من عشق وعف وکتم ثم مات مات شهیدا) فان من
غلب علی حاله کان الادب له ان لا یتحرك بشیئ لم یؤذن فیه واما من
غلب علیه الحال وکان فی امره محقا لا مبطلا فیکون کالمجنون حتی
یسقط عنه القلم فبای حرکة تحرك کان معذورا فیها فلیس حال البدایة
والتوسط کحال اهل النهایة فان ما یقدر علیه اهل النهایة لا یقدر علیه من
دونهم وکان الاصحاب ومن فی حکمهم ممن جاء بعد هم راعوا الادب فی
کل حال ومقام بقوة تمکینهم بل لشدة تلوینهم فی تمکینهم فلا یقاس
علیهم من لیس له هٰذا التمکین فرب اهل تلوین یفعل ما لا یفعلا اهل
التمکین وهو معذور فی ذلك لکونه مغلوب الحال ومسلوب الاختیار "

(تفسیر روح البیان: ج:۸: ص:۱۰۰)

ترجمہ: فقیر کہتا ہے کہ اس میں شک نہیں کہ غشی کی قباحت وجرح صرف ریا کار اور اہلِ دعویٰ لوگوں کے حق میں ہے اور ان لوگوں کے حق میں ہے جو اپنے نفس کو کنٹرول کرنے پر قادر ہوں (اور ویسے ہی مکرًا و تکلفًا غشی کا اظہار کریں) جیسا کہ اشارہ کیا ہے ہمارے نبی اکرم ﷺ نے اس حدیث میں (جو شخص اللہ تعالیٰ پر عاشق ہو جائے اور اپنے عشق کو مخفی رکھے حتی کہ وفات پا جائے تو وہ شہید مرا) تو اگر سالک پر حال غالب ہوا تو اس کیلئے اب یہ ہے کہ کوئی غیر شرعی حرکت نہ کرے اور اگر کسی سالک پر حال غالب ہو اور اپنے کام میں حق بجانب ہو باطل نہ ہو تو اس کی مثال پاگل کی طرح ہے کہ مرفوع القلم ہے اور جس طرح کی بھی حرکت کرے اس میں یہ معذور ہے اور مبتدی کا حال متوسط اور منتہی کی طرح نہیں ہوتا کیونکہ منتہی جس چیز پر قادر

ہوتا ہے اس کے ماتحت اس پر قادر نہیں ہوتے اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور وہ جو ان کے حکم میں تھے اور جو بعد میں آئے تھے انہوں نے ہر حال اور ہر مقام میں ادب کی رعایت کی تھی جس کی وجہ سے قوت تمکین بلکہ شدت تلوین فی التمکین تھی لہٰذا ان پر وہ لوگ قیاس نہیں کئے جائیں گے جن کو ان کے برابر تمکین حاصل نہ ہوں تو بہت سے اہلِ تلوین ایسے کام کر جاتے ہیں جو اہلِ تمکین یعنی اہلِ صحو نہیں کرتے کیونکہ یہ اہلِ تلوین اس میں معذور رہوتے ہیں کیونکہ مغلوب الحال اور سلوب الاختیار رہوتے ہیں۔(فاندفع الاشکال فهٰذا غیره)

اعتراض ثانی: منکرین کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے:

"السماع والقوال والرقص الذی یفعله المتصوفة فی زماننا حرام لا یجوز القصد الیه والجلوس علیه "تو لہٰذا سماع اور رقصِ اہلِ تصوف کا یہ حرام ہے۔

"الجواب بعون الملك الوهاب "

یاد رکھیں یہ بات کہ ایک صوفیۂ کرام ہوتے ہیں اور ایک متصوفہ۔

صوفیۂ کرام وہ ہوتے ہیں جن کا ظاہر شریعت محمدی ﷺ کے ظاہر کے ساتھ اور ان کا باطن سے آراستہ ہوا اور وہ انوار و تجلیات ربانیہ سے بہرور رہوں تو ان کا وجد و حال اور رقص وسماع حق و ثابت ہے جس کے بارے میں کافی دلائل پہلے گزر چکے ہیں۔

متصوفہ وہ ہوتے ہیں جو تصوف کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہیں اور نہ یہ شریعت کے ظاہر پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور نہ ہی باطن کے حال سے واقف ہوتے ہیں بلکہ دھوکے کے شیخ ریا کار اور فاسق ہوتے ہیں اور تصوف کو اپنے عیب چھپانے کیلئے بطور پردہ استعمال کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کا رقص وسماع اور تواجد بالکل ممنوع ہے اور حرام ہے لہٰذا جن مقامات میں فقہاءِ کرام نے رقص وسماع یا وجد و تواجد کی تردید کی ہے تو وہ سب ان متصوفہ پر محمول ہے تو ان

دونوں کے درمیان فرق کرنا لازمی ہے لہٰذا فتاویٰ ہندیہ میں جس رقص وسماع کی تردید کی ہے تو "وہاں" (المتصوفه فی زماننا) کی قید موجود ہے اور متصوفہ کی تردید میں کوئی نزاع نہیں ہے۔

دوسری طرف اس فتاویٰ ہندیہ میں حقیقی صوفیۂ کرام کے وجد وحال غشی وسماع کا اثبات بھرپور طریقے سے کیا ہے جیسا کہ صاحبِ فتاویٰ ہندیہ لکھتے ہیں:

"فان فی زمانهم ربما ینشد واحد شعرا فیه معنی یوافق احوالهم فیوافقه من کان له قلب رقیق اذا سمع کلمة توافقه علی امر هو فیه وربما یغشی علی عقله فیقوم من غیر اختیار وتخرج حرکات منه من غیر اختیار وذلك مما لا یستبعد ان یکون جائزًا مما لا یواخذ به "(فتاویٰ عالمگیری ج:۵:ص:۳۵۲)

ترجمہ: حقیقی عارفوں کے زمانے میں کئی دفعہ ایک شخص شعر بناتا اور ان کے سامنے پڑھتا جس کا معنی ان کے احوال کے موافق ہوتا تو جس کا دل نرم ہوتا تو وہ اس شعر کے ساتھ موافقت کرتا تو کئی دفعہ اس کے عقل پر مدہوشی آجاتی، اور بے اختیار کھڑا ہوجاتا اور اس سے بے اختیار حرکات صادر ہوتیں اور یہ بعید نہیں کہ یہ جائز کام ہے اور اس پر مواخذہ نہیں۔

پوری عبارت پہلے گزر چکی ہے ادھر ملاحظہ کریں تو معلوم ہوا کہ تردید متصوفہ پر محمول ہے اور اثبات حقیقی اہلِ تصوف کیلئے ہے۔

اسی طرح علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی مجموعۃ الرسائل: ج:۱: ص:۱۷۳: میں پہلے تو حقیقی صوفیاءِ کرام کے لئے وجد وتواجد اور رقص وسماع کو ثابت کیا ہے اور بعد میں فاسق متصوفہ کے احوال پر تردید کی ہے اور فرماتے ہیں کہ:

"بل کلامنا مع هولاء العوام الفسقة اللئام الذین اتخذوا مجالس

الذکر شبکة لصید الدنیا الدنیة وقضاء لشهواتهم الشنیعة الردیة من کلامهم واجتماعهم من المردان والتلذذ وتنزیله علی اوصافهم الحسان وغیر ذلك الی آخر ما قال "(مجموعة الرسائل: ج:۱: ص:۱۸٤)

ترجمہ: بلکہ ہماری بات تو ان فاسق اور رزیل عوام کے ساتھ ہے جنہوں نے اس رزیل دنیا کا شکار کرنے کیلئے اور اپنی ناکارہ خواہشات کو پورا کرنے کیلئے مجالس ذکر کا حال کے طور پر استعمال کر رہے ہیں اور امردوں کو اپنے اردگرد جمع کر کے ان کے ساتھ شہوت کی باتیں کرتے ہیں اور گانوں سے تلذذ لیتے ہیں اور ان گانوں میں ان کے اوصاف بیان کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ دیگر خلافِ شرع کام کرتے ہیں (تو ہم ان لوگوں کے وجد وتواجد کی تردید کرتے ہیں کہ یہ شیطانی وجد وتواجد ہے نہ کہ رحمانی)

اسی طرح علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تصنیف (الحدیقة الندیة: ج:۳: ص:۵۳۳) میں حقیقی اہلِ تصوف کیلئے وجد وتواجد اور رقص وسماع ثابت کیا ہے اور فاسق وجاہل متصوفہ کے رقص وتواجد وسماع کی تردید کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"ورد ما یفعلونه وهم سکار باکل الحشیش وبالخمر وانواع المسکرات وتحضر فی مجالسهم المردان الحسان ما بین الفسقة اللوطیین فیحصل منهم المس بالشهوة والتقبیل وغیر ذلك من انواع الاثام "(حدیقة الندیة: ج:۲: ص:۵۱۸)

ترجمہ: متصوفہ کے وہ افعال واحوال قابلِ مذمت ہیں جب وہ چرس وشراب اور دوسری نشہ آور چیزیں کھا کر نشہ کی حالت میں ہوتے ہیں اور ان کی مجالس میں خوبصورت مرد فاسق ولواطت کرنے والوں کے درمیان حاضر ہوتے ہیں اور وہ انہیں شہوت کے ساتھ چھوتے ہیں

اور بوسہ لیتے ہیں اور اس کے علاوہ دیگر گناہ کے کام اور خلافِ شرع امور ان کے مجالس میں جاری ہوتے ہیں۔

علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تصنیف (کشف النور عن اصحاب القبور) میں جذبِ رحمانی کے متعلق اس طرح رقم طراز ہیں:

”وبیان ذلك انا نسالہ ما الذی حملك حتی صحت وزعقت واضطربت فان بین معنی الھیا یحمل ذلك وشرح لنا شیئا من المعانی الواردۃ علی قلبہ عند السماع بحیث نستدل بالثمرۃ علی الاغصان وبالزھرۃ علی البستان سلمناہ ذلك واعتقدناہ فیہ الصلاح “(کشف النور ص:۲۱)

ترجمہ: اور اس کی وضاحت کہ ہم اس مجذوب سالک سے پوچھیں گے کہ وہ کس وجہ سے چلا رہا تھا اور شور مچا رہا تھا اور اس پر کیوں اضطراب اور حرکات آ رہی تھیں؟ تو اگر کہیں اس طرح کا معنی بیان کیا جس کی وجہ سے اس پر یہ حال طاری ہوا تھا اور اس کے دل پر سماع وارد ہوئی ایک چیز کی وضاحت کی اس طرح کہ میوہ سے ہم درخت پر اور پھولوں کی شاخ سے ہم باغ پر دلیل پکڑتے ہیں تو پھر ہم اس کیلئے یہ حالِ وجد وجذب تسلیم کریں گے اور اس پر نیک عقیدہ رکھیں گے۔

اسی طرح علامہ نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے (حدیقۃ الندیۃ: ج:۲: ص: ۵۱۸،۵۲۰) پر فرمایا ہے کہ:

”جو لوگ ہمیشہ قسما قسم گناہوں میں مبتلا ہوں اور مسکرات کھاتے ہوں اور اپنے آپ کو تصوف کے ساتھ منسوب کرتے ہوں تو ان کا حال مردود ہے اور اگر عارفین باللہ اور عاملین بالشریعۃ ہوں تو ان کیلئے وجد و تواجد و رقص وسماع ثابت ہے اور ان کے حال شریفہ

محمودہ ہیں جو کہ بعد میں دونوں عبارتیں برکلی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول کے جواب میں آئیں گے“

الغرض نفی وجد و تواجد اور رقص وسماعِ متصوفہ اور خلافِ شرع جاہل اور فاسق لوگوں پر محمول ہے اور اس کا اثبات حقیقی اہلِ تصوف اور باعمل عارف پر محمول ہے تو جو یہ فرق نہ جانے وہ جاہل ہے اور اگر ایک شخص جانتا ہے لیکن اپنے آپ کو بے خبر فرض کرتا ہے تو وہ معاند اور تجاہل ہے۔

اعتراض ثالث: تیسرا اعتراض منکرین وجد و حال اس طرح کرتے ہیں کہ علامہ پیر علی برکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے طریقہ محمدیہ میں لکھا ہے کہ:

”ویدخل فی الرقص والاضطراب ما یفعلہ. بعض الصوفیۃ “لہٰذا اہلِ تصوف کا رقص بھی ممنوع رقص واضطراب میں شامل ہے۔

”الجواب بعون الملك الوھاب “

سیکھ لیں یہ بات کہ طریقہ محمدیہ کی اس عبارت میں اہلِ تصوف سے مراد متصوفہ اور فاسق ہیں جیسا کہ مشہور محقق اور شارح طریقہ محمدیہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب (حدیقۃ الندیۃ: شرح طریقہ محمدیہ) میں فرماتے ہیں:

”قولہ: مایفعلہ بعض الصوفیۃ ای الذین ینسبون انفسھم الی مذھب التصوف وھم مصرون علی انواع الفسوق والفجور ویاکلون الحشیش ویشربون الخمور فی زماننا من غیر تخصیص احد بعینہ ھذا وصف “(حدیقۃ الندیہ: ج:۲:ص:۵۱۸)

ترجمہ: ماتن کا یہ قول کہ یہ جو کرتے ہیں بعض متصوفہ تو اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے

آپ کو مذہبِ تصوف سے منسوب کرتے ہیں اور یہ لوگ قسما قسم فسق وفجور اور گناہوں میں ہمیشہ مبتلا رہتے ہیں چرس او رشراب پیتے ہیں ہمارے زمانے میں کسی خاص معین شخص کو نہیں مخصوص کرتے بلکہ اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جس میں مذکورہ صفاتِ قبیحہ موجود ہوں۔

اعتراض رابع: چوتھا اعتراض منکرین وجد وحال یہ کرتے ہیں کہ پیر علی برکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ طریقہ محمدیہ میں لکھتے ہیں:

"فاول ما احدثه اصحاب السامری لما اتخذ له عجلًا جسدًا له خوار قاموا یرقصون علیه ویتواجدون فهو دین الکفار" تو معلوم ہوا کہ رقص وتواجد سامری کے ساتھیوں اور کفار کا دین ہے۔

"الجواب بعون الملك الوهاب"

پہلے اکثر احادیث وآثار رقص ووجد کے بارے میں دلائل کے طور پر پیش کئے جا چکے ہیں اور اقوالِ مفسرین وفقہاء میں بھی کثیر دلائل گزر چکے ہیں تو ان کو مدِنظر رکھتے ہوئے عبارات بالا کا مطلب یہ ہے کہ فساق، مبتدعین اور خلافِ شرع لوگوں کا رقص وتواجد سامری اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ مشابہ ہے اور حرام ہے اس لئے کہ رقص ووجد کے سبب کو سامنے رکھنا چاہئے اگر سبب محمود ہے تو رقص ووجد وتواجد بھی محمود ہے اور اگر سبب حرام ہو تو یہ بھی حرام اور اگر سبب مباح ہو تو یہ بھی مباح جیسا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے احیاء العلوم میں فرمایا ہے:

"حکم الرقص حکم مهیجه ان کان فرحه محمودا والرقص یزیده ویؤکده فهو محمود وان کان مباحا فهو مباح وان کان مذموما فهو مذموم"

(احیاء العلوم: ج:۲: ص:۳۰٤)

ترجمہ: رقص کا حکم اس کے سبب پر منحصر ہے تو اگر خوشحالی کے اچھے سبب سے ہو اور رقص سے اس میں زیادتی آتی ہو اور اسے مؤکد کرتی ہو تو یہ رقص بہتر اور محمود ہے اور اگر سبب مباح ہو تو یہ رقص بھی مباح ہے اور سبب بُرا اور مذموم ہو تو یہ رقص بھی مذموم ہے۔

حقیقی اہلِ تصوف کے وجد ورقص کا سبب انوارِ الٰہیہ کا ورود ہے اور یہ سبب محمود ہے لہٰذا ان کا وجد ورقص بھی محمود ہے سامری کے ساتھیوں کے رقص کا سبب امرِ الٰہی کی خلاف ورزی اور خواہشِ نفسانی کی اتباع تھا اور اسی طرح فساق متصوفہ اور ریاء کاروں کے رقص وتواجد کا سبب مذموم ہے تو اس قسم کا رقص بھی مذموم اور حرام ہے۔

حدیث شریف میں حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رقص مروی ہے سبب محمودہ کی وجہ سے جیسا کہ باب احادیث وآثار میں گزر چکا ہے اور امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"فکان هذا اصلًا فی رقص الصوفیة رحمة اللّٰه تعالٰی علیهم لما یدرکونه من لذات المواجید وقد صح القیام والرقص فی مجالس الذکر والسماع عن جماعة من کبار الائمة منهم شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام" (الحاوی للفتاوی: ج:۲: ص:۲۲٤)

ترجمہ: یہ حدیث صوفیاءِ کرام کے رقص کیلئے دلیل ہے جب وہ حضرات وجد کی لذات حاصل کرتے ہیں اور مجالسِ ذکر وسماع میں کھڑے ہونا اور رقص کرنا ائمۂ کبار کے بڑے گروہ سے ثابت ہے جس میں سے ایک شیخ الاسلام عز الدین بن عبد السلام ہیں۔

تفصیلی عبارات پہلے گزر چکی ہیں لہٰذا حقیقی اہلِ وجد کے رقص کو حرام کہنا یا سامری کے ساتھیوں کے رقص پر قیاس کرنا عناد مع الحق اور ضلالت ہے اور ایک طرف کی عبارت پیش

کرنا اور دوسری طرف سے سکوت کرنا جہالت یا تجاہل وعناد مع الحق ہے۔

اعتراض خامس: منکرینِ وجد و حال پانچواں اعتراض یوں کرتے ہیں کہ علامہ برکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ الاسلام جلال الدین گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے:

"وسید الطائفة احمد النسوسی صرح بحرمة ورایت فتوی شیخ الاسلام جلال الملة والدین الکیلانی ان مستحل ھذا الرقص کافر بالاجماع" تو معلوم ہوا کہ رقص حرام ہے اور اسے حلال کہنا کفر ہے۔

"الجواب بعون الملك الوهاب"

اس عبارت کا جواب یہ ہے کہ ایک رقص فساق، جاہل اور خلافِ شرع متصوفہ کا ہے تو یہ حرام ہے اور اسے حلال کہنا کفر ہے۔ جبکہ باعمل صادقین صوفیۂ کرام کا رقص لاجل الواردات المعنوية تو وہ بالکل جائز اور ثابت ہے اور اس سے انکار کرنا کفر ہے جیسا کہ بار بار پہلے احادیث و آثار اور اقوالِ علمائے دین کی روشنی میں واضح ہو چکا ہے اور بالخصوص (حديقة الندية: ج:۲: ص:۵۲۳: الحاوی للفتاوی: ج:۲: ص:۲۲٤: فتاوی رد المحتار للشامی: ج:۳: ص:۳۳۷: قبیل باب البغاة: مجموعة الرسائل: ج:۱: ص:۱۷۳: احیاء العلوم: ج:۲: ص:۳۰٤) کی عبارات حقیقی اہلِ تصوف کے اثبات کے بارے میں پہلے گزر چکی ہیں ادھر ملاحظہ کریں۔

علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ برکلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مذکورہ بالا عبارات کی توجیہ اس طرح فرماتے ہیں:

"ولعل الشيخ كان له اطلاع علی صوفية مخصوصين موصوفين بما تقدم من الاوصاف (ای انواع الفسق والفجور) والا فليس كل الصوفية

سوآء كما انه ليس كل العلماء والفقهاء والمدرسين سوآء كما انه ليس كل القضاة والامرآء والوزراء والسلاطين سوآء بل فيهم الصالح وفيهم الاصلح وفيهم الفاسد وفيهم الافسد وهو امر شائع مشهور ولا شبهة فيه عند الجمهور والناقص القاصر من الجاهلين هو الذی يتتبع الفاسد ويستكشف عن عورات المسلمين واهل الكمال لا يرونه الا الكمال ويستترون القبائح والعيوب بالاعراض والتاويل باشرف الخصال" (حديقة الندية: ج:۲: ص:۵۲۰)

ترجمہ: شاید حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کسی ایک خاص قسم کے متصوفہ کی اطلاع ملی ہو جو فسق و فجور کے اوصاف سے متصف ہوا اور اگر اس طرح نہ ہو تو سارے صوفیۂ کرام ایک جیسے نہیں ہوتے جیسے کہ سارے علماء کرام، فقہاء اور مدرسین ایک جیسے نہیں اور جیسے کہ قاضی، حکماء، وزراء اور سلاطین ایک جیسے نہیں ہوتے بلکہ ان میں بعض نیک اور بعض بہت زیادہ نیک اور بعض فاسد اور بعض بہت زیادہ فاسد ہوتے ہیں یہ ایک مشہور اور شائع خبر ہے جس میں جمہور کے نزدیک کوئی شک نہیں کہ جاہلین میں سے قاصر اور ناقص شخص وہ ہے جو صرف فاسد کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور مسلمانوں کے عورات لوگوں میں ظاہر کرتے ہیں اور اہلِ کمال لوگ وہ ہیں جو اہلِ تصوف سالکین کو کمال کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کے قبائح اور عیوب کو اعراض سے چھپاتے ہیں اور اشرف الخصال سے ان کی تاویل حسنہ کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ تردید کی عبارتیں مفسدین پر محمول ہیں اور اثبات کی عبارتیں صالحین پر محمول ہیں اور ان کے مابین فرق نہ کرنا جہالت یا عناد مع الحق ہے۔

اعتراض سادس: منکرین کا چھٹا اعتراض یہ ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہلِ

منصب کے لئے رقص کو مکروہ جانتے ہیں اور فرماتے ہیں:

''الرقص مکروہ لذوی المناصب لانه لا یلیق بهم''

اور شیخِ اجل شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بھی فرماتے ہیں:

''ولکن لا یلیق الرقص بالشیوخ ومن یقتدی به لما فیه مشابهة اللهو واللهو لا یلیق بمنصبهم ویباین حال التمکین مثل ذلك'' تو معلوم ہوا کہ رقص ایک نا مناسب اور مکروہ کام ہے۔

''الجواب بعون الملك الوهاب''

اس کا جواب یہ ہے کہ رقص کی دو اقسام ہیں ایک مبتدین اور متوسطین کیلئے ہے تو یہ محمود ہے اور دوسری قسم منتہین اور اہلِ تمکین کیلئے ہے جس کی پھر دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو بالکل غیر اختیاری ہو اور اپنے آپ پر ضبط کی طاقت نہ آئے تو یہ بھی محمود اور مناسب ہے جیسا کہ حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا رقص یا شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اور اکابر ائمۂ دین کا رقص وغیرہ۔ دوسرا وہ جس میں ایک نوع اختیار موجود ہوتا ہے اور اپنے آپ پر ضبط کی طاقت ہو تو یہ بھی جائز ہے لیکن مشائخ عظام کے منصب ارشاد اور حالِ تمکین کے ساتھ نا مناسب ہے کیونکہ ان کیلئے بقدر الامکان تحمل ضروری ہے تو اگر اپنے آپ پر قابو کر سکے تو رقص نہ کرنا بہتر ہے اور رقص کے علاوہ دوسری اقسامِ وجد و حال کی ممانعت اور کراہت نہیں جیسا کہ اقشعرار الجسد، جریان الدموع اور حرکات لطائف وغیرہ ہو گیا۔

اعتراض سابع: ساتواں اعتراض منکرین کا وجد و حال کا اس طرح ہے کہ شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

''شرط الوجد فی زعقته ان یبلغ الی حد لو ضرب وجهه بالسیف لا یشعر فیه وجع'' تو معلوم ہوا کہ جس کا وجد و حال اس انداز تک نہ پہنچا ہو وہ صحیح وجد نہیں ہے

''الجواب بعون الملك الوهاب''

شیخ شبلی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس قول کی توجیہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے احیاء العلوم میں اس طرح بیان فرمائی ہے:

''فقد ذکر عند السری حدیث الوجد الحاد الغالب فقال نعم یضرب وجهه وهو لا یدری معناه انه فی بعض الاحوال ینتهی الی هذا الحد فی بعض الاشخاص'' (احیاء العلوم: ج:۲: ص:۳۰۴)

ترجمہ: حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سامنے تیز اور غالب وجد کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ہاں اس کا چہرہ مارا جا رہا ہو اور اسے پتہ نہ چلے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ وجد بعض حالات میں بعض لوگوں کیلئے اس حد تک پہنچ جاتا ہے۔ (لیکن یہ کلی حکم نہیں ہے)

معلوم ہوا کہ یہ وجد کی ایک خاص قسم ہے جو بعض حالات میں بعض لوگوں پر آتا ہے اور ہر وقت ہر کسی پر اس قسم کا وجد نہیں ہوتا جیسا کہ علامہ سید احمد طحطاوی حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (حاشیہ مراقی الفلاح: ص:۳۵۹: قبیل باب ما یفسد صلٰوۃ) میں لکھتے ہیں:

''الوجد مراتب وبعضه یسلب الاختیار فلا وجد لمطلق الانکار''

ترجمہ: یعنی وجد کی بہت ساری قسمیں ہیں لیکن بعض وجد سے اختیار سلب ہو جاتا ہے لہٰذا مطلقاً انکار کیلئے کوئی دلیل نہیں۔

لہٰذا وجد کی بہت اقسام ہیں علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ (حدیقة الندیة: ج:۲: ص:۲۰۸) میں اسی قسم کے ایک اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں:

”سمعت عن ينتقد على فقرآء الصوفية فى زماننا انه قال: لو رايناه يتواجد منهم نغرزه بسملة ونحوها من ابرة الحديد فان احس بها فهو كاذب فى وجده وهٰذه حماقة وجهالة وعداوة لفقرآء طريق اللّٰه واضحة ولو غرز النبى ﷺ بابرة فى وقت نزول الوحى عليه وغيبته عن عالم الحس بالكلية لتالم بذٰلك ووجد الوجع منه مع كمال صدقه فى حاله “

ترجمہ: میں نے اپنے زمانے میں منکرینِ اہلِ تصوف سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ: اگر ہم کسی کو وجد وتواجد کی حالت میں دیکھیں تو اس کے بدن میں کیل یا لوہے کی سوئی گھسا دیں گے (چبھو دیں گے) اگر اس کو تکلیف محسوس ہوئی تو وہ کاذب ہے۔ حالانکہ منکرین کا یہ قول مبنی برحماقت وجہالت ہے اور فقراءِ طریقت کے ساتھ واضح عداوت ہے اس لئے کہ اگر حضور ﷺ کے بدن مبارک میں بھی وقتِ نزولِ وحی سوئی چبھوئی جائے (معاذ اللّٰہ) جو کہ اس وقت عالمِ حس سے بالکل غائب ہوتے ہیں تو آپ مبارک کو بھی الم ہوگا۔ حالانکہ آپ ﷺ اپنے حال میں کمال طور پر صادق ہیں۔

اعتراض ثامن: منکرینِ وجد وحال کا آٹھواں اعتراض یہ ہے کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکتوب نمبر ۲۶۶: میں وجد وتواجد اور رقص وسماع سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ کام ممنوع ہے اور مکتوب نمبر ۳۶: میں اسے اطفال طریقت کا کام گردانا ہے۔

”الجواب بعون الملك الوهاب “

اس کا جواب یہ ہے کہ ایک طرف حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود مکتوب نمبر ۳۶: اور مکتوب نمبر ۲۸۵: اور مکتوب نمبر ۳۰۲: ج:۱: میں وجد وتواجد اور رقص وسماع

کو ثابت کیا ہے۔ جیسا کہ پہلے مکتوب نمبر ۲۶: اور ۳۰۲: کی عبارات میں گزر چکا ہے۔ اور مکتوب نمبر ۲۸۵: کی عبارت یہاں ملاحظہ فرمائیں:

”بالجملہ سماع متوسطان را نافع است وقسمی منتہیان رانیز چنانچہ بالا گزشت (الی ان قال) وسماع ورقص ہرچند نسبت بہ بعضی منتہیان رانیز درکار است لیکن ایشان چوں ہنوز مراتب عروج درپیش دارند از او ساط اند (الی ان قال ملخصًا)

ترجمہ: خلاصہ یہ ہے کہ سماع متوسطین کیلئے نفع مند ہے اور اس میں ایک قسم منتہیین کیلئے بھی نفع مند ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے (پھر آگے لکھتے ہیں) بعض منتہیین کیلئے نسبت کے حساب سے رقص وسماع درکار ہے چونکہ ان کیلئے ابھی عروج کے مراتب درپیش ہیں اس لئے یہ متوسطین میں سے حساب کئے جائیں گے۔

اور دوسری طرف مکتوب نمبر ۳۶: اور مکتوب نمبر ۲۶۶: میں امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وجد وتواجد کی تردید کرتے ہیں یا اسے کارِ اطفال بتاتے ہیں لہٰذا ان دونوں اقوال میں تطبیق کرنا ضروری ہوا اور وہ یہ کہ جہاں پر امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وجد ورقص وسماع کی تردید کی ہے تو اس سے مراد متصوفہ، ریا کار اور خلافِ شرع اور حقیقی نور باطن سے محروم لوگوں کا رقص و وجد ہے جن کے پاس طریقت کا کمال اور شرائط یا نور وفیض موجود نہ ہو اور صرف اپنے آپ کو اس وجد ورقص وسماع اور ذکر جہری میں مشغول رکھا ہو اور اسے کمال جانتا ہو۔

اور جن مقامات پر امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وجد وتواجد اور رقص وسماع کو ثابت کیا ہے تو ان سے مراد حقیقی اہلِ تصوف کا وجد وحال ہے جن کے پاس نور باطن بھی ہوتا ہے اور شریعتِ مطہرہ پر عمل پیرا بھی ہوتے ہیں اور ذوقِ دلی بھی رکھتے ہیں اور ان کی مجالس منکرات اور خلافِ شرع امور سے پاک وصاف ہوتی ہیں۔

تو ان جیسے لوگوں کیلئے وجد وتواجد اور رقص وسماع کثیر دلائل کی روشنی میں ثابت اور حق ہے لیکن مبتدی اور متوسط کا وجد وتواجد الگ ہے۔ اور منتہی کا الگ تو ہر ایک قسم اطفالِ طریقت کا خاصہ نہیں۔ (واللّٰہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واکمل)

اعتراض تاسع: نواں اعتراض یہ ہے کہ تفسیر قرطبی نے اہلِ تصوف کے وجد و رقص پر رد کیا ہے لہٰذا یہ ممنوع کام ہے۔

"الجواب بعون الملك الوهاب"

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ علامہ قرطبی کی اس تردیدی عبارت کو علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیقۃ الندیہ میں متصوفہ پر محمول کیا ہے اور بعض دوسرے فقہاءِ کرام کی عبارتیں جو کہ طریقہ محمدیہ کے متن میں لائے ہیں۔ ان کے ساتھ قرطبی کی یہ عبارت بھی لائے ہیں۔ اور ان سب کے آخر میں علامہ شارح نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

"واعلم ان هٰذا الذی سبق ذكره فی المتن (ای متن الطريقة المحمدية) من عبارات الفقهاء جميع فی ترديد الوجد فی حق من ذكرنا هم من طائفة متصوفة (من الفساق) اللّٰه اعلم بايمانهم فلا تنزله انت فی حق كل من وجدتهم على شبه منهم وقياس منك لهم عليهم فان الشيطان للانسان عدو مبين والا فان طريق الوجد والتواجد الذی تعلمه الفقراء الصادقون فی هٰذا الزمان وبعده كما كانوا يعلمونه من قبل فی الزمان الماضی نور وهداية واثر التوفيق من اللّٰه تعالیٰ وعناية. الخ" (حديقة الندية شرح طريقه محمديه ج:۲: ص:۵۲۳)

ترجمہ: جان لو یہ کہ متن طریقہ محمدیہ میں جو تنقیدی عبارات فقہاءِ کرام کی گزری ہیں تو یہ

سب متصوفہ فاسقین کے وجد کی تردید میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کو بہتر جانتا ہے لہٰذا تو ان تنقیدی عبارات کو ہر شخص کے حق میں مت استعمال کیا کریں کہ جن کا ظاہر ان سے مشابہ نظر آئے اور نہ ان پر قیاس کر اس لئے کہ شیطان لعین انسان کا کھلا دشمن ہے اور اگر اس طرح نہ کیا جائے تو صادقین فقراءِ کرام کا وجد وتواجد جس کی وہ تعلیم دیتے ہیں۔ اس زمانے میں اور تعلیم دیں گے آنے والے زمانے میں اور جیسا کہ پچھلے زمانے میں تعلیم دیا کرتے تھے تو یہ نور، ہدایت واثر اللہ تعالیٰ کی مہربانی وتوفیق ہے۔

لہٰذا قرطبی کی یہ عبارت متصوفہ، خلافِ شرع اور ریاکار اور فاسقوں پر محمول ہے اور حقیقی اہلِ تصوف کا وجد وحال اجماعی طور پر نور وہدایت ہے۔ اور اگر قرطبی کے اس قول کی تطبیق نہ کی جائے تو پھر قرطبی اگرچہ فقیہ اور عالم ہیں لیکن نہ تو علم الکلام میں امام مجتہد ہے اور نہ فقہ میں اور نہ تصوف میں، بلکہ فقہ میں وہ ہمارے مذہب کے خلاف ہے اور مالکی مذہب سے ہے۔ اور پھر مالکیہ میں متشدد اور متعصب بھی ہے کیونکہ جلد اول میں حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی ہستی کو ضعیف کہا ہے۔ اور ابن سعد پر اعتماد کیا ہے۔

تو آیا ہم اہلِ انصاف اور بالخصوص احناف قرطبی کے اس قول کو مانیں گے؟ کلا وحاشا تو اس طرح اگر قرطبی علی الاطلاق وجد وحال کی تردید کرے اور حال یہ ہے کہ اس کے اثبات میں ہزاروں دلائل موجود ہوں تو ہم کبھی بھی قرطبی کے اس قول کو نہیں مان سکتے۔ بلکہ اسے تفرد خاطعہ قولِ غیر مقبول، اور مردود جانیں گے۔ اور یا تو حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی تاویل حسنہ اور تطبیق کریں گے۔ اور وہ یہ کہ وجد وحال کی تردید خلافِ شرع اور فاسق متصوفہ پر محمول ہوگی۔

"اللّٰهم جذبنی بجذبات ربوبيتك واعطنی من خزائن كنوز

رحمتك ووفقني وجميع المسلمين بمحبة مجاذيبك الذين محبتهم محبتك واحفظني وجميع المؤمنين من معادات مجاذيبك الذي معادتهم معادتك اللّٰهم لا تحرمني من انوارهم واعطني من اسرارهم واحشرني في زمرة اخيارهم واملاء السجين باغيارهم''

وارحم على اصحابهم وافذ في احبابهم وانصر على اعدائهم هم مستحقون القتل

حررهٗ

فقیر سید عبد الحق شاہ حنفی ترمذی سیفی ۔

شروعِ کتاب: ۱:جون ۲۰۰۹ء:

اختتام کتاب: ۱۰:جولائی ۲۰۰۹ء:

موبائل نمبر:۰۳۰۰۲۹۰۳۶۰۰